



وزارة اوقاف وامنائى امور، كويت



موسوعة فقہیہ

جلد - ۸

بئر - بیطرة

موسوعة فقهية

شائع كرس

وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

© جملہ حقوق بحق وزارت اوقاف و اسلامی امور کویت محفوظ ہیں

پوسٹ بکس نمبر ۱۳، وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

اردو ترجمہ

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

161-F، جوگابانی، پوسٹ بکس 9746، جامعہ مگرئی دہلی - 110025

فون: 26982583, 26981779-11-91

Website: <http://www.ifa-india.org>

Email: ifa@vsnl.net

اشاعت اول : ۱۴۳۵ھ / ۲۰۱۴ء

ناشر

جینوین پبلیکیشنز اینڈ میڈیا (پرائیویٹ لمیٹڈ)

Genuine Publications & Media Pvt. Ltd.

B-35, Basement, Opp. Mogra House

Nizamuddin West, New Delhi - 110 013

Tel: 24352732, 23259526

وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

موسوعه فقیهیه

اردو ترجمہ

جلد - ۸

بئر — بیطرة

مجمع الفقه الإسلامی الهند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً
فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي
الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾

(سورہ انفجر، ۱۲۲)

”اور مومنوں کو نہ چاہئے کہ (آئندہ) سب کے سب نکل کھڑے ہوں، یہ کیوں نہ ہو کہ
ہر گروہ میں سے ایک حصہ نکل کھڑا ہوا کرے، تاکہ (یہ باقی لوگ) دین کی سمجھ بوجھ
حاصل کرتے رہیں اور تاکہ یہ اپنی قوم والوں کو جب وہ ان کے پاس واپس
آجائیں ڈراتے رہیں، عجب کیا کہ وہ محتاط رہیں۔“

”من یرد اللہ بہ خیراً

یفقہہ فی الدین“

(بخاری و مسلم)

”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے

اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔“

فہرست موسوعہ فقہیہ
جلد - ۸

صفحہ	عنوان	فقہ
۳۵	بر	دیکھئے: آبار
۳۵	بر بضاء	دیکھئے: آبار
۳۶-۳۵	باء ۳	۳-۱
۳۵		۱ تعریف
۳۵		۲ متعلقہ الفاظ
۳۶		۳ اجمالی حکم
۳۶	بادی	
		دیکھئے: بدو
۳۷-۳۷	بازلہ	۲-۱
۳۷		۱ تعریف
۳۷		۲ اجمالی حکم
۳۷	باسور	
		دیکھئے: ائزار

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۳۸-۳۸	بامعہ	۲-۱
۳۸	تعریف	۱
۳۸	اجمالی حکم	۲
۳۸	باطل	
	دیکھئے: بطلان	
۳۸	باغی	
	دیکھئے: بغاوت	
۳۹-۴۰	بیات	۳-۱
۳۹	تعریف	۱
۳۹	اجمالی حکم	۲
۴۰	بحث کے مقامات	۳
۴۱-۴۲	ہتر	۶-۱
۴۱	تعریف	۱
۴۱	اجمالی حکم	۲
۴۱	کے عضو کی طہارت	۳
۴۱	کسی ضرورت سے اعضاء کو کاٹنا	۴
۴۱	جنایات میں اعضاء کو کاٹنا	۵
۴۲	جانور کے کئے ہوئے اعضاء	۶
۴۲-۴۲	ہتر	۲-۱
۴۲	تعریف	۱

صفحہ	عنوان	فقہ
۲۲	اجمالی حکم	۲
۲۳-۲۴	بیع	۲-۱
۲۳	تعریف	۱
۲۳	اجمالی حکم	۲
۲۴	بیعہ	
	دیکھئے: بیعہ	
۲۵-۲۴	بیعہ	۲-۱
۲۴	تعریف	۱
۲۴	اجمالی حکم	۲
۲۵	بیع	
	دیکھئے: بیعہ	
۲۸-۲۵	بحر	۹-۱
۲۵	تعریف	۱
۲۵	متعلقہ الفاظ: نمبر: بیع	۲-۲
۲۶	سمندر سے متعلق احکام	
۲۶	الف - سمندر کا پانی	۳
۲۶	ب - سمندر کا شکار	۵
۲۷	ج - سمندر کا مردار	۶
۲۷	د - کشتی میں نماز	۷
۲۷	ه - کشتی میں مرجانے والے کا حکم	۸

صفحہ	عنوان	فقرہ
۴۸	و۔ سمندر میں ڈوب کر مر جانا	۹
۴۹-۵۰	بخار	۴-۱
۴۹	تعریف	۱
۴۹	متعلقہ الفاظ: بخار	۲
۴۹	بخار (بھاپ) سے متعلق احکام	
۴۹	الف۔ جمع شدہ شبنم سے رفع حدیث	۳
۴۹	ب۔ جمع شدہ بھاپ سے رفع حدیث	۴
۵۱-۵۰	بخار	۲-۱
۵۰	تعریف	۱
۵۰	اجمالی حکم	۲
۵۱	بخس	
	دیکھئے: نمبر	
۵۱-۵۲	بخیلہ	۳-۱
۵۱	تعریف	۱
۵۱	پہلا مسئلہ	۲
۵۱	دوسرا مسئلہ	۳
۵۲-۵۳	بدعت	۳۸-۱
۵۲	تعریف	۱
۵۳	پہلا نقطہ نظر	۲
۵۳	دوسرا نقطہ نظر	۳

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۵۶	متعلقہ اتناظ: محدثات، فطرت، سنت، معصیت، مصلحت مرسلہ	۸-۴
۵۸	بدعت کا شرعی حکم	۹
۵۸	عقیدہ میں بدعت	۱۰
۵۹	عبادات میں بدعت	
۵۹	الف: حرام بدعت	۱۱
۵۹	ب: مکروہ بدعت	۱۲
۶۰	عبادات میں بدعت	۱۳
۶۰	بدعت کے حرکات و اسباب	۱۴
۶۰	الف: مقاصد کے ذرائع سے ماواقیئت	۱۵
۶۰	ب: مقاصد سے ماواقیئت	۱۶
۶۱	ج: سنت سے ماواقیئت	۱۷
۶۲	د: عقل سے خوش گمان ہونا	۱۸
۶۳	ه: تشابہ کی اتباع	۱۹
۶۳	و: خویش کی اتباع	۲۰
۶۳	خواہشات کے درآئے کے مواقع	۲۱
۶۳	بدعت کی قسمیں	
۶۳	بدعت حقیقی	۲۲
۶۵	اضافی بدعت	۲۳
۶۵	کافرانہ اور غیر کافرانہ بدعت	۲۴
۶۶	غیر کافرانہ بدعت کی گناہ صغیرہ اور کبیرہ میں تقسیم	۲۵
۶۷	داعی اور غیر داعی بدعتی	۲۷
۶۸	بدعتی کی روایت حدیث	۲۸
۶۸	مبتدع کی شہادت	۲۹
۶۹	مبتدع کے پیچھے نماز	۳۰
۷۰	مبتدع کی ولایت	۳۱

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۷۰	مبتدع کی نماز جنازہ	۳۲
۷۰	مبتدع کی توبہ	۳۳
۷۱	بدعت کے بارے میں مسلمانوں کی ذمہ داری	۳۴
۷۳	اہل بدعت کے تین مسلمانوں کی ذمہ داری	۳۵
۷۳	ازالہ بدعت کے لئے ہر بالمعروف اور فی عنہ المنکر کے مراحل	۳۶
۷۴	مبتدع کے ساتھ معاملہ اور میل جول	۳۷
۷۴	مبتدع کی امانت	۳۸

بدل

دیکھئے: ابدال

۷۹-۷۵	بدعت	۹-۱
۷۵	تعریف	۱
۷۹-۷۶	اجمالی حکم	۹-۲
۷۶	الف: بدعت کا پیشاب اور کوہر	۲
۷۶	ب: مہموونا	۳
۷۷	ج: بدعت کا جوٹھا	۴
۷۷	د: اذیت اور بکریوں کے بانہ جھنے کی جگہ میں نماز	۵
۷۸	ه: (جج میں) واجب ہونے والے دم	۶
۷۸	و: بدعتی	۷
۷۸	ز: بدعت کا دین	۸
۷۹	ح: دیت: جان کا بدلہ دیت	۹

۸۳-۸۰	بدعت	۱۳-۱
۸۰	تعریف	

صفحہ	عنوان	فقرہ
۸۰	ہر سے متعلق احکام	۲
۸۰	لحک: باہر میں: ان	۳
۸۰	ب: جمعہ اور عیدین کا قحط	۴
۸۱	ن: بڑائی کا وقت	۵
۸۱	و: بھیکہ عدم استحقاق	۶
۸۲	ح: دیہات والے شجر والوں کے عاقلہ میں، اخل نہیں، راہی طرح پر طس	۷
۸۲	و: دیہاتی کی امامت	۸
۸۲	ز: لاوارث بچہ کو، بیات منتقل کرنا، اس کا حکم	۹
۸۲	ح: شہری کے خلاف دیہاتی کی شہادت	۱۰
۸۲	ط: حامل کھانے کی تعیین میں دیہات والوں کی عادات فیصل میں	۱۱
۸۳	ی: دیہات والوں میں سے عدت والی عورت کے کو بی کرنے کا حکم	۲
۸۳	ک: دیہاتی کا شہری ہو جانا	۳
۸۳-۸۴	بذر	۳-۱
۸۳	تعریف	۱
۸۳	اجمالی حکم	۲
۸۴	بحث کے مقامات	۳
۸۵-۸۵	بذر قحط	۲-۱
۸۵	تعریف	۱
۸۵	اجمالی حکم	۲
۸۸-۸۶	براقہ	۹-۱
۸۶	تعریف	
۸۶	محتاجۃ النازلۃ بر اء و مبارکۃ، مقبہ	۳-۲
۸۷	اجمالی حکم	۵

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۸۸	بحث کے مقامات	۹
۸۹-۸۹	مجموعہ	۲-۱
۸۹	تعریف	
۸۹	اجمالی حکم	۲
۹۰-۹۰	مجموعہ	۵-۱
۹۰	تعریف	
۹۰	متعلقہ تناظر: غلطیوں کی نجات	۲-۲
۹۱	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۵
۹۲-۹۱	مجموعہ	۳-۱
۹۱	تعریف	
۹۱	متعلقہ تناظر: ۱۰	۲
۹۱	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۳
۹۲	مجموعہ	
	دیکھئے: سپرد	
۹۳-۹۳	مجموعہ	۲-۱
۹۳	تعریف	
۹۳	اجمالی حکم	۲
۹۸-۹۴	مجموعہ	۸-۱
۹۴	تعریف	
۹۴	اجمالی حکم	۲

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۹۵	والدین کے ساتھ حسن سلوک	۳
۹۶	بر الاطعام (صلہ رحمی)	۴
۹۷	قیموں، ضعیفوں اور غریبوں کے ساتھ	۵
۹۷	حج مبرور	۶
۹۷	بیع مبرور	۷
۹۸	بر انہیں (قسم پوری کرنا)	۸
۹۹-۱۱۰	بر الوالدین	۱۵-۱
۹۹	تعریف	
۹۹	شرعی حکم	۲
۱۰۱	غیر مذہب والے والدین کی نافرمانی	۳
۱۰۳	ماں کی اطاعت اور باپ کی اطاعت کے درمیان تعارض	۴
۱۰۵	والدین کے ساتھ حسن سلوک	۶
۱۰۵	حسن سلوک کس طرح کیا جائے؟	۷
۱۰۷	تجارت یا غلبہ لم کے لئے سنہ کی خاطر والدین کی اجازت	۹
۱۰۷	نوفل کے ترک یا ان کو توڑے میں والدین کی اطاعت کا حکم	۱۰
۱۰۸	فرض کفایہ کے ترک میں ان کی اطاعت کا حکم	
۱۰۸	بیوی کو طلاق دینے کے مطالبہ میں ان کی اطاعت کا حکم	۲
۱۰۸	رتاب معصیت یا ترک واجب کے امر میں ان کی اطاعت کا حکم	۳
۱۰۹	والدین کی نافرمانی اور نیابت ثروت میں اس کی مزا	۴
۱۱۰	نافرمانی کی مزا	۵
۱۱۱-۱۱۳	بر نذر	۴-۱
۱۱۱	تعریف	
۱۱۱	متعلقہ الفاظ: محمد رد (پروٹیکشن)	۲

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۱۱	اجمالی حکم	۳
۱۱۲	بحث کے مقامات	۴
۱۱۲ - ۱۱۳	برسام	۴ - ۱
۱۱۲	تعریف	
۱۱۲	متعلقہ الفاظ: مہد، جنون	۲
۱۱۳	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۴
۱۱۳ - ۱۱۴	برص	۶ - ۱
۱۱۳	تعریف	
۱۱۳	متعلقہ الفاظ: جذام، سہی	۲
۱۱۴	برص کے مخصوص اقسام	
۱۱۴	برص کی وجہ سے فتح نکاح میں خیار کا ثبوت	۳
۱۱۴	مسجد میں برص کے آنے کا حکم	۴
۱۱۵	برص سے مصافی اور معافیت	۵
۱۱۵	برص کی امامت کا حکم	۶
۱۱۵	برکت	
	• دیکھیے: شہادت	
۱۱۵	برکت	
	• دیکھیے: مہد	
۱۱۶ - ۱۱۷	برماج	۴ - ۱
۱۱۶	تعریف	

صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۱۶	متعلقہ اناطہ رقم، نمودج	۲
۱۱۶	اجمالی حکم	۴
۱۱۸-۱۱۷	۷۷	۲-۱
۱۱۷	تعریف	۱
۱۱۸	بحث کے مقامات	۲
۱۱۸	۷۷	
	دیکھئے: طاق	
۱۱۸	باق	
	دیکھئے: بساق	
۱۱۸-۱۱۹	بساط البین	۳-۱
۱۱۸	تعریف	۱
۱۱۹	اجمالی حکم	۳
۱۲۰-۱۲۰	بسطہ	۱۲-۱
۱۲۰	تعریف	
۱۲۰	سلسلہ قرآن کریم کا ہے	۲
۱۲۲	بغیر پاکی کے سم اللہ پڑھنے کا حکم	۴
۱۲۳	نہار میں سم اللہ پڑھنا	۵
۱۲۶	سم اللہ پڑھنے کے دوسرے مواقع	
۱۲۶	لغف: بیت الخلاء میں، غل: جو تے وقت تیرہ	۶

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۳۸	بضاعت	دیکھئے: ابستان
۱۳۸	بضع	دیکھئے: فرج
۱۳۸-۱۳۹	بطالت	۱-۷
۱۳۸	تعریف	
۱۳۸	اس کا شرعی حکم	۲
۱۳۹	توکل بے روزگاری کا ادائیگی نہیں	۳
۱۴۰	مبادت بے روزگاری کے لئے وجہ ہوا نہیں	۴
۱۴۰	بے روزگار کے نفقہ کے مطالبہ پر بے روزگاری کا اثر	۵
۱۴۰	زکاۃ کا مستحق ہونے میں بے روزگاری کا اثر	۶
	روزگار نہ ہونے کی وجہ سے حکومت اور معاشرہ کی جانب سے	۷
۱۴۱	بے روزگاروں کی کنالٹ	
۱۴۱-۱۴۵	بطالت	۱-۷
۱۴۱	تعریف	
۱۴۲	متعلقہ تناظر: حاشیہ، اہل شوری	۲
۱۴۲	بطالت سے متعلق احکام	
۱۴۲	اہل: بطالت بمعنی انسان کے خواہ	۳
۱۴۲	صالح خواہ کا انتخاب	۴
۱۴۳	غیر مومنین میں سے خواہ کا انتخاب	۵
۱۴۴	دوم: کپڑے کا اندرونی حصہ	۶

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۴۴	۱۔ یہ کپڑے پر نماز جس کا اندرونی حصہ پاک ہو	۶
۱۴۴	۲۔ کے لئے، یہ کپڑے پہننے کا حکم جس کا اندرونی حصہ رشتہ شعی ہو	۷
۱۶۳-۱۶۵	بطلان	۳۰-۱
۱۴۵	تہریف	
۱۴۶	۱۔ متعلقہ، متعلقہ، متعلقہ، متعلقہ، متعلقہ	۲-۴
	۵۔ دنیا میں تصرف کے بطلان اور اثرات میں اس کے اثر کے	۵
۱۴۶	بطلان کے درمیان لازم کا نہ ہونا	
۱۴۸	جان بوجھ کر یا لامحی میں باطل تصرف پر قہر کا حکم	۷
۱۴۹	باطل عمل کرنے والے پر گنہگار کرنا	۹
۱۴۹	بطلان اور فساد کے درمیان فرق میں اختلاف اور اس کا سبب	۱۰
۱۵۱	تجرباتی بطلان	۱۳
۱۵۲	کوئی بھی باطل ہو تو جو اس کے ضمن میں ہے اور جو اس پر بھی ہے وہ بھی باطل ہوگا	۱۶
۱۵۳	باطل عقد کو صحیح بنانا	۱۸
۱۵۵	حویلہ مدت کہہ رہے یا حاکم کے فیصلہ سے باطل صحیح نہیں ہوگا	۲۲
۱۵۷	بطلان کے آثار	
۱۵۷	۱۔ مباہرات میں	۲۳
۱۵۸	۲۔ معاملات میں بطلان کا اثر	۲۵
۱۵۹	۳۔ ضمان	۲۶
۱۶۰	۴۔ نکاح میں بطلان کا اثر	۲۸
۱۶۱	۵۔ انقباض	۲۹
۱۶۲	۶۔ عہدت اور نسب	۳۰
۱۶۳	بعض	
	۱۔ کہیں سے کہیں	

صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۶۷-۱۶۴	بعضیت	۱-۹
۱۶۴	تعریف	
۱۶۴	متعلقہ الفاظ	۲
۱۶۷-۱۶۴	جمالِ علم	۳-۹
۱۶۴	طہارت کے باب میں	۳
۱۶۵	نماز کے باب میں	۴
۱۶۶	زکوٰۃ کے باب میں	۵
۱۶۶	صدقہء فداء کے باب میں	۶
۱۶۶	طالق، طہار، آراء، منی غلام کے باب میں	۷
۱۶۶	شہادت کے باب میں	۸
۱۶۷	بعضیت کی وجہ سے غلام کی آراء	۹
۱۶۸-۱۶۷	بغاء	۱-۲
۱۶۷	تعریف	
۱۶۸	رہنمائی کے لیے حکم	۲
۱۶۷-۱۶۸	بغاء	۱-۳۹
۱۶۸	تعریف	
۱۶۹	متعلقہ الفاظ: حواشی، محارمین	۲-۳
۱۷۰	حق کا شرعی حکم	۳
۱۷۱	بغاء سے متعلق کی شہادتیں	۶
۱۷۲	اس امام کے خلاف شریعت بغاء ہے	۷
۱۷۲	بغاء کی علامات	۸
۱۷۳	اہل فتنہ سے تمیز کی ضرورت	۹
۱۷۴	باغیوں کے تیس امام کی وجہ سے	۱۰

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۷۴	الف: قتال سے پہلے	۰
۱۷۶	ب: باغیوں سے قتال	
۱۷۸	باغیوں سے جنگ میں معاونت	۲
۱۷۹	باغیوں سے قتال کی شرائط اور اس کے امتیازات	۳
۱۷۹	باغیوں سے قتال کی کیفیت	۱۴
۱۸۱	مرد پر پکار باغی عورت	۵
۱۸۱	باغیوں کے اہل کونہ مست بنانا، ان کو ضائع کرنا اور ان کا ضمان	۶
۱۸۲	اہل عدل کا باغیوں کو نقصان پہنچانا	۱۷
۱۸۲	باغیوں کا اہل عدل کو نقصان پہنچانا	۸
۱۸۳	باغی مقتولین کا مسئلہ رما	۱۹
۱۸۴	باغی قیدی	۲۰
۱۸۵	قیدیوں کا بند یہ	۲
۱۸۵	باغیوں سے مصالحت	۲۲
۱۸۶	کن باغیوں کا قتل جائز نہیں	۲۴
۱۸۶	قدرت کے باوجود جنگ نہ کرنے والوں کا باغیوں کے ساتھ شریک ہونا	۲۵
۱۸۷	باغیوں میں سے محرم سے قتال کا حکم	۲۶
۱۸۸	مقتول باغی سے عادل کی وراثت اور اس کے برعکس	۲۷
۱۸۹	باغیوں سے قتال کے لئے کن اسلحوں کا استعمال جائز ہے	۲۸
۱۸۹	باغیوں کا ان سے مقبوضہ ہتھیار سے مقابلہ	۲۹
۱۹۰	باغیوں سے قتال میں شریکین سے مدد	۳۰
۱۹۰	باغیوں سے معرکہ کے مقتولین اور ان کی مائیں و بنو	۳
۱۹۱	باغیوں کی باہمی لڑائی	۳۲
۱۹۲	باغیوں کا کفار سے مدد لینا	۳۳
۱۹۳	باغی کو عادل کی جانب سے لمان فرماہم کرنا	۳۴
۱۹۴	باغیوں کے امام کے تصرقات	۳۵

صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۹۳	الحق: زکاۃ درجہ پہلے اور شرانہ کی وصولی	۳۵
۱۹۵	بہ: باغیوں کا ٹیبل اور اس کا نشانہ	۳۶
۱۹۶	ن: باغی تانسی کا خط عامل تانسی کے نام	۳۷
۱۹۶	ن: باغیوں کا اثراے حدہ اور ان پر حدہ کا دیوب	۳۸
۱۹۷	باغیوں کی شہادت	۳۹

۱۹۷

نہی

دیکھئے: بقاۃ

۲۰۶-۱۹۸

بقر

۱-۱۷

۱۹۸	تقریف	
۱۹۸	گائے کی رکاۃ	۲
۱۹۸	بقر میں وجوب زکاۃ کی شرط	۳
۱۹۹	چبے کی شرط	۴
۱۹۹	جنگلی گائے پر رکاۃ	۵
۲۰۰	پالتو اور جنگلی سے مل کر پیدا ہونے والے جانوروں کی زکاۃ	۶
۲۰۰	گائے کی زکاۃ میں سال گزرنے کی شرط	۷
۲۰۱	نسب مکمل ہونے کی شرط	۸
۲۰۲	قرباتی میں کافی ہونے والے جانور	۱۰
۲۰۳	ہری میں گائے	۲
۲۰۴	تھلیہ (قاۃ، دنا، لہے) کا حکم	۳
۲۰۴	گائے کا دھج	۴
۲۰۴	ساری کے لئے گائے کا شمال	۵
۲۰۵	گائے کا پیشاب و روبر	۶
۲۰۵	دیت میں گائے کا حکم	۷

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۰۶-۲۱۵	بکاء	۱-۱۹
۲۰۶	تعریف	
۲۰۷	متعلقہ الفاظ: میاج، میراج، مدب، حب یا حریب، غویل	۲-۶
۲۰۷	بکاء کے اسباب	۷
۲۰۷	مصیبت میں رونے کا شرعی حکم	۸
۲۰۸	اللہ کے خوف سے رونا	۹
۲۱۰	نماز میں رونا	۲
۲۱۱	قرآن پڑھتے وقت رونا	۳
۲۱۲	موت کے وقت اور اس کے بعد رونا	۴
۲۱۳	قبر کی زیارت کے وقت رونا	۵
۲۱۳	رہنے کے لئے عورتوں کا جمع ہونا	۶
۲۱۳	ولادت کے وقت بچہ کے رونے کا اثر	۷
۲۱۳	کنواری لڑکی کا ثانی کے لئے اجازت ظنی کے وقت رونا	۸
۲۱۵	آدمی کا رونا کیا اس کے صدق گفتاری کی علامت ہے؟	۹

۲۱۶-۲۲۳	بکارت	۱-۱۳
۲۱۶	تعریف	
۲۱۶	متعلقہ الفاظ: عذرة، میوہت	۲-۳
۲۱۷	اختلاف کے وقت بکارت کا ثبوت	۴
۲۱۷	عقد نکاح میں بکارت کا اثر	۵
۲۱۷	کنواری عورت کی اجازت کس طرح ہوگی	۵
۲۱۸	ولی کی شرط یا عدم شرط	۷
۲۱۹	بکارت کے باوجود ۱۰ بار کب ختم ہوگا؟	۸
۲۱۹	شوہر کی جانب سے روچھ کی بکارت کی شرط	۹
۲۲۱	صلی بکارت، نیز ایہ بار اور عورت کی اجازت کی معرفت میں اس کا اثر	۱۰

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۲۱	بغیر جہاٹ کے بالتصدد پر وہ کارت زائل کرنا اور اس کا اثر	
۲۲۲	جہاٹ کے بغیر انگلی سے کارت و دربر، یہ کی صورت میں وہ کی مقدار	۲
۲۲۲	کارت کا دعویٰ «قسم لینے پر اس کا اثر	۳
۲۲۳	جاء	
	دیکھئے: تبلیغ	
۲۲۶-۲۲۴	بلعوم	۴-۱
۲۲۴	تعریف	
۲۲۴	بلعوم سے متعلق احکام	۲
۲۲۴	الف: روزہ اور اس کو توڑنے سے متعلق احکام	۲
۲۲۴	ب: تدکیہ «ن» سے متعلق احکام	۳
۲۲۵	ن: نہایت سے متعلق احکام	۴
۲۲۶	بلغم	
	دیکھئے: نہایت	
۲۲۵-۲۲۶	بلوغ	۴۴-۱
۲۲۶	تعریف	
۲۲۶	متعلقہ الفاظ: کبر، ادراک، حلم، اتمام، مروت، ہمد، رشد	۷-۲
۲۲۸	مر: عورت «مخنش میں بلوغ کی اداری مائتیں	۸
۲۲۸	اتمام	۹
۲۲۸	اباات	۱۰
۲۳۰	عورت کی مخصوص مائات بلوغ	۵
۲۳۱	مخنش کی اداری مائات بلوغ	۷

صفحہ	عنوان	فقرہ
۲۳۲	عمر کے ذریعہ بلوغ	۲۰
۲۳۳	بلوغ کی ادنیٰ عمر جس سے قبل دعوائے بلوغ درست نہیں	۲
۲۳۳	بلوغ کا ثبوت	۲۲
۲۳۳	پانچ طریقہ: ۱۔ ار	۲۲
۲۳۴	دوسرا طریقہ: ۲۔ نبات	۲۳
۲۳۵	فقہاء کے نزدیک احکام شرعیہ کے لزم کے لئے بلوغ شرط ہے	۲۴
۲۳۶	جن احکام کے لئے بلوغ شرط ہے	۲۵
۲۳۶	الف: جن کے وجوب کے لئے بلوغ شرط ہے	۲۵
۲۳۷	ب: جن احکام کی صحت کے لئے بلوغ شرط ہے	۲۶
۲۳۷	بلوغ سے ثابت ہونے والے احکام	۲۷
۲۳۷	اول: طہارت کے باب میں	۲۸
۲۳۷	اعاء: ۱۔ تیمم	۲۸
۲۳۸	۲۔ دم: نمار کے باب میں	۲۹
۲۳۹	سوم: زکوٰۃ	۳۲
۲۴۰	چہارم: زکوٰۃ	۳۵
۲۴۱	پنجم: حج	۳۶
۲۴۲	ششم: خیار بلوغ	۳۹
۲۴۲	بچپن میں لڑکی یا لڑکے کی شادی پر اختیار	۳۹
۲۴۴	ہفتم: بلوغ کی وجہ سے ملایت علی النفس کا اختتام	۴۳
۲۴۵	ششم: ملایت علی المال	۴۴
۲۴۶-۲۵۳	بناء	۲۵-۱
۲۴۶	تعریف	
۲۴۶	متعلقہ الفاظ: ترسیم، عمارت، اصل، حصار	۵۰۲
۲۴۷	جمالی علم	۶

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۴۷	اہل: بناء (بمعنی مکان بنانا)	۶
۲۴۷	مکان کی قیہ کا: ۱۰	۷
۲۴۸	بناء کے احکام	۸
۲۴۸	الح: ۱۰ تجارت: ۱۰ اقوال: ۱۰ اشیاء میں ہے	۸
۲۴۸	سب: ۱۰ تجارت پر قبضہ	۹
۲۴۸	ن: ۱۰ ہست شدہ مکان میں شعو	۱۰
۲۴۸	د: ۱۰ مہاج: ۱۰ زمینوں میں قیہ	
۲۴۹	ح: ۱۰ زمین کو قیہ کے لئے قبضہ میں لینا	۲
۲۴۹	و: ۱۰ منصب کی ہوئی اراضی میں قیہ	۳
۲۴۹	ز: ۱۰ راید کی زمین پر قیہ	۴
۲۵۰	ح: ۱۰ عاریہ کی ہوئی زمین میں قیہ	۵
۲۵۱	ط: ۱۰ سقوطیہ اراضی میں قیہ	۶
۲۵۱	ی: ۱۰ مساجد کی قیہ	۷
۲۵۱	ک: ۱۰ نجاست آمیزہ: ۱۰ اعنت سے قیہ	۸
۲۵۲	ل: ۱۰ قبہ میں پر قیہ	۹
۲۵۲	م: ۱۰ مشقہ کی مقامات پر قیہ	۱۰
۲۵۲	ن: ۱۰ حمام کی قیہ	۲
۲۵۲	و: ۱۰ مہاجات میں بناء	۲۲
۲۵۳	نماز میں بھول جانے والے کا اپنے یقین پر بناء سنا	۲۳
۲۵۳	جمعہ کے خطبہ میں بناء	۲۴
۲۵۳	طواف میں بناء	۲۵
۲۵۳	بناء بالترہ: ۱۰	

دیکھئے: ۱۰ اقوال

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۵۳	بناء فی العبادات	دیکھئے: استخفاف
۲۵۳	بنان	دیکھئے: واسع
۲۵۵-۲۵۴	بنت	۶-۱
۲۵۴	تعریف	۱
۲۵۴	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۲
۲۵۴	الف - نکاح	۲
۲۵۴	نکاح میں ولایت	۴
۲۵۴	ب - بیٹی کی مراہٹ	۵
۲۵۵	ج - نفقہ	۶
۲۵۶-۲۵۵	بنت المومن	۴-۱
۲۵۵	تعریف	۱
۲۵۵	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۲
۲۵۵	نکاح	۲
۲۵۶	زکاۃ	۳
۲۵۶	فرائض	۴
۲۵۶	بنت المؤمن	دیکھئے: بنت المؤمن

صفحہ	عنوان	فقرہ
۲۵۶	بنت مخاض	دیکھئے: ابن مخاض
۲۵۸-۲۵۷	بج	۷-۱
۲۵۷	تعریف	
۲۵۷	معاذہ النازۃ: افیون، شیشہ	۲-۲
۲۵۷	جنگ استعمال کرنے کا شرعی حکم	۴
۲۵۷	جنگ استعمال کرنے کی سزا	۵
۲۵۸	جنگ کی طہارت کا حکم	۶
۲۵۸	بحث کے مقامات	۷
۲۵۸	بندق	
	دیکھئے: صید	
۲۵۸	بنوۃ	
	دیکھئے: اس	
۲۵۸	بہتان	
	دیکھئے: افتراء	
۲۵۸	بیعت	
	دیکھئے: حیوان	
۲۵۸	بول	
	دیکھئے: تساءل و اجابہ	

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۵۹	بیات	دیکھئے: میوہ
۲۵۹-۲۶۵	بیان	۱-۱۵
۲۵۹	تعریف	
۲۶۰	متعلقہ الفاظ: تفسیر، تاویل	۲-۳
۲۶۰	اصولیں کے نز، یک بیان سے متعلق احکام	۴
۲۶۰	قول "فعل" کے ذریعہ بیان	۴
۲۶۱	بیان کے اذوائے	۵
۲۶۱	بیان تفسیر	۶
۲۶۱	بیان تفسیر	۷
۲۶۲	بیان تعبیر	۸
۲۶۲	بیان تبدیل	۹
۲۶۲	بیان صورت	۱۰
۲۶۳	صورت کے وقت سے بیان کی تاثیر	
۲۶۳	تعبیر کے نز، یک بیان سے متعلق احکام	۱۳
۲۶۳	قرآن کریم و مجہول معنی کا بیان	۱۴
۲۶۵	مبہم طلاق میں بیان	۱۴
۲۶۵	غلام کی مبہم آراء کی کا بیان	۱۵
۲۶۶-۲۷۴	بیت	۱-۱۶
۲۶۶	تعریف	
۲۶۶	متعلقہ الفاظ: در منزل	۲-۳
۲۶۷	گھر کی حیثیت پر رات گدہا	۴
۲۶۷	بیت سے متعلق احکام	۵

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۶۷	الحج بیت	۵
۲۶۷	بیت خیار بیت	۶
۲۶۸	بیت شہد	۷
۲۶۸	بیت اجارہ	۸
۲۶۹	گھر لی چیزوں میں پڑائی کے حق کی رعایت	۹
۲۶۹	گھر میں داخل ہونا	۱۰
۲۷۰	گھر میں داخل ہونے کی راحت	۱۱
۲۷۱	بچے گھر میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے کی دعا	۱۲
۲۷۱	گھر میں مرد اور عورت کی فرض نماز	۱۳
۲۷۳	گھر میں صل نماز	۱۴
۲۷۳	گھر میں احتکاف	۱۵
۲۷۴	گھر میں رہنے کی قسم کا حکم	۱۶
۲۷۶-۲۷۴	البتیت الحرام	۲-۱
۲۷۴	تعریف	۱
۲۷۵	اجمالی حکم	۲
۲۷۵	بیت الحناء	
	دیکھئے: تساءل المساجد	
۲۸۱-۲۷۵	بیت الترویج	۱۰-۱
۲۷۵	تعریف	۱
۲۷۵	بیوی کی رہائش میں ملحوظ امور	۲
۲۷۶	بیوی کے گھر کے لئے شرائط	۳
۲۷۸	بیوی کے گھر میں شیر خوار بچہ کی رہائش	۴

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۷۸	بیوی کے لئے اپنے مخصوص گھر سے نکلنے کی اجازت	۵
۲۷۸	انہ: اپنے گھر والوں سے ملاقات	۵
۲۷۹	بہ: عورت کا عرس اور راسی گھر سے امیر رات گزارنا	۶
۲۸۰	ن: احتکاف	۷
۲۸۰	و: محارم کی نیکی و رنج	۸
۲۸۰	ح: ضروریات کی تکمیل کے لئے بیٹا	۹
۲۸۱	رہائشی گھر میں رہائش سے بیوی کے انکار کے اثرات	۱۰
۲۸۲-۳۰۲	بیت المال	۲۹-۱
۲۸۲	تعریف	
۲۸۳	اسلام میں بیت المال کا آغاز	۳
۲۸۴	بیت المال کے مہول میں تصرف کا اختیار	۵
۲۸۵	بیت المال کے رائج آمدنی	۶
۲۸۸	بیت المال کے شعبے: عرب شعبہ کے مصارف	۷
۲۸۸	۱۰ شعبہ: رباۃ کا شعبہ	۸
۲۸۸	۱۱ شعبہ: خمس کا شعبہ	۹
۲۸۹	تیسرا شعبہ: لاوارث مہول کا شعبہ	۱۰
۲۸۹	چوتھا شعبہ: بی کا شعبہ	
۲۹۰	مل بی کے مصارف	۲
۲۹۴	بیت المال کے اخراجات میں ترجیحات	۴
۲۹۴	بیت المال میں راند مہول	۵
۲۹۵	گربیت المال سے حقوق کی ادائیگی نہ ہونے سے	۶
۲۹۶	بیت المال پر بیون کے سہ ماہ میں امام کے تصرفات	۷
۲۹۶	بیت المال کے مہول کا فروغ: بیوں میں تصرف	۸
۲۹۷	جائیداد کے مالک بننا	۹

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۹۸	استغاثہ و استفادہ کے لئے جائز یا نہ	۲۰
۲۹۹	بیت لہال کی جامعہ و کاہنہ	۲۱
۲۹۹	بیت لہال کے حقوق بیت لہال میں لانے سے قبل ملکیت میں نہ دینا	۲۲
۲۹۹	بیت لہال کے یون	۲۳
۲۹۹	بیت لہال کا انتظام اور اس کا نگر	۲۴
۳۰۱	بیت لہال کے مہال پر زیارتی	۲۶
۳۰۲	بیت لہال کے مہال کے سلسلہ میں مقدمہ	۲۷
۳۰۲	ولایت کی نگرانی اور مصلحتیں کا محاسبہ	۲۸
۳۰۲-۳۰۴	بیت المقدس	۲-۱
۳۰۴	تعریف	
۳۰۴	جہاںی حکم	۲
۳۰۴	بیت النار	
	دیکھئے: عامہ	
۳۰۴	بیوتہ	
	دیکھئے: مسرت	
۳۰۵-۳۱۰	بیش	۱۰-۱
۳۰۵	تعریف	
۳۰۵	انڈے سے متعلق احکام	۲
۳۰۵	ماکول اللحم اور غیر ماکول اللحم جانوروں کے انڈے	۲
۳۰۵	حلالہ (نچاست کھائے و ملا جانور) کے انڈے	۳
۳۰۵	نخس پانی میں انڈے باانا	۴
۳۰۶	خراب انڈے (جو عام صورت میں شراب ہو جائے)	۵
۳۰۶	موت کے بعد نکھنے والے انڈے	۶

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۳۰۶	اندھے کاغذ جنگی	۷
۳۰۸	اندھے میں بیچ عالم	۸
۳۰۸	حرم میں اور حیاتِ اہم میں اندھے پر نیا، قی	۹
۳۱۰	اندھے کو نصب نما	۱۰
۳۱۱-۳۱۰	نظر	۲-۱
۳۱۰	تعریف	
۳۱۰	شرعی حکم	۲
۳۲۸-۳۱۵	تراجم فقہاء	



موسوعه فقهيہ

بِر

بایۃ

دیکھئے ”آپار“۔

تعریف:

۱- ”البایۃ“ لغت میں نکاح کو کہتے ہیں (۱)، یہ جماع (مباشرت) سے نمایا ہے یا تو اس لئے کہ عام طور پر یہ عمل گھر میں ہوتا ہے یا اس لئے کہ مرد اپنی زوجہ پر کاب و یاتہ ہوتا ہے جس طرح اپنے گھر پر کاب و یاتہ ہوتا ہے (۲)۔

بِر بضاعہ

دیکھئے ”آپار“۔

حدیث شریف میں ہے: ”یا معشر الشباب! من استطاع منکم البایۃ فلیتزوج فإنه یغص للبصر و یحصن لمصرح و من لم یستطع فلیعہ بالصوم فإنه له وجاء“ (۳) (اے نوجوانو! تم میں سے جس کے اندر نکاح کی استطاعت ہو وہ شادی کر لے کہ یہ پست نکاحی اور شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے، اور جو اس کی استطاعت نہیں رکھتا ہو وہ روزہ رکھے کہ روزہ اس کے لئے توڑ ہے)۔
تاریخ منہاج لکھتے ہیں: البایۃ نکاح کے اتراجات کا نام ہے (۴)۔

متعلقہ الفاظ:

۲- الف- ”البایۃ“ بطی کرنے کے معنی میں ہے۔



(۱) لسان العرب، المکیۃ مادہ ”نوا“۔

(۲) المصباح المیر: مادہ ”نوا“۔

(۳) حدیث: ”یا معشر الشباب...“ کی روایت بخاری (۱/۲۷۹) صحیح ۳/۳۷۹

انتقید: اور مسلم (۱۰/۱۸۲) طبع لکھنؤ نے کی ہے۔

(۴) لکھنؤ علی المہاج عتیقہ قلیونی عمیرہ ۲۰۱۲ طبع معصوفی پبلیشز۔

بایۃ ۳، بادی

ایسے شخص کے نکاح کی بابت فقہاء کی رائے میں مختلف ہیں جس کے پاس نکاح کی استطاعت تو ہو مین و بی کی رعیت حقوق دس میں نہ ہو، بعض فقہاء کے نزدیک اس کے سے نکاح افضل ہے، اگر وہ دوسرے فقہاء کی رائے میں عبات کے سے یکسوئی اس کے حق میں افضل ہے (۲)۔

اس مضمون کی تفصیلات فقہاء کرام کتاب النکاح کے آغاز میں دیا کرتے ہیں۔

بادی

دیکھئے ”بد“۔



ب۔ ”أهبة النکاح“ یعنی نکاح کے اہراجات مہر وغیرہ پر قدرت، پس یہ ”بایۃ“ کے معنی میں ہوا ان حضرات کی رائے کے مطابق جو حدیث بالا کی تشریح اس معنی سے کرتے ہیں (۱)۔

جملہ حکم:

۳۔ ”الباۃ“ معنی وطء کے مقام ہی موضوع کے تحت، کچھ جانتے ہیں، دیکھئے: صراح ”وطء“۔

گُر سے اہراجات نکاح کے معنی میں یا جائے تو جس شخص کے پاس یہ اہراجات ہوں اور اس کے اندر بی کی رعیت ہو اور حرام کے رتباب کا اندیشہ نہ ہو تو اس کے لئے نکاح ”خب“ ہے (۲)۔ کیونکہ نبی کرم ﷺ کا رٹا ہے: ”یا معشر المشیاب من استطاع مکم البایۃ فلیتزوج“۔

میں گُر حرام کا ارتباب قبی ہو تو ایسے شخص پر نکاح فرض ہے، کیونکہ نبی پاک ﷺ اور حرام سے اپنا تعلق اس پر لازم ہے، ابن عابدین فرماتے ہیں: جس چیز کے بغیر ترک حرام تک رسائی ممکن نہ ہو وہ چیز فرض ہوگی (۳)۔

گُر استطاعت نکاح پائی جائے مین، سے کوئی مرض ہو جیسے نہ حیا یا وغیرہ، تو بعض فقہاء سے ایسے شخص کے لئے نکاح کو مکرہ و قرا یا ہے (۴)، اور بعض دوسرے فقہاء کے نزدیک عورت کو نقصان پہنچانے کی وجہ سے نکاح حرام ہے (۵)۔

(۱) لکھنؤ علی السہاج حاشیہ قلبیہ وغیرہ ۲۰۱۳ء، طباط ۲۰۲۳ء۔

(۲) سہند مرجع، ایسی ۲۲۶/۱۔

(۳) ایسی ۲۲۶/۱، ابن عابدین ۲۶۰ء، شرح السہاج عاصیہ القلیوبی ۲۰۱۳ء۔

(۴) لکھنؤ علی السہاج ۲۰۷۳ء۔

(۵) المرقی ہاشم طباط ۲۰۲۳ء۔

(۱) ایسی ۲۲۸/۱۔

(۲) حور سابق، لکھنؤ علی السہاج ۲۰۱۳ء۔

بازگه

باسم

”کچھ“ اور ”اور“

محرر:

۱۔ "ہرول" کا ایک معنی لغت میں "شق" (پھاڑنا) ہے۔ کہا جاتا ہے: "ہرول الوجل الشیء یرلہ ہرولاً"، یعنی اس شیء کو پھاڑ دیا۔ ہرول ایک قسم کا زخم ہے جو جلد کو پھاڑ دیتا ہے، کہا جاتا ہے: "ہرول الطعم" کلی کھیل گئی (۱)۔

فقہاء کی اصطلاح میں ”بازلتہ“ وہ زخم ہے جو کھال کو پھاڑ دے اور اس سے ٹوٹ بہہ جائے۔ بعض فقہاء شمول ضعیفہ سے ”دمعہ“ کہتے ہیں۔ جامع میں (”نکھ کے“ سو) کی مانند اس سے بھی کم خون نکلتا ہے۔ ”دمعہ“ بھی کہا جاتا ہے۔

جہاں تک:

۲۔ مہرِ نقباء کی رائے ہے کہ ”بارک“ (رحم) جو جان بوجھ کر ہوا
انجائے، اس میں ”صلوٰۃ مدلل“ (ماہرین جو اس کا معاوضہ طے
کریں)، حب ہے، مالکیہ کے نزدیک اگر عدا ہوا ہے تو اس میں
قصاص ہے، چونکہ ”بارک“ جنایات کے باب میں رحم ہی ایک قسم ہے،
اس سے نقباء سے قصاص و ردیات کے ابواب میں اس پر تنگی
ہے، جنایات و ردیات کے ابواب میں اس کی تفصیل ملے گی (۲)۔

(٢) سماح العرب : بالفتح

(۲) انصاف، ۵/۱۴۵، جامعۃ المدینتی، ۳/۲۵۱، جوہر الکلیل، ۲/۲۵۹، شرح روض

الحمد لله رب العالمين، الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله، آمين.

باصعہ

تعریف:

۱- لغت میں "بضع" کا ایک معنی ہے پھاڑنا، کہا جاتا ہے: "بضع الوجہ الشیء یضعہ" جب کہ آدمی چیز کو پھاڑ دے، اسی سے "باصعہ" ہے، یہ دھرم ہے جو کھال کے بعد گوشت کو پھاڑ دے لیکن ہر کی تک نہ پہنچے، ورنہ ہی اس سے تون پے^(۱)۔
جماد حکم:

۲- "باصعہ" سر کے رخم کی یک قسم ہے، اس کے حکم سے متعلق متاع، عے بنایات و روایت کے باب میں گفتگو کی ہے، اس کی تنبیہات بھی ان ہی دونوں بابوں میں ملے گی۔

چنانچہ صبور نقباء کی رے ہے کہ "باصعہ" میں عمدہ غیر عمدہ کی صورت میں "خومت عدل" ہے، اس کی مقدار وہ ہوگی جسے اہل تجربہ جنایت کے عوض کے بطور متعین سر میں جو اصل متاثرہ عضو کی ہمت سے رہ نہ ہو۔

ملاحظہ کیجئے: عمدہ کی صورت میں اس میں تسلسل ہوگا^(۲)۔

باطل

کہئے "تاں"۔

باغی

کہئے "بغاة"۔



(۱) سہل العرب: مادة "بضع"۔

(۲) الاختیار ۴/۵ طبع دار المعرفۃ مہینہ المہر ۱۳۵۱ھ، جوہر الکلیل ۲۵۹/۳ طبع المان شرح المروض ۲۲/۳ طبع المکتب الاسلامی، قلیوبی ۱۱۳/۸، ایسی ۵۲/۸ طبع المراسم۔

البتہ کا معنی ہے نیت کو پختہ کر دیا (۱)۔

فقہ میں ان الفاظ کے معانی لغوی معانی سے مختلف نہیں ہیں، البتہ ثانویہ لفظ "البتہ" سے طلاق کو رجعی قرار دیتے ہیں مگر مطلقہ مرد خول بیاہو اور شوم نے تین طلاق سے کم کی نیت کی ہو (۲)۔

جیسا کہ متاخرین سے عقد کے خالی ہونے کی تعبیر لفظ "البت" سے کرتے ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے: "البيع عسی البت" (۳) خیار سے خالی ہے۔

۱۔ یہ لغوی معنی کے اعتبار سے ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔

ای طرح جس عقد کو تین طلاق دی گئی ہو اس کے اور شوم کے درمیان محبوب اور مبغض بننے کی وجہ سے تفریق کر دی گئی ہو اس کو "معتلۃ البت" سے تعبیر کرتے ہیں اور یہ دعویٰ کے برخلاف ہے (۴)۔

اجمائی حکم:

۲۔ مالکیہ اور حنابلہ کی رائے ہے کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو "ہیبتہ" کہہ کر طلاق دی تو تین طلاق منع ہوگی، اس سے کہ اس نے اپنی بیوی کو ایسے لفظ سے طلاق دی ہے جو بیہوش (جدا کی) کا متقاضی ہے اور "البت" کا ثنا ہے، گویا اس نے نکاح کو بالکل ہی کاٹ دیا، انہوں نے اس پر عمل صحابہ سے استدلال کیا ہے (۵)۔

(۱) جامع المعروضات المرجع للحدیثی (الحدیث) ۲۲۳ ص ۲۲۳ (۲) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۳) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۴) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۵) ابن ماجہ ص ۲۲۳

(۱) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۲) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۳) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۴) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۵) ابن ماجہ ص ۲۲۳

(۱) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۲) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۳) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۴) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۵) ابن ماجہ ص ۲۲۳

(۱) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۲) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۳) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۴) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۵) ابن ماجہ ص ۲۲۳

(۱) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۲) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۳) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۴) ابن ماجہ ص ۲۲۳ (۵) ابن ماجہ ص ۲۲۳

بتات

تعریف:

۱۔ لغت میں "بتات" کے معنی ہیں جو سے کاٹنا، کہا جاتا ہے: "بتت العجل" یعنی میں نے ری کو پوری طرح سے کاٹ دیا، اور کہا جاتا ہے: "طلقتها ثلاثا بنة وبتاتا" (اس نے اسے تین بار طلاق دی) یعنی کاٹ دینے والی، جدا کر دینے والی، اس کا مطلب اس طرح کاٹنا ہے جس میں رجوع نہ ہو، اسی طرح کہا جاتا ہے: "الطلاق الواحدة بُتٌ بُتٌ بُتٌ" یعنی ایک طلاق نکاح کے رشتہ کو کاٹ دیتی ہے جبکہ عدت گزر جائے، جیسا کہ کہا جاتا ہے: "حلف علی دیک بعمینا بنة وبتاتا" اس نے فلاں بیوی پر ایسی قسم کھائی جس کو پورا ہی کر دے۔

"بتات" ہی کی طرح لفظ "بت" بھی ہے اور یہ "بت" فعل کا مصدر ہے، جس کا معنی ہے: اس نے کاٹ دیا، کہا جاتا ہے: "بت الرجل طلاق امرأته، وبت امرأته" جب اپنی بیوی کو رجعت سے کاٹ دے، اور "البت طلاقها" کا بھی یہی معنی ہے۔

اسی طرح دونوں فعل "بت" اور "البت" لازم استعمال ہوتے ہیں، چنانچہ کہا جاتا ہے: "بت طلاقها" اور "البت" اور "طلاق بات وبت"، اسی طرح "بت" لازم کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: "بت القاصی الحکم عیہ" جب قاضی قطع فیصد کرے۔ یقیناً حکم کو لازم کرے، اور "بت

بنات ۳

”شما“ کے باب میں فقہاء نے ”یہ البت“ کا ذکر کیا ہے جس کے مقابلہ میں ”یہ السماع“ ہے اور کب پلاویز ہو کرے پر مقدم ہوگا^(۱)۔
”رق“ کے باب میں ”البيع علی البت“ کا تذکرہ خیر والی فقہ کے مقابلہ میں کیا ہے^(۲)۔

حنفیہ کے نزدیک طلاق بائن واقع ہوتی ہے اس لئے کہ اس نے طلاق کو یہ لفظ سے بیان کیا جو عدلی کا احتمال رخصتا ہے^(۱)، اور امام شافعی نے فرمایا: اس میں نیت کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ حنابلہ کی ایک روایت بھی یہی ہے، حنابلہ میں سے ابو الخطاب نے اس کو اختیار کیا ہے^(۲)۔

اس سلسلہ میں ہمیں بحث کی جگہ ”کتاب الطلاق“ ہے۔

بحث کے مقدمات:

۳- فقہاء نے بنات - اور اس کے مثل بقیہ مصادر، مستحکات - پر کتاب الطلاق میں الفاظ طلاق کے سیاق میں گفتگو فرمائی ہے جیسا کہ گذرا۔

اسی طرح کتاب العدة میں ”معتدة البت“ اور اس پر سوگ منانے کے وجوب کے ذیل میں بھی گفتگو کی ہے^(۳)۔

اور ظہار کے باب میں ذکر کرتے ہیں کہ حدیثی بیوی پر لازم ہو جاتی ہے اگر شوہر سے اس سے تنایہ کے لفظ سے ظہار کیا اور اس سے طلاق مروی ہے، اس سلسلہ میں مزید تفصیل بھی ہے^(۴)۔

۴- ”کیان“ میں فقہاء ”الحلف علی البت“ کا معنی ذکر کرتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں ”الحلف علی العلم“ یا ”علیٰ علی“ ہے، اور یہ ذکر کرتے ہیں کہ کس صورت میں قسم کھانے والے سے ”حب علی البت“ پایا جائے گا^(۵)۔

(۱) ابن ماجہ ص ۲۹۴

(۲) اشرونی ص ۷۸، طبع لیبیہ، مختصر لہری ص ۷۲، طبع اولہ لاہور ۱۹۴۲ء اور اس کے بعد کے صفحات اشرف ص ۱۲۸۔

(۳) لہری اشرف ص ۳۳، ابن ماجہ ص ۶۷۔

(۴) لہری اشرف ص ۳۹، طبع دار الفکر ص ۷۷۔

(۵) اشرف ص ۲۳۰، طبع دوم ص ۱۸۱، طبع اولہ تہذیبیہ لکھنؤ ص ۲۹۲۔

(۱) لہری اشرف ص ۷۸، طبع دار الفکر ص ۷۷۔

(۲) الدوسلی ص ۱۶۳۔

وہی، دونوں بدیوں کا اھنسا بھی، اسبب ہے کہ جب ایک بدی ختم ہوئی تو دوسری آجونی جائے گی، اور اگر دونوں کہیوں کے اوپر سے کاٹا گیا ہو تو اھنسا ہی ساتھ ہو جائے گا، اس لئے کہ اھنسا نے کچل دی تھی رہا۔
تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: ”ختم“ اور ”ختم“ کی اصطلاح۔

بتر

تعریف:

۱۔ لغت میں ”بتر“ کے معنی ہی چیز کو جز سے کاٹنا ہے، کہا جاتا ہے: ”بتر اندب او العصور“ سب ہم یا عضو کو جز سے کاٹ دے، جیسا کہ اس لفظ کا ط، ق کی چیز کو تمام کاٹنے پر بھی ہوتا ہے اس طور پر کہ اس عضو کا کچھ حصہ باقی رہ جائے۔

فقہاء کے نزدیک اس لفظ کا متبادل اصطلاحاً ان، ذوں معنوں میں ہو ہے، اور کبھی اس لفظ کا اطلاق ہر قسم کے کاٹنے پر بھی ہوتا ہے، اور اسی معنی میں کہا جاتا ہے: ”سجف بتار“ یعنی کاٹنے والی کھواری۔

جہاں حکم:

۲۔ کاٹنے یا تو بطور جنایت کے ظہا ہوگا جو لو عمر یا عطا، اور یہ حرم ہے، یا حق کی وجہ سے ہوگا جیسے حد یا قصاص کے طور پر یا تھکا کر یا بطور مسائل عادت ہوگا مثلاً، دوسرے میں جہاں یا تھکا کر یا تھکا کر بدن کے دوسرے حصہ میں بیماری سرایت نہ کر جائے۔

کٹے عضو کی طہارت:

۳۔ جس شخص کا یا تھکا کر کے نیچے سے کاٹا گیا ہو تو (مضمون) غرض کی باقی مادہ جگہ کو دھوئے گا، اور اگر نہ ہو تو اس سے کاٹا گیا ہو تو اس بدی کو دھوئے گا جو بوزہ کے منہ پر ہے، اس لئے کہ کھائی اور بارہ کی باہم ملنے

کسی ضرورت سے اعضا کو کاٹنا:

۴۔ اگر پورے جسم میں بیماری کے پھیلنے کا اندیشہ ہو تو جسم کی حفاظت کے لئے قاعدہ عضو کو کاٹ دینا جائز ہے۔

تفصیل ”طب“ اور ”تدبیر“ کی اصطلاحات میں دیکھی جائے۔

جنایات میں اعضا کاٹنا:

۵۔ دوسرے کے اعضا کو جہاں بوجہ شرطہ کاٹنے میں قصاص واجب ہوتا ہے، ان شرائط کے ساتھ جن کو قتل سے کم، رچہ کی جنایت کے قصاص کی بحثوں میں بیان کیا گیا ہے، اور کبھی بعض ان مخصوص اسباب کی بنا پر قصاص سے گریز بھی کر لیا جاتا ہے جن کا ذکر متعلقہ مقام میں ملتا ہے۔

دیکھئے اصطلاح ”قصاص“ اور ”جنایت“۔

دوسری بات لفظ عضو کو کاٹنے کی تو اس صورت میں اس عضو کے لئے شریعت میں مترددیت یا نادن بالاتفاق واجب ہوگا، اس کی مقدار کاٹنے کے عضو کے فرق سے مختلف ہوگی (۲)، دیکھئے: اصطلاح ”دیات“۔

(۱) ابن ماجہ ۱/۵۵، ترمذی ۱/۱۲۳ طبع بروق ومان قلیوبی ۱۳۹۶، صفحہ ۱۳۳۔

(۲) ابن ماجہ ۵/۵۳، ترمذی ۱/۱۲۵، ابی ۱/۵۸، ابی ۱/۵۳، طبع دار الفکر۔

چانور کے کٹے ہوئے اعضاء:

۶- زردہ ماکول الہم جانور کے اعضاء میں سے جو حصہ کاٹ لیا یا ہو وہ کھانے اور نجاست یا طہارت میں مردار کے حکم میں ہے، چنانچہ بکری کا کوئی حصہ کاٹ یا تیرا ہو یا اس کی ران کاٹ لی گئی ہو یا یہ حاد نہیں ہے، اور بکری نے پھٹی کو مارا، اس کا ایک حصہ کاٹ یا تو اس کا کھانا حلال ہوگا اس لئے کہ اس کا مردار بھی حلال ہے۔ نبی کریم ﷺ کا رشاء ہے: "ما قطع من البهيمة - وهي حية - فهو كميت" (۱) (زردہ جانور کا جو حصہ کاٹ یا تیرا ہو وہ مردہ کی طرح ہے)۔

اس مسئلہ میں اختلاف اور تفصیل ہے جو اپنے مقام پر مذکور ہے۔ (دیکھئے: صید، ذبح)۔

انسان کا جو حصہ کاٹ دیا گیا ہو اس کے مسلسل بتغین (۲) مردہ فین کے وجہ ہونے اور اس کی طرف دیکھنے کے مسئلہ میں اس کا حکم نبی محمد مردہ انسان کے حکم کی مانند ہے، (دیکھئے: جنازہ)۔



بتراء

تعریف:

۱- "بتر" کا لغوی معنی ہے: کاٹنا، بکریوں میں "بتر" کا مکمل ہم آہی بکری کو کہتے ہیں، مادہ کو "بتراء" اور بزرگوں "بتر" کہہ جاتا ہے۔
اسطلاح میں اس کا معنی اس کے لغوی معنی سے مختلف نہیں ہے (۱)۔

اجمائی حکم:

۲- علماء نے لفظ "بتر" کی چھٹی غی بکری کے سے استعمال کیا ہے، چنانچہ اسوں نے مدی و قر بانی کے باب میں اس کے تحقق سے تشکیو کی ہے، منجانبہ مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک "بتر" ان عیوب میں سے ہے جو مدی و قر بانی کی تکمیل میں مانع ہوتے ہیں۔
وہ رتالہ نے اس کو دیا عیب میں شمار کیا ہے جو تکمیل میں مانع ہو (۲)، (دیکھئے: انجیہ، مردی)۔

(۱) حرمیت: ما قطع من البهيمة - کی روایت احمد (۲۱۸/۵) طبع البیہ (اور حاکم (۲۳۹/۳) طبع دار الفکر، معارف اسلامیہ) کے کی ہے وہی ہے اس کی تصحیح و رد و اختصار کی ہے۔

(۲) ابن ماجہ میں ۳۸، ۵۸۰، المدوسنی ۵۳، قلیوبی ۵۲۸، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸،

جیانشہ آور ہوتا ہے (۱)۔

خیر اس طرف گئے ہیں کہ ”خمر“ انگور کا کچا پانی ہے جب وہ جوش مارے اور تیز ہو جائے اور جھاگ پھینک دے، اور یہی حرم لعینہ ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”حرمات الحمور لعینہ“ (۲) ”خمر“ لعینہ حرام ہے، اس کے علاوہ دیگر مشروبات حرام لعینہ نہیں ہیں۔

حسب نے کہا: ”بتع“ کا جیسا حرام میں ہوگا جب تک اس کا پینے والا اس سے نشہ میں نہ آتا ہو۔ جس جب نشہ کی حد تک پہنچ جائے تو حرام ہوگا، یہی وجہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے ”بتع“ کے بارے میں پوچھا یا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کل شراب اسکر فہو حرام“ یعنی نشہ کی حد تک پہنچنے والے، لیکن انہوں نے اس کے پینے کو مکروہ قرار دیا ہے، اس لئے کہ یہ مکروہ مشروبات میں سے ہے، اسی لئے امام ابو حنیفہ نے اس کے بارے میں فرمایا: ”البتع حمور بمایہ“ (۳) ”بتع“ یعنی شراب ہے، ان کا مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ اہل یمن اس کو نشہ کی حد تک پہنچا کرتے ہیں، اور جس کا جیسا حرام ہو اس کی بتع بھی حرام ہے۔

اس کی تفسیرات فقہاء ”کتاب لا شربہ“ میں بیان کرتے ہیں۔

بتع

تعریف:

۱۔ یمن میں شہد سے بنی جانے والی نبیہ کو ”بتع“ کہتے ہیں (۱)۔

جہاں حکم:

۲۔ محبوبہ نقباء کی رائے ہے کہ ہر نشہ آور بتع ”خمر“ (شراب) ہے جس کا جیسا اور لذت کرنا حرام ہے، اس پر انہوں نے اس حدیث کے عموم سے استدلال کیا ہے: ”کل شراب اسکر فہو حرام“ (۲) (ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کرے حرام ہے)۔

نیز رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے کہ ”ما اسکر کثیرہ ففہو حرام“ (۳) (جس کی زیادہ مقدار کا جیسا نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار جیسا بھی حرام ہے)۔

اسی بنیاد پر (شہد کی بنی ہوئی نبیہ) ”بتع“ ان کے نزدیک حرام ہے، اس لئے کہ یہ ان مشروبات میں سے ہے جس کی زیادہ مقدار کا

(۱) ابن العرب، المغرب، عمدة القاری ۶/۲۲۲ اور اس کے بعد کے صفحات، طبع مصر پ

(۲) حدیث: ”کل شراب اسکر فہو حرام“ کی روایت بخاری (اصح ۳۱۱۰ طبع بیروت) اور مسلم (۵۸۵ طبع بیروت) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”ما اسکر کثیرہ ففہو حرام“ کی روایت ترمذی (۲۹۲ طبع بیروت) اور ابن حجر (۷۳۳ طبع بیروت) نے کی ہے اور کہا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(۱) فتح الباری ۱۰/۳۳۳ شرح سنن ابی یوسف ۳۰۶ طبع بیروت

(۲) حدیث: ”حرمات الحمور لعینہ“ کی روایت قتیبہ بن شیبہ میں ملے ضعف میں مروی ہے جیسا کہ نصب الراية میں ہے (۳۰۶ طبع مجلس اعلیٰ)، اور محمد بن افرات کی وجہ سے اسے معطل بنایا ہے۔ دار قلم نے حضرت ابن عباسؓ پر موقوفہ ہونے کی تصریح کی ہے (سنن الدار قلمی ۴۵۶ طبع دار النور)۔

(۳) عمدة القاری ۱۰/۳۳۳۔

بتلہ

دیکھئے "بتلہ"

بتلہ

تعریف:

۱- "بتل" لغت میں "قطع" (اس نے کاٹا) کے معنی میں ہے،
"المبتل" اللہ تعالیٰ کی عبادت کے سب سے مکمل ہو جانے
والا، "المبتلہ" کٹ جانے والی۔

طلاق چونکہ درجہ اول کی سی کو کاٹنے والی چیز ہے، یہ تکملہ طلاق کی
جہ سے یوں پہنچتا ہے کہ کٹ جاتی ہے، اسی سے کبھی کبھی اس لفظ
سے طلاق مراد لی جاتی ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: انت مبتلہ یعنی تو
طلاق والی ہے (۱)، اسی لئے فقہاء نے لفظ "مبتلہ" کو طلاق کے ظہری
نایات میں مانا ہے، بین طلاق کے سے یہ صریح نہیں ہے، اس سے
کہ اس سے کبھی نکاح کے خلاف دوسری چیز میں سے پیچیدگی کا قصد
پایا جاتا ہے۔

اجمائی حکم:

۲- فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ لفظ "بتلہ" نسبت طلاق میں سے
ہے، اور اس لفظ سے بغیر نیت کے طلاق، قطع نہیں ہوتا، جیسا کہ
نایات کا فائدہ ہے، اور اگر اس لفظ کے، ریجہ یک طلاق کی نیت کی
ہے تو ایک طلاق پڑے گی اور اگر نیت کی ہے تو تین پڑے گی،
اور اگر مطلق رکھا، کسی عدولی نیت نہیں ہے تو بعض فقہاء نے فرمایا: یک



(۱) المصباح المفہر، لسان العربیہ، أساس الملائمۃ، "بتل" الخ، ج ۳ ص ۴۳

نح بحر ۱-۳

و قع ہوئی، ورجض نے کہا: تم واقع ہوئی، اور اس کی تفصیل
"طریق" کی اصطلاح کے تحت دیکھی جائے (۱)۔

بحر

نح

تعریف:

۱- "بحر" زیادہ پانی، کنارہ ہو یا شیریں، وریہ "نور" (شکلی) کے
برخلاف ہے، سمندر کو "بحر" اس کی وسعت و رچیلا کی وجہ سے کہا
یا، اس کا زیادہ استعمال کنارہ پانی کے سے ہوتا ہے، یہاں تک
کہ نیمے پانی کے لیے اس لفظ کا استعمال بہت قلیل ہے (۲)۔

دیکھئے: "کلام"۔

متعلقہ الفاظ:

الف- نہر:

۲- "نہر": جاری پانی، کہا جاتا ہے: نہر الماء جب زمین میں
پانی رواں ہو جائے، اور زیادہ پانی جب بہنا شروع کرے تو کہتے
ہیں: "نہر و اسنہر" (۲)۔

بحر کے برخلاف لفظ "نہر" کا استعمال شیریں پانی کے سے
ہوتا ہے۔

ب- عین:

۳- "عین": پانی کا وہ چشمہ جو زمین سے اٹھ کر رواں ہو جائے (۳)۔



(۱) لسان العرب، الکلیات: مادہ "بحر" ۱/۳۹۰ حاشیہ الطحاوی علی حراتی
اصلاح ص ۱۳۔

(۲) لسان العرب، المصباح الحیر، المعربۃ مادہ "نہر"۔

(۳) لسان العرب، المعربۃ مادہ "عین"، المعواک الدوئی ۱/۱۳۳۔

(۲) الاختیار ۱/۳۳، لسان العرب ۲/۲۸۱، کشاف القناع ۵/۲۵۱، الخرش
۲۳۳۔

ہے کہ اس کا پیتا ہو پر ہو جائے اس کی پیچہ پر ہو تو وہ ”حالی“ نہیں ہے۔ اور اس کو کھایا جائے گا^(۱)۔
تفصیل کے لئے ”الطعمۃ“ کی اصطلاح دیکھئے۔

د- کشتی میں نماز:

۷- فقہاء کا اتفاق ہے کہ کشتی کے اندر نماز مجموعی حیثیت میں جائز ہے شطیکہ مازی نماز شروع کرتے وقت قبلہ رخ ہوں اور کشتی اگر ہماری طرف مڑ جائے تو نماز پڑھنے والا قبلہ کی طرف مڑ جائے اگر ممکن ہو۔ یونکہ قبلہ رخ ہونا واجب ہے، اس سلسلہ میں فرض اور نفل نماز کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ یونکہ قبلہ رخ ہونا آسان ہے۔
حنابلہ نے نوائل کے سلسلہ میں اختلاف کیا ہے، انہوں نے صرف نماز نفل کے لئے قبلہ کی طرف مڑنا ضروری قرار دیا ہے، نفل نماز میں نماز حرج اور مشقت کی وجہ سے ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح ان حضرات نے نماز کے لئے فرض میں بھی قبلہ کی طرف مڑنا جائز قرار دیا ہے، اس لئے کہ اس کو کشتی چلاتے رہنے کی ضرورت ہے^(۲)۔
تفصیل کے لئے ”قبلہ“ کی اصطلاح دیکھئے۔

۸- کشتی میں مرجانے والے کا حکم:

۸- فقہاء کا اتفاق ہے کہ جو شخص سمندر میں کشتی کے اندر جا رہا ہو جائے اور خشکی قریب ہونے کی وجہ سے اس کا ڈن کرنا ممکن ہو اور کوئی رکاوٹ بھی نہ ہو تو اہل کشتی پر ڈن میں تاخیر لازم ہے تاکہ خشکی

حاصل نہ (اس حرمت میں) سامپ کا مسافہ نیا ہے، شافعیہ میں سے ماویہ نے اس کے اور اس کے علاوہ دیگر سمندری زہریلے جانوروں کے حرام ہونے کی صراحت کی ہے۔ شافعیہ نے صرف اس سامپ کو حرام قرار دیا ہے جو خشکی اور پانی دونوں میں زندہ رہتا ہے، اور جو سامپ صرف پانی میں رہتا ہے وہ حلال ہے۔

حنفیہ کے نزدیک سمندر کے شمار میں سے صرف مچھلی حرام ہے، اس کے علاوہ دوسرے سمندری جانور حلال نہیں ہیں^(۱)۔
تفصیل کے لئے ”الطعمۃ“ کی اصطلاح دیکھئے۔

ج- سمندر کا مردار:

۶- جمہور فقہاء کی رائے میں سمندر کا میتہ (مردار) مباح ہے، خواہ مچھلی ہو یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا سمندری جانور، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”أَحَلُّ لَكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ وَطَعَامَهُ“^(۲) (تمہارے لئے دریائی شمار اور اس کا کھانا حلال یا ہے)۔ اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”هُوَ الطَّهْرُ مَاوَهُ، الْحَلْ مَيْتَهُ“^(۳) (اس سمندر) کا پانی پاک اور اس کا میتہ (مردار) حلال ہے)۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ”جو جانور سمندر میں مرجائے، اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے اس کا تذکیہ فرمایا ہے“ (یعنی حلال کر دیا ہے)۔

حنفیہ سے صرف اس مردار مچھلی کو جائز قرار دیا ہے جو سی آفتابی وجہ سے مرئی ہو، اور جو مچھلی اپنی طبعی موت مرجائے اور ”حالی“ ہو جائے وہ جائز نہیں ہے، اور حنفیہ کے نزدیک ”حالی“ کی تعریف یہ

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/۱۹۳، حاشیہ الدسوقی ج ۱/۵۸۳، مفتی الکناج ج ۳/۲۹۷ اور اس کے بعد کے صفحات، کتاب الفقہ ج ۱/۱۳۔

(۲) سورہ مائدہ ۹۶۔

(۳) اس حدیث کی تخریج کنز الدقائق (نثرہ نمبر ۲)۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/۱۹۳ اور اس کے بعد کے صفحات، حاشیہ الدسوقی ج ۱/۵۸۳، مفتی الکناج ج ۳/۲۹۷ اور اس کے بعد کے صفحات، کتاب الفقہ ج ۱/۱۳۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/۱۹۳، حاشیہ الدسوقی ج ۱/۵۸۳، مفتی الکناج ج ۳/۲۹۷ اور اس کے بعد کے صفحات، کتاب الفقہ ج ۱/۱۳۔

اور اگر لاش کا پتہ نہ ملے تو ٹافعیہ اور حنابلہ کے رد یک نماز جنازہ پڑھی جائے گی، مالکیہ نے اس کو ناپسند کیا ہے، اور حنفیہ نے اس سے منع کیا ہے، چونکہ اس کے رد یک نماز جنازہ کے سے میت پر اس کے انشہاں یا نصف بدن مع مرقی موجود کی شرط ہے، لہذا دیکھئے: ”مسل“ کی اصطلاح۔



میں اس کو دفن کریں، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب لاش کے شراب ہونے کا مدیشہ نہ ہو، ورنہ غسل، لیکن ”نماز جنازہ کے بعد اس کو سمندر میں ڈال دیا جائے گا۔“

ٹافعیہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد لاش کو، چنگوں (تاہوت) میں رکھا جائے تاکہ چول نہ جائے پھر اس کو سمندر میں ڈال دیا جائے تاکہ سمندر اس کو ساحل کی طرف پھینک دے، ہوتا ہے یہ تاہوت کی قوم کے ماتھ لگ جائے، اور وہ اس کو دفن کریں۔ اور اگر ساحل کا فریب ہو تو تاہوت کو کسی چیز سے مرقی کر دیا جائے تاکہ نیچے چلا جائے، اور تاہوت میں نہ رکھا جائے تو لاش کو کسی چیز کے ذریعہ جو قبیل کر دیا جائے تاکہ سمندر کی تہ میں نہ جائے، لاش کو وزنی کرنے کی رائے حنابلہ کی بھی ہے (۱)۔

۸۔ سمندر میں ڈوب کر مر جانا:

۹۔ علماء کی رائے ہے کہ جو شخص سمندر میں ڈوب جائے کی وجہ سے جب بحق ہو یا ہو وہ شہید ہے، چونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”الشهداء خمسة المظعون، والمبطون، والمغرق، وصاحب انهدام، والشہید فی سبیل اللہ“ (۲) (شہداء پانچ تیرہ حاکمون میں مرے، الاہیت کی تکلیف میں مرے، الاہیت ڈوب کر مرے، الاہیت انهدام میں ڈوب کر مرے، الاہیت اللہ کے راستہ میں شہادت حاصل کرتے، الاہیت)۔

اور اگر نہ ہو، لے کر لاش میں جائے تو عام میت کی طرح اس کو غسل دیا جائے گا، فن پناہا جائے گا، ”نماز جنازہ پڑھی جائے گی،“

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۹۹ اور اس کے بعد کے صفحات، حاشیہ الدوسلی ج ۱ ص ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱

جواز ان پر مبنی ہے۔

الف۔ جمع شدہ شبہم سے رفع حدث:

۳۔ فقہاء کی رائے ہے کہ شبہم کے رمیہ پاک حاصل کرنا جائز ہے، شبہم وہ ہے جو درخت کے پتوں پر جمع ہو جائے جسے کھنکریا جائے، اس لئے کہ وہ "ماء مطلق" (خالص پانی) ہے۔

۴۔ بعض فقہاء سے جو یہ "ماء" ہے کہ "شبہم" دراصل ایک سمندری جانور کی سانس ہے، لہذا وہ پاک ہوگا یا ناپاک؟ تو اس کا کوئی اعتبار نہیں (۱)۔

ب۔ جمع شدہ بھاپ سے رفع حدث:

۴۔ جمہور فقہاء کی رائے ہے کہ اس جمع کی نفی بھاپ سے پاکی حاصل کرنا نجاست کو دور کرنا جائز ہے جو پاک ایندھن سے جوش دئے گئے پاک پانی سے نکلے، اس لئے کہ وہ "ماء مطلق" ہے، اس لئے کہ وہ "ماء مطلق" ہے اور منافعیہ کے نزدیک یہی معتقد ہے، لیکن ان میں سے رافعی نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے رائے دی ہے کہ یہی بھاپ حدث کو نہیں رکتی، اس لئے کہ اس کا نام پانی نہیں ہے، بلکہ وہ بھاپ ہے (۲)۔

نجاست کے دھوئیں سے متاثر بھاپ کی طہارت میں اختلاف ہے، اور اس کی بنیاد فقہاء کا یہ اختلاف ہے کہ نجاست کا دھواں پاک ہے یا ناپاک؟

چنانچہ حنفیہ کا معنی بقول مالکیہ کا معتقد قول اور بعض حنابلہ کی

(۱) ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۰، لطیف مع المواقیہ ج ۱ ص ۵۰، الدرر ج ۱ ص ۳۳، حلیہ المہاجر ج ۱ ص ۲۷، مطالب کوئی انکی ج ۱ ص ۳۳، کشف القناع ج ۱ ص ۲۷، ۲۸۔
(۲) جوہر لائل ج ۱ ص ۶۱، لؤلؤ ج ۱ ص ۲۹، کشف القناع ج ۱ ص ۲۶۔

بخار

تعریف:

۱۔ "بخار" لغت و اصطلاح میں وہ (بھاپ) ہے جو پانی، شہر یا سی تر مادہ سے حرارت کے نتیجے میں برپا ہوتی ہے۔

"بخار" کا طاق مری وغیرہ کے دھوئیں پر بھی ہوتا ہے، اور گند کی برسی اور چیز سے منتقل ہونی بدبو پر بھی اس کا طاق ہوتا ہے (۱)۔

متعدد الفاظ:

بخار:

۲۔ "بخار" منہ کی ہڈی ہوتی ہے، امام ابو حنیفہ نے فرمایا: بخار وہ بدبو ہے جو منہ وغیرہ میں ہوتی ہے، ایسے شخص کو "بخار" اور ایسی عورت کو "بخار" کہتے ہیں (۲)۔

فقہاء کے نزدیک "بخار" کا استعمال صرف بدبو کی بدبو کے لئے خاص ہے۔

بخار (بھاپ) سے متعلق احکام:

"بخار" کے کچھ خاص احکام ہیں، کبھی وہ پاک ہوتا ہے اور کبھی ناپاک، اور بخار کے تطہرات سے پاکی حاصل کرنے کا جواز اور عدم

(۱) المصباح المہیر، نایع المروء، لسان العرب، متن اللہ، النسخ الوسیط، مادہ "بخار"، الاصاب ج ۱ ص ۳۱۹۔
(۲) لسان العرب، المصباح المہیر۔

رے ہے کہ نجاست کا دھواں اور اس کی بھپ دھواں پاک ہیں،
حنفیہ نے کہا: یہ شخص کی بنیاد پر دفعہ مرتب کے لئے ہے۔
اسی بنا پر نجس پانی سے ٹھسے والی بھپ پاک ہے جو حدیث اور
نجاست دھواں کو دور کرتی ہے۔

بخـ

تعریف:

۱۔ بخ: گندگی وغیرہ کی وجہ سے منہ کی بدلی ہوئی بو ہے، کہا جاتا ہے: ”بخو
القہم بخو“ باب منع سے، جب منہ کندہ ہو جائے اور اس کی بو بد
جائے۔ فقہاء کے نزدیک اس لفظ کا استعمال اسی معنی میں ہے (۱)۔

اجمائی حکم:

۲۔ چونکہ انسان میں منہ کا بدبو دور ہونا فطرت و تکلیف کا واقعہ ہے،
اس لئے فقہاء نے اس کو عیب میں شمار کیا ہے، اور ان کا اتفاق ہے کہ
یہ ان عیوب میں سے ہے جن کی وجہ سے بدبو کی فتح میں خیار
ثابت ہوتا ہے۔

نکاح کے باب میں ”بخ“ کی وجہ سے ثبوت خیار و فسخ نکاح
کے بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے، حنفیہ اور شافعیہ کہتے ہیں اور یہی
حنابلہ کا موقف ہے کہ اس کی وجہ سے خیار ثابت نہیں ہوگا، اور مذہبی
روحانیوں کے درمیان اس کی بنیاد پر تفریق کی جائے گی (۲)۔
مالکیہ کہتے ہیں اور یہی حنابلہ کی بھی ایک رائے ہے کہ ”بخ“ کی
وجہ سے خیار و فسخ نکاح ثابت ہوگا۔

اس سلسلہ کی تفصیلات کتاب ایضاً کے باب خیار العیوب اور

شافعیہ نیز حنفیہ میں سے امام ابو یوسف کی رائے اور حنابلہ کا مختار
مذہب یہ ہے کہ نجاست کی بھپ بھی اپنی اصل کی طرح نجس ہے، اس
بنیاد پر نجاست کے دھواں سے متاثر بھپ بھی نجس ہے جس کے
ذریعہ طہارت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ بین شافعیہ کی رائے ہے کہ اس کا
قبیل حصہ معاف ہے (۳)۔

حمام وغیرہ سے ٹھسے والی بھپ، جیسے نجاست سے اٹھنے والی
کرپیدہ نہیں، جب پڑے کو لگ جائے تو حنفیہ کے مسلک میں صحیح قول
کے مطابق کپڑے میں ہوگا جیسا کہ انسان سے خارج ہوئے والی
ریح نا پاک نہیں کرتی، خود پانچواں وغیرہ دتر ہو یا خشک، اور حمام یہ
ہے کہ اس مسئلہ میں دوسرے مذاہب کا حنفیہ کے مسلک سے اختلاف
نہیں ہے (۴)۔



(۱) ابن ماجہ ص ۶۶، مجمع الزوائد ص ۱۱، الدر المنثور ص ۵۷-۵۸، کتاب النکاح
ص ۲۸، التوضیح ص ۹۰، مجمع الزوائد ص ۱۱۷-۱۱۸، طبع ۱۳۹۷ھ
(۲) ابن ماجہ ص ۶۶، مجمع الزوائد ص ۱۱، الدر المنثور ص ۵۷-۵۸، کتاب النکاح
ص ۲۸، التوضیح ص ۹۰، مجمع الزوائد ص ۱۱۷-۱۱۸، طبع ۱۳۹۷ھ
(۳) ابن ماجہ ص ۶۶، مجمع الزوائد ص ۱۱، الدر المنثور ص ۵۷-۵۸، کتاب النکاح
ص ۲۸، التوضیح ص ۹۰، مجمع الزوائد ص ۱۱۷-۱۱۸، طبع ۱۳۹۷ھ

بخس، بخیلہ ۱-۳

کتاب النکاح کے باب عیب میں ملاحظہ کی جائیں۔

”بخز“ (منہ کی بدبو) والے انسان کے لئے جمعہ و جماعت میں

حاضری اور عدم حاضری کی اجازت کے بارے میں باب ”صلاۃ

الجماعۃ“ کی طرف رجوع کیا جائے۔

بخیلہ

تعریف:

۱- ”بخیلہ“ میراث کے باب میں مسائل ”عول“ میں سے ہے۔ اس کو ”خیلہ“ اس لئے کہا گیا کہ اس میں سب سے کم ”عول“ ہوتا ہے۔

اس کو ”منہ یہ“ بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ اس کے بارے میں حضرت علیؓ نے خیر کے ”پرہیز“ دریافت کیا تھا، اور یہ فرائض کے ان حصوں میں سے ہے جن میں ”عول“ ہوتا ہے، اور یہ ان دو مسئلوں میں آتا ہے جن میں ۲۴ اصل کا مول ۲۷ تک ہوتا ہے۔

۲- پہلا مسئلہ: وہ ہے جس میں ایک نصف (آدھا)، ایک ثمن (آٹھویں حصہ)، دو ثمن (دسواں حصہ) (چھٹا حصہ) کے حصہ ہوں، مثلاً: ایک بیوی، ایک بیٹی، والدین اور ایک پوتی ہو تو بیوی کو ثمن ملے گا، بیٹی کے لئے نصف ہوگا، پوتی کے لئے دسواں حصہ، والدین کے لئے دسواں حصہ۔

۳- دوسرا مسئلہ: وہ ہے جس میں ثمن کے ساتھ، شمش، والدین ہوں، مثلاً: ایک بیوی، دو بیٹیاں، والدین ہوں، تو بیوی کے لئے ثمن ہوگا، بیٹیوں کے لئے دسواں حصہ، والدین کے لئے دسواں حصہ، اور اس کا مسئلہ ۲۴ کے بجائے ۲۷ سے ہوگا۔

اس میں نو مسئلوں میں سے ہر ایک کو ”بخیلہ“ کہتے ہیں، اس سے کہ ان میں عول کم ہوتا ہے، کیونکہ اس میں عول صرف ایک بار ہوتا ہے، اور دوسرے مسئلہ کو ”منہ یہ“ بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ حضرت

بخس

دیکھئے ”منہ یہ“۔



بدعت ۱

مٹی سے یہ مسئلہ اس وقت دریافت کیا گیا جب آپ منبر پر تھے، پھر
”پاپے جو بدعت تھی“ (۱)۔

تفصیل کے لئے ”پارٹ“ کے باب میں ”عول“ کی بحث
دیکھی جائے۔

بدعت

تعریف:

۱۔ لغوی طور پر لفظ ”بدعة“ ”بدع الشيء بدعته بدعاً“ اور
”بدعته“ سے بنا ہے، جب اس کو یہ اثر ہے اور اثر ہو کرے۔

”البدع“ وہ چیز جو اول (پہلی) ہو، اسی سے ارشاد رہا ہے: ”قل
ما كنت بدعاً من الرسل“ (۱) ”پاپہ کہتا ہے کہ میں رسولوں میں
کوئی (لوگ) تو ہوں نہیں (یعنی میں لوگوں کی طرف بھیجی ہو پہلا رسالہ
نہیں ہوں، بلکہ پہلے بھی بہت سے رسالے چکے ہیں، لہذا میں کوئی
ایسی چیز نہیں ہوں جس کی کوئی نظیر نہ ہو، تم مجھے جھٹی سمجھو۔

البدعة نئی چیز، اور دین مکمل ہونے کے بعد جو چیز اس میں
ایجاد کی جائے۔

”لسان العرب“ میں ہے: ”مبتدع“ وہ شخص ہے جو کسی کام کو
اس انداز سے کرے کہ اس طرح پہلے وہ کام نہیں کیا گیا، بلکہ اس نے
اس کا آغاز کیا ہے۔

”بدع“، ”بدع“ اور ”تبدع“ کا معنی ہے: نئی چیز لانا (۲)،
اسی معنی میں ارشاد رہا ہے: ”ورهبانية البدعها ما كسبها
عليهم الا ابتغاء رضى الله“ (۳) (اور رہبانیت کو انہوں نے
خود ایجاد کر یا ہم نے ان پر واجب نہیں کیا تھا، بلکہ انہوں نے اللہ کی



(۱) سورۃ احقاف ۹۔

(۲) لسان العرب، الصحاح ۱۰۸۰ ج ۱۔

(۳) سورۃ احقاف ۲۷۔

ابن ماجہ ۵/۵۰۳، حاشیہ الدرر ۶۵/۳۲، طبع دہلی ۱۵۲۳ء،
میں ۱۹۳۷ء طبع سعودیہ، الطب الفاضل ۱۷۰ ص ۱۷۰ طبع مصر ۱۹۳۷ء۔

بدعت ۲

مصنوعی خاطر سے اختیار کیا تھا، اور بدعتہاں کو بدعت کی طرف منسوب کیا، اور البدیع کو بھی نئی چیز، اور البدعت الشیء میں سے اس کو بغیر کسی (سابقہ) مثال کے ایجاد کیا، اور "البدیع" اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے، اور اس کا معنی ہے: "البدیع" (نئی چیز یہ پیدا کرنے والا) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ چیزوں کو پیدا کرتے ہیں اور ان کو جوہر میں لاتے ہیں۔

صحابہؓ میں بدعت کی تعریفیں الگ الگ اور سی ایک ہیں۔ اس سے کہ اس کے مفہوم ہر ایک کے سلسلہ میں علماء کی را میں مختلف ہیں۔ بعض علماء نے اس کے مفہوم کو بدعت ہی ہے، یہاں تک کہ ہر نئی چیز پر اس کا طعن کیا ہے، اور بعض نے اس کی مراد کو محدود کیا ہے، چنانچہ اس کے وہاں میں درج احکام متفقہ ہو گئے۔ ہم مختصر اس کو بدعت نظر میں لیا کرتے ہیں:

پہلا نقطہ نظر:

۲- پہلے نقطہ نظر والے علماء "بدعت" کا اطلاق ہر ایسی نئی چیز پر کرتے ہیں جو کتاب و سنت میں نہیں ملتی ہو، خواہ اس کا تعلق عبادات سے ہو یا عادات سے، اور خواہ وہ مذموم ہو یا غیر مذموم۔

اس کے تائید میں امام شافعی اور ان کے تابعین میں احمد بن عبد السلام، نووی، ابو ثناء، مالکیہ میں سے قرانی اور رافضی ہیں، حنفیہ میں سے ابن عابدین، اور مالکیہ میں سے ابن الجوری، اور ظاہر یہ ہیں سے اس ترم ہیں۔

یہ نقطہ نظر ابن عبد السلام کی "بدعت" کی تعریف میں ظاہر ہوتا ہے، اور وہ یوں ہے: "بدعت" نام ہے ایسے کام کے کرنے کا جس کا وجود رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہ ہو، اور اس کی نئی قسمیں ہیں: بدعت واجبہ، حرام بدعت، مستحب بدعت، مکروہ بدعت، جائز

بدعت (۱)۔ ان لوگوں نے ان تمام قسموں کی مثالیں دی ہیں:

چنانچہ واجب بدعت: جیسے علم نحو میں مشغول ہونا، جس کے ذریعہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کلام سمجھا جاتا ہے، اور یہ واجب ہے، کیونکہ شریعت کی حفاظت کے لئے یہ ضروری ہے، اور جس کے بغیر واجب پورا نہ ہوتا ہو وہ بھی واجب ہے۔

حرام بدعت کی مثالوں میں سے قدریہ، جبرییہ، مرہونہ اور خوارق کا مذہب ہے۔

مستحب بدعت: مثلاً مدرس کھولنا، ہل بنانا، اور اسی میں سے مسجد میں ایک امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز کی نماز پڑھنا بھی ہے۔

مکروہ بدعت: مثلاً مساجد میں نقش و نگار اور مصاحف (قرآن) کو آراستہ کرنا۔

جائز بدعت: مثلاً نمازوں کے بعد مصافحہ اور لذت کھانے، پینے اور پہننے میں توسع کرنا (۲)۔

ان حضرات نے بدعت کو پانچ قسموں میں تقسیم کرنے کے سلسلہ میں چند دلائل پیش کئے ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں:

(الف) رمضان کے مہینہ میں مسجد کے اندر جماعت کے ساتھ نماز تراویح کے بارے میں حضرت عمر کا قول ہے: "نعمت البدعة هذه" (۳) (کتنی اچھی یہ بدعت ہے)، چنانچہ عبد الرحمن بن

(۱) قواعد الاحکام للرحمن عبد السلام ۲/۲۲ طبع دارالافتاء، اکاوی سنیہ طبع ۱۳۹۹ھ طبع مکی الدین تہذیب الاسلام والنکاح للوئی ۲/۲۲ طبع الشافعی طبع المیر یونس طبع لابن الجوری ۱/۱۶ طبع المیر یونس طبع ابن عابدین ۳/۲۶ طبع بلاغہ المباحث علی مدار البدع والحدیث فی ثمانہ ۵/۱۳ طبع المطبعہ العربیہ

(۲) قواعد الاحکام ۲/۲۲، الفروق ۲/۱۹۔

(۳) تراویح کے سلسلہ میں حضرت عمرو بن العاصیؓ "نعمت البدعة هذه" کی روایت بخاری (صحیح ۲۵۰۴ طبع التقریب) نے کی ہے۔

بدعت ۳

(ب) کی تقسیم کا پتہ چلتا ہے، ان احادیث میں سے یہ مرفوع حدیث ہے: ”من من سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها الى يوم القيامة، ومن من سنة سيئة فعليه وزرها ووزر من عمل بها الى يوم القيامة“^(۱) (جس شخص نے اچھے طریقہ پر عمل کیا اس کے لئے اس کا ثواب ہے، اور اس تمام لوگوں کا ثواب ہے جو اس پر عمل کرتے رہیں گے قیامت تک۔ اور جس شخص نے برے طریقہ پر عمل کیا اس کے لئے اس کا ثواب نہ ہو اور اس تمام لوگوں کا ثواب نہ ہوگا جو اس پر عمل کرتے رہیں گے قیامت تک)۔

دوسرا نقطہ نظر:

۳- علماء کی ایک جماعت بدعت کے مذموم ہونے کی رائے رکھتی ہے۔ اسوں نے ثابت کیا کہ تمام تر بدعت گمراہی ہے، خواہ وہ عادات سے متعلق ہو یا عبادات سے، اس کے قائلین میں امام مالک، شافعی، ادرطروشہ ہیں۔ حنفیہ میں سے امام شافعی، ریشی، اور شافعیہ میں سے تہی، ابن جریر عسقلانی، ابن جریر شافعی، اور حنابلہ میں سے ابن رجب اور ابن تیمیہ ہیں^(۲)۔

اس نقطہ نظر کی تشریح کرنے والی سب سے صحیح تعریف شافعی نے کی ہے، اسوں نے ”بدعت“ کی تعریف کی ہے:

”کلی تعریف: یہ، ان میں ایسا کردہ ایسا طریقہ ہے جو شریعت کے مشابہ ہو جس پر چلنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مبالغہ کرنا

(۱) حدیث ”من من سنة حسنة...“ کی روایت مسلم (۷/۵۱۲) طبع انگلیشی نے کی ہے۔

(۲) الاخصاص للشافعی ۱/۱۸، طبع انجاریہ لا مکتبہ علی مذاہب اربعہ، ص ۱۳ طبع دار المعرفۃ، الجزائر، طبع ۱۳۸۵ھ، طبع تونس، اقتضاء الصراط المستقیم لابن تیمیہ ص ۲۲۸، ۲۲۹ طبع المکتبہ، جامع بیروت، العلوم والحکم ص ۱۶۰ طبع المکتبہ، جوہر، لا مکتبہ ۱۱۳ طبع معروض، مکتبہ القا، ۳۷/۲۵ طبع المکتبہ، بیروت، طبع ۱۵۶۵ھ طبع انگلیشی۔

عبدالقاری سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”میں رمضان کی ایک رات میں حضرت عمر بن الخطابؓ کے ساتھ مسجد گیا لوگ (وہاں) الگ الگ رجب اچھا تھے، کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا، اور کوئی نماز پڑھتا تھا اس کے پیچھے کچھ لوگ بھی شریک ہو جاتے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ اگر ان سب کو ایک قاری (مام) پڑھائیں تو بہت بہتر ہو، پھر یہ خیال عزم میں بدلا، اور ان سب کو حضرت بنی بن عباسؓ پر جمع کر دیا، پھر میں اس کے ساتھ ایک دوسری رات کو نکلا، اور لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: کتنی اچھی بدعت ہے یہ۔ اور جس وقت لوگ سو رہے ہیں وہ وقت ریا و افضل ہے اس وقت سے جس میں نماز پڑھتے ہیں، ان کی مراد تھی رات کا شرعی حصہ، لوگ رات کے ابتدائی حصہ میں نماز پڑھتے تھے۔“

(ب) مسجد میں جماعت کے ساتھ چاشت کی نماز کو حضرت ابن عمرؓ نے ”بدعت“ کا نام دیا، جب کہ یہ اچھے کاموں میں سے ہے۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: ”دخلت انا وعروة بن الزبير المسجد، فاذا عبد الله بن عمر جالس الى حجرة عائشة، واذا ناس يصلون في المسجد صلاة الصبح، فسالناه عن صلاتهم، فقال: بدعة“^(۱) (میں اور عروہ بن الزبیر مسجد میں گئے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت عائشہؓ کے کمرہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، ہم نے ان سے ان کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ ”بدعت“ (خارج) ہے۔

(ج) ۱۰۵۰ھ میں ابن رجبؓ نے بدعت کے حسنہ (اچھی) اور سیئہ

(۱) مسند نفی کے بارے میں حضرت ابن عمرؓ کے قول کی روایت بخاری (صحیح ۵۹۸۳) کے کی ہے۔

اور احسان میں نہ ملتی ہوں^(۱)، اس معنی میں ”محدثات“ ”بدعت“ سے مراد معنی کے اعتبار سے باہم مل جاتے ہیں۔

ب- سنت طہارت:

۵- فطرة: آغاز کربا، ایجاد کربا، ”فطر اللہ الحق“ (اللہ نے مخلوق کو از سر نو پیدا کیا)، اور کہا جاتا ہے: ”أنا فطرت الشيء“ (میں نے فلاں چیز پیدا کی) یعنی میں پہلا انسان ہوں جس نے اس چیز کا آغاز کیا^(۲)۔

اس مفہوم کے اعتبار سے ”بدعت“ کے ساتھ اس کے بعض لغوی معانی کے اندر دونوں لفظ باہم مل جاتے ہیں۔

ج- سنت:

۶- سنة: الفت میں ”طریقہ“ کو کہتے ہیں، خود اچھا ہو یا ر^(۳)، بنی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”من سن سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها إلى يوم القيامة، ومن سن سنة سيئة فعليه وزرها ووزر من عمل بها إلى يوم القيامة“^(۴) (جس نے اچھا طریقہ جاری کیا اس کے لئے اس کا اجر اور ان تمام لوگوں کا اجر ہے جو اس پر قیامت تک عمل کرتے رہیں گے، اور جس نے بُر طریقہ جاری کیا تو اس پر اس کا وزر اور ان تمام لوگوں کا وزر ہے جو اس پر قیامت تک عمل کرتے رہیں گے)۔

اسطلاح میں: ”سنت“، ان میں وہ قائل اتباع جاری طریقہ ہے جو اللہ کے رسول ﷺ یا ان کے صحابہ سے منقول ہو، ارشاد نبوی ہے:

(۱) لسان العرب، الصحاح للخبزیري: ۱۵۸، ”حدث“۔

(۲) لسان العرب، الصحاح للخبزیري: ۱۵۸، ”فطر“۔

(۳) لسان العرب، الصحاح للخبزیري: ۱۵۸، ”سن“۔

(۴) حدیث: مس سن سنة حسنة، ”کی تخریج (نقرہ نمبر ۲ میں) کذب کی۔

اولی الامر (حکام) کے مجمع وصاحت کی بصیرت کرتا ہوں، اگرچہ وہ وحشی غلام ہو، جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، تاہم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، ان سنتوں کو مضبوطی سے تمام لو، اور دانتوں سے دہالو، اور خیر، اور دین کی نئی چیزوں سے بچنا، اس لئے کہ نئی چیز بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے)۔

(د) اس سلسلہ میں صحابہ کے قول بھی ہیں۔ ان میں حضرت عمار کی یہ روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ ایک مسجد میں داخل ہوا، اس میں اذان ہو چکی تھی، اور ہم اس میں نماز پڑھنا چاہ رہے تھے تو مود نے ”محبوب“ کی، تو عبداللہ بن عمر مسجد سے نکل آئے اور کہا: ”احرج بنا من عند هذا المبتدع“ (اس بدعتی کے پاس سے نکل چلو)، اور آپ نے اس میں نماز نہیں پڑھی^(۱)۔

متحدتہ الفاظ:

سلف- محدثات:

۳- ”حدیث“ (نیا) ”قدیم“ (پرانا) کی ضد ہے، اور الحدیث: کسی چیز کا عدم سے وجود میں آنا ہے، ”محدثات الامور“ سلف صالحین پیروں پر قائم تھے ان کے علاوہ اہل الجوار (خوشامات والوں) سے نئی چیزیں کو ایجاد کیا ہو، حدیث میں ہے: ”ایاکم ومحدثات الامور“^(۲) (دین کی نئی چیزوں سے بچو)، ”محدثات“ ”حدیث“ کی جمع ہے، اور اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جو کتاب، سنت

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر کے مرنے کی روایت طبرانی (مجمع الزوائد ۲/۲۰۲) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”ایاکم ومحدثات الامور“ کی مطوف روایت اور اس کی تخریج (نقرہ نمبر ۳ میں) کذب کی۔

بدعت ۷-۸

میں سے کسی چیز کا قوت نہ ہونا یہ جب تک اس پر اصرار کرنے سے
اتر آیا جائے۔ ارشادِ خداوندی ہے: ”فَنَجْزُوا كِبَارًا مَا
سَلَوْنَ عَهْدَ نَكْفَرِ عَكُمْ سَبَابَكُمْ“ (۱) ”تم اس بڑے کاموں
سے جو تمہیں منع کئے گئے ہیں پھرتے رہے، تو ہم تم سے تمہاری (چھوٹی)
برائیاں اور برائیوں گئے، اس مفہوم میں ”بدعت“ معصیت سے
زیادہ عام ہوئی، کیونکہ وہ معصیت کو بھی شامل ہوگی، جیسے حرام بدعت
اور غیر بدعتی بدعت، اور یہ معصیت کو بھی شامل ہوں جیسے جب
بدعت، تخت بدعت اور جابر بدعت (۲)۔

۷- مصلحت مرسلہ:

۸- ”المصلحة“ لغت میں معنی اور وزن دونوں اعتبار سے منفعت
کی طرح ہے۔ جس یہ مصدر ہے ”صالح“ (تعلی) کے معنی میں، یہ
”صالح“ کا واحد ہے۔

اصطلاح میں ”مصلحت مرسلہ“ پانچ ضروریات میں مختصر شریعت
کے مقاصد کی مخالفت کرنا ہے، جیسا کہ امام غزالی نے فرمایا، وہ امام
شاخص کے نزدیک وہ ایسے مناسب امور کا اعتبار کرنا ہے جن کی تائید
کسی مصلحت اصل سے نہ ہوتی ہو، یا ”مصلحت مرسلہ“ یہ ہے کہ مجتہد کی
کام میں راجح منفعت محسوس کرے، اور شریعت میں اس کی کمی نہ ہو،
یہ تعریف ”ان تیبہ کے نزدیک ہے، یا ”مصلحت مرسلہ“ یہ ہے کہ کسی
امر کو ایسے مناسب کے اعتبار سے تحقق کیا جائے کہ شریعت میں اس
کے اعتبار یا عدم اعتبار کی سرحاست نہ ہو، البتہ وہ تصرفات شریعہ سے
ممتثل ہو (۳)، اس کے علاوہ بھی دیگر تعریفیں ہیں جن کی

”عیکم بستی و ملة الحلفاء الراشدين من بعدي“ (میری
سنت اور میرے بعد خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تمام لو)،
اس معنی میں ”سنت“ بدعت کے مقابل اور بالکل مخالف ہے۔

”سنت“ کے اور بھی دوسرے ثنائی معانی ہیں جن میں وہ مشہور
ہے، ان میں سے بعض یہ ہیں: اس کا اطلاق پوری شریعت پر بھی ہوتا
ہے، جیسے کہتے ہیں: امامت کا مستحق وہ ہے جو سنت یعنی شریعت سے
سب سے زیادہ واقف ہو۔

ان میں سے وہ ”سنت“ بھی ہے جو چار اولیہ شریعہ میں سے ایک
ہے، اور اس سے مراد وہ چیز جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہو
(قرآن کے علاوہ) خواہ قول ہو یا فعل ہو یا ”تقریر“ ہو۔ ان ہی معانی
میں سے ایک معنی ہے جو غل کو عام ہو، اس سے مراد وہ کام ہے جو غرض
یہ جب تو نہ ہو مگر اس کا کرنا اس کے چھوڑنے سے بہتر ہو (۱)۔

۷- معصیت:

۷- عصیان: طاعت کی ضد ہے، کہا جاتا ہے: ”عصى العبد
ربه“ جب بندہ اپنے رب کی نافرمانی کرے، ”عصى فلان
امره“ جب اس کے حکم کی مخالفت کرے۔

شریعت میں اس کا معنی ہے: شارع کے حکم کی تصدًا نافرمانی
کرنا، اور اس کا ایک ہی درجہ نہیں ہے۔

وہ تو گناہ ہوں گے، اور بار کہتے ہیں: ایسے گناہ جن پر نہ
جاری ہوتی ہو یا جن کے رتبہ پر گناہ یا عتیا غصب کی وعید ہو،
یہ وہ ہیں جن کے حرم ہونے پر تمام شریعتوں کا اتفاق ہوا، اگرچہ ان کی
تحدید کے سلسلہ میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔

یہ وہ عتیا ہوں گے، اور عتیا: وہ گناہ ہیں جن پر مذکور دینی

(۱) سورہ نساء ۸۳

(۲) انہی ابن قدیر ۴/۱۷۷، حاشیہ ص ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴

تفصیلات کے لئے اصطلاح ”مصلحت مرسلہ“ کی طرف رجوع کیا جائے۔

بدعت کا شرعی حکم:

۹- شافعیہ میں سے امام شافعی، عز بن عبد السلام، ابو شامہ اور وہابی، مالکیہ میں سے امام قرطبی اور زرکانی، حنابلہ میں سے ابن الجوزی، اور حنفیہ میں سے ابن عابدین کی رائے ہے کہ احکام خمسہ کے تابع ہو کر بدعت کی تقسیم، سب یا حرام یا مستحب یا مکروہ یا جائز میں ہوگی (۱)۔

ان حضرات نے ان تمام قسموں کی مثالیں بھی دی ہیں۔

واجب بدعت کی مثالوں میں سے علم نحو میں مشغول ہونا ہے جس کے ذریعہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کلام سمجھا جاتا ہے، اس لئے کہ شریعت کی حفاظت واجب ہے، اور اس کی حفاظت اس علم کے جانے بغیر نہیں ہوتی، اور جب جس کے بغیر پورا نہ ہوتا ہو وہ بھی واجب ہے، اور ترجیح و تعہد کے مسائل کی تدوین مانگتی اور فیہ شیخ حدیث کا پتہ چل سکے، اس لئے کہ قواعد شرعیہ بتاتے ہیں کہ قدر متعین سے زیادہ شریعت کی حفاظت فرض کفایہ ہے، اور یہ حفاظت مذکورہ چیزوں سے ہی ہوتی ہے۔

حرام بدعت کی مثالوں میں سے: قدریہ، خوارج اور مجسمہ کا مذہب ہے۔

مستحب بدعت کی مثالوں میں سے: ہمارے بھونا، ہلانا، مسجد میں جماعت کے ساتھ تراویح کی نماز، اور نماز ہے۔

(۱) قواعد الاحکام مع شرح ابن عبد السلام ۲/۲۷ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت، دیکھ لیاکنین ۱/۳۱۶، الحاوی للسنن ط ۱/۳۹۹ طبع مکتب المدینہ تہذیب الاسلام والصفات معنوی ۲/۲۱۱ قسم الثانی، طبع المیزان بیروت، طبع ابن الجوزی ص ۱۶ طبع المیزان، طبع ابن عابدین ۱/۳۷۱ طبع بیروت، والہامی علی کار طبع دار الفکر، والہامی ۱/۳۷۱ طبع بیروت، طبع المیزان العربی بیروتی القواعد ۲/۸۷۔

مکروہ بدعت کی مثالوں میں سے: مسجد میں نقش و نگار، اور مصاحف کو لکھنا، اور آرائش کرنا ہے۔

جائز بدعت کی مثالوں میں سے: فجر و عصر کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا، کھانے، پینے اور پہننے کی پسندیدہ چیزوں میں توسع کرنا ہے، اور اس کے ساتھ علماء نے حرام بدعت کی تقسیم کی ہے، کافر بنانا، پینے والی بدعت، کافر نہ بنانے والی بدعت، صحیحہ بدعت، کبیرہ بدعت، جس کا یاں ابھی آنے والا ہے۔

عقیدہ میں بدعت:

۱۰- علماء کا اتفاق ہے کہ عقیدہ میں بدعت حرام ہے، اور کبھی یہ بدعت کفر تک پہنچ جاتی ہے، کفر تک پہنچانے والی بدعت یہ ہے کہ دین کی نہ مرنی معلوم فی کی مخالفت کی جائے جیسا کہ اہل جاہلیت کی بدعت تھی جس پر قرآن نے اس کو مسترد کیا تھا، ارشاد باری ہے: ”مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيَّةٍ وَلَا حَامٍ“ (۲) (اللہ نے نہ بحیرہ کو شروع کیا ہے اور نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو ورنہ حامی کو)، اور ارشاد باری ہے: ”وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لَذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا وَإِنْ يَكُنْ مِنْتَهُ فَنُفِثَ فِيهِ شُرَكَائِنَا“ (۳) (اور کہتے ہیں کہ ان چوپایوں کے شکم میں جو کچھ ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے، اور ہماری بیویوں کے لئے حرام ہے، اور اگر مرد و بیویوں میں وہ سب شریک ہیں)، اسی طرح علماء نے عمر تک یہ نہ چاہنے والی بدعت کا ضابطہ یہ مقرر کیا ہے کہ سب کا اتفاق ہو کہ یہ بدعت بلاشبہ صریح عمر ہے (۴)۔

(۱) قواعد الاحکام ۲/۲۷، الفروق ۳/۲۱۹، المحرر فی القواعد ۱/۲۱۹۔
(۲) سورہ مائدہ ۱۰۳۔
(۳) سورہ انفکاح ۳۹۔
(۴) قواعد الاحکام ۲/۲۷، انفکاح ۳/۲۱۹۔

عبادات میں بدعت:

حجاء کا تہق ہے کہ عبادات میں بدعت کی قسموں میں سے بعض وہ ہیں جو حرام اور گناہ ہیں اور بعض مکروہ ہیں۔

نہ- حرام بدعت:

۱۱- اس کی مثالوں میں سے: شادی نہ کرنا، دھوپ میں کھڑے ہو کر روزہ رکھنا، شہوت جماع کو ختم کرنے اور عبادت کے لئے فارغ ہونے کی خاطر کسی کتا ہے (حجرت کی لیل) رسول اللہ ﷺ کی (یہ) حدیث ہے: "جاء ثلاثة رهط إلى بيوت أزواج رسول الله ﷺ، يسألون عن عبادته، فلما أخبروا كانوا بينهم فقالوا: ولين نحن من النبی ﷺ، قد عمر الله له ما تقدم من ذنبه وما ناحر، قال أحدهم: أما أنا فإني أصلي الليل أبدا، وقال الآخر: أنا أصوم الدهر ولا أفطر، وقال الآخر: أنا أعتزل النساء فلا أتزوج أبدا، فجاء رسول الله ﷺ فقال: أنتم الذين قلتم كذا وكذا، أما والله إني لأخشاكم لله وأتقاكم له، لکني أصوم وأفطر، وأصلي وأرقد، وأتزوج النساء، فمن رغب عن سنتي فليس مني" (۱) (تین آدمی نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھر آئے اور اللہ کے رسول ﷺ کی عبادت کے بارے میں پوچھا، جب ان کو بتایا گیا تو کوئی نہوں نے اس کو تم سمجھا، رہا نبی کریم ﷺ کے مقابلہ میں تم کہاں؟ اللہ سے آپ کے گلے پچھتے تھو، معاف کر دیے ہیں، پھر ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ رات کو نمازیں پڑھوں گا، دوسرے نے کہا: میں پورے زمانہ روزہ رکھوں گا اور انکار نہیں کروں گا۔

تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہی لوگوں نے دنیا دیا کہا ہے، اللہ کی قسم میں تم سب میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا، رتھوئی اختیار کرنے والا ہوں، لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، تو جس نے میری سنت سے اعراض کیا، وہ مجھ سے نہیں۔

ب- مکروہ بدعت:

۱۲- عبادات میں بدعت بھی مکروہ ہوتی ہے، مثلاً یوم عرفہ کی شام کو غیر تہجد کے لئے دعا کی غرض سے جمع ہونا (۱)، جمعہ کے خطبہ میں تعظیم سلاطین کا ذکر کرنا، دعا کے لئے ذکر ہوتا جامز ہے، اور مساجد میں نقش بنکارنا (۲)۔

محمد بن یوسف القاسم سے مروی ہے، وہ ابو لہجہ کی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود کو بتایا کہ کچھ لوگ مغرب کے بعد مسجد میں بیٹھتے ہیں، ان میں ایک شخص کہتا ہے: اتنی بار "اللہ اکبر" کہو، اتنی بار "سبحان اللہ" کہو، اتنی بار "الحمد للہ" کہو، حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: جب تم ان کو ایسا کرتے ہو تو مجھ کو میرے پاس آؤ، اور ان کی نشست گاہ مجھے بتاؤ، پھر وہ شخص آیا اور بیٹھ گیا، جب ان سب کو کہتے ہوئے سنا تو انہوں نے حضرت ابن مسعود کے پاس آیا، حضرت ابن مسعود تشریف لائے، (۱) وہ برے سخت آدمی تھے) فرمایا: میں عبد اللہ بن مسعود ہوں، قسم ہے

(۱) البدع وأعی عنها للوضاع القرطبي د ص ۳۷۶ طبع مطبعہ دار الفکر ۱۳۳۹ھ

(۲) قواعد الأحكام ۲/۲۷۲، الإحصاء ۲/۲۷۲، ۳/۲۷۲، ۴/۲۷۲، ۵/۲۷۲، ۶/۲۷۲، ۷/۲۷۲، ۸/۲۷۲، ۹/۲۷۲، ۱۰/۲۷۲، ۱۱/۲۷۲، ۱۲/۲۷۲، ۱۳/۲۷۲، ۱۴/۲۷۲، ۱۵/۲۷۲، ۱۶/۲۷۲، ۱۷/۲۷۲، ۱۸/۲۷۲، ۱۹/۲۷۲، ۲۰/۲۷۲، ۲۱/۲۷۲، ۲۲/۲۷۲، ۲۳/۲۷۲، ۲۴/۲۷۲، ۲۵/۲۷۲، ۲۶/۲۷۲، ۲۷/۲۷۲، ۲۸/۲۷۲، ۲۹/۲۷۲، ۳۰/۲۷۲، ۳۱/۲۷۲، ۳۲/۲۷۲، ۳۳/۲۷۲، ۳۴/۲۷۲، ۳۵/۲۷۲، ۳۶/۲۷۲، ۳۷/۲۷۲، ۳۸/۲۷۲، ۳۹/۲۷۲، ۴۰/۲۷۲، ۴۱/۲۷۲، ۴۲/۲۷۲، ۴۳/۲۷۲، ۴۴/۲۷۲، ۴۵/۲۷۲، ۴۶/۲۷۲، ۴۷/۲۷۲، ۴۸/۲۷۲، ۴۹/۲۷۲، ۵۰/۲۷۲، ۵۱/۲۷۲، ۵۲/۲۷۲، ۵۳/۲۷۲، ۵۴/۲۷۲، ۵۵/۲۷۲، ۵۶/۲۷۲، ۵۷/۲۷۲، ۵۸/۲۷۲، ۵۹/۲۷۲، ۶۰/۲۷۲، ۶۱/۲۷۲، ۶۲/۲۷۲، ۶۳/۲۷۲، ۶۴/۲۷۲، ۶۵/۲۷۲، ۶۶/۲۷۲، ۶۷/۲۷۲، ۶۸/۲۷۲، ۶۹/۲۷۲، ۷۰/۲۷۲، ۷۱/۲۷۲، ۷۲/۲۷۲، ۷۳/۲۷۲، ۷۴/۲۷۲، ۷۵/۲۷۲، ۷۶/۲۷۲، ۷۷/۲۷۲، ۷۸/۲۷۲، ۷۹/۲۷۲، ۸۰/۲۷۲، ۸۱/۲۷۲، ۸۲/۲۷۲، ۸۳/۲۷۲، ۸۴/۲۷۲، ۸۵/۲۷۲، ۸۶/۲۷۲، ۸۷/۲۷۲، ۸۸/۲۷۲، ۸۹/۲۷۲، ۹۰/۲۷۲، ۹۱/۲۷۲، ۹۲/۲۷۲، ۹۳/۲۷۲، ۹۴/۲۷۲، ۹۵/۲۷۲، ۹۶/۲۷۲، ۹۷/۲۷۲، ۹۸/۲۷۲، ۹۹/۲۷۲، ۱۰۰/۲۷۲، ۱۰۱/۲۷۲، ۱۰۲/۲۷۲، ۱۰۳/۲۷۲، ۱۰۴/۲۷۲، ۱۰۵/۲۷۲، ۱۰۶/۲۷۲، ۱۰۷/۲۷۲، ۱۰۸/۲۷۲، ۱۰۹/۲۷۲، ۱۱۰/۲۷۲، ۱۱۱/۲۷۲، ۱۱۲/۲۷۲، ۱۱۳/۲۷۲، ۱۱۴/۲۷۲، ۱۱۵/۲۷۲، ۱۱۶/۲۷۲، ۱۱۷/۲۷۲، ۱۱۸/۲۷۲، ۱۱۹/۲۷۲، ۱۲۰/۲۷۲، ۱۲۱/۲۷۲، ۱۲۲/۲۷۲، ۱۲۳/۲۷۲، ۱۲۴/۲۷۲، ۱۲۵/۲۷۲، ۱۲۶/۲۷۲، ۱۲۷/۲۷۲، ۱۲۸/۲۷۲، ۱۲۹/۲۷۲، ۱۳۰/۲۷۲، ۱۳۱/۲۷۲، ۱۳۲/۲۷۲، ۱۳۳/۲۷۲، ۱۳۴/۲۷۲، ۱۳۵/۲۷۲، ۱۳۶/۲۷۲، ۱۳۷/۲۷۲، ۱۳۸/۲۷۲، ۱۳۹/۲۷۲، ۱۴۰/۲۷۲، ۱۴۱/۲۷۲، ۱۴۲/۲۷۲، ۱۴۳/۲۷۲، ۱۴۴/۲۷۲، ۱۴۵/۲۷۲، ۱۴۶/۲۷۲، ۱۴۷/۲۷۲، ۱۴۸/۲۷۲، ۱۴۹/۲۷۲، ۱۵۰/۲۷۲، ۱۵۱/۲۷۲، ۱۵۲/۲۷۲، ۱۵۳/۲۷۲، ۱۵۴/۲۷۲، ۱۵۵/۲۷۲، ۱۵۶/۲۷۲، ۱۵۷/۲۷۲، ۱۵۸/۲۷۲، ۱۵۹/۲۷۲، ۱۶۰/۲۷۲، ۱۶۱/۲۷۲، ۱۶۲/۲۷۲، ۱۶۳/۲۷۲، ۱۶۴/۲۷۲، ۱۶۵/۲۷۲، ۱۶۶/۲۷۲، ۱۶۷/۲۷۲، ۱۶۸/۲۷۲، ۱۶۹/۲۷۲، ۱۷۰/۲۷۲، ۱۷۱/۲۷۲، ۱۷۲/۲۷۲، ۱۷۳/۲۷۲، ۱۷۴/۲۷۲، ۱۷۵/۲۷۲، ۱۷۶/۲۷۲، ۱۷۷/۲۷۲، ۱۷۸/۲۷۲، ۱۷۹/۲۷۲، ۱۸۰/۲۷۲، ۱۸۱/۲۷۲، ۱۸۲/۲۷۲، ۱۸۳/۲۷۲، ۱۸۴/۲۷۲، ۱۸۵/۲۷۲، ۱۸۶/۲۷۲، ۱۸۷/۲۷۲، ۱۸۸/۲۷۲، ۱۸۹/۲۷۲، ۱۹۰/۲۷۲، ۱۹۱/۲۷۲، ۱۹۲/۲۷۲، ۱۹۳/۲۷۲، ۱۹۴/۲۷۲، ۱۹۵/۲۷۲، ۱۹۶/۲۷۲، ۱۹۷/۲۷۲، ۱۹۸/۲۷۲، ۱۹۹/۲۷۲، ۲۰۰/۲۷۲، ۲۰۱/۲۷۲، ۲۰۲/۲۷۲، ۲۰۳/۲۷۲، ۲۰۴/۲۷۲، ۲۰۵/۲۷۲، ۲۰۶/۲۷۲، ۲۰۷/۲۷۲، ۲۰۸/۲۷۲، ۲۰۹/۲۷۲، ۲۱۰/۲۷۲، ۲۱۱/۲۷۲، ۲۱۲/۲۷۲، ۲۱۳/۲۷۲، ۲۱۴/۲۷۲، ۲۱۵/۲۷۲، ۲۱۶/۲۷۲، ۲۱۷/۲۷۲، ۲۱۸/۲۷۲، ۲۱۹/۲۷۲، ۲۲۰/۲۷۲، ۲۲۱/۲۷۲، ۲۲۲/۲۷۲، ۲۲۳/۲۷۲، ۲۲۴/۲۷۲، ۲۲۵/۲۷۲، ۲۲۶/۲۷۲، ۲۲۷/۲۷۲، ۲۲۸/۲۷۲، ۲۲۹/۲۷۲، ۲۳۰/۲۷۲، ۲۳۱/۲۷۲، ۲۳۲/۲۷۲، ۲۳۳/۲۷۲، ۲۳۴/۲۷۲، ۲۳۵/۲۷۲، ۲۳۶/۲۷۲، ۲۳۷/۲۷۲، ۲۳۸/۲۷۲، ۲۳۹/۲۷۲، ۲۴۰/۲۷۲، ۲۴۱/۲۷۲، ۲۴۲/۲۷۲، ۲۴۳/۲۷۲، ۲۴۴/۲۷۲، ۲۴۵/۲۷۲، ۲۴۶/۲۷۲، ۲۴۷/۲۷۲، ۲۴۸/۲۷۲، ۲۴۹/۲۷۲، ۲۵۰/۲۷۲، ۲۵۱/۲۷۲، ۲۵۲/۲۷۲، ۲۵۳/۲۷۲، ۲۵۴/۲۷۲، ۲۵۵/۲۷۲، ۲۵۶/۲۷۲، ۲۵۷/۲۷۲، ۲۵۸/۲۷۲، ۲۵۹/۲۷۲، ۲۶۰/۲۷۲، ۲۶۱/۲۷۲، ۲۶۲/۲۷۲، ۲۶۳/۲۷۲، ۲۶۴/۲۷۲، ۲۶۵/۲۷۲، ۲۶۶/۲۷۲، ۲۶۷/۲۷۲، ۲۶۸/۲۷۲، ۲۶۹/۲۷۲، ۲۷۰/۲۷۲، ۲۷۱/۲۷۲، ۲۷۲/۲۷۲، ۲۷۳/۲۷۲، ۲۷۴/۲۷۲، ۲۷۵/۲۷۲، ۲۷۶/۲۷۲، ۲۷۷/۲۷۲، ۲۷۸/۲۷۲، ۲۷۹/۲۷۲، ۲۸۰/۲۷۲، ۲۸۱/۲۷۲، ۲۸۲/۲۷۲، ۲۸۳/۲۷۲، ۲۸۴/۲۷۲، ۲۸۵/۲۷۲، ۲۸۶/۲۷۲، ۲۸۷/۲۷۲، ۲۸۸/۲۷۲، ۲۸۹/۲۷۲، ۲۹۰/۲۷۲، ۲۹۱/۲۷۲، ۲۹۲/۲۷۲، ۲۹۳/۲۷۲، ۲۹۴/۲۷۲، ۲۹۵/۲۷۲، ۲۹۶/۲۷۲، ۲۹۷/۲۷۲، ۲۹۸/۲۷۲، ۲۹۹/۲۷۲، ۳۰۰/۲۷۲، ۳۰۱/۲۷۲، ۳۰۲/۲۷۲، ۳۰۳/۲۷۲، ۳۰۴/۲۷۲، ۳۰۵/۲۷۲، ۳۰۶/۲۷۲، ۳۰۷/۲۷۲، ۳۰۸/۲۷۲، ۳۰۹/۲۷۲، ۳۱۰/۲۷۲، ۳۱۱/۲۷۲، ۳۱۲/۲۷۲، ۳۱۳/۲۷۲، ۳۱۴/۲۷۲، ۳۱۵/۲۷۲، ۳۱۶/۲۷۲، ۳۱۷/۲۷۲، ۳۱۸/۲۷۲، ۳۱۹/۲۷۲، ۳۲۰/۲۷۲، ۳۲۱/۲۷۲، ۳۲۲/۲۷۲، ۳۲۳/۲۷۲، ۳۲۴/۲۷۲، ۳۲۵/۲۷۲، ۳۲۶/۲۷۲، ۳۲۷/۲۷۲، ۳۲۸/۲۷۲، ۳۲۹/۲۷۲، ۳۳۰/۲۷۲، ۳۳۱/۲۷۲، ۳۳۲/۲۷۲، ۳۳۳/۲۷۲، ۳۳۴/۲۷۲، ۳۳۵/۲۷۲، ۳۳۶/۲۷۲، ۳۳۷/۲۷۲، ۳۳۸/۲۷۲، ۳۳۹/۲۷۲، ۳۴۰/۲۷۲، ۳۴۱/۲۷۲، ۳۴۲/۲۷۲، ۳۴۳/۲۷۲، ۳۴۴/۲۷۲، ۳۴۵/۲۷۲، ۳۴۶/۲۷۲، ۳۴۷/۲۷۲، ۳۴۸/۲۷۲، ۳۴۹/۲۷۲، ۳۵۰/۲۷۲، ۳۵۱/۲۷۲، ۳۵۲/۲۷۲، ۳۵۳/۲۷۲، ۳۵۴/۲۷۲، ۳۵۵/۲۷۲، ۳۵۶/۲۷۲، ۳۵۷/۲۷۲، ۳۵۸/۲۷۲، ۳۵۹/۲۷۲، ۳۶۰/۲۷۲، ۳۶۱/۲۷۲، ۳۶۲/۲۷۲، ۳۶۳/۲۷۲، ۳۶۴/۲۷۲، ۳۶۵/۲۷۲، ۳۶۶/۲۷۲، ۳۶۷/۲۷۲، ۳۶۸/۲۷۲، ۳۶۹/۲۷۲، ۳۷۰/۲۷۲، ۳۷۱/۲۷۲، ۳۷۲/۲۷۲، ۳۷۳/۲۷۲، ۳۷۴/۲۷۲، ۳۷۵/۲۷۲، ۳۷۶/۲۷۲، ۳۷۷/۲۷۲، ۳۷۸/۲۷۲، ۳۷۹/۲۷۲، ۳۸۰/۲۷۲، ۳۸۱/۲۷۲، ۳۸۲/۲۷۲، ۳۸۳/۲۷۲، ۳۸۴/۲۷۲، ۳۸۵/۲۷۲، ۳۸۶/۲۷۲، ۳۸۷/۲۷۲، ۳۸۸/۲۷۲، ۳۸۹/۲۷۲، ۳۹۰/۲۷۲، ۳۹۱/۲۷۲، ۳۹۲/۲۷۲، ۳۹۳/۲۷۲، ۳۹۴/۲۷۲، ۳۹۵/۲۷۲، ۳۹۶/۲۷۲، ۳۹۷/۲۷۲، ۳۹۸/۲۷۲، ۳۹۹/۲۷۲، ۴۰۰/۲۷۲، ۴۰۱/۲۷۲، ۴۰۲/۲۷۲، ۴۰۳/۲۷۲، ۴۰۴/۲۷۲، ۴۰۵/۲۷۲، ۴۰۶/۲۷۲، ۴۰۷/۲۷۲، ۴۰۸/۲۷۲، ۴۰۹/۲۷۲، ۴۱۰/۲۷۲، ۴۱۱/۲۷۲، ۴۱۲/۲۷۲، ۴۱۳/۲۷۲، ۴۱۴/۲۷۲، ۴۱۵/۲۷۲، ۴۱۶/۲۷۲، ۴۱۷/۲۷۲، ۴۱۸/۲۷۲، ۴۱۹/۲۷۲، ۴۲۰/۲۷۲، ۴۲۱/۲۷۲، ۴۲۲/۲۷۲، ۴۲۳/۲۷۲، ۴۲۴/۲۷۲، ۴۲۵/۲۷۲، ۴۲۶/۲۷۲، ۴۲۷/۲۷۲، ۴۲۸/۲۷۲، ۴۲۹/۲۷۲، ۴۳۰/۲۷۲، ۴۳۱/۲۷۲، ۴۳۲/۲۷۲، ۴۳۳/۲۷۲، ۴۳۴/۲۷۲، ۴۳۵/۲۷۲، ۴۳۶/۲۷۲، ۴۳۷/۲۷۲، ۴۳۸/۲۷۲، ۴۳۹/۲۷۲، ۴۴۰/۲۷۲، ۴۴۱/۲۷۲، ۴۴۲/۲۷۲، ۴۴۳/۲۷۲، ۴۴۴/۲۷۲، ۴۴۵/۲۷۲، ۴۴۶/۲۷۲، ۴۴۷/۲۷۲، ۴۴۸/۲۷۲، ۴۴۹/۲۷۲، ۴۵۰/۲۷۲، ۴۵۱/۲۷۲، ۴۵۲/۲۷۲، ۴۵۳/۲۷۲، ۴۵۴/۲۷۲، ۴۵۵/۲۷۲، ۴۵۶/۲۷۲، ۴۵۷/۲۷۲، ۴۵۸/۲۷۲، ۴۵۹/۲۷۲، ۴۶۰/۲۷۲، ۴۶۱/۲۷۲، ۴۶۲/۲۷۲، ۴۶۳/۲۷۲، ۴۶۴/۲۷۲، ۴۶۵/۲۷۲، ۴۶۶/۲۷۲، ۴۶۷/۲۷۲، ۴۶۸/۲۷۲، ۴۶۹/۲۷۲، ۴۷۰/۲۷۲، ۴۷۱/۲۷۲، ۴۷۲/۲۷۲، ۴۷۳/۲۷۲، ۴۷۴/۲۷۲، ۴۷۵/۲۷۲، ۴۷۶/۲۷۲، ۴۷۷/۲۷۲، ۴۷۸/۲۷۲، ۴۷۹/۲۷۲، ۴۸۰/۲۷۲، ۴۸۱/۲۷۲، ۴۸۲/۲۷۲، ۴۸۳/۲۷۲، ۴۸۴/۲۷۲، ۴۸۵/۲۷۲، ۴۸۶/۲۷۲، ۴۸۷/۲۷۲، ۴۸۸/۲۷۲، ۴۸۹/۲۷۲، ۴۹۰/۲۷۲، ۴۹۱/۲۷۲، ۴۹۲/۲۷۲، ۴۹۳/۲۷۲، ۴۹۴/۲۷۲، ۴۹۵/۲۷۲، ۴۹۶/۲۷۲، ۴۹۷/۲۷۲، ۴۹۸/۲۷۲، ۴۹۹/۲۷۲، ۵۰۰/۲۷۲، ۵۰۱/۲۷۲، ۵۰۲/۲۷۲، ۵۰۳/۲۷۲، ۵۰۴/۲۷۲، ۵۰۵/۲۷۲، ۵۰۶/۲۷۲، ۵۰۷/۲۷۲، ۵۰۸/۲۷۲، ۵۰۹/۲۷۲، ۵۱۰/۲۷۲، ۵۱۱/۲۷۲، ۵۱۲/۲۷۲، ۵۱۳/۲۷۲، ۵۱۴/۲۷۲، ۵۱۵/۲۷۲، ۵۱۶/۲۷۲، ۵۱۷/۲۷۲، ۵۱۸/۲۷۲، ۵۱۹/۲۷۲، ۵۲۰/۲۷۲، ۵۲۱/۲۷۲، ۵۲۲/۲۷۲، ۵۲۳/۲۷۲، ۵۲۴/۲۷۲، ۵۲۵/۲۷۲، ۵۲۶/۲۷۲، ۵۲۷/۲۷۲، ۵۲۸/۲۷۲، ۵۲۹/۲۷۲، ۵۳۰/۲۷۲، ۵۳۱/۲۷۲، ۵۳۲/۲۷۲، ۵۳۳/۲۷۲، ۵۳۴/۲۷۲، ۵۳۵/۲۷۲، ۵۳۶/۲۷۲، ۵۳۷/۲۷۲، ۵۳۸/۲۷۲، ۵۳۹/۲۷۲، ۵۴۰/۲۷۲، ۵۴۱/۲۷۲، ۵۴۲/۲۷۲، ۵۴۳/۲۷۲، ۵۴۴/۲۷۲، ۵۴۵/۲۷۲، ۵۴۶/۲۷۲، ۵۴۷/۲۷۲، ۵۴۸/۲۷۲، ۵۴۹/۲۷۲، ۵۵۰/۲۷۲، ۵۵۱/۲۷۲، ۵۵۲/۲۷۲، ۵۵۳/۲۷۲، ۵۵۴/۲۷۲، ۵۵۵/۲۷۲، ۵۵۶/۲۷۲، ۵۵۷/۲۷۲، ۵۵۸/۲۷۲، ۵۵۹/۲۷۲، ۵۶۰/۲۷۲، ۵۶۱/۲۷۲، ۵۶۲/۲۷۲، ۵۶۳/۲۷۲، ۵۶۴/۲۷۲، ۵۶۵/۲۷۲، ۵۶۶/۲۷۲، ۵۶۷/۲۷۲، ۵۶۸/۲۷۲، ۵۶۹/۲۷۲، ۵۷۰/۲۷۲، ۵۷۱/۲۷۲، ۵۷۲/۲۷۲، ۵۷۳/۲۷۲، ۵۷۴/۲۷۲، ۵۷۵/۲۷۲، ۵۷۶/۲۷۲، ۵۷۷/۲۷۲، ۵۷۸/۲۷۲، ۵۷۹/۲۷۲، ۵۸۰/۲۷۲، ۵۸۱/۲۷۲، ۵۸۲/۲۷۲، ۵۸۳/۲۷۲، ۵۸۴/۲۷۲، ۵۸۵/۲۷۲، ۵۸۶/۲۷۲، ۵۸۷/۲۷۲، ۵۸۸/۲۷۲، ۵۸۹/۲۷۲، ۵۹۰/۲۷۲، ۵۹۱/۲۷۲، ۵۹۲/۲۷۲، ۵۹۳/۲۷۲، ۵۹۴/۲۷۲، ۵۹۵/۲۷۲، ۵۹۶/۲۷۲، ۵۹۷/۲۷۲، ۵۹۸/۲۷۲، ۵۹۹/۲۷۲، ۶۰۰/۲۷۲، ۶۰۱/۲۷۲، ۶۰۲/۲۷۲، ۶۰۳/۲۷۲، ۶۰۴/۲۷۲، ۶۰۵/۲۷۲، ۶۰۶/۲۷۲، ۶۰۷/۲۷۲، ۶۰۸/۲۷۲، ۶۰۹/۲۷۲، ۶۱۰/۲۷۲، ۶۱۱/۲۷۲، ۶۱۲/۲۷۲، ۶۱۳/۲۷۲، ۶۱۴/۲۷۲، ۶۱۵/۲۷۲، ۶۱۶/۲۷۲، ۶۱۷/۲۷۲، ۶۱۸/۲۷۲، ۶۱۹/۲۷۲، ۶۲۰/۲۷۲، ۶۲۱/۲۷۲، ۶۲۲/۲۷۲، ۶۲۳/۲۷۲، ۶۲۴/۲۷۲، ۶۲۵/۲۷۲، ۶۲۶/۲۷۲، ۶۲۷/۲۷۲، ۶۲۸/۲۷۲، ۶۲۹/۲۷۲، ۶۳۰/۲۷۲، ۶۳۱/۲۷۲، ۶۳۲/۲۷۲، ۶۳۳/۲۷۲، ۶۳۴/۲۷۲، ۶۳۵/۲۷۲، ۶۳۶/۲۷۲، ۶۳۷/۲۷۲، ۶۳۸/۲۷۲، ۶۳۹/۲۷۲، ۶۴۰/۲۷۲، ۶۴۱/۲۷۲، ۶۴۲/۲۷۲، ۶۴۳/۲۷۲، ۶۴۴/۲۷۲، ۶۴۵/۲۷۲، ۶۴۶/۲۷۲، ۶۴۷/۲۷۲، ۶۴۸/۲۷۲، ۶۴۹/۲۷۲، ۶۵۰/۲۷۲، ۶۵۱/۲۷۲، ۶۵۲/۲۷۲، ۶۵۳/۲۷۲، ۶۵۴/۲۷۲، ۶۵۵/۲۷۲، ۶۵۶/۲۷۲، ۶۵۷/۲۷۲، ۶۵۸/۲۷۲، ۶۵۹/۲۷۲، ۶۶۰/۲۷۲، ۶۶۱/۲۷۲، ۶۶۲/۲۷۲، ۶۶۳/۲۷۲، ۶۶۴/۲۷۲، ۶۶۵/۲۷۲، ۶۶۶/۲۷۲، ۶۶۷/۲۷۲، ۶۶۸/۲۷۲، ۶۶۹/۲۷۲، ۶۷۰/۲۷۲، ۶۷۱/۲۷۲، ۶۷۲/۲۷۲، ۶۷۳/۲۷۲، ۶۷۴/۲۷۲، ۶۷۵/۲۷۲، ۶۷۶/۲۷۲، ۶۷۷/۲۷۲، ۶۷۸/۲۷۲، ۶۷۹/۲۷۲، ۶۸۰/۲۷۲، ۶۸۱/۲۷۲، ۶۸۲/۲۷۲، ۶۸۳/۲۷۲، ۶۸۴/۲۷۲، ۶۸۵/۲۷۲، ۶۸۶/۲۷۲، ۶۸۷/۲۷۲، ۶۸۸/۲۷۲، ۶۸۹/۲۷۲، ۶۹۰/۲۷۲، ۶۹۱/۲۷۲، ۶۹۲/۲۷۲، ۶۹۳/۲۷۲، ۶۹۴/۲۷۲، ۶۹۵/۲۷۲، ۶۹۶/۲۷۲، ۶۹۷/۲۷۲، ۶۹۸/۲۷۲، ۶۹۹/۲۷۲، ۷۰۰/۲۷۲، ۷۰۱/۲۷۲، ۷۰۲/۲۷۲، ۷۰۳/۲۷۲، ۷۰۴/۲۷۲، ۷۰۵/۲۷۲، ۷۰۶/۲۷۲، ۷۰۷/۲۷۲، ۷۰۸/۲۷۲، ۷۰۹/۲۷۲، ۷۱۰/۲۷۲، ۷۱۱/۲۷۲، ۷۱۲/۲۷۲، ۷۱۳/۲۷۲، ۷۱۴/۲۷۲، ۷۱۵/۲۷۲، ۷۱۶/۲۷۲، ۷۱۷/۲۷۲، ۷۱۸/۲۷۲، ۷۱۹/۲۷۲، ۷۲۰/۲۷۲، ۷۲۱/۲۷۲، ۷۲۲/۲۷۲، ۷۲۳/۲۷۲، ۷۲۴/۲۷۲، ۷۲۵/۲۷۲، ۷۲۶/۲۷۲، ۷۲۷/۲۷۲، ۷۲۸/۲۷۲، ۷۲۹/۲۷۲، ۷۳۰/۲۷۲، ۷۳۱/۲۷۲، ۷۳۲/۲۷۲، ۷۳۳/۲۷۲، ۷۳۴/۲۷۲، ۷۳۵/۲۷۲، ۷۳۶/۲۷۲، ۷۳۷/۲۷۲، ۷۳۸/۲۷۲، ۷۳۹/۲۷۲، ۷۴۰/۲۷۲، ۷۴۱/۲۷۲، ۷۴۲/۲۷۲، ۷۴۳/۲۷۲، ۷۴۴/۲۷۲، ۷۴۵/۲۷۲، ۷۴۶/۲۷۲، ۷

اے اللہ کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تم لوگوں نے ظلماتِ بدعت پیدا کی، تم اسی ب محمد ﷺ سے علم میں نہ آ گئے، تو عمر و بن عبد العزیز نے کہا: ”ستغفر اللہ“ تو حضرت ابن مسعود نے فرمایا: تم لوگ اس رسم کو لازم پکڑو، اور اسی کے مطابق چلو، اگر تم اس میں یا ماس ہوے تو بہت دوری گری میں پڑ جاؤ گے (۱)۔

عادت میں بدعت:

۱۳- عادات کی بدعتوں میں بعض مکروہ ہیں، مثلاً کھانے پینے جیسے چیزوں میں فضول شامل کرنا، بعض مباح (حلال) ہیں، مثلاً کھانے، پینے، پہننے اور رہنے کی چیزوں میں لذت یہ چیزوں کا اضافہ کرنا، جیسے پڑنا، شیش پوزی رکھنا، ٹیکہ مارنا، اور کتبہ نہ ہونا۔

ایک جماعت کی رسم ہے کہ ان عادات کا تعلق عبادات سے نہیں ہے ان میں نئی عادات کا اختیار کرنا جائز ہے، اس لئے کہ اگر نئی عادات کے اختیار کرنے پر مؤخذہ کیا جائے تو ضروری ہوگا کہ وہ اس کے بعد جتنی بھی نئی عاداتیں کھائے، پیے، پہنے، اور چٹیں آدھو مسکن میں ظاہر ہو میں سب مکروہ بدعتیں قرار دی جائیں اور یہ باطل ہے، اس سے کسی سے یہ نہیں کہا کہ جو عاداتیں، مرامل کے بعد وجود میں آئی ہیں وہ ان کے مخالف ہیں، اور اس لئے بھی کہ عادات ان چیزوں میں سے ہیں جو زمان و مکان کے ساتھ بدلتی رہتی ہیں (۲)۔

بدعت کے محرکات و اسباب:

۱۴- بدعت کے اسباب محرکات بہت زیادہ، متعدد ہیں، ان

- (۱) سنن ابی یوسف ۱۶-۱۷ طبع مکتبہ، الادب الشریعہ ۱۱۰ طبع المیاض، دار البیروت لایبنا مدر ۲۳۔
(۲) قواعد الاحکام ۱۲۲-۱۲۳، الاخصاص المصلی ۱۲۲-۱۲۳۔

سب کا شمار کرنا ضروری ہے، اس لئے کہ وہ حالات، زمانہ، مقام اور اشخاص کے اعتبار سے بدلتے بھی رہتے ہیں، دین کے حکام اور اس کے فروغ (تزیینات) بہت ہیں، اور اس سے انحراف کرنے اور حکم میں شیطانی راتوں پر پڑ جانے کے سبب بھی متعدد ہوتے ہیں، باطل کے کسی بھی راستہ پر نکل جانے کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے، اس کے باوجود اگرچہ دلیل چیزیں بدعت کے سبب محرکات ہوتی ہیں:

الف- مقاصد کے ذرائع سے ماہ اقفیت:

۱۵- اللہ تعالیٰ نے قرآن کو عربی زبان میں ماریا ہے اور اس میں غیر عربیت بالکل نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ قرآن اپنے الفاظ، معانی اور اسلوب میں عرب کی زبان کے بالکل مطابق ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کی تشریح یہ ہے ”وَمَا تَلَا تُمْ إِلَّا قُرْآنًا عَرَبِيًّا“ (۱) (بے شک ہم نے اتارا ہے قرآن فصیح)، اور ”وَمَا تَلَا تُمْ إِلَّا قُرْآنًا عَرَبِيًّا عِبْرًا لِّذِي عِلْمٍ“ (۲) (قرآن، صبح جس میں کوئی کئی نہیں)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت اس وقت تک نہیں کبھی جاسکتی جب تک عربی زبان نہ سمجھ لی جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَكَلَّمَكَ اٰمِلًا لِّهٖ حُكْمًا عَرَبِيًّا“ (۳) (اس طرح، ہم نے اس کو عربی حکم مار لیا)، اور اس (عربی زبان) کے بدرکوتای کبھی کبھی بدعت کی طرف لے جاتی ہے۔

ب- مقاصد سے ماہ اقفیت:

۱۶- مقاصد میں سے وہ چیزیں ایسی ہیں جن کا جاننا اور ان سے

- (۱) سورہ یوسف ۲۔
(۲) سورہ زمر ۲۸۔
(۳) سورہ بقرہ ۱۳۷۔

واقف رہنا انسان کے لئے ضروری ہے:

(۱) شریعت کامل و مکمل ہو کر آئی اس میں نہ تو کوئی کمی ہے اور نہ زیادتی، اور شریعت کو مال میں نگاہ سے دیکھنا ضروری ہے نہ کہ نفس کی نظر سے، اور شریعت کی عبادت، عبادات اور معاملات کے بارے میں اس کے ساتھ عقائد اور یقین کا تعلق رکھنا ضروری ہے، اور اس سے ذرا بھی شرم و شرمناک نہیں ہے، اسی چیز سے متدین عائلہ رہے اور شریعت میں کچھ اضافہ کر دیا، اور اللہ کے رسول ﷺ پر جھوٹ بولنے کا ارتکاب کیا، اور ان سے جب اس سلسلہ میں کہا گیا تو انہوں نے کہا: ہم اللہ کے رسول کے خلاف جھوٹ نہیں بولتے بلکہ اس کی حمایت میں جھوٹ بولتے ہیں۔ محمد بن حیدر رافعی سے نقل کیا گیا ہے کہ اس نے کہا کہ جب کوئی بات اچھی ہو تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ اس کو اللہ کے رسول ﷺ کی طرف منسوب کروں۔

(۲) اس کا پتہ یقین رکھنا جائے کہ قرآن کی آیات اور احادیث کے رموز و قرآنی روایات میں باہم یا احادیث میں باہم کوئی تعارض اور تضاد نہیں ہے، اس لئے کہ ہر چشمہ ایک ہی ہے، اور رسول اللہ ﷺ خواہش نفس سے کچھ نہیں بولتے تھے، وہ بتی ہوئی تھی جو آپ پر اترتی تھی، اور کچھ لوگوں پر اس کی ماہی کی وجہ سے بلاش تیزیں مختلف ہو گئیں، یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يَحْضُرُونَ حُجْرَتِي" (وہ قرآن پڑھیں گے میں قرآن ان کے گھر سے آگے نہیں بڑھے گا)۔ گدشیہ معروضات سے واضح ہے کہ شریعت کامل و مکمل ہے اور اس کے نصوص کے مابین کوئی تضاد و تعارض نہیں ہے۔

شریعت کے کمال کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمِي"

اور صیت لکم الاسلام دیا" (۱) (آج میں نے تمہارے سے دین کو کامل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی) اور تمہارے لئے اسلام کو بطور میں کے پسند کر دیا۔

واللہ یا معنی میں تشناکانہ ہونا تو اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ غور کرنے والا قرآن میں اختلاف نہیں پائے گا، اس لئے کہ اختلاف علم، قدرت اور حکمت کے منافی ہے (۲)، "أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا" (۳) (کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ (کلام) اللہ کے سوا کسی (اور) کی طرف سے ہوتا تو اس کے اندر اختلاف پاتے)۔

ج- سنت سے ماہ اقیقیت:

۱- بدعت کے اسباب میں سے سنت سے ماہ اقیقیت بھی ہے۔

سنت سے ماہ اقیقیت سے مراد وہ چیزیں ہیں:

(۱) اصل سنت سے لوگوں کی ماہ اقیقیت۔

(۲) صحیح اور غیر صحیح احادیث سے ان کا ماہ واقف ہونا جس کی وجہ سے ان پر مسئلہ گنہگار ہو جاتا ہے۔

سنت صحیح سے ماہ اقیقیت کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط

مسئبائی فی احادیث کو اختیار کرنے لگتے ہیں۔

قرآن و سنت کے بہت سے نصوص اس سے منع کرتے ہیں،

ارشاد ربانی ہے: "وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ، إِنَّ السَّمْعَ

وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا" (۴) (اور

(۱) سورہ مائدہ ۳

(۲) الانعام ۳۸/۲، الفجر ۱۰/۱۹۶، ۹۷۔

(۳) سورہ بقرہ ۸۲

(۴) سورہ اعراف ۳۶

اعتبار سے بھی اور رعیت کے اعتبار سے بھی، اور اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے، اور جو متناہی ہو وہ غیر متناہی کے برابر نہیں ہو سکتا، اس کا خلاصہ یہ نکالو:

(۱) عقل جب تک اس صورت پر باقی ہے، اس کو ہی الاطراق "حاکم" (فیصل) نہیں مانا جائے گا، اور عقل پر ایک مطلقاً "حاکم" ثابت ہو چکا ہے، اور وہ "شریعت" ہے، لہذا ضروری تھیں کہ جس کا حق مقدم ہونا ہے اس کو مقدم رکھا جائے، اور جس کا حق موخر رہنا ہے اس کو موخر رکھا جائے۔

(۲) جب انسان شریعت میں ایسی باتیں پائے جو بظاہر معروف عادات کے خلاف ہوں یعنی ویسا اس سے پہلے انسان نے نہ دیکھا تھا اور نہ ہی صحیح علم کے ذریعہ اس کو معلوم ہوا تھا تو ایسے مواقع پر اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ فوراً اس کا انکار کر دے، بلکہ اس کے سامنے دو باتیں ہیں:

(۱) "ہل ینکر اللہ تعالیٰ کے اس قول "وَالَّذِينَ اسْتَفْهَمُوا فِي الْعِلْمِ" بقولہ "امنا بہ، کُلُّ مَنْ عِنْدَ رَبِّنَا" (۱) (اور پختہ علم والے کہتے ہیں کہ ہم تو اس پر ایمان لے آئے) سب سے ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے) پر عمل کرتے ہوئے ان کی تصدیق کرے، اور عقلی علم کو انہیں فی العلم اور ماہرین علماء کے حوالے کرے۔

(۲) دوم یہ کہ اس میں تاویل کرے اور ممکن حد تک ظاہر کے مطابق آراء پر محمول کرے (۲)، اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کا یہ توں کرتا ہے: "ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأُمُورِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ النَّفْسِ لَا يَغْلِبُوكَ" (۳) (پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک

اس چیز کے پیچھے مت ہو کر جس کی بابت تجھے علم (صحیح) نہ ہو بے شک کا اور "نکھ" رسول کی پوچھ میں شخص سے ہوئی)۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَسْبُوا مَقْعِدَهُ مِنَ النَّارِ" (۱) (جو میرے اوپر قصداً جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے)۔

سنت سے ماہ قنیت ہی میں سے قانون سازی میں سنت کے رہیں سے ماہ انفارمنا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ شریعت میں سنت کا کیا مقام ہو رہا ہے۔ ارشاد ہے: "وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْهَوْا" (۲) (اور رسول جو کچھ تمہیں دے دیا کریں وہ لے لیا کرو، اور جس سے وہ تمہیں روک دیں رک جا کر کرو)۔

د- عقل سے خوش گمان ہونا:

۱۸- بدعت کے اسباب میں سے علماء نے عقل سے خوش گمانی کو بھی شمار کیا ہے، وہ یوں ہوتا ہے کہ مبتدع اپنی عقل پر اعتماد کرتا ہے اور وحی اور مرسوم نبی ﷺ کے بتانے پر اعتماد نہیں کرتا، تو اس کی ماقص عقل صراط مستقیم (سیدھے راستہ) سے اس کو بہت دور ہٹا دیتی ہے، اور وہ عقل اور بدعت میں پڑ جاتا ہے، اور وہ سمجھتا ہے کہ اس کی عقل اس کو منزل تک پہنچانے والی ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عقل اس کی دانت کا سبب بن جاتی ہے۔

۱۹- یہ اس سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کے سوچنے کی ایک نہ مقرر فرمادی ہے جس سے آگے وہ بڑھ ہی نہیں سکتی، کیت کے

(۱) حدیث: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا..." کی روایت بخاری (۲۰۲/۱) طبع (ترجمہ) نے حضرت ابوبکر سے اور مسلم (۲۲۹۸، ۲۲۹۹) طبع (ترجمہ) نے حضرت ابو سعید خدری سے کی ہے۔

(۲) سورہ حشر ۱۰۰

(۱) سورۃ آل عمران ۷۷

(۲) الاخصاص للعلامی ۲/۵۵۲، ۵۸۳، (علامہ الموصی ۱/۷۷ طبع دار الفکر، الموصل ۱۹۷۷ء)

(۳) سورہ جاثیہ ۱۸

خاص طریقہ پر رویہ سو آپ اسی پر چلے جائے اور بے علموں کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے، رشاہد باری تعالیٰ ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَادَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ مَأْوِيلاً" (۱) (اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے اہل اختیار کی اطاعت کرو پھر اگر تم میں باہم اختلاف ہو جائے کسی چیز میں تو اس کو رسول کی طرف لوٹا لیا کرو، اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو، یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی خوشتر ہے)۔

فیسعون ما تشابه منه" (۱) (وہ بھی (حد) ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری ہے اس میں محکم آیتیں ہیں اور وہی کتاب کا اصل مددگار ہیں، اور وہی آیتیں کتاب ہیں سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے، وہ اس کے (اسی حصہ کے) پیچھے ہویتے ہیں جو کتاب ہے) تو دلیل کے اندر ان کی نگاہ تحقیق کرنے والے کی نگاہ کی طرح نہیں ہوتی کہ ان کی خواہش، دلیل کے علم کے تابع ہو جائے بلکہ ان کی طرف اس شخص کی نظر کی طرح ہوتی ہے جو خواہش کے مطابق حکم لگاتا ہے، پھر اس کی تائید میں دلیل فراہم کرتا ہے (۲)۔

و- خواہش (ہوئی) کی اتباع:

۲۰- "ہوئی" کا اطلاق نفس کے میلان اور کسی چیز کی طرف اس کے میلان پر ہوتا ہے، پھر اس کا استعمال اکثر بڑے میلان اور گندے رشتان پر ہونے لگا (۳)۔

"پرعت" کی نسبت "اُہواء" (خواہشات) کی طرف کی گئی، اور بدھشیوں کو "اہل الاہواء" (خواہشات والے) کہا گیا، اس لئے کہ انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی اور دلیلوں کو ضرورت اور بنیاد کی حیثیت سے نہیں دیکھا، بلکہ اپنی خواہشات کو مقدم کیا، اور اپنی رائے پر اعتماد کیا، چار شری دلائل کو نہ کامیاب بنایا۔

۲۱- خواہشات کے درآنے کے مواقع (۴):

الف- عادات اور آباء و اجداد کی پیروی کرنا اور ان سب کو دین بتا دینا، ان ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "تَا

(۱) سورۃ نساء ۵۹۔

(۲) احکام القرآن للجصاص ۲/۳۳۳ طبع دارالکتب تعمیر الطبری ۱۴۳۳ھ طبع الجبلی، الاعتصام ۱/۱۴۲۔

(۳) حدیث: "اِذَا دُعِيَ الْمَدِينُ بِمَعْنَى مَا تَشَابَهَ مِنْهُ" کی روایت بخاری، راجع ۲۰۹/۸ طبع استیعاب اور مسلم (۲۰۵۳/۳ طبع الجبلی) کے کی ہے اور لفظ مسلم کے ہیں۔

(۱) سورۃ آل عمران ۷۷۔

(۲) الاعتصام ۲/۱۵۵۔

(۳) المصباح فی المادۃ۔

(۴) الاعتصام ۲/۲۹۳، ۳۳۳، اعتصام ۲/۲۹۳، ۳۳۳، ۵۰۵، ۵۰۶۔

وَجَلَسَا آتَابَا عَلَى أُمَّةٍ وَابْنَا عَلَى أَثَرِهِمْ مُهْلَكُونَ“ (۱) ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک خاص طریقہ پر پایا ہے اور ہم انہیں کے نقش پر قدم رکھ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبان سے مولاۃ: ”فَلَا تُؤْمَرُوا بِحُكْمٍ يَأْهَدِي مَنَّا وَحُكْمٍ عَلَيْهِ أَبَاءُكُمْ“ (۲) ((اس پر ان کے پیہر نے)) تاکہ اگرچہ میں اس سے متہ طریقہ منزل پر پہنچا، اپنے کے اعتبار سے لایا ہوں جس پر تم نے اپنا باپ: ”ا کو پایا ہے۔

ب۔ بعض مقلدین کا اپنے اثر کے بارے میں خاص رائے رکھنا اور اس کے لئے تعصب برتنا۔ کیونکہ تقلید کے اندر یہ مبالغہ پسندی بعض عسوس و دلال کے نکارہ اس کی تاویل اور اپنے مخالفین کو جماعت سے الگ قرار کرنے کا سبب بن جاتی ہے۔

ج۔ غلط تصوف و متصوفین پر جاری ہوئے ۱۰ لے حالات یا ان سے منقول قول کو، یں شریعت کا درجہ دینا، اگرچہ وہ کتاب و سنت کے نصوص شریعہ کے خلاف ہوں۔

د۔ کسی مر کے جیسے یا نہ سے ہوئے کا فیصلہ عقل کے وسیع کرنا، اس مذہب کا حاصل یہ ہے کہ شریعت کے بجائے انسانی عقول کو حاکم بنا دیا جائے، اور یہ ن بنیادوں میں سے ایک بنیاد ہے جس پر دین میں بدعت پیدا کرنے والوں کی عمارت کھڑی ہوتی ہے، اس طرح کہ شریعت اگر ان کی رائے کے موافق ہو تو اسے قبول یا مرنہ چھوڑ دی گئی۔

ھ۔ خواب پر عمل کرنا، اس لئے کہ خواب کبھی شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، ”کبھی نفسانی ہوتی کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی پر اگندہ خیالات کا نتیجہ ہوتا ہے، تو صاف ستھرا اچھا سچا خواب کب متعین

ہو سکتا ہے کہ اس کے مطابق حکم لگایا جائے؟

بدعت کی قسمیں:

۱۔ لال سے قربت اور دوری کے اعتبار سے بدعت کی دو قسمیں ہیں: حقیقی و انسانی۔

بدعت حقیقی:

۲۲۔ یہ وہ بدعت ہے جس کی کوئی دلیل شرعی نہ ہو، نہ کتاب و سنت میں، نہ اجتہاد میں، نہ عقل میں، نہ ایک معتبر استدلال ہو، نہ فی الجملہ ”رہ تھیلا“ اس لئے سے حقیقی بدعت کہا جائے کہ یہ کسی نوید امتی ہے جس کی مثال پہلے نہ تھی، اگرچہ بدعتی پسند نہیں کرتا ہے کہ اس کی جانب شریعت سے شرم کی نسبت کی جائے، کیونکہ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا استناد مقتضائے دلال کے تحت ہے، مین حقیقت یہ ہے کہ یہ دعویٰ درست میں ہے، نہ حقیقت و نہ ظاہر، حقیقتاً و دلال کی رو سے غلط ہے، اور ظاہر ا یوں کہ اس کے دلائل شکوک و شبہات ہیں دلائل نہیں ہیں (۱)، مثال کے طور پر تقرب الی اللہ کے لئے رہبانیت اختیار کرنا، ثنای کا سبب پائے جانے اور کسی شرعی رواج کے نہ ہونے کے باوجود ثنای نہ کرنا، جیسے اس نسبت کریمہ میں مذکور مسایوں کی رہبانیت ”ورہبانیۃ ابتلعوها ما کتبھاھا علیہم إلا ابتغاء رضوان اللہ“ (۲) (اور رہبانیت کو انہوں نے خواہجہا، کریا، ہم نے ان پر، جب میں یہ تھا، بلکہ نبیوں نے اللہ کی رضامندی کی خاطر (۱) سے اختیار کر لیا تھا)۔ یہ چیز ماقبل سے ہم تھی، اسلام آنے کے بعد ہماری شریعت میں اس فرمان کے ذریعہ سے

(۱) الاقسام ۲/۳۳۲۔

(۲) سورۃ فتح ۱/۲۷۔

(۱) سورۃ فرقہ ۲۳۔

(۲) سورۃ فرقہ ۲۳۔

منسوخ رویہ: ”فمن دعب عن مسی فلیس مسی“ (۱) جو میری سنت سے اعراض کرے وہ میرے ساتھ نہیں ہے۔
 اس طرح مسلمان کا وہ کام رہا جو اہل نذر کرتے ہیں کہ نفس کو مختلف قسم کی تکلیفوں و عذاب میں مبتلا کرتے ہیں، ان طریقوں سے قتل کرتے ہیں جن سے دل و اہل جا میں ہر وہ نکتہ کھڑے ہو جائے مثلاً گک سے جا کر جلدی موت لانا تاکہ برہم نہ ہو، لہذا قاتل ب اور ہندو رجعت حاصل ہو۔

اس کے اضافی بدعت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نماز کی صل کو پیش نظر رکھا جائے تو یہ جاری معلوم ہوتا ہے کیونکہ طہ کی نے ”الاصط“ میں روایت کیا ہے کہ ”الصلاة حیر موضوع“ (نماز سب سے بہتر عمل ہے) لیکن اس کے لئے مخصوص وقت و مخصوص کیفیت کی پابندی کے اعتبار سے یہ شرع ہے۔
 یہ اپنی ذات کے اعتبار سے شرع ہے، اور اپنی کیفیت کے اعتبار سے بدعت ہے (۲)۔

ضد بدعت:

۲۳- اس بدعت کی دو حجتیں ہیں: ایک حجت وہ ہے جس سے دلائل قاطع ہے، اس حجت سے یہ بدعت نہیں ہے، دوسری حجت وہ ہے جس کا حقیقی بدعت کی مانند دلائل سے قلع نہیں ہے، چونکہ اس عمل کے دونوں پہلو ہیں اور کسی ایک حجت میں مکمل طور سے غل نہیں ہے، اس سے اس کا یہ نام رکھ لیا، اس لئے کہ اپنی ایک حجت کے اعتبار سے یہ سنت ہے کہ یہ غل پر مبنی ہے، دوسری حجت کے اعتبار سے یہ بدعت ہے کہ اس کی بنیاد غل پر نہیں ہے، یا اس کی بنیاد کسی پر ہے ہی نہیں، بدعت کی یہی قسم بدعت سنت پر ننگو کرے، والوں کے درمیان موضوع بحث، اختلاف ہے، اس کی بہت ساری مثالیں ہیں، جیسے ”صدۃ امرغاب“ یعنی بدو رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں مخصوص کیفیت کے ساتھ بارہ رکعت نماز، علماء نے فرمایا ہے کہ یہ قبیح و منکر بدعت ہے، اسی طرح نصف شعبان کی رات میں نماز جو مخصوص کیفیت کے ساتھ ایک سو رکعت کی ہے اور ولدین کی فرمانبرداری کی نماز۔

کافرانہ اور غیر کافرانہ بدعت:

۲۴- بدعت کے مختلف درجات ہیں، یہ تین درجہ بدعت کا ایک حکم ہے، خود صرف کراہت کا ہو یا صرف حرمت کا، یہ نکتہ ایک گیا ہے کہ بدعت کے احکام مختلف ہیں، کچھ تو صریح کفر ہیں جیسے جاہلیت کی بدعت جن پر قرآن نے تنبیہ کرتے ہوئے کہا: ”وَجَعَلُوا لِلّٰہِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰہِ بِرِغْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرُکَّائِنَا“ (۳) اور ان لوگوں نے بھیجی اور مویشیوں میں سے جو (اللہ) نے پیدا کئے کچھ حصہ اللہ کا مقرر کر رکھا ہے، اور اپنے خیال کے مطابق کہتے ہیں کہ یہ (حصہ) اللہ کا ہے اور یہ (حصہ) ہمارے دیوتاؤں کا، اور فرمایا: ”وَقَالُوا مَا فِیْ بَطْنِ ہٰذِہِ الْأَنْعَامِ خَالِصَۃٌ لِّدُکُوْرِنَا وَمَحْرُومَۃٌ عَنِ الْأَوْجَانِ وَہِیْ بَکْنٌ مَّيْنَتَہُمْ فِیْہِ شُرُکَاؤُہُمْ“ (۴) اور کہتے ہیں کہ ان

(۱) حدیث ۴۴۴۴ عبیر موضوع کی روایت ابن حبان (سورۃ الطہ) ۲ ص ۵۲ طبع استغنی) نے کیا ہے۔

(۲) ابن ماجہ ۱۱۱۱، الاصحاح ۱۱۱، المجموع ۱۱۱، المجموع ۱۱۱، ۵۶۴، انکار البدع والحوادث ص ۳، ۴، ۵۔

(۳) سورۃ انعام ۳۶۔

(۴) سورۃ انعام ۱۳۹۔

() حدیث ۴۴۴۴ ”فمن دعب عن مسی فلیس مسی“ کی روایت بخاری (صحیح ۱۰۲۸ طبع سلطی) سے کی ہے۔

چوپایوں کے حکم میں جو کچھ ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے، اور ہماری بیویوں کے لئے حرام ہے، اور اگر وہ مرد ہو تو اس میں وہ سب شریک ہیں)۔ "وَسَيَا: مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ مُحِيرٍ وَلَا سَابِغٍ وَلَا وَصِيَّةٍ وَلَا حَامٍ" (۱) (اللہ نے نہ شے کو شریعت دیا ہے اور نہ سا۔ کو ورنہ وصیلہ کو ورنہ حامی کو)۔

اسی طرح منافقین کی بدعت خنوں نے، دین کو جان و مال و غیرہ کے تحفظ کا فریاد بنالیا تھا: "يَقُولُونَ بَالَوْا هَيْهَمُ مَا لَيْسَ لِي قِيَوْمُهُمْ" (۲) (یہ لوگ اپنے منہ سے ایسی بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں) اس جیسے امور بدعت صریح کفر ہیں کہ فصوص شریعت میں اس پر نکتہ ہے، اور اس پر ہمید سنی مبنی ہے۔

کچھ بدعت ناوہید ہیں، کفر نہیں ہیں، یا ان کے غریبوں میں اختلاف ہے، جیسے گمراہ فرقوں کی بدعت۔ "کچھ بدعت بالاتفاق کفر نہیں ہیں صرف معصیت ہیں، جیسے دنیا سے ناردیشی اور صوبہ میں کھڑے ہو کر مزدور رکھ، شہوت جہاں کو ختم کر کے اے کسی کرنا کہ احادیث میں ان کی ممانعت وارد ہے، بعض ایسی احادیث گذر بھی چکی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا" (۳) (اور اپنی جانوں کو قتل مت کرو، بے شک اللہ تمہارے حق میں رحیم و مہربان ہے)۔

غیر کافرانہ بدعت کی گناہ صغیرہ، اور نبیرہ میں تقسیم:

۲۵- معاصی کچھ صغائر ہوتے ہیں اور کچھ بابر، اس کا تعین اس بات سے ہوتا ہے کہ وہ ضروریات سے متعلق ہیں یا حاجیات سے یا

تسبیحات سے، اور ضروریات سے متعلق معصیت ہو تو وہ کفر نہ کہ بدعت ہے، اور تسبیحات کے حق میں ہو تو وہ معصیت بلاشبہ دینی درجہ کی ہے، اور اگر حاجیات سے اس کا تعلق ہو تو اس کا مقام، انوں مذکور درجوں کے درمیان ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ كِتَابَ الْإِيمَانِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّغَمَ" (۱) (وہ لوگ ایسے ہیں جو نبیرہ گناہوں اور بے حیائیوں سے بچ رہے ہیں، مگر یہ کہ بلکہ بلکہ "ناد ہو جائیں)، اور ارشاد ہے: "لَنْ تَجْعَلُوا كِتَابَ مَا تَسْهَوْنَ عَمَّا كُنْتُمْ عَمَلَكُمْ سَيِّئًا كُمْ وَمَدْحَكُمْ مَدْحًا كَرِيمًا" (۲) (اگر تم اس بڑے کاموں سے جو تمہیں منع کئے گئے ہیں بچتے رہو، تو تم تم سے تمہاری (چھوٹی) برائیاں اور زریں گئے، اور تمہیں یک مقرر مقام پر افضل زریں گئے)، پس جب معاصی یک درجہ کے نہیں ہیں بلکہ ان میں تفاوت ثابت ہے تو بدعت میں بھی اسی طرح تصور کیا جائے گا، کیونکہ بدعت بھی مجملہ معاصی کے ہیں، کچھ بدعت کا تعلق ضروریات سے ہوگا، کچھ کا تعلق حاجیات سے، اور کچھ بدعت تسبیحات سے متعلق ہوں گی۔

ضروریات سے متعلق رہنے والی بدعت یا تو دین سے متعلق ہوں گی یا جان، نسل، عقل یا مال سے متعلق ہوں گی (۳)۔

دین سے متعلق بدعت کی مثال کفار کی آخرت "ملت ہر یہی میں ان کی جانب سے تبدیلی ہے، جیسے اللہ کا ارشاد ہے: "مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ مُحِيرَةٍ وَلَا سَابِغَةٍ وَلَا وَصِيَّةٍ وَلَا حَامٍ" (۴) (اللہ نے نہ شے کو شریعت دیا ہے اور نہ سا۔ کو ورنہ وصیلہ کو ورنہ حامی کو)، اس آیت کا حاصل بھی یہی ہے کہ تقابہ ہی دینیت سے اللہ کی حد

(۱) سورہ بقرہ ۲۲۲

(۲) سورہ نساء ۳۱

(۳) عقداً للعلماء ۲/۱۲۱، تفسیر الاحکام ۱/۱۹۱، ابن ماجہ ۱/۳۰۹، ۳۰۹

(۴) سورہ احکام ۳۹

(۱) سورہ مائدہ ۱۰۳، دیکھئے قرطبی ۳/۳۵۷ طبع دارالکتب المصری

۱۲/۱۰۹، ۱۳/۲۰۲ طبع عبد الرحمن محمد

۲، سورہ آل عمران ۱۶۷

۳، سورہ نساء ۲۹، دیکھئے احکام اقل القدر ۳/۱۷۳

کر وہ اشیاء کو حرام کیا گیا ہے، باوجود یہ وہ سابقہ شریعت میں بھی حال تھیں۔

جان سے متعلق بدعت کی مثال بعض ہندوستانی فرقوں کا بدعت خود مقام بند حاصل کرنے کے لئے اپنی جانوں کو مختلف قسم کے عذاب میں مبتلا کرنا اور مرنے میں جلدی کرنا ہے۔

نسل سے متعلق بدعت کی مثال عہد جاہلیت کے بدعات میں ذبح کا معمول، روٹ وین کی مانند ان میں قہار، حالانکہ نہ تو شریعت نے یہی ال سے شنائی و نہ وہم۔ بنی کی شریعت، و شخص ان کی اختیارات تھیں، یہی نکاح کا و رخصت کا شریعی قہار تھا سے مرہ کی جاہلیت کے نکاح و ال حدیث میں ہے (۱)۔

عقل سے متعلق رکھنے والی بدعت کی مثال مشیات، رشہ، آمراشیاء، کارہ و بن کا استعمال بعض حاکم و اہل کی، انکی میں قوت اور اندر نو کے حصول کے عہد میں سے یا جاتا ہے۔

ماں سے متعلق بدعت کی مثال قرآن کی زبان میں لوگوں کا یہ قول ہے: "إِنَّمَا الْبَنُوعُ مِثْلُ الْوَبَا" (یعنی تو سودی کی طرح ہے) اس میں انہوں نے ایک قاسد قیاس سے استدلال یا ہے (۲) اسی طرح، بھوک، غم اور خطرات پر مبنی وہ سارے فریڈ وخت کے معاملات جو لوگوں میں رواج پا جاتے ہیں۔

۲۶- بدعت کی کبیرہ اور صغیرہ کے اعتبار سے تقسیم چند شرائط کے ساتھ مشروط ہے:

۱۔ اس پر بدعت نہ کی جائے، اس لئے کہ نہاد صغیرہ بدعت کرے، لے کے حق میں نہ ہو جاتے ہیں، بلکہ بدعت

اس پر ہمارا کامیابی ہوتی ہے، و صغیرہ نہاد ہمارے کے نتیجے میں نہ ہو جاتا ہے، ان لئے ملایا کہتے ہیں کہ صغیرہ ہمارے کے ساتھ صغیرہ نہیں رہتا، اور یہ و استغفار کے ساتھ نہاد نہیں رہتا، یہی بدعت غیر فرق کے بدعت کے اندر بھی ہے۔

۲۔ اس کی طرف دعوت نہ کی جائے، اگر کوئی مناسبت کسی بدعت میں مبتلا ہو اور اس کی طرف دعوت بھی دے تو اس کے گناہ کے ساتھ ہمارے کے گناہ بھی اس کے سر آ میں گئے، رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَهِيَ وَرَدَّهَا وَوَزَّرَ مِنْ عَمَلِ بَهَا الی یوم القیامۃ" (۱) (جو شخص کوئی برا طریقہ نہاد کرے تو اس پر اس کا گناہ و قیامت تک اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہوگا)۔

۳۔ اسے عمومی مقامات پر سے نہ عام کیا جائے جہاں لوگ جمع ہوتے ہوں، یا ایسے مقامات جہاں سنتیں پر عمل ہوتا ہو، و شریعت کے شعار کا بول بالا ہو، اور بدعت کرنے والے شخص ایسا نہ ہو جس کی لوگ اقتداء کرتے ہوں یا جس سے حسن ظن رکھتے ہوں، اس لئے کہ عوام آنکھ بند کر کے ان کی اتباع کرتے ہیں جن پر نہیں غما ہو، جن سے حسن ظن ہو، یہی صورت میں عموم ہوئی ہوگا، و لوگوں کے لئے ان معاصی کا ارتکاب آسان ہوگا (۲)۔

داغی اور غیر داغی بدعتی:

۲۷- عرف میں بدعت کی جانب منسوب شخص یا تو اس بدعت میں مجتہد ہوگا یا مقلد، اور مقلد یا تو اپنے بدعتی مجتہد کی دلیل کا تکرار بھی کرنا ہوگا، یا ایک عامی مقلد ہوگا جو کسی غور و فکر کے بغیر شخص صاحب بدعت

(۱) حدیث میں منسبہ۔ "کی تاریخ" (نور فہرست ۲) میں مذکور ہے۔
(۲) اعتصام ۵۷/۲، ابن ماجہ ۱۳۰/۲، ابوداؤد ۱۱۰۰/۲، ترمذی ۱۰۰۰/۲، ابن عبد السلام ۲۲/۲ طبع ۱۳۵۵ھ

(۱) حدیث میں منسبہ "الکحۃ الجاہلیۃ" کی روایت بخاری (۱) طبع ۱۸۲۹ء۔
(۲) اعتصام ۵۷/۲، ابن ماجہ ۱۳۰/۲، ابوداؤد ۱۱۰۰/۲، ترمذی ۱۰۰۰/۲، ابن عبد السلام ۲۲/۲ طبع ۱۳۵۵ھ

سے حسن نظر کی بنا پر یہاں رہتا ہوگا، حسن نظر کے ساتھ اس بابت کوئی تفصیلی دلیل اس کے پاس نہیں ہوں جو ہم میں اس قسم کے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے، پس جب واضح ہوا کہ بدعتی گناہ گار ہے تو اس پر مرتب گناہ ایک درجہ کا نہیں ہوگا، بلکہ اس کے بھی مختلف درجات اس اعتبار سے ہوں گے کہ صاحب بدعت اس کا، بدعتی بھی ہے یا نہیں، اس لئے کہ بدعتی کے دوس میں کئی مقتد کی بہ نسبت زیادہ پائیدار ہوں، اور اس لئے کہ اس نے انہیں طریقہ کو رائج کیا، اور اس لئے بھی کہ فرمان نبوی "من سن سنة حسنة فله اجر ودرها ووزر من عمل بها الى يوم القيامة" کے مطابق وہ اپنے قبیحین کے گناہ کا بھی ذمہ ادا ہوگا۔

اسی طرح نفیہ بدعت کا گناہ اطلاق بدعت سے مختلف ہوگا، اس سے کہ نفیہ عمل کرنے والے حاضر رہیں کی بات تک محدود رہتا ہے، اس سے چاہے نہیں کرتا، مگر یہ کرنے والا اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اسی طرح بدعت پر اصرار اور عدم اصرار، بدعت کے حقیقی اور اضافی ہونے اور بدعت کے گناہ نہ، وغیرہ کا فرق ہونے کے اعتبار سے بھی گناہ کے درجات مختلف ہوں گے (۱)۔

بدعتی کی روایت حدیث:

۲۸- اپنی بدعت کی وجہ سے ارتکاب کفر کرنے والے کی روایت علماء نے رد کر دی ہے، اور روایت کی صحت میں اس سے استدلال نہیں کیا ہے۔

لیکن بدعت کی وجہ سے تکلیف کے لئے انہوں نے یہ طاعانی ہے کہ صاحب بدعت شریعت کے کسی متواتر و بدین کے معروف معلوم امر کا انکار کرے۔

جس شخص کی بدعت کی وجہ سے تکلیف نہیں کی گئی ہو اس کی روایت

(۱) الاعتصام ۱/۲۶۱، ۲۶۹، ۳۰، من مایلوین ۳/۵۲۹، ۵۳۶، ۵۳۷

کے سلسلہ میں علماء کے تین اقوال ہیں:

۱۔ اولہ مطلقاً اس کی روایت سے استدلال نہیں کیا جائے گا، یہ امام مالک کی رائے ہے، اس لئے کہ بدعتی سے روایت اس کے کام کی ترتیباً اور اس کی عزت افزائی ہے، اور اس لئے کہ وہ اپنی بدعت کی وجہ سے فاسق ہو چکا ہے۔

۲۔ دوم: اگر وہ اپنے مسلک کی تائید کے لئے جھوٹ کو روانہ سمجھتا ہو تو اس سے روایت کی جائے گی خواہ وہ بدعت کا داعی ہو یا نہیں، یہ امام شافعی، ابو یوسف اور ثوری کا قول ہے۔

۳۔ سوم: کہا گیا ہے کہ اگر اپنی بدعت کا داعی نہ ہو تو استدلال کیا جائے گا، اگر بدعتی ہو تو نہیں کیا جائے گا۔

نویں اور سیمین فرماتے ہیں کہ یہی قوس سب سے زیادہ ترین انصاف اور اظہر ہے، اور یہ بہت سے بلکہ اکثر لوگوں کا قول ہے، اور اسی رائے کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ امام بخاری و مسلم نے اپنی مصححین میں بہت سارے غیر داعی مبتدعین سے استدلال کیا ہے۔

مبتدع کی شہادت:

۲۹- مالکیہ اور حنابلہ نے مبتدع کی شہادت رد کر دی ہے خواہ اس کی بدعت کی وجہ سے اس کی تکلیف کی گئی ہو یا نہیں، اور خواہ وہ بدعت کا داعی ہو یا نہیں، لیکن رائے شریک، اسحاق، ابو حنیفہ و ابو ثور کی ہے، ان حضرات نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ مبتدع فاسق ہے جس کی شہادت اس آیت کریمہ کی وجہ سے مردود ہے: "واشہدوا دوی عدل فیکم" (۱) "اور اپنے میں سے دو معتبر شخص کو گواہ لے لو"، اور اس آیت کی وجہ سے "ان حواء کم لاسق سباً فیسوا" (۲)۔

(۱) سورہ مائدہ ۲۴

(۲) سورہ حجرات ۱۶

ﷺ کا فرمان ہے: ”صلوا علی من قال لا إله إلا الله“ (لا إله إلا الله سنے والوں پر نماز پڑھو)۔

لیکن مالکیہ کی رائے ہے کہ اصحاب فضل کے لئے مبتدع پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، تاکہ اس کا عمل دوسروں کے سے اس جیسی حالت سے روکنے کا سبب بنے۔ اور اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس نے خواہش کی تھی تو آپ ﷺ نے اس پر نماز نہیں پڑھیں پڑھیں (۲)۔

متابہ کی رائے ہے کہ مبتدع پر نماز جنازہ نہیں پڑھیں جائے گی، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے مقبرہ میں ”وہ خواہش کرنے والے پر نماز نہیں پڑھیں، حالانکہ ان دونوں کا جرم مبتدع سے کم ہے (۳)۔

مبتدع کی توہ: ۳۳

۳۳- ایسے مبتدع کی توہ کی قبولیت میں حس کی بدعت کی وجہ سے تکلیف کی گئی ہو، علماء کا اختلاف ہے، جمہور حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کے رائے ہیں اس کی توہ قبول کی جائے گی، لہذا ان کا رٹنا ہے: ”قل للذین کفروا ان ینصروا بعمر لہم ما قد سلف“ (۴) (۳) آپ ﷺ جیسے (ان) کاڑھوں سے کہ گریہ لوگ بدعت میں گئے تو جو کچھ پہلے ہو چکا ہے وہ (سب) کس معاف کر دیا جائے گا۔

”وہ نبی کریم ﷺ کا رٹنا ہے: ”موت من القاتل الناس حتی یقولوا: لا إله إلا الله، فإذا قالوها فقد عصموا منی“

(۱) حدیث: ”صلوا علی من قال لا إله إلا الله“ کی تخریج تکراراً ۳۰ میں گذر چکی ہے۔

(۲) حدیث: ”قلی یوجل قل لفسد فلم یصل علیہ“ کی روایت مسلم (۱۷۲۲ طبع اعلیٰ) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”مروک الصلاة علی صاحب العین“ کی روایت بخاری (۲۷۳۷ طبع استغنی) نے کی ہے۔

(۴) سورہ انفال ۳۸

کرے، اور نہ کوئی تاجر کسی مومن کی امامت کرے، لا یہ قوت سے مجبور کیا جائے، یا اس کو اس کے کوڑے یا اس کی تلوار کا اندیشہ ہو۔

مبتدع کی ولایت:

۳۱- علماء کا اتفاق ہے کہ اصحاب ولایات عامہ جیسے امام اعظم، خلیفہ، صوبوں کے سربراہ اور قضاۃ وغیرہ کے لئے ضروری شرائط میں سے عادل ہونا بھی ہے، اور یہ کہ وہ خواہش پرست اور بدعتی نہ ہوں، تاکہ بدعت مصالح کے حصول اور مفاسد کے ازالہ میں کوتاہی پر اسے متنبہ کرے اور ہوا و ہوس اسے حق سے ہٹا کر باطل کی طرف نہ لے جائے، نہ جائے۔ محبت فساد کو اندھا اور ہیرا پلٹاتی ہے (۱) لیکن امامت یہ ہے، ولایت پر گروہ کوئی زبردستی غائب آجائے تو اس کی ولایت منعقد ہو جاتی ہے، اور حاکم امور میں اس کے سرور نہیں اور فیصلہ کی حالت بدعتی متعلق فقہاء واجب ہے، خواہ وہ اہل بدعت و بدعتی میں سے ہی ہو، بشرطیکہ اس کی بدعت کی وجہ سے اس کی تکلیف نہ کی گئی ہو، ایسا اس سے ہے تاکہ فتزکار اللہ ہو، مسلمانوں میں نہت باقی رہے، اور امت کا اتحاد برقرار رہے (۲)۔

مبتدع کی نماز جنازہ:

۳۲- مبتدع میت پر نماز جنازہ پڑھنے میں فقہاء کا اختلاف ہے، جمہور فقہاء کی رائے ہے کہ جس مبتدع کی اس کی بدعت کی وجہ سے تکلیف نہ کی گئی ہو اس پر نماز جنازہ پڑھنا واجب ہے، نبی کریم ﷺ

(۱) قواعد الاحکام فی مصالح الامام ۵۴۲، نوحۃ افکار ۱۵۹، مفتی المساجد ۳۰، ۳۱، ۳۲، حاشیہ من ملوہین ۲۹۸، انہی لا یجوز قدامہ ۲۹۸، لایحکم مہملہ ۲۹۸، مفتی المساجد ۳۰، ۳۱، ۳۲، حاشیہ من ملوہین ۲۹۸، انہی لا یجوز قدامہ ۲۹۸، لایحکم مہملہ ۲۹۸۔

(۲) مفتی المساجد ۳۰، ۳۱، ۳۲، لایحکم مہملہ ۲۹۸، انہی لا یجوز قدامہ ۲۹۸۔

مبتدئ کی توبہ کی قبولیت کی بابت علماء کثرت اس کے حق میں
یاد ہی احکام سے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس کی توبہ قبول کرنے اور
اس کے نادمہ معاف کرنے پر یہاں تک تعلق ہے کہ وہ مخلص ہو اور
اپنی توبہ میں صادق ہو تو اس کے قبول ہونے میں کوئی کثرت نہیں
ہے^(۱)۔

بدعت کے بارے میں مسلمانوں کی ذمہ داری:

۳۴- بدعت کے تین مسلمانوں پر چند ذمہ داریاں اس سے احتراز
کی غرض سے عائد ہوتی ہیں:

الف۔ قرآن کریم سے لگاؤ، اس کا حفظ، اس کی تعلیم اور اس کے
احکام کا بیان، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَأْمُرْنَا بِالْحُكْمِ الدِّكْرِ
لَعَلَّ النَّاسَ يَرْجِعُونَ“ (۱) اور ہم نے آپ پر بھی یہ نصیحت
نامہ اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں پر ظاہر کر دیں جو کچھ ان کے پاس بھی
”یا ہے۔“ اور رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”خبرکم من تعیم
القرآن وعلمہ“ (۲) (تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور
کھائے)، اور ایک روایت میں ہے: ”الضدکم من تعیم
القرآن وعلمہ“ (۳) (تم میں افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور
کھائے)، اور ارشاد نبوی ہے: ”تعاهدوا القرآن فواللہ
نفسی بیلہ لہو أشد تعصياً من الإبل فی عقیہا“ (۴)

(۱) الاقسام ۲/۲۳۰، لا ملل فی ۱/۶۵، انبی لابن قدامہ ۲/۶۸، منی
الکتاب ۳/۳۰، التحل شرح النجاشی ۱/۲۶۵، حاشیہ ابن حجر ۳/۲۹۷۔

(۲) سورہ نمل ۸/۳۳۔

(۳) حدیث: ”خبرکم من تعیم القرآن وعلمہ“ کی روایت بخاری (صحیح
۵/۳۸ طبع استغنی) نے کی ہے۔

(۴) حدیث: ”الضدکم من تعیم القرآن وعلمہ“ کی روایت بخاری (صحیح
۵/۳۸ طبع استغنی) نے کی ہے۔

(۵) حدیث: ”تعاهدوا القرآن فواللہ نفسی بیلہ لہو أشد تعصياً من الإبل فی عقیہا“ کی روایت بخاری

دعاء ہم وأموالهم إلا بحقیہا، وحسابہم علی اللہ“ (۱)
(مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال نہ کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ کا
اتر کر کر لیں، اگر وہ کلمہ کا اتر کر کریں تو اپنے خون اور اپنے مال کو
سوے اس کے حق کے مجھ سے محفوظ کریں گے اور ان کا حساب اللہ
کے ذمہ ہے)۔

حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ و حنبلیہ میں سے بعض لوگوں کی رائے ہے
کہ مبتدئ کی توبہ قبول نہیں کی جائے کی اگر وہ غلام میں امام اور
باطن میں کفر پر عمل پیر ہو جیسے منافق، زندقہ، باطنی، اس لئے کہ
اس کی توبہ نہ کر کے مارے ہوتی ہے اور اس لئے بھی کہ اس کی جانب
سے کسی کوئی مذمت ظاہر نہیں ہوتی جس سے اس کی توبہ کی صداقت
و صبح ہو کیونکہ وہ ظہار تو اسلام کا کرتا تھا اور کفر بھی پوشیدہ رکھتا تھا،
پس جب وہ توبہ کا ظہار کرتا ہے تو اپنی سابق حالت میں کوئی اضافہ
نہیں کرتا ہے، ان لوگوں نے اس رائے پر بعض احادیث سے
استدلال کیا ہے، مثلاً نبی کریم ﷺ کا قول ہے: ”مخرج فی
امتی اقوام فجادی بہم فلک الہواء کما یفجادی
الکلب بصاحبہ، لا یبقی منہ عرق ولا معصل إلا دخلہ“ (۲)
(مغرب میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے جن کے اندر
خوبہشت اس طرح دوڑیں گی جس طرح کتا اپنے مالک کے ساتھ
دوڑتا پھرتا ہے، اس کی کوئی رگ، کوئی جوڑ نہیں ہے گا جہاں خوبہشت
داخل نہ ہو جائے)۔

(۱) حدیث: ”المرء ان اکل الناس۔“ کی روایت بخاری (صحیح ۱۱/۱۱۴
طبع استغنی) اور مسلم (۱/۳۳ طبع النجاشی) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”مخرج فی امتی اقوام۔“ کی روایت احمد (۱۰۲/۳ طبع
المکبہ) اور ابوداؤد (۵/۵ طبع عزت عید عباس) نے کی ہے ابن جریر نے
تخریج احادیث الکتاب (۲/۸۳ طبع دار الکتاب العربی) میں اس کو حسن قرار
دیا ہے۔

(قرآن سے تعلق رکھو، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں یہی جان ہے وہ نئی تکمیل میں بندھے اہل سنت سے نیا دینی سے نکل جاتا ہے)، اس لئے کہ قرآن کی تعلیم اور اس کے احکام کے بیان کی صورت میں احکام شریعت کا ظہور مبتدعین کا راستہ بند کر دیتا ہے۔

ب۔ سنت کا اعلان، اظہار اور اس کا تعارف، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا“^(۱) (تو رسول جو کچھ تمہیں دے دیا کریں وہ لے لیا کرو، اور جس سے وہ تمہیں روک دیں روک جایا کرو)، اور ارشاد ہے: ”وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ وَفَّىٰ صَلَاتَهُ لُحُوبًا“^(۲) (اور کسی مؤمن یا مؤمنہ کے لئے یہ درست نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی امر کا حکم دے، میں تو پھر ان کو اپنے (اس) امر میں کوئی اختیار باقی رہ جائے، اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی پابندی کرے گا وہ صریح کمرانی میں جا پڑا)۔

در رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”نصرو الله امراً مسمع منا حديثاً فحفظه حتى يبلغه غيره“^(۳) (اللہ اس شخص کو تہنہ مار دے رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی تو اسے یاد رکھا یہاں تک کہ دوسرے تک اسے پہنچایا)۔

۱۔ زمانہ نبوی ہے: ”ما أحدث قوم بدعة الا رفع مثلها

من السنة“^(۱) (جب بھی کوئی قوم کوئی بدعت پیدا کرتی ہے تو اس کے برابر سنت اٹھالی جاتی ہے)۔

۲۔ سنا اہل شمس کے اذیتا کو قبول نہ کیا جائے، وغیرہ مقبول مصداق سے کہیں میں اذیتا کو رد کیا جائے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”فَسَلُّوا أَهْلَ الذِّكْرِ أَنْ كَسَمَ لَا نَعْمُونَ“^(۲) (سو رستم لوگوں کو علم میں تو اہل علم سے پوچھنا، اور ارشاد ہے: ”لَا تَنَادِعْنَهُمْ فِي شَيْءٍ فَرَدَّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ“^(۳) (پھر رستم میں باہم اذیتا نہ ہو جائے کی چیز میں تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا لیا کرو)، اور ارشاد ہے: ”وَمَا يَعْصِمُ تَابِعِيهِ إِلَّا اللَّهُ وَالْمُرَاسِعُونَ فِي الْعِلْمِ“^(۴) (اور آئینہ کوئی اس کا (صحیح) مطلب نہیں جانتا بجز اللہ کے، اور پختہ علم والے)۔

۳۔ جب تک کوئی رائے یا اجتہاد، لاکل شریعت میں سے کسی دلیل سے مویہ نہ ہو اس کی مقصدی حمایت نہ کی جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ بَغْيَ هُدًى مِّنَ اللَّهِ“^(۵) (اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو شخص اپنی نفسانی خواہش پر چلے بغیر اللہ کی طرف سے کسی ہدایت کے)۔

۴۔ عوام کو دین میں رائے زنی سے روکا جائے، دین کی رائے کو اہمیت نہ دی جائے خود جو بھی ان کے عہدے، رشتہ صوبوں، مرتبہ جتنے بھی موجد ہوں، دلائل کی رائے کے ساتھ دلیل ہو،

(۱) حدیث: ”ما أحدث قوم بدعة فلا...“ کی روایت احمد (۵۴۳) طبع المندرجہ (۱) ہے جس نے کتبہ اس میں ابو بکر بن مریم ہیں جو منکر الحدیث ہیں (مجمع الزوائد ۸۸ طبع المندرجہ)۔

(۲) سورہ نمل ۳۳۔

(۳) سورہ نساء ۵۹۔

(۴) سورہ آل عمران ۷۔

(۵) سورہ بقرہ ۵۰۔

۱۔ صحیح ۱۷ طبع المندرجہ (۱) ہے۔

(۲) سورہ حشر ۷۔

(۳) سورہ الزاب ۳۶۔

(۴) حدیث: ”نصرو الله امراً مسمع منا حديثاً...“ کی روایت ابو داؤد (۱۹۸۳) طبع عزت عید دہلی (۱) ہے جس نے حمرے اس کی تصحیح کی ہے

جس کے فیض القدیر میں ہے (۲۸۵/۱ طبع المکتبۃ النجادیہ)۔

ابو یزید سطاہی کہتے ہیں: ”تم دیکھو کہ ایک شخص اس قدر مناسب ترعات ہے کہ وہ وہو میں اڑ رہا ہے تو بھی اس سے جو کہ نہ کھانا، سب تک یہ نہ دیکھ لو کہ اللہ کے حکام، حدود الہی کے تحت اور شریعت پر عمل میں وہ کس مرتبہ پر ہے“ (۱)۔

ابو عثمان حیري فرماتے ہیں: جس نے سنت کو توڑا اور عملاً اپنا رہنا و حاکم بنایا اس کی زیور سے حکمت ”ابو یزید“ اور جس نے ٹوٹا شریعت کو یہ حاکم بنایا وہ بدعت کی بدتمسک ہے گا (۲)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَابِیْ قَطِیْعُوْهُ یٰۤاٰیْمٰنُ“ (۳) اور اگر تم نے اس کی حاجت کر لی تو راہ سے جا لگہ گے۔

و۔ مگر ہر کن فکری رجحانات کا رد کرنا جو لوگوں میں دین کی بابت شکوک پیدا کرتے ہیں اور کچھ لوگوں کو بغیر دلیل کے تاویل کرے پر آمادہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”یٰۤاٰیْمٰنُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تُطِیْعُوْا لِرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوْا الْکِتٰبَ یَرْفُقُوْکُمْۢ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ سَکٰلَیْمٌ“ (۴) (اے ایمان والو! اگر تم ان لوگوں میں سے کسی گروہ کا کہنا مان لو گے جنہیں کتاب دی جا چکی ہے تو وہ تمہارے ایمان لانے کے پیچھے تمہیں کانٹا بننا چھوڑیں گے)۔

اہل بدعت کے تین مسلمانوں کی ذمہ داری:

۳۵- حکام و دہرے مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اہل بدعت کو معروف کا حکم دیں اور منکر سے روکیں، سنت کی اتباع اور بدعات سے تحریر اور ان سے دور رہنے پر انہیں آمادہ کریں کہ فرمان الہی ہے: ”وَلٰتُکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّةٌ یُّلٰغُوْنَ اِلٰی الْخَیْرِ وَیُفْضَرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ“

(۱) دہرہ تفسیر ص ۸۴

(۲) حوالہ سابق ص ۱۱

(۳) سورہ نور ص ۵۳

(۴) سورہ آل عمران ص ۱۰۰

وَبِیْہُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمَفْضَحُوْنَ“ (۵) (اور نہ ہر ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت رہے جو نیکی کی طرف بدو کرے، اور ایمانی کا حکم یا کرے اور بدی سے روکا کرے اور پورے کامیاب بنیں)۔ اور فرماتا ہے: ”وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِغَضَبِہُمْ اُولٰٓئِکَ یُغْضٰی عَنْہُمْ یُؤْمَرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ“ (۶) (اور ایمان والے اور ایمان والیاں ایک دوسرے کے (یعنی) رفق میں، نیک باتوں کا (آپس میں) حکم دیتے ہیں اور بدی باتوں سے روکتے رہتے ہیں)۔

۳۶- ازالہ بدعت کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مراحل:

الف۔ دلائل کے ساتھ صحیح اور غلط کی وضاحت کی جائے۔

ب۔ حسن حکام سے خطا کیا جائے جیسا کہ اللہ کا حکم ہے: ”اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحُکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ“ (۷) (آپ اپنے پروردگار کی راہ کی طرف بلائے حکمت سے اور بھی نصیحت سے)۔

ج۔ بدعت سے ”حلق شرعی احکام بیان کر کے دنیاوی و اخروی سزا و عقاب کا خوف دلایا جائے۔

۱۔ جبراً رکھا جائے، مثلاً (غلط) لہو و لعب کے محلات توڑ دئے جائیں، کاغذات پھاڑنے جائیں اور (نیکی) نشستوں کو دہرہ برہم کر دیا جائے۔

۲۔ خوف و جہنمی کے طور پر مار جائے جو تعزیر کی حد تک ہو سکتا

(۱) سورہ آل عمران ص ۱۰۳

(۲) سورہ توبہ ص ۱۷

(۳) سورہ نمل ص ۱۲۵

ہے، لیکن یہ کام صرف امام یا اس کی اجازت سے ہی کیا جاسکتا ہے (۱) تاکہ اس کے نتیجے میں اس سے بڑا ضرر نہ پیدا ہو جائے۔ اس کی تفصیل کے لئے دیکھی جائے اصطلاح ”امر بالمعروف ونہی عن المنکر“۔

دلی بونی میں (۱)۔

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ ”لا تعالوا اهل القدر ولا تقاتلوا حوہم“ (اہل قدر کی نام نشینی مت اختیار کرو اور نہ ان کے ساتھ تگاک کرو)۔

حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ ”اصحاب ہوی کے ساتھ میل جول نہ رکھو، مجھے اس بات سے اطمینان نہیں کہ وہ تمہیں پٹی گمادیوں میں ڈالیں، یہاں تم پر تہاری بعض بیچنی چیزیں کو بھی گزند آئے گی (۲) امام احمد نے ان لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی جو خلق قرآن کے قائل تھے (۳)۔ ابن تیمیہ فرماتے ہیں: اہل خیر و دین کو چاہئے کہ وہ مبتدع سے کنارہ کش رہیں خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ، اگر اس سے تجرموں کے لئے روک ہو تو اس کے کنارہ میں بھی شریک نہ ہوں (۴)۔

مبتدع کی ابانت:

۳۸- علماء نے صراحت کی ہے کہ مبتدع کی مامت جائز ہے، اس طرح کہ اس کے پیچھے مار نہ پڑھی جائے، اس کی بنا رو نہ پڑھی جائے، اسی طرح دوبارہ ہو تو مایات نہ کی جائے، اس میں اختلاف بھی ہے۔

مبتدع کے ساتھ معاملہ اور میل جول:

۳- اگر مبتدع اپنی بدعت کا علی الاطلاق اظہار نہ کرتا ہو تو اسے صحت کی جائے کی اس سے ریر نہیں کیا جائے گا، نہ اس کی تشبیہ کی جائے کی یہ کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”من ستر مسلما سترو اللہ فی الدنیا والاخرۃ“ (۱) (جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائے گا)۔

اگر عتقاد ہی، یہ قولی یا عملی بدعات میں سے کسی ممنوعہ شئی کا وہ اظہار کرتا ہو اور اس بات کو وہ جانتا بھی ہو تو ایسے شخص سے کنارہ کشی مسنون ہے، علماء کے نزدیک یہ مشہور ہے، ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لا تعالوا اهل القدر، ولا تقاتلوا حوہم“ (۲) (اہل قدر کی نام نشینی مت اختیار کرو، اور نہ ان کے ساتھ گفتگو کا آغاز کرو)، حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہو کہ اپنے دین کا اہرام کرے سے چاہئے کہ شیطان سے میل جول نہ کرے، اصحاب ہوی کی نام نشینی سے جتناب کرے، اس کی مجالس جنم سے ریا دینک جانے

(۱) حیاتہ طرم الدین ۱/۲۶۱، ۱۵۳ تاوی من تیبہ ۲۸/۲۱۹، مایاتہ الشریعہ ۱/۲۰۲۔

(۲) حدیث: ”من ستر مسلما سترو اللہ فی الدنیا والاخرۃ“ (۱) (جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائے گا)۔

(۳) حدیث: ”لا تعالوا اهل القدر، ولا تقاتلوا حوہم“ (۲) (اہل قدر کی نام نشینی مت اختیار کرو، اور نہ ان کے ساتھ گفتگو کا آغاز کرو)، حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہو کہ اپنے دین کا اہرام کرے سے چاہئے کہ شیطان سے میل جول نہ کرے، اصحاب ہوی کی نام نشینی سے جتناب کرے، اس کی مجالس جنم سے ریا دینک جانے

(۱) الاضواء علی اہل القدر ۲۷۸ طبع المعروف۔

(۲) الاعتقاد علی مذاہب اسلام ۱/۱۱۸۔

(۳) الادب الشریعہ ۱/۲۵۸، ۲۶۱، الاعتقاد علی مذاہب اسلام ۱/۱۱۸۔

(۴) تاوی من تیبہ ۲۸/۲۱۹، ۱۵۳۔

بدل

دیکھئے ”بدل“۔

بدتہ

تعریف:

۱- ”بدتہ“ لغت میں خاص اونٹ میں سے ہوتا ہے، اس لفظ کا اطلاق ز اور مادہ دونوں کے لئے ہوتا ہے، اس کی جمع ”بہدیں“ ہے، اس کو بدتہ اس کی شخامت (بدن والے) کی وجہ سے کہا گیا۔

المصباح المنیر میں ہے: اہل لغت کہتے ہیں: بدتہ اونٹنی یا گائے کو کہتے ہیں، ارم ہی نے اضافہ کیا: یا ز اونٹ کو کہتے ہیں، انہوں نے کہا: بدتہ کا اطلاق بڑی پرکھیں ہوتا ہے۔

اصطلاح میں بدتہ اونٹ کے ساتھ مخصوص ہے، اہل لغت گائے چونکہ شریعت میں بدتہ کے حکم میں ہے، اس سے وہ اس کے قائم مقام ہوئی، اس کی دلیل حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت ہے: ”سبحنا مع رسول اللہ ﷺ عام الحادیبۃ البدتہ عن سبعۃ، والبقرة عن سبعۃ“^(۱) (م نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدتہ پیسے کے سات ساتھ فراموشی جانب سے بدتہ کی قربانی کی، راست فراموشی جانب سے گائے کی قربانی کی) جس گائے بدتہ کے حکم میں ہوئی، باجوریکہ ان میں مغایرت ہے، اس لئے کہ لقمہ کا عطف بدتہ پر کیا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میں مغایرت ہے^(۲)۔

(۱) حدیث حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مع رسول اللہ ﷺ ”و“ روایت مسلم (۵۵۴/۳ طبع پہلی) سے کی ہے۔

(۲) الفروق فی الفہم ص ۳۰۰ طبع بیروت، المصباح المنیر، المغرب: ۱۵۵ ”بدتہ“۔



ایکوں میں رہیں اور ان کے پیٹاب مردود ہیں)۔ انہیں کا پینا
مباح نہیں ہے، اور اس لئے کہ نبی کریم ﷺ بکریوں کے رہنے کی
جسموں میں نماز پڑھتے تھے اور وہاں نماز کا حکم دیا گیا۔

بعض مفسرین:

۳- جمہور علماء اس طرف گئے ہیں کہ مباح گوشت کھانے سے وضو
نہیں ٹوٹتا۔ لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الوضوء مما حوج لا مما
دخل" (۱) (وضو اس چیز میں سے لازم آتا ہے جو باہر نہیں نہ کہ ان
سے جو اندر داخل ہوں)، اور حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ کاہنہ میں سے آش کی طریقہ یہ تھا کہ گک سے پکی پیڑوں (کی
مذہب) سے وضو نہیں فرماتے تھے (۲)، اور اس سے بھی کہ وہ کھانی
جانے والی چیز ہے جو دیگر ماکولات کے مشابہ ہے۔

یہی قول حضرت ابو ہریرہ، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت
علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابی بن کعب، حضرت ابو ظہر، حضرت
ابو الدرداء، حضرت ابن عباس، حضرت عامر بن ربیعہ اور حضرت
ابو امامہ سے مروی ہے۔ جمہور تابعین بھی اسی کے قائل ہیں، اور یہی

(۱) ابن ماجہ ص ۲۳۳، جامع الترمذی ص ۵۱، معنی کتاب ص ۷۷، کتب
تفصیل ص ۱۹۳۔ حدیث: "ان النبی ﷺ کان یصلي فی مواضع
الغیر..." کی روایت بخاری (صحیح ۲۱۱ طبع استغیہ) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: "الوضوء مما حوج لا مما دخل..." کی روایت در فضی
(۱/۱۵ طبع شرکت المطابع الفیہ) نے کی ہے ابن جریر نے فرمایا اس کی سند
میں فضل بن یحییٰ بہت ضعیف ہیں، ابن عمر سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے
فرمایا: اکل یہ ہے کہ بعد وضو ہر وقت ہے۔

(۳) حدیث: "کان احوال العربی لوک الوضوء مما مست
الغیر..." کی روایت ابو داؤد (۱/۱۳۳ طبع ۶۷۷ حیدرآباد) نے کی ہے،
ابن جریر سے اس کو صحیح بتایا ہے (۲۸/۱ طبع المطب المطاع)۔

اس کے باوجود بعض فقہاء نے "بدنہ" کا اطلاق اہل اہل و
دہنوں پر کیا ہے (۱)۔

جمہور حکم:

"بدنہ" سے مخصوص احکام تعلق میں، جو رتبہ اہل تہنہ

نہ۔ "بدنہ" کا پیٹاب اور گوہر:

۲- حنفیہ و شافعیہ کے نزدیک جاہور کے گوہر اور پیٹاب نفس میں
شودہ و دجاہور حال ہوں یا حرام، "بدنہ" بھی جانور ہیں۔ لیکن
بخاری شریف کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جب
پتھر اور یک گوہر استیجا کی غرض سے لائے گئے تو آپ ﷺ نے
وہ پتھر لے لے، "گوہر" نہیں کر دیا، اور فرمایا: "ہذا رکس" (۲)
(یہ محسوس ہے)، "رکس" محسوس کو کہتے ہیں۔

جہاں تک پیٹاب کی نجاست کا تعلق ہے تو اس کی دلیل رسول اللہ
ﷺ کے اس قول کا عموم ہے کہ: "ممن ہوا من البول فان عامہ
علامات القبر مند" (۳) (پیٹاب سے بچو، بے شک عذاب قبر عام
طور پر اسی سے ہوتا ہے)، اس میں تمام انواع کے پیٹاب داخل ہیں۔
مالک، اور حنابلہ کی رائے ہے کہ حال جانوروں کے پیٹاب اور

گوہر پاک ہیں، اس لئے کہ حدیث ہے: "ان النبی ﷺ امر
العربی ان یمحقوا بابل المصلفۃ فیشربوا من ابوالہا
وایابہا" (۴) (نبی ﷺ نے اہل عربیہ کو حکم دیا کہ وہ صدقہ کے

(۱) ابن ماجہ ص ۲۰۰/۵۔

(۲) حدیث: "ہذا رکس" کی روایت بخاری (صحیح ۲۵۶۱ طبع استغیہ) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: "ممن ہوا من البول..." کی روایت در فضی (۱/۲۷۷ طبع شرکت
المطابع الفیہ) نے دھڑلے سے کی ہے اور فرمایا: اس حدیث میں کوئی حرج
نہیں ہے۔

(۴) حدیث: "ان النبی ﷺ امر العربی..." کی روایت بخاری (صحیح
۲۳۵۱ طبع استغیہ) اور مسلم (۱/۲۹۶ طبع اہل بیت) نے کی ہے۔

رماجت کا ۱۰۱۰ حقو اس کے پینے سے ہضو نوٹے کی بہت دناہد کی
 ۱۰۱۰ ہضو ہضو ہضو

ایک روایت ہے کہ جنوٹوٹ جانے گا اس کی دلیل حضرت سید بن قیس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "توصروا من لحوم الإبل والباشا" ^(۱) (مٹ کے گوشت اور اس کے دھجج کھانے میں سے جنوٹوٹ)۔

دعویٰ روایت یہ ہے کہ اس صورت میں فضول نہیں ہے، اس سے کہ صحیح حدیث صرف گوشت کے سلسلہ میں وارو ہے، صاحب کشاف الحقائق نے اس قول کو راجح قرار دیا ہے (۲)۔

ج۔ بد نہ کا جوٹھا:

۴- تمام مائے کے یہاں لونٹ، گائے اور بکری سب کا جوٹھ پاک ہے، اور ان کے جوٹھ میں کسی طرح کی کریت نہیں ہے، گائے یا بکری دو گندگی خورد ہوں۔

ابن المکثہ فرماتے ہیں: اہل علم کا دعوائ ہے کہ حامل جانور کا جوٹھا چما اور اس سے غصہ کرنا جائز ہے (۳)۔

۳۔ انتہا پر بکریوں کے باندھنے کی جگہ میں نماز:

۵۔ جمہور علماء کی رائے ہے کہ اونٹ کے بازو میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

خسبہ، رہا لکیر کا مسک، رہا نفعیہ کا سچ نہ مہ ہے۔

حسابدہ کا مذہب نیز امام شافعی کا قدیم مسلک یہ ہے کہ اہل کتاب کو شہادت دینا جائز ہے اور یہ کہ ان کے مال و املاک کا تحفظ واجب ہے۔ امام شافعی کا یہ موقف ان کے فقہی موقف کا ایک اہم جزو ہے۔ امام شافعی کا یہ موقف ان کے فقہی موقف کا ایک اہم جزو ہے۔ امام شافعی کا یہ موقف ان کے فقہی موقف کا ایک اہم جزو ہے۔

اس حضرات نے حضرت ابراہیمؑ کی عازبہؑ کی حدیث سے استدلال کیا ہے، ورنہ مانتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے منہ کے گوشت کی بہت وریقت لیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "توصّوْا مہما، (اس کو کھانے سے منوکرہ)،" رجبہ کی گوشت کی بہت وریقت لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "لا تتوصّوا مہما" (اس کے کھانے سے منو نہیں یا جائے گا)، ابن کثیرؒ استدلال اس ارشاد نبوی سے بھی ہے: "توصّوْا من لحوم الإبل، ولا تتوصّوْا من لحوم البعیر" (۲) (اہنت کے گوشت کھانے کی وجہ سے منوکرہ، بکری کے گوشت کھانے کی وجہ سے منوکرہ)۔

() حدیث: "مثل علی لحوم الإبل ولحوم الغنم..." کی روایت ابو داؤد (۲۸/۱ طبع عزت حیدر دہلی) اور ابن کثیر (۲۲/۱ طبع المکتب الاسلامی) نے کی ہے اور ابن کثیر نے کہا: علماء محدثین کے درمیان اس بابت اختلاف کا ہمیں علم نہیں کہ یہ حدیث اپنے رواۃ کی عدالت کی وجہ سے اور روئے نقل صحیح ہے۔

(۴) حدیث: "موجودہ اعلیٰ لہجہ الامل" کی روایت ابن ماجہ (۱۶۶۱) میں ہے کہ اس کی سند میں یحییٰ بن ولید کسی ہیں انہوں نے صحابہ سے روایت کیا ہے اس کے رجال ثقات ہیں خالد بن عمر مجہول رجال ہیں۔

حنفیہ نے اونٹ کے ساتھ گائے کو بھی کراہت کے حکم میں شامل کیا ہے۔

مالکیہ و شافعیہ کہتے ہیں کہ بکری کی طرح گائے کے بازو میں بھی نماز پر حنا جا رہا ہے۔

حنا بد کے نزدیک اونٹ کے بازو میں نماز درست نہیں ہے۔ یعنی جب وہ منہ پھرتے و رہنا دیتے ہیں بہت اونٹ اپنے منہ میں حنا منہ پھرتے ہیں وہ نماز پر حنا سے میں کوئی حرج نہیں ہے^(۱)۔

۵۔ (حج میں) کو جب ہونے والے دم:

۶۔ (حج) قرآن اور تمتع میں قربانی میں، اور حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں کسی وجہ کے ترک یا کسی ممنوع کے ارتکاب میں سات لمزوں کی طرف سے ایک بدنہ کافی ہوگا۔

حنفیہ کے نزدیک اگر حائضہ یا نفاس والی عورت طواف کر لے تو مکمل بدنہ وجہ ہوگا۔

جیسا کہ اگر حرم کسی بڑے شکار جیسے زراف یا شتر مرغ کو قتل کر دے تو اس اختیار کے مطابق جس کی تفصیل اپنے مقام پر لکھی ہے، مکمل بدنہ وجہ ہوگا۔

اسی طرح اس شخص پر (مکمل بدنہ) وجہ ہوگا جو حج اور عمرہ کے احرام کی حالت میں تحلیل منفر سے پہلے جماع کر لے، اس مسئلہ میں اختلاف و تفصیل بھی ہے جس کے لئے ”احرام“، ”حج“، ”ہدی“ اور ”صدقہ“ کی اصطلاحات کی جانب رجوع کیا جائے۔

و۔ ہدی:

۷۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ ہدی (حج میں قربانی کا جانور) سنت ہے،
(۱) ابن ماجہ ۲۵۳-۲۵۵، حلیۃ الدرر ۲۳۹-۲۴۱، معنی الحج ۲۹۵-۲۹۷۔

صرف مذکر کی صورت میں واجب ہے یہ اونٹ، گائے اور بکری سے ہوتا ہے، اونٹ میں ضروری ہے کہ وہ پانچ سال پورے کر کے چھٹے سال میں داخل ہو گیا ہو۔

صحیحین میں ہے: ”انہ مستحب الہدی فی حجة الوداع عذرة بركة“^(۱) (نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں ایک سو ہدی میں بھجوا دیے۔) مستحب ہے کہ ہدی کا جانور فرہاد اور اچھا ہو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَمَنْ يُعْطَمْ شَعَانُ اللَّهِ فَلَهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ“^(۲) (اور جو کوئی (دین) خدا کی یادگاروں کا ادب رکھے گا سو یہ (ادب) لوگوں کی پرہیزگاری میں سے ہے)، حضرت ابن عباسؓ نے اس کی تفسیر فرہاد اور اچھا ہونے سے کی ہے۔

ہدی میں بدنہ کے گلے میں قد، وزن، مستحب ہے^(۳)، اس سلسلہ میں کچھ تفصیلات بھی ہیں جنہیں ”حج“، ”ہدی“، ”احرام“، ”قرآن“ اور ”تمتع“ کی اصطلاحات میں دیکھا جائے۔

ز۔ بدنہ کا ذبح:

۸۔ اونٹ اور جس میں بدنہ بھی شامل ہے، کے ذبح کے لئے ”نحر“ کا طریقہ مخصوص ہے، جمہور فقہاء کے نزدیک اونٹ کا نحر کرنا مسنون ہے، اور مالکیہ کے نزدیک اس کا نحر واجب ہے، اور اسی حکم میں انہوں نے زرافہ کو بھی شامل کیا ہے۔

(۱) حلیۃ الدرر ۲۳۹-۲۴۱، حلیۃ الدرر ۲۳۹-۲۴۱، معنی الحج ۲۹۵-۲۹۷ (۲) سورۃ الحج ۳۲۔

(۳) ابن ماجہ ۲۳۹-۲۴۱، الدرر ۲۳۹-۲۴۱، حلیۃ الدرر ۲۳۹-۲۴۱، معنی الحج ۲۹۵-۲۹۷۔

نح - ویت، جان کا بدلہ ویت :

۹- اوت، سونا اور چاندی کی شکل میں ویت کی اداسگی کے جو اثر پر
فتیاء کا اتفاق ہے، گھوڑا، گائے اور بکری میں اختلاف ہے، اس کی
"تفصیل کے لئے" ویت کی اصطلاح دیکھی جائے۔



ویت کے دین کو شافعیہ و حنابلہ نے جاری قرار دیا ہے، حنفیہ
کے نزدیک اس کو دین قرار دیتے ہیں، جیسا کہ ابن عابدین
نے ابو سعید کے واسطے سے دیری سے نقل کیا ہے۔
مالکیہ کہتے ہیں کہ: ویت میں دین اور ہرے جانوروں میں
اختیار و رضا و راء جاری ہے۔

پھر نح جیسا کہ ابن عابدین نے کہا ہے سید کے پاس نرون کے
بچے حصہ میں رکوب کے ہائے نام ہے، ہر دین ویتوں، انھوں کے
نیچے نرون کے اوپری حصہ میں رکوب کا کانا ہے۔

اور جانور کو کھڑا کر کے اس کے ہا میں پاؤں کو پاندھ کر کرنا
مسنوں ہے، کیونکہ حضرت عبدالرحمن بن سابط سے مروی ہے: "ان
انسی سنیۃ واصحابہ كانوا یسحرون الہیۃ معقولة
المسری، فاسۃ علی ما بقی من قوائمہا" (۱) (بن کریم
علیہ السلام اور ان کے اصحاب بدھ کو پایاں پاؤں پاندھ کر، بقیہ میں نہ
کھڑا کر کے کھڑے کرتے تھے، "واللہ تعالیٰ اعلم" ہے: "فدا و حیث
جسویہا" (۲) (پھر جب وہ رات کے بل رپڑیں) جو اس بات کی
دلیل ہے کہ جانور کو کھڑا کر کے نہ کیا جائے۔

نح کا طریقہ یہ ہے کہ نیزہ سے اس وہرہ (گڈھا) میں مارا جائے
جو یہہ و نرون کی جڑ میں ہے (۳)۔

(۱) حدیث عبدالرحمن بن سابط "ان النبی ﷺ واصحابہ..." کی
روایت ابو داؤد (۳۷۱/۲ طبع عزت حیدر دھاس) نے حضرت عبدالرحمن
بن سابط سے مروی اور حضرت جابر بن عبد اللہ کی تفصیل حدیث سے مل کر کی
ہے اس کی اصل صحیح بخاری (الصحیح ۵۵۳/۳ طبع المستقیم) اور مسلم
۵۵۸/۲ طبع النسخۃ میں ہے۔

(۲) سورۃ غافر ۶۳

(۳) ابن عابدین ۵/۱۹۲، السنن ۲/۱۰۰، مفتی لکھنؤ ۳۷۱/۲، کتاب التنازع
۳۷۱، النروانی بہامش الخطاب ۲۲۰/۳۔

کی وجہ سے بعض احکام میں فرق ہوتا ہے، ایسے اہم احکام آگے دیے
ہوں گے۔

الف- باد یہ میں اذان:

۳- اذان کے لئے اپنے ایمات میں ہر نماز کے وقت وہ کہتا
مستنون ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو سعیدؓ سے
فرمایا: ”ایک رجل يحب الغم والبادية، فإذا دخل وقت
الصلاة فاذن، وارفع صوتك بالنداء، فإنه لا يسمع
مدى صوت المؤذن جن ولا إنس ولا شيء إلا شهد له
يوم القيامة“^(۱) (تم بکری اور دیہات کو پسند کرنے والے شخص ہو تو
جب نماز کا وقت آئے تو اذان دے، اور بلند آواز سے دے، اس سے کہ
مومن کی آواز جہاں تک بھی جس کی ذہن پر انسان یا کسی شیئی تک پہنچتی
ہے وہ قیامت کے دن اس کے سے کوئی نہ کی)، دیکھئے:
”دھن“۔

ب- جمعہ اور عیدین کا سقوط:

۴- دیہاتیوں پر مار جمعہ واجب نہیں ہے، اگر وہ چننے پھینکنا یا دیگر
جمعہ کام کریں تو عدم مستیطان (یعنی نہ بنائے) کی وجہ سے جمعہ
درست نہیں ہوگا، یہ نکتہ مدنیہ کے تراویح میں لے لیا، اور باد یہ
کے اسلام قبول کرنے والے قبائل کو جمعہ کا حکم میں دیا گیا تھا، ورنہ
اسوں نے جمعہ قائم کیا، اگر اسوں نے نماز جمعہ قائم کی ہوتی تو اسے
ضرر منتقل یا جاتا، باد یہی جمعہ مار نظیرین طرف سے کافی نہیں ہوتی،

(۱) رجال علی شرح لمہاجر ۲۹۸، الاصاب ۱۸۱، ائسی ۲۷۲، ۳۳۳،
ابن ماجہ ۱۱۱، المجوع ۳۷۵، ائسی مطالب ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱،
”ایک رجل يحب الغم والبادية“ کی روایت بخاری (۸۷/۳)،
۸۸ طبع انتقادی کے کی ہے۔

بدو

تعریف:

۱- باد یہ (گاہ) حاضرہ (شہر) کا رہائشی ہے لیکن فرماتے ہیں:
باد یہ اس زمین کا نام ہے جس میں حضر (شہریت) نہ ہو، اور باد یہی وہ
شخص ہے جو باد یہ میں رہتا ہو اور اس کی رہائش خیموں اور چھوٹے دیوں
میں ہو، ہر کسی متعین مقام پر مستقر نہ رہتا ہو، جو باد یہ کے رہے
والوں کو کہا جاتا ہے ثواہد عرب ہوں یا نہ عرب، باد یہ میں رہے
والے عربوں کو عرب کہا جاتا ہے، حدیث میں ہے: ”من ہلما
جھما“^(۱) یعنی جو باد یہ میں رہتا ہے اس میں عرب کی ترشی جتنی
چاہتی ہے^(۲)۔

فقہاء اس لفظ کو ان ہی معانی میں استعمال کرتے ہیں۔

بدو سے متعلق حکام:

۲- شریعت میں اصل یہ ہے کہ احکام کا حلق مکلف سے ہوتا ہے ثواہد
اس کا مقام رہائش نہیں ہوا، اس وجہ سے شہریوں اور دیہاتیوں کے
احکام جدا ہیں، البتہ شہریوں اور دیہاتیوں کے طبعی فرق کی بنا پر
مذکورہ اصول سے بطور استثناء کچھ احکام ایسے گئے ہیں، جس میں فرق

(۱) حدیث حسنہ مطابقت کی روایت ابو داؤد (۲۷۸۳) طبع عزت عیدھا اس اور
ترمذی (۵۳۳۳) طبع الخلیفہ کے کی ہے ورنہ غی کے اسے حسن کہا ہے۔
(۲) لسان العرب، النہایۃ فی غریب الحدیث، مفردات الرغبہ (اصہانی
الاختیار ۸۵/۵، طبع بیروت ۱۲۵۳، ائسی ۵۲۷/۷)۔

میں گروہ کی جگہ مقیم ہوں جہاں شہ کی وہ ان وہ سنتے ہوں تو ان پر نماز جمعہ جب ہوگی (۱)۔

حج قمر بانی کا وقت:

۵- جمہور کے نزدیک قمر بانی کا وقت: یہاں کے لئے یہی ہے جو شہ یوں کے سے ہے حنفی نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: چونکہ یہاں والوں پر نماز عید واجب نہیں۔ اس لئے جاری ہے کہ عید کے دن صبح صادق کے بعد ہی وہ اپنی قمر بانی کریں۔ میں شہ کے لئے نماز عید کے بعد ہی قمر بانی کا جانور دینا کر سکتے ہیں۔ اس سے کہ عید کی نماز اس پر واجب ہے (۲)۔

۱- وظیفہ کا عدم تحقیق:

۶- وظیفہ شہ کے رہنے والوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ یہاں والوں کے سے بیت المال سے کوئی وظیفہ جاری نہیں ہوتا۔ نہ ہی فوجی وظیفہ اور نہ بچوں کے اثراجات، حتیٰ کہ ابو حنیفہ نے فرمایا: ہم کو نہ رسول اللہ ﷺ اور نہ آپ کے بعد اثر میں سے کسی کے متعلق یہ معلوم ہے کہ انہوں نے ایسا کیا ہو یعنی دیہات والوں کو فوجی وظیفہ یا بچوں کے وظیفہ دئے ہوں، سوائے ان شہ والوں کے جو اسلام کی طرف سے دفاع کے مل ہیں، اس کی دلیل حضرت برید دلی مرفوعاً حدیث ہے، فرماتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ جب کسی فوج یا کھڑی پر کوئی سپہ سالار مقرر فرماتے تو اسے اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور

مسلمانوں کے حق میں خیر کی مصیبت فرماتے پھر فرماتے: اللہ کی راہ میں اللہ کے نام پر جنگ کرو۔ اس سے قبل سرور جنہوں نے اللہ کا نیکار کیا، جنگ کرو۔ زیادتی نہ کرو، جھوٹ نہ دو، مشد نہ کرو، کسی بچہ کو قتل مت کرو۔ سب مشرکین میں سے اپنے دشمن کا سامن ہو تو نہیں تیں باتوں کی طرف مائل۔ اس میں سے جو بھی بدقولی کر لیں تو اسے تمہاں لو اور ان سے نہ کرلو، پھر انہیں اسلام کی دعوت دو، اگر قبول کر لیں تو ماں لو اور ان سے جنگ کرنے سے رک جاؤ، پھر انہیں اپنے ملک سے منتقل ہو کر مہاجرین کے ملک آنے کی دعوت دو، اور انہیں بتاؤ کہ سرور دیا کریں گے تو انہیں وہ حقوق ملیں گے جو مہاجرین کے ہیں، وراں پر وہ مہاجرین ہوں گی جو مہاجرین پر ہیں، اور وہاں سے منتقل ہونے سے انکار کریں تو انہیں بتاؤ کہ وہ اعراب مسلمانوں کی طرح ہوں گے، ان پر اللہ کے وہ احکام جاری ہوں گے جو مومنین پر جاری ہوتے ہیں اور انہیں غنیمت اور فی میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا، الا یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں، اگر وہ انکار کریں تو ان سے یہ طلب کرو، اگر مان لیں تو قبول کرلو اور اگر نہ کرے، اگر انکار کریں تو اللہ سے یہ طلب کرو اور ان سے قبل کرو، اور جب تم کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے مطالبہ کریں کہ تم ان کے سے اللہ اور اس کے رسول کا دعوہ، یہ تو تم انہیں اللہ اور اس کے رسول کا دعوہ مت دو، اس تم اپنا اور اپنے اصحاب کا دعوہ دو، اس سے کہ تم اپنے اپنے اصحاب کے دعوہ کی خلاف ورزی نہ کرو تو یہ اللہ اور اس کے رسول کے دعوہ کی خلاف ورزی کرنے سے آسان ہے، اور جب تم کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرو اور وہ مطالبہ کریں کہ تم انہیں اللہ کے فیصلہ پر اترنے، یہ تو تم انہیں اللہ کے فیصلہ پر مت اتارو بلکہ اپنے فیصلہ پر اترنے دو، یہ کہ تم نہیں جانتے کہ تم اس کے حق میں اللہ کے فیصلہ کو

(۱) ابن ماجہ بن ۱/۵۳۶، جوہر الاکلیل ۱/۹۲، مجمع الزوائد ۱۲/۳۸۸، مسند احمد ۲/۳۲۷

(۲) فتح القدیر ۲/۸۷ طبع برواق، علیہ اخصاء للنکاح ۳۲۰ طبع بول ۱۳۴۰ھ، دفعہ ۱/۲۰۲ طبع المطبعہ المکیہ، ۱۲۰۲ھ محمد بن حسن رحمہ اللہ، ۱۳۵ھ

۱۲۰۲ھ راجع یوسف رحمہ اللہ ۱۳۵ھ

پالو گئے یا نہیں^(۱)۔

میلن امام اور عام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اگر دیہات والوں پر زیادتی کی جائے تو جان و مال سے ان کی مدد کریں اور ان کا دفاع کریں، اور اگر کوئی مصیبت یا قتل مازل ہو تو اذیات اور مکاری سے مدد کریں^(۲)۔

دیہات منتقل نہیں رہتا۔ یہ تک (دیہات میں) دیں، علم و رہنمائی سے ضروری کا ضرر اس سے پہچانے گا، اگر وہ دیہات میں پائے تو شہر منتقل رہتا ہے، یہ تک یہ منتقلی اس کے مفاد میں ہے، اور دیہات میں رہتا ہے۔ جیسا کہ شافعی نے اس کی صراحت کی ہے تفصیلات اصطلاح "تیمنا" میں لکھی جائے^(۳)۔

ح- دیہات و شہر والوں کے مائلہ میں داخل نہیں ہر کسی طرح برعکس:

۷- دیہاتی شہری قافل کے عائلہ میں داخل نہیں، اور نہ شہری دیہاتی قافل کے عائلہ میں داخل ہے، اس لئے کہ انہوں میں باہمی نمرت نہیں ہوتی جیسا کہ مالک کہتے ہیں^(۴)، تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح "عائلہ"۔

ح- شہری کے خلاف دیہاتی کی شہادت:
۱۰- شہری کے خلاف دیہاتی کی شہادت کے مسئلہ میں اختلاف ہے، جمہور نے اس کو درست قرار دیا ہے، اور مالک نے منع کیا ہے^(۵)، یہ تک رسول اللہ ﷺ کا قول ہے: "لا تجوز شہادۃ بلوی علی صاحب قریۃ"^(۶) (بلوی کی شہادت صاحب قریۃ کے خلاف درست نہیں ہے)، اور اس لئے بھی کہ وہ عموماً شہادت کو صحیح طریقہ پر دیتا نہیں رہتا۔

و- دیہاتی کی امامت:

۸- نماز میں اعرابی کی امامت مکروہ ہے جیسا کہ حنفیہ کہتے ہیں، اس سے عموماً حاکم میں جہالت ہوتی ہے^(۷)۔
فقہاء نے کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ جماعہ میں اس کا ذکر فرمایا ہے، (دیکھئے "ہمتہ الصلاۃ"، "صلاۃ جماعہ")۔

ط- حلال کھانے کی تعیین میں دیہات والوں کی عادات فیصل نہیں:
۱۱- جن کھانوں کے احکام شریعت میں منصوص نہیں ان کی بہت خبیث اور طیب کی پہچان میں کن لوگوں کی طرف رجوع کیا جائے گا؟ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اس سلسلہ میں صرف شہر کے عربوں پر اکتفا کیا جائے گا، امام نووی فرماتے ہیں: اس سلسلہ میں رہیں،

ز- ارٹ بچہ کو دیہات منتقل کرنا اور اس کا حکم:

۹- اگر کوئی شہری یا دیہاتی شہر میں لاوارٹ کوئی بچہ پائے تو اسے

(۱) حاشیہ قیوی ۱۲۵/۵، اسکی الطالب ۲/۳۷۷۔

(۲) انہی ۱۶۷۔

(۳) حدیث "لا تجوز شہادۃ بلوی"۔ اسکی روایت ابو داؤد (۳۶/۳) طبع عزت عید دہلی (۱۹۳۳) اور حاکم (۳۹۳) طبع دائرة المعارف (۱۹۳۳) کے ہے ابن دقین الحیدر نے کہا: اس کے رجال انتہائی صحیح کے ہیں (الامام ۴ ص ۵۲۰ طبع دار الفکر - اسلامیہ اکیڈمی)۔

(۴) حدیث بریدہ "إذا قبت عسوک..." کی روایت مسلم (۳۵۷/۳) طبع نجف نے کی ہے۔

(۵) لا الذا بن عید ص ۲۲۷ اور اس کے بعد کے صفحات طبع مصطفیٰ محمد۔

(۶) شرح منیر ص ۲۰۲ طبع دار الفکر۔

(۷) الاقویار ص ۵۸ طبع دار الفکر بیروت۔

جاء وہ لے مال و رہو خصال عربوں کی جانب رجوع کیا جائے گا
نہ کہ دیہات کے رہنے و لے گنو، فقر، اور محتاجوں کی طرف،
بن قدامہ فرماتے ہیں: اس لئے کہ یہ لوگ نہ ہرت اور حکمرانی کی وجہ
سے جو پاتے ہیں کھیتے ہیں^(۱)۔

بذر

ک- دیہات و روں میں سے عدت والی عورت کے کوچ
کرنے کا حکم:

۱۲- اہل دیہات کی زندگی میں اصل یہی ہے کہ شاداب علاقوں کی
تلاش میں یک دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں، اس لئے یہ بات
عدت والی عورت کے اہل خانہ اگر منتقل ہوں تو وہ بھی ان کے
ساتھ منتقل ہوگی اور گنہ گار نہیں ہوگی کیونکہ اہل خانہ کو چھوڑ کر تنہا
اس کا قیام باعث حرج ہے، اور اس لئے بھی کہ سفر ان کی رہ کی کا
لازمہ ہے، کتب فقہ میں کتاب العدة کے تحت فقہاء نے اس پر گفتگو
فرمائی ہے^(۲)۔

ک- دیہاتی کا شہر کی ہو جانا:

۱۳- اگر دیہاتی شہر میں آکر آباد ہو جائے تو شہر والوں میں شمار ہوتا
اور شہر کے احکام اس پر جاری ہوں گے۔

تعریف:

۱- بدو رقت میں چھتی کے لئے زمین میں دانہ ڈالنے کا کام ہے، یہی
مصدر ہے، اور کبھی اس کا اطلاق بچ پر بھی ہوتا ہے، تو اس صورت میں
مصدر کا اطلاق اسم مفعول پر ہوتا ہے۔
فقہی استعمال اس مفہوم سے الگ نہیں ہے^(۱)۔

اجمالی حکم:

۲- کاشت کے لئے زمین میں ج: لے کی بہت صل یہ ہے کہ یہ
مباح ہے اور اس کی کاشت مباح ہو، لیکن قیوت قرآنی ہے:
”فَإِنْ أَنْتُمْ مَّا تَحْرَثُونَ أَنْتُمْ تَرُدُّوهُ إِلَى الْحَرْثِ عَوْنٌ“^(۲)
(اچھا بھ یہ تانا کہ جو کچھ تم بوتا ہو سے تم گاتے ہو یہ) اس کے
اگانے والے ہم ہیں)۔

یہ آیت احسان و ہمتان کی جست سے کاشت کی بدعت پر دلالت
رہی ہے، چھتی کبھی صدقہ کی نیت کی وجہ سے مندوب ہوتی ہے،
اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ”مَنْ مَسَّ مَسْمُومَ يَغْرَسْ
غَرْسًا، أَوْ يَرْدِعْ رَدْعًا فَيَاْكُلْ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ

(۱) لسان العرب، الکلیات، مادہ ”بذّر“، طبع المطبعہ مصر ۲۰، تہذیبی بزار

بر حاشیہ الفتاویٰ الہندیہ ۱/۸۸۔

(۲) سورہ بقرہ ۳، ۵۴۔

(۱) المجموع، ۲۵/۸، طبع المصنف، ۵۸۵/۸، طبع المصنف۔

(۲) اسی ۵۲۷/۷، طبع سوم۔

میں، اس مسئلہ کی تفصیل کے لئے ”زکاۃ الترویج“ کی اصطلاح دیکھی جائے^(۱)، اور ایسے، انہ پر فی جملہ زکوٰۃ، جب ہے جو وقف کردیا گیا ہو کہ ہر سال کی ملوک یا راہ کی زمین میں سے ہونا جائے، بشرطیکہ وہ نصاب کو پہنچ جائے، برخلاف اس، نہ کے جسے قرض دینے کے لئے وقف کیا گیا ہو، اس میں نہ حضرات کے رد یک زکاۃ نہیں ہے جو فقراء وغیرہ کی ضرورت کے لئے کاشت کی غرض سے وانہ کے وقف کے جواز کے قائل ہیں^(۲)، اور غصب کے باب میں مقام بحث ہے غصب کی ہونی یا زیادتی سے حاصل شدہ زمین میں حج ادا، ورج ڈالنے کے بعد مالک زمین کا اپنی زمین لوٹا لینا، یا غصب کرنے والے کو حج کا عوض دلایا جائے گا یا نہیں، اس کی تفصیل کا مقام اصطلاح ”غصب“ ہے^(۳)۔



إلا كان له به صدقة“^(۱) (”رکونی مسلمان کوئی، رخت نکاتا ہے یا کوئی کاشت کرتا ہے، پھر اس میں سے پرہ دیا انسان یا جانور کھاتے ہیں تو اس کے سے یہ صدقہ ہوتا ہے“)، اور کبھی یہ وہاب ہوتی ہے جب کہ لوگ اس کے محتاج ہوں، اور کبھی بعض اقسام کے حج ادا کرنا حرام ہوتا ہے مثلاً کوئی ایسا دانہ کاشت کے لئے بویا جو لوگوں کے لئے ضرر رسا ہو جیسے شیش و رنیوں کی کاشت، چونکہ یہ اور اس جیسی شیش ضرر و مفعل حرام و رینعتی ہیں، اور جوٹی کی حرام و رینعتی ہو وہ بھی حرام ہوتی ہے^(۲)۔

بحث کے مقدمات:

۳- فقہاء نے مزارعت، زکاۃ اور غصب کے ابواب میں مخصوص مقدمات پر ”بذر“ سے تعلق تشکیل فرمائی ہے:

چنانچہ مزارعت (کے باب میں گفتگو کا مقام یہ ہے کہ) عقد مزارعت میں اس کی صحت یا فساد کے تعلق سے حج کس کے ذمہ ہوگی، (یہ بحث) ان فقہاء کے رد یک ہے جو مزارعت کا متبار کرتے ہیں جیسے حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ^(۳)، اور زمین میں حج ادا لے سے عقد مزارعت کے لزوم کی بحث میں، اس بابت تفصیل بھی ہے جس کے لئے ”مزارعت“ کی اصطلاح دیکھی جائے^(۴)۔

زکاۃ کے باب میں کاشت کی پیداوار اور اس کے شروط کے مسئلہ

(۱) حدیث صحیح مسلم - کی روایت بخاری (الحج ۳/۵ طبع انتقادی) نے کی ہے۔

(۲) ابن ماجہ ۲/۴۳۳، ۳/۱۶۵، ۱۶۶۔

(۳) ابن ماجہ ۵/۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱

۱۔ ہر کی رائے یہ ہے کہ وضامن نہیں ہوگا، حقیقہ کے رد ایک یہی
زیا، کجج "مفتی پر رائے ہے، "ہر کی رنے مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ
کی ہے۔

اس اختلاف کی بنیاد یہ ہے کہ حاکم (مفتی) لہجہ خاص ہے یہ
لہجہ عام، جن فقہاء نے اسے لہجہ خاص مانا سے ضامن نہیں قرار
دیا (۱)، اور جنہوں نے اسے لہجہ عام مانا جیسے ابو یوسف اور محمد،
اس نے اسے ضامن قرار دیا۔

ان مقامات کی تفصیل کے لئے دیکھی جائیں اصطلاحات:
"اجارہ"، "ضمان"، (۲) "خفارہ" (۳)۔



بذرقہ

تعریف:

۱۔ ہذا رقعۃ کا لفظ بن خالو یہ کہتے ہیں کہ فارسی ہے جسے عربی کا حامد
پہنا دیا گیا ہے، اور کہا گیا ہے کہ یہ میر خالص عربی لفظ ہے۔ اس کا
معنی: خفارہ (مفتیس) ہے۔ یہی جماعت جو تافلہ کے آگے آگے
حفاظت کے سے چلتی ہے۔

اس لفظ کا تافلہ بعض حضرات "ول" سے کرتے ہیں، اور بعض
حضرات "ول" سے، اور کچھ لوگ دونوں حروف سے تلفظ کرتے ہیں۔
یہ لفظ اصطلاحاً بھی اسی معنی میں مستعمل ہے۔ البتہ اس سے منہ
وغیرہ میں نگرانی و حفاظت مرہولی جاتی ہے (۱)۔

جہاں حکم:

۲۔ علماء نے بالاتفاق بذرقہ "خفارہ" (نگرانی) یا حرمت "حفاظت" کو
درست قرار دیا ہے، اور اس پر اہل سنت و جماعت اتفاق کیا ہے۔

اُمیں ضامن قرار دینے میں فقہاء کی ۱۰۰ را میں ہیں، اس اختلاف
کی بنیاد بذرقہ کی تصویر کشی پر ہے کہ آیا یہ اجارہ عام ہے یا اجارہ خاص۔
یہی رائے یہ ہے کہ وہ اس چیز کی قیمت کا ضامن ہوگا جو اس سے
کھو جائے، یہ رائے حنفیہ میں سے امام ابو یوسف اور محمد کی ہے۔

(۱) سنن العرب، المصباح الممیر: لادہ "بذرقہ"، ابن ماجہ ۲۳/۵ طبع
بولا، تہذیب الکام بہامش، فتح البعلی طہاک ۲۸/۲ طبع انجاریہ الکبریٰ
تہذیب عمیرہ ۸۱ طبع اہل سنت، کتاب الخناج ۳۲

(۱) الہدایہ ۳۶۳، البدائع ۲۱۱/۳، الہدایہ ۲۸۰، الہدایہ ۲۸۰، الہدایہ ۲۸۰،
کشاف الخناج ۳۵۵، الہدایہ ۲۸۰، الہدایہ ۲۸۰، الہدایہ ۲۸۰،
(۲) البدائع ۲۱۱، الہدایہ ۲۸۰، الہدایہ ۲۸۰، الہدایہ ۲۸۰،
ابن ماجہ ۲۸۰، الہدایہ ۲۸۰، الہدایہ ۲۸۰، الہدایہ ۲۸۰،
۸۱

(۳) کتب کی رائے ہے کہ اگر خفارہ کسی شخص کا ظہار ہو تو اس پر اجارہ خاص کے
احکام جاری ہونے چاہئیں، اور اگر خفارہ ظہار کا ظہار ہو تو اس پر اس راستہ سے
کدو سے لے کر تمام کاٹوں کے لئے مشترک لہجہ کا علم جاری ہونا چاہئے۔

فارغ ہوا اور بری ہوں۔

اصطلاح میں اگر کسی شخص کا دوسرے کے ذمہ یا اس کے تیس ہذا حق ساقط نہ رہا، یہ کو کہتے ہیں، معاملات اور یوں میں اس کی تعریف آتی مالکی نے یوں کی ہے: اپنے مدیون کے ذمہ سے دین کو ساقط کر دینا اور اس سے ذمہ کو فارغ کر دینا۔

یہ امر قرض خود (ان) نے بری کر دیا ہیں طور کہ چاہے یوں کے ذمہ سے، یوں کو ساقط ذمہ کو فارغ کر دیا تو یہ امت حاصل ہوئی۔ اس طرح بری کرنا یہ امت کے سبب میں سے ایک سبب ہے، یہ امت بھی بری کر دینے سے حاصل ہوتی ہے اور کبھی دوسرے سبب سے، جیسے کہ قرض خود مدیون سے اپنا حق وصول کر لے، ضمان کا سبب، ان کے فعل کے علاوہ کسی دوسرے عامل کی وجہ سے رال ہو جائے۔ اور کبھی اس دونوں ("بر" اور "امت") میں سے ایک لفظ دوسرے کی جگہ استعمال ہوتا ہے، اس لئے کہ ان دونوں کے درمیان اثر و متاثر کا تعلق ہے^(۱)، (دیکھئے: ارد ۱)۔

ب- مبارآة:

۳- مبارآة لغت کی رو سے براءۃ سے مفادلت کا صیغہ ہے، یہ دہ جانب سے براءۃ میں اشتراک کو کہتے ہیں^(۲)، اور یہ لفظ طلع میں شمار ہوتا ہے، اگر رجس کے درمیان مبارآت، نفع ہو تو نکاح سے تعلق رکھنے والے ہر ایک کے دوسرے کے تین حقوق کو ساقط کر دیتی ہے، اس میں تفصیل بھی ہے، اس لفظ کا اکثر استعمال بیوی کا شوہر پر لازم اپنے حقوق کو طلاق کے عوض ساقط کر دینے کے لئے ہوتا

براءۃ

تعریف:

۱- براءۃ لغت میں کسی شئی سے نکل جانے اور اس سے جدا ہو جانے کو کہتے ہیں، اس کی اصل "البرء" ہے جو "القطع" کے معنی میں ہے، پس براءۃ کے معنی تعلق قطع کرنے کے ہوئے، کہا جاتا ہے: "ہرنت من الشیء، وانہرا براءۃ" جب کسی شئی کو اپنی ذات سے دور کر دے اور اس کے اسباب کا شددے، اور "ہرنت من اللہین" دین مجھ سے منقطع ہو گیا اور ہمارے دور میان تعلق نہیں رہا^(۱)۔

براءۃ کا اصطلاحی معنی اس کے لغوی معنی سے الگ نہیں ہے، چنانچہ فقہاء الفاظ طلاق میں "براءۃ" سے جدا ہلی مراد لیتے ہیں، دیون، معاملات، جنایات کے جواب میں چھٹکارا اور بے قصور ہونے کا معنی مراد لیتے ہیں، اور فقہاء کے یہاں بکثرت یہ حملہ ملتا ہے، "الاحل براءۃ اللعۃ" یعنی اصل ذمہ کا فارغ ہونا اور دوسرے کے حق کے ساتھ مشغول نہ ہونا ہے^(۲)۔

متحدتہ غلط:

نک- براءۃ:

۲- براءۃ لغت میں "برئی" سے افعال کا صیغہ ہے، جس کا معنی ہے

(۱) لسان العرب: مادہ "برأ"، فتح القدیر ۳۱۰/۲، المسحور فی القواعد الشرعیہ ۸۱/۲، جوہر لا کیل ۵۲/۲، انصی ۶۵۹/۲۔
(۲) لسان العرب، المصباح مادہ "برئی"۔

(۱) لسان العرب، المصباح مادہ "برأ"، الکلیات فی البقاء ۳۲/۲، الفروق فی اللہ ۳۱/۲، التفسیر قرطبی ۸/۳، التفسیر الرازی ۱۶/۲۱۷۔
(۲) درر الکاشف شرح مکملہ الاحکام ۴۲/۲، اختصار ۳۲/۳، قیو بی ۲۹۳/۲۔

طرح اور غصب برائے مالک مرد و عورت کی مقدار کے بارے میں فریقین میں اختلاف ہو تو مقررہ ہش کا قول معتبر ہوگا اس سے کہ اصل زمرہ مقدار سے بری ہوتا ہے (۱)۔

براءت کے لفظ سے ذمہ کا اوصاف بیان کیا جاتا ہے، اسی سے فقہاء نے سرایت فرمائی ہے کہ انبیاء کا اوصاف براءت کے لفظ سے بیان نہیں ہوتا۔ لہذا یہ کہ براءت سے مراد برائی یا دعویٰ سے بری ہونا ہو (۲)۔

اس کے علاوہ معاملات و حیثیات میں اس قاعدہ کی مختلف فروعات ہیں، ان کی تفصیل ”دعویٰ“ اور ”بیعت“ کے مباحث میں کی گئی ہے۔

۶- پھر براءت ذمہ کے لئے اصل کی طرح دلیل کی ضرورت نہیں ہے، اگر کسی عمل کے درمیان یا کسی معاہدہ کی انجام دہی کی وجہ سے ذمہ مشغول ہو جائے تو اس کی مشغولیت اور ضابطہ کے فرق کے لحاظ سے مختلف اسباب سے اس کی براءت حاصل ہوتی ہے۔

چنانچہ حقوق اللہ کے اندر ذمہ اُتر چنے، پر لایم سوال جیسے زکوٰۃ اور صدقات و ایسے کے ساتھ مشغول ہونے کی ”تنگی“ سے ہی براءت حاصل ہوئی جب تک کہ وہ پیدہ ہوں، اگر ذمہ پرانی عبادت جیسے نماز اور روزہ کے ساتھ مشغول ہو تو ان کی ادائیگی سے اس کی براءت ہوگی، اور اگر وقت نکل جائے تو قضا سے ہوں بشرطیکہ وہ اتنی قلیل ہوں کہ ان کی قضا ممکن ہو، ورنہ تو پھر استغفار سے براءت ہوں اور اس کا معاملہ اللہ کے ذمہ ہوگا۔

حقوق العباد میں اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا مال غصب

ہے (۱) جیسا کہ طلاق اور طلع کے مباحث میں اس کی وضاحت ہے۔ پس براءت براءت کے مقابلہ زیادہ خاص ہے۔

ج- استنباط:

۴- اعتبار کا دعویٰ معنی براءت طلب کرنا ہے، شرعاً اس کا استعمال وہ محض میں ہوتا ہے:

اول: طہارت میں گندگی سے دونوں مخرجوں (نجاست نکلنے کی جگہ) کی نظافت کے معنی میں۔

دوم: نسب میں، عورت کا اصل ”رہبر“ کے ماہر منویہ سے طلب براءت کے معنی میں، جیسا کہ فقہاء اس معنی کے لئے اعتبار رحم کا لفظ استعمال کرتے ہیں (۲)۔

جماعت حکم:

۵- براءت آدمی کی اصل حالت ہے، ہر شخص اس حال میں پیدا ہوتا ہے کہ اس کا ذمہ بری ہوتا ہے، اور بعد میں انجام دئے گئے معاملات اور اہل اس سے ذمہ مشغول ہوتا ہے تو اس اصل کے خلاف جو شخص دعویٰ کرے گا اس سے اس دعویٰ پر دلیل طلب کی جائے گی، لہذا اگر کوئی شخص کسی دوسرے پر کسی حق کا دعویٰ کرے تو مدعا علیہ کا قول معتبر ہوگا، کیونکہ اس کا قول اصل کے موافق ہے، ”برہانی“ سے ذمہ طلب کیا جائے گا، کیونکہ وہ اصل کے خلاف دعویٰ کر رہا ہے، اگر وہ بینہ کے درمیان دعویٰ ثابت نہ کر سکے تو فقہی قاعدہ: ”اصل برائت ہے“ کا اعتبار کرتے ہوئے مدعا علیہ کے بری ہونے کا فیصلہ کیا جائے گا، اسی

(۱) ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۶۰، اختیار ص ۱۶۰، قلیوبی ص ۱۰۳، انہی ص ۵۸/۷، ج ۲ ص ۶۶۔

(۲) سنن النسائي ص ۱۶۰، ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۰، ص ۲۳۹، جوہر و الکلیل ص ۹۳، حاشیہ قلیوبی ص ۵۸، انہی ص ۱۶۱، ص ۵۱۲۔

(۱) لا شاہ مظاہر ابن کیم ص ۵۹، للسیوطی ص ۳۵، انوار ابن العربیہ ص ۳۰، ص ۳۰

(۲) ابن ماجہ ج ۱ ص ۷۲، ص ۷۱، حاشیہ قلیوبی ص ۳۰، شرح نسائی ص ۲۱، دولت ص ۵۲۱۔

بری ہو جائے گا، اسی طرح اگر کسی دوسری وجہ سے سبب ضام زائل ہو جائے، مثلاً کوئی شخص بیع کے ضمن (سامان کی قیمت) کا کفیل ہو، بیع ہی فسخ ہو جائے (تو کفیل بری ہو جائے گا)، اس لئے کہ اصل شخص کی برائت کفیل کی برائت کا موجب ہوتی ہے۔^(۱)

اس کی تفصیل اصطلاح ”کفالت“ میں دیکھی جائے۔

لفظ برائت کا ایک اور استعمال بمعنی باطل عقائد و مذاہب سے دوری، ملاقاتی کے لئے ہوتا ہے، جیسے کوئی شخص اپنے اسلام کا علان کرے تو اس سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ دین اسلام کے مخالف مذاہب اور عقیدہ سے بری ہونے کا اقرار کرے^(۲)، اس کی تفصیل اصطلاح ”اسلام“ میں دیکھی جائے۔

بحث کے مقامات:

۹- فقہاء نے برائت پر بحث دعویٰ اور بیعت کے ہواب میں کی ہے، کفالت کی بحث میں کفیل کے ذمہ کی برائت کا تذکرہ کیا جاتا ہے، حوالہ میں بیان ہوتا ہے کہ حوالہ مقروض کے ذمہ کی برائت کا موجب ہوتا ہے، بیوت میں فقہاء فرماتے ہیں: بالغ کی طرف سے عیوب سے بیع کے بری ہونے کی شرط خیار کے سقوط اور عقد کے لزوم کا سبب ہے، جیسا کہ اس کا تذکرہ امرام اور اس کے آثار یعنی برائت استیفاء اور برائت اسقاط کے باب میں فقہاء کرتے ہیں۔

کر لے یا، سے ضائع کر دے تو برائت کا حصول ضمان سے ہوگا، ضمان یہ ہے کہ اگر عین ثمن موجود نہ ہو، سے برائت لیا جائے، یا اگر مثلی ہو تو اس کا مثل، اور ذمت التیم ہو تو اس کی قیمت دی جائے^(۱)، ان مسائل کی تفصیل کے لئے اکتاف، غصب، ضمان کی اصطلاحات دیکھی جائیں۔

اسی طرح برائت یوں بھی حاصل ہو جاتی ہے کہ صلاب حق حق کی اسٹی یہ ہمسایہ کے بغیر اس کو بری کرے، اس کی جیہ فقہاء، ارام برائت اسقاط یا امرام اسقاط سے کرتے ہیں^(۲)، اس کی تفصیل اصطلاح ”امر“ میں دیکھی جائے۔

۷- اس کے علاوہ برائت کا حصول ہذا اوقات ایک ذمہ سے دوسرے ذمہ کی طرف ضمان کے منتقل ہو جائے سے ہوتا ہے جیسا کہ حوالہ میں ہے کہ اگر مقرر میں قرض حوالہ کا حق ہی تیسرے شخص (محال علیہ) کی طرف محول کر دیا، اور عقد مکمل ہو یا تو محیل (مقرر میں) کا ذمہ دین سے بری ہو جائے گا، اور اگر اس کا کوئی نہیں ہو تو نہیں کا ذمہ بھی بری ہو جائے گا، اس لئے کہ دین محال علیہ (جس کی طرف منتقل کیا گیا ہے) کے ذمہ کی طرف منتقل ہو گیا، اب اگر محال علیہ سے ہمدلی دیا رہو جائے^(۳)، کو، یں پھر محیل کے ذمہ کی طرف لوٹ آئے گا، اس مسئلہ میں اختلاف بھی ہے، (دیکھیے: اصطلاح حوالہ)۔

۸- دیکھی برائت ضمان حاصل ہو جاتی ہے جیسا کہ کفالت میں ہے، اس طرح کہ اگر مقروض کی برائت اور ایگی قرض کی وجہ سے یا قرض خود کے بری کر دے کی وجہ سے حاصل ہو جاتی ہے تو نہیں کا ذمہ بھی

(۱) مجلۃ الأحکام الشرعیۃ، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶

فتیبا، برام بر اجم وغیرہ خصال اذات پر تنگ و ضو، غسل و رخصت
اذات کے تحت کرتے ہیں (۱)۔

براجم

تعریف:

۱- برجم لغت میں برجمتہ کی جمع ہے یہ انگلیوں کی پشت پر جوڑوں اور
مٹھوں کو کہتے ہیں، جن میں میل پکیل جمع ہو جاتی ہے۔
اس لفظ کا اصطلاحی معنی بغوی معنی سے ملاحظہ نہیں ہے (۱)۔

جمال حکم:

۲- طہارت یعنی وضو، غسل وغیرہ میں برجم کا جہا مندوب
ہے (۲)، رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے: "عشر من المطرة
وعند منہا غسل البراجم" (۳) (دس اموات میں سے
میں برجم پے ن میں غسل برجم کو بھی شمار کیا)۔
برجم کے حکم میں دو ترم مقامات آتے ہیں جن میں عاۓ میل
پکیل جمع ہو جاتی ہے، جیسے کان، ذاک، مامن، مردن کے ایسے غیر
مقامات۔

یہ حکم اس صورت میں ہے جب میل پانی کو کمال تک پہنچنے سے
مانع نہ ہے، اگر کمال تک پانی کے پہنچنے میں دو رکعات بنے تو فی اصل
اس کا زالہ جب پہنچا کہ طہارت میں وضو تک پانی پہنچے۔

(۱) اصطلاح سان العرب، مادۃ "برجم"۔

(۲) شرح مسلم بیرونی ص ۱۵۰ طبع دارالحدیث علیہ السلام ۸۰ طبع انتقادی۔

(۳) حدیث: "عشر من المطرة" کی روایت مسلم (۱/۲۳۳ طبع مجلس)
سے کی ہے۔

(۱) حاشیہ الخطاوی علی رتقی الفلاح ص ۲۰۰ معنی ۸۰ طبع حواہی حاشیہ
الدوسری ۸۹ طبع دارالحدیث علیہ السلام ۵۰-۸۹ طبع لاہور، معنی
الحدود ۸۰ طبع انتقادی۔

کے لئے کرتے تھے۔ پھر دونوں میں قربت کی وجہ سے انس سے خارج ہونے والی نجاست کو غاص کہا جانے لگا۔^(۱)
یہ لفظ اس معنی میں براز (باز کے زیر کے ساتھ) سے کنایتاً خلالت میں متعلق ہو جاتا ہے، اس طور پر کہ ہر دو الفاظ سے غصہ کے خارج ہونے والے فضائیات مراد ہوتے ہیں۔

براز

تعریف:

۱- براز (زیر کے ساتھ) لغت کی رو سے "سجی نضاً کا نام ہے، اور کنایتاً سے نضاً، حاجت کے معنی میں ہوتے ہیں، جیسا کہ اس سے غصہ، (ہیت لگا،) بھی مراد لیتے ہیں، اس لئے کہ لوگ نضاً حاجت کے لئے لوگوں سے خالی مقامات میں نکل جاتے تھے، کہا جاتا ہے: "ہوز" جب براز یعنی پاخانہ کے لئے نطے، اور "تھوز" الرجل" جب حاجت کے لئے براز کی طرف نطے۔

یہ لفظ حرف باء کے زیر کے ساتھ "جنگ میں مہارزت" کا مصدر ہے، اور اس سے بھی پاخانہ کے لئے کنایہ کیا جاتا ہے^(۱)۔

صدا، حی معنی میں یہ لفظ کنائی معنی سے خارج نہیں ہے، کیونکہ یہ غذائی فضائیات یعنی سب عادت خارج ہونے والی نجاست (پاخانہ) کو کہتے ہیں۔

متحدہ الفاظ:

نفس - ناطق:

۲- ناطق اصل میں زمین کے نشیبی حصہ کو کہتے ہیں، اس کی جمع - یطان اور غوطہ ہے، اسی مفہوم میں "غوطہ ذشق" کہا جاتا ہے، عرب اس قسم کے مقامات کا قصد لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھ کر نضاً حاجت

(لسان العرب: مادة ہوز)

ب- بول:

۳- بول: "ابول" کا واحد ہے، کہا جاتا ہے: "ہال الإنسان والمداہنة، یبول بولاً ومبالاً" جب انسان یا جانور پیٹا ب کرے، ایسا کرنے والا "باکل" کہلاتا ہے، پھر بول کا استعمال عین کے لئے یعنی اگلی شرم گاہ سے نکلنے والے پانی کے لئے ہونے لگا، اس کی جمع "ابول" ہے^(۲)۔

اس معنی میں یہ لفظ بھی "برز" (زیر کے ساتھ) کے حکم میں ہے، اس بنا پر کہ دونوں نجاست ہیں۔ رچہ دونوں کے خارج (نکلنے کی مراد) ہوتی ہیں۔

ج- نجاست:

۴- نجاست لغت میں ہر گندگی کو کہا جاتا ہے^(۳)، اصطلاح میں یہ ایسا عکس و صف ہے جو نجاست والے شخص کی نماز وغیرہ کے جواز سے رکاوٹ بنتا ہے^(۴)۔

اس معنی میں یہ لفظ براز (زیر کے ساتھ) کے کنائی معنی سے زیادہ عام ہے کہ یہ ہر دوسری نجاستوں جیسے خون، پیٹا ب،

(۱) الجامع لاحکام القرآن المرقوم ۲۲۰ طبع دارالکتب ۱۹۳۷ء

(۲) لسان العرب، المصباح المہیر: مادة بول

(۳) لسان العرب، المصباح المہیر: مادة نجس

(۴) المشرح المکیر للردیہ ۳۲۱

کے باوجود اگر سے گرم کرنے کا سامان نہ ہو اور نہ رکاوٹ پیشہ ہو تو حدیث اصغر اور حدیث کبیر سے تیمم کو مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ نے جائز قرار دیا ہے۔ اور یہی حنفیہ کی بھی ایک رائے ہے، اور حنفیہ نے اپنے مشہور قول میں حدیث کبیر سے تیمم کو جائز قرار دیا ہے نہ کہ حدیث اصغر سے۔ چونکہ حدیث اصغر میں عموماً نہ رکاوٹ نہیں ہوتا بین ارض و کا تحقیق ہو جائے تو اس میں بھی بالاتفاق تیمم جائز ہے۔ جیسا کہ بن عابدین نے تحقیق کی ہے۔ ورنہ مانتے ہیں اس لئے کہ اس میں حرج کے اندر کرنے کی ہریت ہے اور یہی متواتر کا خلاہ اتفاق بھی ہے۔ مالکیہ نے سخت سردی کی وجہ سے جو پانی کو سخت کر دے، اگر صحت مند تعیم یا مسکن کو پانی کی تلاش اور اس کے گرم کرنے میں نماز کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کو درست قرار دیا ہے^(۱)۔

ب۔ جمعہ اور جماعت کی نماز کے سلسلہ میں: فقہاء نے سخت سردی میں جمعہ کی نماز سے درجن یا رات میں نماز جماعت سے پیچھے رہ جانے کو درست قرار دیا ہے^(۲)۔

ج۔ نمازوں کو جمع کرنے کے سلسلہ میں: مالکیہ نے اجازت دی ہے، اور یہی حنابلہ کی ایک رائے ہے کہ سخت سردی میں جو نو سواری پڑی ہو یا پڑنے کا اندیشہ ہو صرف مغرب، عشاء کی نمازوں میں جمع تقدیم کی جاسکتی ہے۔

شافعیہ سے ظہر بخیر میں، مغرب، عشاء میں چند اہل کے ساتھ جو اپنے مقام پر یا بھونپیں، نماز جمع کرنے کی اجازت دی ہے۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۵۶/۱ طبع بیروت، جامعۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع انجلی، قلیوبی وغیرہ ص ۶۷۲ طبع انجلی، ص ۶۷۲ طبع المباحث۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۵۶/۱ طبع بیروت، جامعۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع انجلی، قلیوبی وغیرہ ص ۶۷۲ طبع انجلی، ص ۶۷۲ طبع المباحث۔

حنفیہ نے سردی میں نمازوں میں جمع کرنے کو خواہ جمع تقدیم ہو یا جمع تاخیر منع کیا ہے، ان کے نزدیک صرف دو مقامات مزدلفہ و عرفہ میں جمع بین اصلاحتین کی اجازت منحصر ہے^(۱)۔

۱۔ حدیث: "و تعزیرات کے سلسلہ میں: حنفیہ، مالکیہ اور شافعیہ نے فی اجماع سخت سردی میں قتل کے علاوہ دوسرے حدود و تعزیرات کو نافذ کرنے سے روکا ہے، اس لئے کہ یہ باعث عبرت نہیں، بلکہ باعث ملامت ہے^(۲)۔

۲۔ نماز کے سلسلہ میں: حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ نے مکمل ہوئی بعدی زمین پر نماز پڑھتے ہوئے غلامہ کے پیچ پر سجدہ کو ضرورتاً جائز قرار دیا ہے^(۳)۔

بُرد

بُرد یعنی "میدان"۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۵۶/۱ طبع بیروت، جامعۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع انجلی، قلیوبی وغیرہ ص ۶۷۲ طبع انجلی، ص ۶۷۲ طبع المباحث۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۵۶/۱ طبع بیروت، جامعۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع انجلی، قلیوبی وغیرہ ص ۶۷۲ طبع انجلی، ص ۶۷۲ طبع المباحث۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۵۶/۱ طبع بیروت، جامعۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع انجلی، قلیوبی وغیرہ ص ۶۷۲ طبع انجلی، ص ۶۷۲ طبع المباحث۔

مقدار ایک صاٹ ہے اور خفیہ کے رد ایک نصف صاٹ ہے، اس کی تحصیل صدقہ انظر کی اصطلاح میں دیکھی جائے۔

اگر گیسوں میں تجارت کی نیت کی گئی ہو تو عرض (تجارت کے سامان) کی طرح اس کی قیمت لگائی جائے گی، ورنہ عرض کی مانند ہی اس کی زکاة بھی لگائی جائے گی، اس کی تحصیل زکاة کی اصطلاح میں ہے۔

گیسوں کا شمار قیمت رکھنے والے ان موبل میں ہوتا ہے جن میں بیع، ہبہ اور سلم درست ہے، اگر اسے گیسوں کے ہی عوض فروخت کیا جائے تو اس میں ربا کا حکم جاری ہوگا، لہذا اس میں برہمہری نقد ورنہ قرض کی شرط ہوگی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "الذهب بالذهب، والفضة بالفضة، والبر بالبر" (۱) (سونا سونا کے عوض، چاندی چاندی کے عوض اور گیسوں گیسوں کے عوض)۔

گیسوں کی "بیع محاذ" فی الحکمہ درست نہیں، بلکہ یہ ہے کہ دلی میں رہتے ہوئے گیسوں کو ہی جیسے گیسوں سے بیچا جائے، خواہ اندازہ سے ہو، ورنہ "بیع محاذ" جائز ہے، یعنی بدو صراح سے پہلے جب کہ چھٹی ہی بیفروخت لیا جائے، اس میں بعض ضعیف کا اختلاف ہے (۲)۔ اس کی تحصیل بیع، ربا، و ممنوع بیع کی اصطلاحات میں دیکھی جائے۔

(۱) جامع المطاوع علی مرتب الاصلاح ص ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲،

شروع، فساد کی طرف میان اور معاصی میں طوٹ ہونے کو کہتے ہیں،
یہ شہرہ زانی کے لئے جامع لفظ ہے (۱)۔

اجمانی حکم:

۲- شہرہ سے نصوص شریعت میں نیک حکم، اور اس کی ترغیب دی گئی
ہے "ب" ایسی خصلت ہے جو خیر کا جامع اور اطاعت گذری اور
معصیت سے دوری پر آمادہ کرنے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُولُوا وَخَوْفُكُمْ قَبْلِ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ، وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ
دَوِي الْقَرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَاتَى السَّبِيلَ
وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ
وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ
وَالضَّرَاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ
هُمُ الْمُتَّقُونَ" (۲) (طاعت یہ نہیں ہے کہ تم پہلے مشرق یا مغرب
کی طرف پیچھے یا آگے، بلکہ طاعت یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ اور قیامت
کے دن ہر فرشتوں، کتاب اور پیغمبروں پر بیعت لائے، اور اس کی
محبت میں مال صرف کرتے، قربت، ریں، رقیبوں، یتیموں اور
راویہ میں اور مساکینوں پر "زکوٰۃ" کے "زکوٰۃ" دے، اور اپنی
پابندی کرتے اور زکوٰۃ "زکوٰۃ" دے اور اپنے مدد میں کو چھوڑنے والے
جب کہ مددہ کر چکے ہوں اور نیک میں اور بیماری میں، اور مرضی کے
وقت صبر کرنے والے ایسی لوگ ہیں، جو سچے ہرے اور یہی لوگ تو
متقی ہیں)۔

بجز

تعریف:

۱- لغت میں لفظ "ب" سچائی، صحت، صلہ رحمی، اصلاح، اور لوگوں
کے ساتھ احسان میں توسیع کے معانی میں آتا ہے، کہا جاتا ہے: "بہر
یہ" جب صالح ہو جائے، اور "بہر فی یمنہ" جب وہ قسم پر قائم
رہے، صحت نہ ہو، "بہر" صادق شخص کو کہتے ہیں، "وآخر اللہ الصبح
وبہ" اللہ نے حج قبول کر لیا، "بہر" نرمانی کی ضد ہے، "مہرۃ" بھی
اسی معنی میں ہے، "وہودت والدی" میں نے والدین کے ساتھ صلہ
رحمی کی۔

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں ایک نام "البِرُّ" ہے، یعنی وہ اپنے
اولیاء کے ساتھ وعدہ میں صادق ہے (۱)۔

فقہاء کے نزدیک اس لفظ کا استعمال اس کے لغوی معنی سے خارج
نہیں ہے، فقہاء کے نزدیک یہ ایسا جامع لفظ ہے جس کا اطلاق نہ
کے کام پر ہوتا ہے، اس سے مراد لوگوں کے ساتھ حسن سلوک، صلہ رحمی
اور صداقت، اور خالق کے احکام کی بجا آوری اور ممنوعات سے
اجتناب کے ذریعہ اخلاق حسنہ سے آراستہ ہونا ہے۔

یہی طرح مطلقاً اس لفظ کو بول کر گناہوں سے پاک دائمی عمل مراد
یا جاتا ہے۔

اس کے بالمتقابل مجرور اور گناہ ہے، اس لئے کہ مجرورین سے

(۱) فتح الباری ۱۰/۵۰۸، الصحیح لمبارکی ۱۸/۵۵۳

(۲) سورہ بقرہ ۱۷۷

(۳) لیس العربیۃ "بہر" تہذیب الاسلام ۲۳/۲۳

حضرت نواس بن سمعان کی حدیث ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور نساد کے بارے میں پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”البر حسن الخلق، والإثم ما حاك في نفسك، وكرهت أن يطلع عليه الناس“^(۱) (بر (نیکی) حسن اخلاق کا نام ہے اور اثم (گناہ) وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تم کو پسند نہ ہو)۔

امام نووی اپنی شرح مسلم میں فرماتے ہیں: معاذ فرماتے ہیں: یہ صدر حق کے معنی میں ہوتا ہے، اور لطف و نیکی جس سحت و برکت اس کے معنی میں ہوتا ہے، اور اطاعت کے معنی میں ہوتا ہے، یہی امور حسن اخلاق کا مجموعہ ہیں، اور ”تمہارے دل میں کھٹکے“ کا مطلب ہے کہ تحریک مبرا ہو، انشراح نہ ہو، اس سے دل میں شک اور اس کے نساد ہونے کا خوف ہو^(۲)۔

یہ کے ساتھ بہت سارے احکام متعلق ہیں، بعض درج ذیل ہیں:

والدین کے ساتھ حسن سلوک:

۳۔ الوالدین کا معنی والدین کی اطاعت، ان کے ساتھ صلہ رحمی، ان کی عدم ملامت، ان کے ساتھ احسان اور ساتھ ہی ان کی خواہش کی تکمیل کر کے انہیں خوش کرنا ہے بشرطیکہ نساد نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا نساد ہے: ”وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا لِيَاثَافَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا“^(۳) (اور تیرے پروردگار نے حکم دے رکھا ہے کہ بجز اسی (ایک رب) کے اور کسی کی پرستش نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک رکھنا)۔

تفسیر قرطبی میں ہے^(۱) کہ ”یہ“ خیر کا جامع نام ہے، وہ فرماتے ہیں: تقدیر کلام یوں ہے: ”وَلَكِنَّ الْبِرَّ مِمَّا مِّنَ آمْرِ“ (لیکن نیکی اس شخص کی نیکی ہے جو یہاں لائے)، یا تقدیر یوں ہے: ”وَلَكِنَّ الْبِرَّ مِمَّا مِّنَ آمْرِ“ (لیکن نیکی والا وہ ہے جو یہاں لائے)، وہ اس لئے کہ جب بنی اسرائیل نے مدینہ ہجرت فرمائی، فرائض کا حکم ہو، قبیلہ کعبہ کی طرف سر دیا، حد و متعین ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ ہیئت مارل فرمائی اس سے معلوم ہو، کہ نیکی صرف نماز میں ہی نہیں ہے بلکہ اللہ پر یہاں لائے، و آخر آیت تک بیان ہوئے، ملی فیہ کی جامع صفات میں ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ“^(۲) (ایک دوسرے کی مدد نیکی و تقویٰ میں کرتے رہو، اور نساد، دریاہی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو)۔

مادری کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے نیکی میں تعاون کی دعوت دی ہے، اور سے تقویٰ کے ساتھ جوتا، اس لئے کہ تقویٰ میں اللہ کی رضا ہے، اور نیکی میں لوگوں کی رضا ہے، اور جس سے اللہ کی رضا، لوگوں کی رضا کو کٹھا کر لیا اس کی سعادت مکمل ہوئی، برکت عام ہوئی۔

بن خویزمند کہتے ہیں: نیکی، تقویٰ پر تعاون مختلف شعبوں سے ہوتا ہے، جس عام کی مدد دہی ہے کہ اپنے علم سے لوگوں کا تعاون کرے، اور نہیں تعلیم دے، والد اور اپنی وصیت سے ان کا تعاون کرے، شجاعت مند اپنی شجاعت سے اللہ کی راہ میں تعاون کرے، و مسدات یک ہاتھ کی مانند ایک دوسرے کا تعاون کرنے والے ہوں^(۳)۔

(۱) حدیث نواس بن سمعان: قال سألت رسول اللہ ﷺ عن
روایت مسلم (۳۸۰ طبع اعلیٰ) نے کی ہے
(۲) انووی علی مسلم ۱/۱۱۱
(۳) سورہ بقرہ ۱۷۷

(۱) تفسیر القرطبی ۳/۳۳۸
(۲) سورہ مائدہ ۲۰
(۳) تفسیر القرطبی ۳/۳۶۶

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ، حَتَّى إِذَا قَرِغَ مِنْهُمْ، قَامَتِ الرُّوحُ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَانِدِ بِكَ مِنَ الْفَطِيئَةِ، قَالَ بَعَم، أَمَا تَرَوْنَ أَنَّ أَصْلَ مِنْ وَصَدِكَ، وَأَقْطَعَ مِنْ فُطْعِكَ؟“ قَالَتْ بَلَى، قَالَ فَبَدَا لَكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُرْءُ وَأَنَّ شَنْتُمْ ﴿لَقَدْ لَعْنَهُ عَسِيْمٌ إِنْ قَوْلُهُمْ أَنْ تَقْسَلُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ، أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ﴾“^(۱) (اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا، جب اس سے قارغ ہو گیا تو رحم کھڑا ہوا اور عرض کیا: یہ قطع رحمی سے آپ کی پناہ طلب کرنے والے کا مقام ہے، اللہ نے فرمایا: ہاں، کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ میں اس کو جوڑوں جو تم کو جوڑے، اور اس کو قطع کروں جو تم کو قطع کرے، اس نے کہا: ہاں کیوں نہیں، اللہ نے فرمایا: تو تمہارے لیے یہی فیصلہ ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گر چاہو تو پناہ: ”لَقَدْ لَعْنَهُمُ إِنْ قَوْلُهُمْ أَنْ تَقْسَلُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ، أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ“ (اگر تم سارہ کش رہو تو یہ تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دنیا میں سہا مچا دو گے، اور آپس میں قطع قرابت کر لو گے، یہی لوگ تو ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے سو انہیں بہر اور یا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔)

یہ نصیحتیں ولادت رتی ہیں کہ صدر رحمی، حسن سلوک، جب ہیں، اور قطع رحمی دنیا میں حرام ہے، عین اس کے مختلف درجات ہیں جن میں بعض درجات بعض سے بلند ہیں، سب سے اونچی درجہ قطع تحقیق کو چھوڑنا ہے، اور اسامی حکام کے رعبہ صدر رحمی ہے۔

(۱) سورہ محمد ۲۲، ۲۳۔ (۲) سورہ محمد ۲۲، ۲۳۔ (۳) سورہ محمد ۲۲، ۲۳۔

(۱) سورہ محمد ۲۲، ۲۳۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے فرمایا: ”الصَّلَاةُ عَلَى وَفْيِهَا، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: بِرُ الْوَالِدَيْنِ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“^(۱) (بوقت پر نماز، میں نے پوچھا: پھر کون سا عمل؟ فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک، میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد۔)

یہ نصیحتیں بتاتی ہیں کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کی تعظیم واجب ہے، والدین کے حقوق اور ان کی فرمانبرداری سے متعلق تفصیل کے لیے اصطلاح ”بر الوالدین“ دیکھیں جائے۔

بر الوالدین (صدر رحمی):

۴۔ بر الوالدین کا معنی ان کے ساتھ صدر رحمی، حسن سلوک، احوال کی تحقیق، برہنہ ریت کی تکمیل اور بخواری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْأَجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْحَارِ الْخُسْبِ وَالصَّاحِبِ بِالْخُسْبِ وَأَبْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ“^(۲) (اللہ کی عبادت کر، اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کر، اور حسن سلوک رکھو والدین کے ساتھ اور قرابت داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور پاس والے پناہی اور اور لے پر وہی ورہم مجلس اور راو گیر کے ساتھ اور جو تمہاری ملک میں ہے ان کے ساتھ)۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے فرماتے ہیں (۳): رسول

(۱) حدیث عبداللہ بن مسعود: ”سألت رسول الله ﷺ ...“ کی روایت بخاری، رتبہ طبع انتہی، اللہ مسلم (۱۰۰ طبع کتب) نے کی ہے۔

(۲) سورہ بقرہ ۱۷۶۔

(۳) حدیث ۳۰۰۰، ابن اللہ تعالیٰ خلق الخلق، کی روایت بخاری (۱۰۰ طبع)

اس طرح ہوں گے۔ آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی اور ورمیائی انگلی سے اشارہ فرمایا اور دونوں کے درمیان کشادگی فرمائی۔
 حضرت ابو یوسف کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الساعي على الأرملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله، وأحسبه قال: وكالقائم الذي لا يقتر، وكالصائم الذي لا يعطر"^(۱) (یواؤں اور مسکین کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے، (روای کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس نمازی کی طرح ہے جو (ماز سے) تنکٹا نہیں، اور اس روزہ کی طرح ہے جو (روزہ سے) انحصار میں نہ رہتا۔)

حج مبرور:

۶- حج مبرور: حج مقبول ہے جس میں نہ کوئی ناکاہ ہو نہ ریا (۲)۔
 حضرت ابو یوسف کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما، والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة"^(۳) (ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے لئے کفارہ ہے، اور حج مبرور کی جزا تو صرف جنت ہے)۔
 تفصیل کے لئے اصطلاح "حج" دیکھی جائے۔

نق مبرور:

۷- نق مبرور: ذریعہ فراموشی ہے جس میں نہ اھوک ہو نہ خیریت۔

(۱) حدیث ۳۴۵۱ الساعي على الأرملة... کی روایت بخاری (۲) ۲۳۷/۱ طبع انتقید اور مسلم (۲۲۸۶/۳ طبع ۱۹۸۱) نے کی ہے۔
 (۲) فتح الباری ۸/۷۷
 (۳) حدیث ۳۴۵۱ العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما... کی روایت بخاری (۲) ۲۳۷/۱ طبع انتقید اور مسلم (۲۲۸۶/۳ طبع ۱۹۸۱) نے کی ہے۔

ضہورت اور استطاعت کے فرق سے یہ درجات بھی مختلف ہوتے رہتے ہیں، بعض درجات واجب ہوتے ہیں اور بعض تنہا، بہن کسی نے کچھ صدقہ کی، پوری صدقہ نہیں کی تو اسے طاع رحم نہیں کہا جائے گا، اور اگر اس حد میں کوتاہی کی جس کی وہ استطاعت رکھتا ہے، اور جو اسے کرنا چاہئے تو اسے صدقہ کی کرنے والا نہیں کہا جائے گا^(۱)۔

وہ لوگ جن سے صلہ رحمی واجب اور قطع رحمی حرام ہے، دورشتے ہیں جو انسان کے اصول کی جانب سے ہوں جیسے والد، والدہ، اور ان سے بہن، وراثت کے فروغ کی جہت سے ہوں جیسے بیٹے، بنیاں اور ان سے بیٹے، وراثت کے جہتوں سے متصل رشتے جیسے بھائی، سہیلی، چچا، چچا بھائی، ماسوں، خالہ، مرن کی، ملازمین سے گہرا رشتہ رکھنے والے لوگ^(۲)۔

تفصیل کے لئے اصطلاح "أرحام" دیکھی جائے۔

قییموں، ضعیفوں اور غریبوں کے ساتھ برہ:

۵- قییموں، ضعیفوں اور غریبوں کے ساتھ برہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے، ان کے معاملات، ان کے حقوق پورے کئے جائیں، ضائع نہ کئے جائیں، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اما وكافل اليتيم في الجنة هكدا، وانشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما"^(۳) (میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں

(۱) دلیل لافکین ۳۶۷۔

(۲) السنن علی مسلم ۶/۲۔

(۳) حدیث سہل بن سعدؓ کا وكافل اليتيم هكدا... کی روایت بخاری (۱) ۲۳۷/۱ طبع انتقید اور مسلم (۲۲۸۶/۳ طبع ۱۹۸۱) نے کی ہے۔

اور اگر کسی نفل کے ترک کی قسم کھانی تو یہی یحییٰ مکرہ ہے، اس کو پورا کرنا بھی مکرہ ہے، مسنون ہے کہ سے توڑ دے۔
اور اگر کسی مباح نفل پر قسم کھائی تو ایسی قسم کا توڑنا بھی مباح ہے (۱)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ لِرَأْيِكَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَاتِ الْذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرْ عَنْ يَمِينِكَ“ (۲) (اگر تم نے کسی قسم پر حلف کیا پھر اس کے برعکس کو اس سے بہتر سمجھا تو جو بہتر ہے، وہ توڑو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو)۔
تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”ایمان“۔



حضرت ابو بردہ بن نیار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی کمائی سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ“ (۱) (آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر بیع مبرور)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”بیع“۔

برایمیں (قسم پوری کرنا):

۸۔ ”برایمیں“ کا معنی ہے کہ اپنی قسم میں چاہوں پس جس چیز پر قسم کھاؤں اس کو پورا کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَا تَقْضُوا الْآيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَعْمَلُونَ“ (۲)
(اور قسموں کو بعد ان کے استحقاق کے مت توڑ دو اور انہیں ایک تم اللہ کو کواو بنا چکے ہو بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو)۔

واجب عمل کے کرنے یا حرام کے ترک پر کھائی گئی قسم کو پورا کرنا واجب ہے، یہی صورت میں نہیں حالت ہوئی جس کو اس طرح پورا کرنا ضروری ہے کہ جس چیز پر قسم کھانی ہے اس کی پابندی کرے اور اس قسم کو توڑنا حرام ہے۔

نرسی واجب کے ترک یا سی حرام کام کے کرے کی قسم کھانی تو یہ یحییٰ معصیت ہے، اور اس کا توڑنا واجب ہے۔
اگر کسی نفل کام مثلاً نفل نماز یا نفل صدقہ کی قسم کھانی تو قسم کی پابندی مستحب ہے، اور اس کی مخالفت مکرہ ہے۔

(۱) روایت ابی بردہ بن نیار، ۴۰۴، المصنف ۹/۳۳۹۔

(۲) سورۃ ۵: ۱۰۸ حلف علی یمن۔۔۔ ”کی روایت بخاری (صحیح)۔
۶۰۸/ طبع المستقیم اور مسلم (۳/ ۱۲۷۳ طبع المکتب) نے کی ہے، لفظ بخاری کے ہیں۔

(۱) حدیث ابی بردہ بن نیار ”مثل رسول اللہ ﷺ ای الکسب الفضل۔۔۔“ کی روایت طبرانی نے الاوسط اور الکبیر میں کی ہے اس کے رجال ثقہ ہیں (مجمع المروءات ۱۱/ ۳۱۱ طبع المکتب)۔
(۲) سورہ نحل ۹۰۔

یہی رشتہ، اگر کو یہ حق حاصل ہوتا ہو^(۱)۔

شرعی حکم:

۲- اسلام نے والدین کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے، یہ کہ فرماتا: "اری اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو فضل نیویں میں شمار کیا ہے۔ ان کی مافرمائی سے روکا ہے اور اس کی سخت ترین مذمت دی ہے۔ جیسا کہ رتج، "عل حکم تر آئی میں وارد ہوا ہے: "وَقَصِي رُئُكَ اَنْ لَا تَعْلُوا الْاَيْتَاهُ وَمَالُوا الدِّينَ اِحْسَانًا، اِنَّمَا يَنْفَعُ عِنْدَكَ الْكِبَرُ اِحْسَانًا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اَفْ وَلَا تَهْزُهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَانْخَضْ لَّهُمَا جَنَاحَ الدَّلِّ مِنَ الرُّحْمَةِ وَقُلْ رُبُّهُمَا اَرْحَمُهُمَا كَمَا رُبَّاسِي صَغِيرًا" (۲) (۳) اور تیرے پروردگار نے حکم دے رکھا ہے کہ بجز اسی (یک رب) کے اور کسی کی پرستش نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک رکھنا، اگر وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں ان دونوں میں سے ایک یہ وہ دونوں تو تو ان سے ہوں بھی نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے ادب کے ساتھ بات چیت کرنا اور ان کے سامنے محبت سے کھڑے کے ساتھ جھکے رہنا اور کہتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان پر رحمت فرما جیسا کہ انہوں نے تجھے بچپن میں پالا، پرورش کی، اس میں اللہ بھی نہ متناہی نے اپنی عبادت اور توحید کا حکم دیا، اور اس کے ساتھ والدین کی فرمانبرداری کا ذکر فرمایا، آیت میں لفظ "تقصی" کا معنی یہاں پر حکم دینا ہے۔ مری قرآن اور احادیث میں کہا ہے۔

اسی طرح والدین کے شکر کو اپنے شکر کے ساتھ جوڑتے ہوئے فرمایا: "اَنْ اَشْكُرْ لِيْ وَلَوْ اَلَدِيْكَ اِلٰی الْمَصِيْرُ" (۴) (۵) کہ تو

(۱) الجامع لاحکام القرآن لقرطبی ۱۰/۲۳۱۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۳، ۲۴۔

(۳) سورہ بقرہ ۱۲۳۔

بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

تعریف:

۱- لغت میں ر کے معنی غیر فضل صداقت، حاجت اور صلاح وغیرہ ہیں (۱)۔

صلاح میں اس کا غالب، متمایل بری محبت آمیز لطیف، مہم گفتگو کے ذریعہ حسن سلوک، غرت پیدا کرے، بل ترش کھائی سے گریز، اور ساتھ ساتھ شفقت، منانیت، محبت، مال کے، رعبہ حسن سلوک اور، مجریک اعمال کے لئے ہوتا ہے (۲)۔
"وین" اور اصل باپ اور ماں ہیں (۳)۔

میں یہ لفظ (ہوین) وادا اور دلوپوں کو بھی شامل ہے (۴)، بن المسد فرماتے ہیں: اجداد آباء ہیں اور جدات مائیں ہیں، تو انسان کی اجازت سے ہی غزوہ کرے گا، اور مجھے اس لفظ کا کوئی یہ مفہوم معلوم نہیں ہے جس سے ان کے علاوہ بھائیوں یا دوسرے

(۱) لسان العرب، المصباح المہیر، المصباح المہیر، الکلیات لأبی البقاء ۳۹۸ طبع دار الفکر بغداد ۱۹۷۳ء۔

(۲) فقہ الحدیث علی دررہ المہر والی ۲۸۲-۲۸۳، المرواج عن اقراف الکلمہ المہر ۱۶۲ طبع دار المعرفۃ بیروت۔

(۳) لسان العرب، المصباح المہیر ۵۱۔

(۴) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۲۰ (الطحاوی علی قول المصباح لہ ابوہن)، تمہین الحقائق شرح کثر الدقائق ص ۲۲۲، المہرب فی فقہ الامام الشافعی ۳۰۴، تحفہ المحتاج شرح المحتاج ص ۲۳۲-۲۳۳، مطالب اولی النہج ۵۱۳۔

میری "اپ ماں باپ کی شہر گزاری یا کر، میری ہی طرف رہی ہے" یہاں کی نعمت پر اللہ کا "ترہیت کی نعمت پر والدین کا شکر" کیا جائے گا، غیب بن جینے مانتے ہیں "جس نے پانچ پتوں کی نماز پر بھی اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا، یا، "جس نے نمازوں کے بعد پ والدین کے لئے دعا کی اس نے والدین کا شکر ادا کیا۔"

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، "وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: "الصلاة على وقتها" (وقت پر نماز)، یہی نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "هو الوالدین" (والدین کے ساتھ حسن سلوک)، راوی نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "الجهاد في سبيل الله" (اللہ کی راہ میں جہاد)، نبی اکرم ﷺ نے نہ ہی کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک نماز کے بعد جو اسلام کا سب سے اہم تقویٰ ہے سب سے افضل عمل ہے (۲)۔

حدیث میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کو جہاد پر مقدم رکھا گیا، اس لئے کہ وہ فرض عین ہے جس کی انجام دہی ہی پر متعین ہے، کوئی دوسرا اس میں اس کی نیابت نہیں سرتا، چنانچہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں نے نہ رہائی ہے کہ غزوہ روم میں شرکت کروں اور میرے والدین مجھے منع کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے والدین کی بات مانو، روم کے غزوہ میں تمہارے علاوہ دوسرے بھی شریک ہو سکتے ہیں (۳)۔

اور فقہ کی رو میں جہاد فرض کفایہ ہے، کچھ لوگ انجام دے لیں تو بقیہ لوگوں سے فریضہ ساقط ہو جائے گا۔ یمن والدین کے ساتھ حسن سلوک فرض عین ہے، "فرض عین فرض کفایہ سے زیادہ قوی ہے۔"

اس مہیوم میں بہت ساری حادثات مروی ہیں، چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور غزوہ میں شرکت کے لئے اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "نعمي والداك؟" (کیا تمہارے والدین رضامند ہیں؟) اس نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: "فليهما فجاهدا" (۱) (تو ان ہی کی خدمت میں جہاد کرو)۔

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: میں آپ ﷺ سے ہوں کہ آپ سے ہجرت پر بیعت کروں، اور میں اپنے والدین کو روکا ہوں چھوڑ کر آیا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ارجع إليهما فاصححهما كما امكنهما" (۲) (ان کے پاس جا اور انہیں سنا جس طرح ان کو دلایا ہے)۔

ابو داؤد میں ہی حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے پوچھا: "هل لك أحد باليمن؟" (یہاں میں تمہارا کوئی ہے؟) اس نے کہا: والدین ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا: "ادما لك؟" (یا ہوں نے تمہیں اجازت دی؟) کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "فارجع فاصححهما فإن ادما" (۱) (وہیتمہما فجاهدا۔۔۔ کی روایت بخاری (صحیح ۲۰۳۲ طبع

(۱) حدیث صحیحہ صحیحہ صحیحہ۔۔۔ کی روایت بخاری (صحیح ۲۰۳۲ طبع انتقیر) نے کی ہے۔

(۲) حدیث صحیحہ صحیحہ صحیحہ۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۲۸۳۸ طبع عزت عید دہاس) اور حاکم (۱۵۲۳ طبع دار الفکر) نے کی ہے۔

(۱) حدیث ابن مسعود "أحب الأعمال إلى الله" کی روایت بخاری (صحیح ۲۰۰۰ طبع انتقیر) اور مسلم (۹۰۸ طبع مجلس) نے کی ہے۔

(۲) جامع را حکام القرآن للقرطبی ۱۰/۲۳۸، ۲۳۸۔

(۳) لم یروا فی حق الامام بخاری ۲۳۰۲۔

لک فوجاھد و بلا فیرھما“^(۱) (تو جائے ان، دونوں سے اجازت مانگو، اگر وہ اجازت دیں تو جہاد نہ ہو ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک نہ ہو)۔

یعنی یہ حکم اس وقت ہے جب نصیر عام (عام منائی) نہ ہو ورنہ اس صورت میں گھر سے نکلتا فرض میں ہوگا، یہ کہ اس وقت تمام لوگوں پر وفات و دشمنی کا مقدمہ جاری ہوتا ہے^(۲)۔

وہ جب والدین کے ساتھ حسن سلوک فرض میں ہے تو اس کے برعکس (یعنی ہنرمانی) حرام ہوگا بشرطیکہ کسی شرک یا معصیت کے کرنے کا حکم نہ ہو، کیونکہ خالق کی ہنرمانی کر کے مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاسکتی^(۳)۔

غیر مذہب و عہد دین کی فرمانبرداری:

۳۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک فرض میں ہے جیسا کہ گذرا، یہ حکم والدین کے مسلمان ہونے کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ اگر وہ کافر ہوں تو بھی ان کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک واجب ہے بشرطیکہ وہ اپنے بیٹے کو شرک یا معصیت کے ارتکاب کا حکم نہ دیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ“^(۴) (اللہ تمہیں ان لوگوں کے

ساتھ حسن سلوک اور انصاف کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، بے شک اللہ انصاف کا پتلا کرتا، ان کے دلوں میں کواہستہ رکھتا ہے)۔

یہ ضروری ہے کہ والدین کے ساتھ محبت میں نرم و لطیف مدد میں خشک و کڑے نفرت پیدا کرنے والی ترش بھائی سے پرہیز کرے، اپنے الفاظ سے انہیں پارے جوں کو پسند ہوں انہیں ہی بات کہے جو، یہ دنیا میں انہیں نفع پہنچائے، تحفہ دے، کتابت یا فائدہ کا اظہار نہ کرے، نہ انہیں جھڑکے، بلکہ ان کے ساتھ پیغمبروں کی طرح

صحیح بخاری میں حضرت انسؓ سے مروی ہے، فرماتی ہیں: میری والدہ آ میں وہ مشرک تھیں قریش کے عہد اور ان کی مدت میں جب کہ انہوں نے حضرت ابو بکر کے ساتھ حضور ﷺ سے معاہدہ کیا تھا، میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ آلی ہیں اور وہ اسلام سے ہزار تھیں، کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نعم، صلی افک“^(۱) (ہاں، پی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کر)۔

ان ہی سے ایک دوسری روایت میں ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں میری ماں راغب ہو کر میرے پاس آئیں میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، ابن حبیہ فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مازل فرمائی: ”لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ“^(۲) (اللہ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور

(۱) حدیث ”مہل ایک احمد مالک“۔۔۔ کی روایت ابو داؤد (۳۹/۳۹ طبع عزت حیدر دہلی) اور حاکم (۱۰۳/۱۰۳ طبع دار الفکر طرابلس) سے کی ہے وہی نے کتبہ و ردیہ کزور ہے یعنی اس حدیث کا رویہ اس حدیث کا شاہد گوارہ ہے۔

(۲) فتح القدیر ۵/۹۳، جامع الاحکام القرآن للقرطبی ۱۰/۲۳۰۔

(۳) ابن ماجہ ۳/۲۲۰، شرح المستدرک ۳/۳۹۳، ۳۱۷، الفروق للقرطبی ۱۳۵۔

(۴) سورہ محمد ۸۔

(۱) حدیث اسناد صحیحہ تھی وہی مشترکہ۔۔۔ کی روایت بخاری (صحیح ۱۰/۳۳۳ طبع التلخیص) نے کی ہے۔

(۲) سورہ محمد ۸، دیکھئے جامع الاحکام القرآن للقرطبی ۱۰/۲۳۹، ۲۳۳، ۲۳۴۔

۱۵، فتح الباری شرح صحیح بخاری ۴/۳۵۰، الفروق ۱۵/۵۱۵، ابو کریم الدانی

انسان نے سے نہیں رہتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں
 ڈرے، تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ (ہرانی بابت اللہ کا حکم
 ہے: "وَضَيْبُ الْإِنْسَانِ بِوَالِدَيْهِ حَسْبًا وَإِنْ جَاهِدَاكَ
 لِشُرْكَ يَوْمِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَهِي
 مَوْجِعُكُمْ فَإِنَّكُمْ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ" (۱) (ہر نام نے حکم
 دیا ہے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کا بین اگر وہ تجھ
 پر رہ رہا ہے تو کسی چیز کو میرا شریک بنا جس کی کوئی دلیل تیرے
 پاس نہیں تو تو بے گناہ نہ رہتا تم سب کو میرے ہی پاس آنا ہے میں
 تمہیں بتاؤں گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہتے تھے)۔ کہا گیا ہے کہ
 حضرت سعد بن وقاص کے سلسلہ میں یہ آیت مارل ہوئی، چنانچہ
 مرہ کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں اپنی والدہ دھڑمانہ، ارتقا، میں نے
 سہ ماہیوں کو سربا تو انہوں نے کہا: تم یا تو اس دین کو چھوڑ دو ورنہ میں نہ
 کھاؤں گی نہ کچھ پیوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں، تو مجھے عار دلایا
 جائے اور کہا جائے: اے اپنی ماں کے قاتل... میری ماں ایک دن
 "ار پھر، مراون اسی محل میں رہی تو میں نے کہا: اے ماں! اگر آپ
 کی ساج میں ہوں "ار یک یک کر کے ساری جانیں نکل جائیں تو بھی
 میں چنے اس دین کو میں چھوڑوں گا، آپ چائیں کہائیں یا نہ کہائیں،
 جب انہوں نے ایسا (میرا م) دیکھا تو کہا: "ار (۲)۔

غیر مسلم والدین کے لئے اس کی رد کی میں دیا کی رحمت کے لئے
 دھار کر کے کے مسئلہ میں اختلاف ہے جس کا تعلق ہے دہریا ہے۔
 میں ان کے سے استغفار ممنون ہے، دلیل یہ قرآنی آیت ہے:

۳۸۲/۳، شرح مصیر ۳۰۷، الرواج من احوال الکبار علی ۵۲

طبع دار الفکر

(۲) سورہ عنکبوت ۸

(۳) الامام احکام القرآن للقرطبی ۳/۳۸۷ اور حدیث "کتبت بآذا بائمی
 فامسکت" کی روایت مسلم (۳۷۷/۱۸۷ طبع الفکر) نے کی ہے۔

"مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ امْرَأًا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ
 كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ" (۱) (بنی "ار جو لوگ یہاں لانے میں اس کے
 لئے جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ
 (شرکین) رشتہ داری ہو) یہ آیت نبی ﷺ کے اپنے چچا حضرت
 ابو طالب کے لئے استغفار کرنے اور بعض صحابہ کے بپے مشرک
 والدین کے لئے استغفار کرنے کے سلسلہ میں مارل ہوئی، ان کی
 وفات کے بعد ان کے لئے استغفار کی ممانعت اور اس کی حرمت اور
 ان کی روح پر صدق نہ رہنے پر اہل بیت منع ہو چکا (۲)۔

کار والدین کے لئے اس کی زندگی میں استغفار کے مسئلہ
 میں اختلاف ہے، چونکہ وہ اسلام لائے ہیں۔

ار کار والدین فرض کفایہ جہاد میں نکلنے سے اس کو اس نے
 روکیں کہ اس پر اندیشہ ہو اور ان کو چھوڑ کر اس کے جانے سے چنے
 لئے مشقت محسوس کرتے ہوں تو حسب کے ریک اس کا حق
 ہے۔ والدین کی اعانت فرمانہ داری کرتے ہوئے اس کی جہاد
 سے ہی دھکیلے گا، بین ار وہ سے تھا، سے اس سے رک رہے
 ہوں کہ اپنے ہم مذہب لوگوں کے ساتھ حق کو دنا پسند کر رہے ہوں
 تو پھر وہ ان کی اعانت نہیں کرے گا بلکہ جہاد میں نکل جائے گا (۳)۔

مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ کے نزدیک ان کی اجازت کے بغیر جہاد
 کے لئے جہاد جائز ہے، چونکہ وہ دینوں دین میں مجہم ہیں، البتہ مالکیہ
 کے نزدیک اگر کسی قریہ سے شفقت وغیرہ کا پتہ چل رہا ہو (تو ان کی
 اجازت لی جائے گی)، ثوری فرماتے ہیں اگر جہاد فرض کن یہ ہو تو
 والدین کی اجازت سے ہی غزوہ میں شریک ہوگا۔

(۱) سورہ توبہ ۱۱۳

(۲) الامام احکام القرآن للقرطبی ۱۰/۲۳۵، احوال الدروانی ۲/۳۸۳، شرح

المشیر مع ماہیہ الصلوٰی ۳۱۷، شرح احیاء علوم الدین ۱/۳۱۶

(۳) ابن ماجہ ۳/۲۲۰

بین کر جہاد متعین ہو جائے میدان جنگ میں صنف بندی یا دشمن کے محاصرہ یا تمام مسلمانوں کی جانب سے اعلان عام کی وجہ سے، تو اس وقت والدین کی جارت ساقط ہو جائے گی، اور ان کی اجازت کے بغیر اس پر جہاد واجب ہوگا، یہ تکہ اب تمام لوگوں پر جہاد کے فرض میں ہونے کی وجہ سے اس پر بھی نکتہ واجب ہوگا (۱)۔

ماں کی طاعت اور باپ کی اطاعت کے درمیان تعارض:
۴- اولاد پر والدین کا عظیم حق ہے، اسی لئے متعدد مقامات پر قرآن کریم میں اس کا حکم نازل ہوا، اور احادیث مطہرہ میں بھی اس کی ہدایت دی گئی، اس کا تقاضا ہے کہ ان کی فرمانبرداری، اطاعت، ان کی دیکھ ریکھ اور ان کے حکم کی تعمیل غیر معصیت کے کاموں میں کی جائے جیسا کہ گذرا۔

بچہ کی تربیت میں ماں کے بڑے رول کے پیش نظر شریعت نے والدین کی فرمانبرداری کے حکم کے بعد والدہ کے لئے خصوصی طور پر مزید فرمانبرداری کا حکم دیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَوَضَعْنَا الْإِنْسَانَ بَوَالِدَيْهِ حَمَلَتُهُ أُمُّهُ وَهَنَّا عَلٰی وَهْبٍ وَفَصَّالَةٌ لِّنَا عَامَّتَيْنِ" (۲) (اور ہم نے انسان کو ناکید کی اس کے ماں باپ سے متعلق، اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹا ہے)۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: "یا رسول اللہ! من الحق

(۱) لمربوب ۲/۴۳۰، ترجمہ المحتاج شرح المساجد ۲/۴۳۲، مطالب اولیٰ الیٰ (۲) ۵۳/۸، اسی ۳۵۹/۸ طبع ریاض المدینہ، اشرح المکرم مع حلیۃ الدرویٰ ۷۵/۲، الامامیہ احکام القرآن لفرطی ۱۰/۲۳۰۔

(۳) سورہ لقمان ۱۳۔

بحسن صحابتی؟ قال: "أمک" قال: ثم من؟ قال: "أمک" قال: ثم من؟ قال: "أمک" (۱) (اے اللہ کے رسول! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ)۔

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "إِنَّ اللَّهَ يُوْصِيْكُمْ بِأُمَّهَاتِكُمْ، ثُمَّ يُوْصِيْكُمْ بِأَبْهَاتِكُمْ، ثُمَّ يُوْصِيْكُمْ بِأُمَّهَاتِكُمْ، ثُمَّ يُوْصِيْكُمْ بِأَبْهَاتِكُمْ، ثُمَّ يُوْصِيْكُمْ بِالْأَقْرَبِ فَلَا أَقْرَبَ" (۲) (اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے حق میں وصیت کرتا ہے، پھر وہ تمہیں تمہیں تمہاری ماؤں کے سلسلہ میں وصیت کرتا ہے، پھر وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے بارے میں وصیت کرتا ہے، پھر وہ تمہیں تمہارے آباء (والد) کے بارے میں وصیت کرتا ہے، پھر وہ تمہیں بالترتیب آباء کے بارے میں وصیت کرتا ہے)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: "أَيُّ النَّاسِ أَكْثَرُ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ؟" قال: "روحها، قلت: فعلى الرجل؟ قال أمه" (۳) (عورت پر سب

(۱) حدیث: "من أحق بحسن صحابتي...؟" کی روایت بخاری (صحیح ۲۰۱۸ طبع انتقادی) نے کیا ہے۔

(۲) حدیث: "إِنَّ اللَّهَ يُوْصِيْكُمْ بِأُمَّهَاتِكُمْ..." کی روایت بخاری نے (ادب الاعداء (ص ۲۶ طبع انتقادی) میں اور حاکم (۲/۵۱۳ طبع دار الفکر طعارف الصحابة) نے کیا ہے حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے، اور ابی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔

(۳) حدیث: "أَيُّ النَّاسِ أَكْثَرُ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ..." کی روایت حاکم (۲/۵۱۳ طبع دار الفکر طعارف الصحابة) نے کیا ہے اس کی سند میں جہاد ہے، میزان الاحوال للہبزی ۳/۵۳۹ طبع النجفی۔

جز الاولادین ۵

سے زیادہ اس شخص کا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے شوہر کا،
میں نے پوچھا، مرد پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی ماں کا۔
مذکورہ آیات، حدیث، و احادیث کے علاوہ دیگر بے شمار روایات
والدین کے مقام و مرتبہ پر ولایت رہتی ہیں۔ اور فرمانہ، اری کے
استحقاق میں باپ پر ماں کی فوقیت ثابت رہتی ہیں۔ چونکہ حمل کی
صعوبت، چر وضع حمل، و اس کی تکلیف بچہ رضاعت، و اس کی
مشکلات، یہ وہ امور ہیں جن سے صرف ماں کو گذرنا اور انہیں
برداشت کرنا پڑتا ہے، اس کے بعد تربیت میں باپ کی شرکت ہوتی
ہے، اس لئے باپ کے مقابلہ میں ماں رعایت کی زیادہ مستحق ہے
خصوصاً بڑھاپے میں^(۱)۔

اس حق کی فوقیت کا مظہر یہ بھی ہے کہ اگر والدین کے پاس کے والدین
کا نفقہ واجب ہو، اور وہ صرف کسی ایک کا نفقہ دینے کی استطاعت
رکھتا ہو تو مصیب، مالکیہ، و شافعیہ کی صحیح روایات کے مطابق باپ پر
ماں کو فوقیت حاصل ہوگی، یہی یک راے تاجلہ کی بھی ہے^(۲)۔ یہ اس
سے کہ حمل، رضاعت، و تربیت کی مشقت و دہشت کثرت کرتی ہے،
اس میں شفقت بھی زیادہ ہوتی ہے نہ وہ زیادہ دگر مرد بے بس ہوتی
ہے، یہ حکم اس وقت ہے جب اس دونوں کی فرمانہ، اری میں باہم
تعارض نہ ہو۔

۵۔ اگر اس میں تعارض ہو، اس طور پر کہ ایک کی اطاعت سے
دوسرے کی مانر مانی لازم آتی ہو تو یہی صورت میں دیکھا جائے گا، اگر
ایک کی اطاعت کا حکم، سے رہا ہو اور دوسرے معصیت کا حکم، سے رہا ہو تو

و اطاعت کا حکم، دینے والے کی فرمانہ، اری کرے گا معصیت کا حکم
، یہ والے کی اطاعت میں معصیت کا کتاب نہیں کرے گا اس سے
کہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے: "لا طاعة لمخلوق فی معصیۃ
المخلوق"^(۱) (خالق کی معصیت کر کے کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کی
جائے گی)، البتہ اس پر ضروری ہے کہ حکم قرآنی "و صاحبہما طبعی
الطبیعا مغرورون"^(۲) (اور دونوں میں ان کے ساتھ خوبی سے ہر کئے
جائے گا) کے مطابق ان کے ساتھ حسن سلوک کرے، یہ تک یہ بیت اگرچہ
کافر والدین کے سلسلہ میں مازل ہوئی ہے، لیکن مخصوص سبب و اس
کے بجائے لفظ قرآنی کے عموم کا اعتبار کیا جائے گا۔

لیکن اگر والدین کی فرمانہ، اری میں تعارض کسی غیر معصیت میں
ہو، اس طور پر کہ ایک ساتھ دونوں کی فرمانہ، اری ممکن نہ ہو تو مسور
فرماتے ہیں کہ ماں کی اطاعت مقدم ہوگی، اس لئے کہ فرمانہ و اری
میں ماں کو باپ پر فوقیت حاصل ہے^(۳)، اور کہا گیا ہے کہ
فرمانہ و اری میں دونوں برابر ہیں، چنانچہ مروی ہے کہ ایک شخص نے
امام مالک سے عرض کیا کہ میرے والد سوڈان میں ہیں، انہوں نے
مجھے لکھا ہے کہ میں ان کے پاس آ جاؤں، میری ماں مجھے جانے سے
روکتی ہیں، امام مالک نے اس سے فرمایا: اپنے باپ کی بات مانو و
ماں کی مانر مانی نہ کرو، یعنی اپنے والد کے سے سر کر کے پتی ماں کی
خوشی میں اضافہ کرے چاہے ماں کو اپنے ساتھ لے جا کر ہوتا کہ اپنے
والد کی اطاعت کر سکے اور ماں کی مانر مانی بھی نہ ہو۔

اور مروی ہے کہ حضرت ایش سے ٹھیک یہی مسئلہ دریافت کیا گیا تو

(۱) حدیث "لا طاعة لمخلوق فی معصیۃ المخلوق"..... کی روایت من الکفاہ فی الفیہ عن
میں کیا ہے موزن لاکہ احمد و طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے احمد کے رجال
صحیح کے رجال ہیں (صحیح ابوداؤد ۲۲۶/۵ طبع ہندی)۔

(۲) سورہ بقرہ ۱۵۷۔

(۳) ابوداؤد الدیلمی ۳۸۳۔

(۱) فتح الباری ۱۰/۱۰۳، شرح احیاء علوم الدین ۱۵/۱۶، ابوداؤد عن
ابن ماجہ، ابوداؤد، طبع دار المعرفۃ، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ۱۳/۱۵، ۱۳۔

(۲) در المنہاج علی الدر المنہاج ۳/۱۵۳، ابوداؤد الدیلمی ۳۸۳، روایت ابوالحسن
۱۵/۱۵، طبع المکتب الاسلامی، انیس ۷/۵۳، طبع دار الفکر۔

بِرِّ الْوَالِدَيْنِ ۶-۷

ساتھ سعد رحمی، حسن سلوک اور مشرک، قارب کے ساتھ صلہ رحمی کا کر ہے (۱)۔

کافر والدین کے ساتھ حسن سلوک میں ان کے لئے وصیت بھی داخل ہے، اس لئے کہ وہ اپنے مسملاً کے کے ارث نہیں ہوں گے۔
تفصیل کے لئے اصطلاح "وصیت" دیکھی جائے۔

حسن سلوک کس طرح کیا جائے؟

۷- والدین کے ساتھ حسن سلوک کے سے اس کے ساتھ رفق و محبت آمیز سرمہ نگور سے نفرت پیدا کرنے، علی ترش کھاؤ نہ کرے، انہیں سے الفاظ سے پکارے جو انہیں پسند نہیں ہیں جیسے اے امی جان، اے ابو جان، انہیں ایسی بات کہے جو دین و دنیا میں ان کے لئے مایع ہو، ان کے دن امور کے دو محتاج ہوں ان کے بارے میں ان کو بتائے، ان کے ساتھ معروف کے مطابق زندگی گزارے یعنی جن امور کا جواز شریعت میں معروف ہے، چنانچہ واجب یا مندوب پر عمل کرنے میں اور جس چیز کے چھوڑنے میں اس کو ضرر نہ ہو اس کے چھوڑنے میں ان کے حکم کی اطاعت کرے ان کے نہ وہ نہ چلے، ان سے آگے بڑھ کر چلنا تو کچا، بہتہ گر ضرر دہ، مثلاً اندھیرہ (ریشی کے سے) گئے چل سکتا ہے، ان کے پاس جائے تو ان کی مبارک سے ہینٹے، بھٹوان کی اجازت لے کر غصے، نہ سنا پے یا مرض میں ان کے پیٹاب، نمیدہر، بے کوراندہ کھجے کہ اس سے ان کو فیت ہوگی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا" (۲) (اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کرو اور حسن سلوک رکھو والدین کے ساتھ)۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: ملاطفت اور نرم روی کے ساتھ

انہوں نے فرمایا: اپنی ماں کی حالت نرم، چونکہ انہیں فرمانبرداری کا وہ پہلی حق حاصل ہے، اسی طرح باپ کی نے غل کیا ہے کہ ایک خاتون کا حق اس کے شوہر پر تھا، تو بعض فقہاء نے اس کے لڑکے کو توئی، یا کہ پاپ والد کے خد فاس کی طرف سے نکاست کرے، تو وہ مقدمہ کی محاکم میں اس کے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے باپ سے محاکمہ اور بحث کرتا تھا، بعض فقہاء نے اسے اس سے منع کیا اور کہا کہ یہ باپ کی ہائرمائی ہے، اور حضرت ابو یوسف مدنی حدیث صرف یہ بتاتی ہے کہ باپ کا حق ماں سے کم ہے، نہ یہ کہ باپ کی ہائرمائی کی حائے محاکم نے جہاں نقل کیا ہے فرمانبرداری میں باپ پر ماں مقدم ہے (۱)۔

درحرب میں مقیم و مدین و قارب کے ساتھ حسن سلوک:

۶- بن جبر کہتے ہیں: اہل حرب میں سے ایمان یافتہ شخص کے ساتھ حسن سلوک خواہ اس سے لمبی قرابت ہو یا نہ ہو، نہ حرام ہے اور نہ ممنوع، بشرطیکہ اس سے مسلمانوں کے خلاف کفار کی تقویت یا اہل اسلام کے پوشیدہ امور سے گامی، سامان جنگ، اسلحوں سے ان کی تقویت نہ ہوتی ہو (۲)۔

یہی رائے "آداب اشریعہ" میں ابن الجوزی ضیلی سے منقول رائے کے موافق ہے، اور جو کچھ نبیوں نے کر یا ہے اس سے مختلف نہیں ہے، اور اس پر استدلال اس واقعہ سے کیا ہے کہ حضرت عمر نے اپنے مشرک بھائی کو ریشی جوڑا ہد یہ یا تمنا، اور حضرت اسماء کی حدیث سے استدلال کیا ہے (۳)، ان دونوں میں اہل حرب کے

(۱) الفروق ۱۳۳، تہذیب الفروق مع حاشیہ ص ۱۶۱، فتح الباری شرح صحیح البخاری ۱۰/۲۰۲، ۲۰۳۔

(۲) جامع لبیان النظری ۶۱/۲۸، طبع مصطفیٰ لکھنؤ۔

(۳) صحیح مسلم ۱۰۰۱، تاریخ خیرہ نمبر ۳ میں گذر چکی ہے۔

(۱) الآداب الشریعہ ۱/۹۲، ۹۳، ۹۴۔

(۲) سونے ناع ۳۶۔

اں سے حسن سلوک رہے، نہیں سخت جواب نہ دے، نہ انہیں گھوڑ کر دیکھے، ورنہ سارے پٹے پر پٹی ہو رہی رہے (۱)۔

ب کے ساتھ حسن سلوک: ”بزرگ یہ بھی ہے کہ گاڑی کھنچ یا کسی بھی قسم کی بڑی رسوائی کے ذریعہ اں سے ہر ملوک کی نہ رہے کہ یہ ما، اختلاف گناہ و غیرہ ہے صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اِنْ مِنْ الْكِبَانِو شَتَمَ الرَّجُلَ وَالِدِيْهِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: وَهَلْ يَشْتَمُ الرَّجُلَ وَالِدِيْهِ“ قال: ”نَعَمْ يَسِبُ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسِبُ اُمُّهُ، وَيَسِبُ اُمُّهُ فَيَسِبُ اُمُّهُ“ (کبیر و گناہوں میں سے ہے کہ انسان اپنے والدین کو گالی دے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا انسان اپنے والدین کو گالی بھی دے سکتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، ایک انسان دوسرے انسان کے والد کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اس کی ماں کو گالی دیتا ہے، اور وہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اس کی ماں کو گالی دیتا ہے)، ایک دوسری روایت میں ہے: ”اِنْ مِنْ اَكْبَرِ الْكِبَانِو اَنْ يَّهْجُرَ الرَّجُلَ وَالِدِيْهِ، قَال: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَهْجُرُ الرَّجُلَ وَالِدِيْهِ؟“ قال: ”يَسِبُ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسِبُ الرَّجُلَ اَبَا“ (۲) (بہت بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے والدین پر لعنت بھیجے، کہا: یا رسول اللہ! انسان اپنے والدین پر کس طرح لعنت بھیجتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کے والد کو برا بھلا کہے گا تو وہ اس کے والد کو برا بھلا کہے گا)۔

۸ - والدین کے ساتھ حسن سلوک میں یہ بھی داخل ہے کہ ان کے

”توں کے ساتھ صلہ رحمی کی جائے، صحیح مسلم میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اِنْ مِنْ اَبَرِ الرِّصْلَةِ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوْلِيَ“ (۱) (بڑی نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے والد کے جانے کے بعد ان کے ”توں کے ساتھ صلہ رحمی کرے)، اگر والد غائب ہو یا فوت ہو جائے تو ان کے ”توں کو یاد رکھے، وراں کے ساتھ حسن سلوک کرے کہ یہ بھی والد ہی کے ساتھ حسن سلوک کا ایک حصہ ہے۔

حضرت ابو اسید بودری صحابی ہیں روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھا تھا، آپ ﷺ کے پاس ایک انصاری آئے اور رپوت کیا: یا رسول اللہ! کیا والدین کی وفات کے بعد ان کے لئے کچھ ”بر“ باقی ہے؟ میں سے انجام دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نَعَمْ، الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَبِعَادَ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَابْتِرَامُ صَدِيقِهِمَا، وَصَلَةُ الرَّحْمِ النَّبِيِّ لَا رَحِمَ لَكَ اِلَّا مِنْ قَبْلِهِمَا، فِهَذَا الَّذِي بَقِيَ عَلَيْكَ“ (۲) (ہاں، ان کے لئے دعا، استغفار، ان کے بعد ان کے حقدوں کی تکمیل، ان کے دوستوں کا اکرام، اور ان کے واسطے سے رشتہ میں آنے والوں کے ساتھ صلہ رحمی، یہ سب باقی ہے)۔

خود رسول اللہ ﷺ حضرت حدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر حسن سلوک کے لئے ان کی ہڈیوں کو دیا بھیجتے تھے جو آپ کی زوجہ تھیں،

(۱) حدیث ”اِنْ مِنْ اَبَرِ الرِّصْلَةِ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوْلِيَ“ کی روایت مسلم (۹۴۷) و صحیح ابی داؤد (۵۳۵) میں ہے۔

(۲) حدیث ”فِهَذَا الَّذِي بَقِيَ عَلَيْكَ“ کی روایت ابی داؤد (۵۳۵) و صحیح ابی داؤد (۵۳۵) میں ہے۔ عزت عید دہائی (پورٹاکم) (۵۵۴) طبع دار الفکر، بیروت، ۱۹۷۷ء۔

(۱) الفوارک لدروالی ۲/۸۴-۸۳ الفوارک من اقراف اکابر ۲/۶۶۔
(۲) الفوارک من اقراف اکابر ۲/۶۶، الفوارک لدروالی ۲/۸۳، الجامع باحکام القرآن مطبوعہ ۱۰/۲۳۸۔ حدیث ”اِنْ مِنْ اَكْبَرِ الْكِبَانِو“ کی روایت بخاری (صحیح ۲۰۳۱) و طبع انتقادی (ورملم ۹۲/۱) طبع مجلس اے کی ہے۔

تو پھر والدین کے بارے میں تمہارا خیال ہے (۱)۔

تجارت یا طلب علم کے لئے سفر کی خاطر والدین کی اجازت:

۹- فقہ حنفی نے اس کے لئے ایک قاعدہ مقرر فرمایا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ہر وہ سفر جس میں ملاکت سے اطمینان نہ ہو اور خطرہ شدید ہو لڑکے کے لئے والدین کی اجازت کے بغیر اس میں نکلتا درست نہیں ہے، اس لئے کہ والدین کو اپنی اولاد پر شفقت ہوتی ہے تو انہیں اس صورت میں ضرر پہنچے گا، اور جس سفر میں خطرہ شدید نہ ہو والدین کی اجازت کے بغیر اس میں نکلتا بشرطیکہ والدین کو بے یار و مددگار نہ چھوڑے، جائز ہے کہ اس میں ضرر نہیں رہا۔

پس تعلیم کے سفر کے لئے والدین کی اجازت لازم نہیں ہوگی اگر چہ شہر میں قیام مہیا نہ ہو، رہت پر ان ہو اور والدین کے نصیحت کا مدیشتہ نہ ہو، اس سے کہ اس سفر سے انہیں ضرر نہیں بلکہ نفع ہوگا، اور سے مافرمائی کا عار لاحق نہیں ہوگا، بینہ تجارت کا سفر ہو اور والدین چنے چنے کی خدمت سے مستغنی ہوں اور ان کے نصیحت کا مدیشتہ نہ ہو تو بغیر اجازت اس سفر پر نکل سکتا ہے، بینہ والدین اس کے اور اس کی خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر سفر نہیں کرے گا (۲)۔

مالکیہ نے طلب علم کے سفر میں یہ تفصیل کی ہے کہ اگر اس مرتبہ کے علم کے حصول کے لئے سفر ہو جو اس کے شہر میں فراہم نہیں جیسے

(۱) جامع احکام القرآن للقرطبی ۱۰/۲۳۱ (دوسرا مسئلہ) احیاء علوم الدین ۱۶/۱۶۸، الخواکر الدوبلی ۲/۸۳۳ حدیث ۳۳۸۵ "کان یصلی" کی روایت بخاری (اصح ۳۳۹ طبع المستقر) نے کی ہے۔
(۲) مجمع المصابیح فی ترتیب الشریع ۷/۸۸، تجمین الفقہاء شرح کفر الحدائق ۳/۲۳۲ ابن ماجہ ۳/۲۳۰۔

کتاب فقہ اور سنت رسول میں تفسیر جماعت و موانع حدیث و مراتب قیاس کی معرفت، تو والدین کی اجازت کے بغیر وہ عزرائلتا ہے بشرطیکہ اس کے اندر غور و تحقیق کی صداقت ہو، اور غریب و محتاج میں ان کی اطاعت نہیں کی جائے گی، اس لئے کہ مجتہدین کے مقام کا حصول فرض کفایہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ" (۱) اور ضرور ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت رہے جو نیکی کی طرف بلایا کرے اور بھلائی کا حکم دیا کرے اور بدی سے روکا کرے، لیکن اگر تعلیمی طریقہ پر تفسیر کے لئے سفر ہو اور اس کے شہر میں اس کا انتظام ہو تو اس کی اجازت کے بغیر سفر جائز نہیں ہوگا۔

۱۰- اگر اگر تجارت کے لئے سفر کا ارادہ ہو جس میں اس کو اسی قدر حاصل ہونے کی امید ہو جتنی وہ اپنے وطن میں حاصل کرنا ہے تو ان کی اجازت کے بغیر نہیں نکلے گا (۲)۔

نوافل کے ترک یا ان کو توڑنے میں والدین کی اطاعت کا حکم:

۱۰- شیخ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ "بِرِّ الْوَالِدَيْنِ" میں فرماتے ہیں: کسی سنت مؤکدہ جیسے جماعت کی نماز میں حاضری، فجر کی دو رکعت اور وتر وغیرہ کے ترک میں والدین کی اطاعت نہیں ہوگی اگر وہ ہمیشہ انہیں ترک کرنے کا مطالبہ کرتے ہوں، اس کے برخلاف اگر وہ نماز کے اہل وقت میں بلا میں تو ان کی اطاعت کی جائے گی چاہے دل وقت کی فضیلت سے تخریب ہو جائے (۳)۔

(۱) سورۃ آل عمران ۱۰۴۔
(۲) الترویق للقرطبی ۱/۱۳۵، الترویق ۲/۶۱۱، جامع الترمذی ۲/۲۵۲۔
(۳) مطالب اولیٰ اشی ۲/۵۳، انصاری قدس سرہ ۸/۵۵۸، شذات القناع ۱/۲۵۲۔

فرضِ کفایہ کے ترک میں ن کی، طاعت کا حکم:

۱۱- صحیح مسلم میں حدیث کہ ایک شخص نے بیعت زنی چاہی اور اس کے والدین میں سے ایک باحیث تھے، گزر چکی ہے، اس سے واضح ہے کہ اس کی صحبت بنی کریم علیہ السلام کی صحبت پر اور ان کی حد مت جو واجب ہیں ہے فرض کفایہ پر مقدم ہے اس لئے کہ ان کی طاعت اور س کے ساتھ حسن سلوک فرض میں ہے اور جہاں فرض کفایہ ہے، وہ فرض میں قوی ہوتا ہے (۱)۔

بیوی کو طلاق دینے کے مطابق میں ان کی طاعت کا حکم:

۱۲- ترمذی نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میری ایک بیوی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا میرے والد اس کو پسند نہیں کرتے تھے، انہوں نے مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیا، میں نے انکار کر دیا، پھر میں نے بنا علیہ السلام سے اس کا رز یا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یا عباد اللہ بن عمر طلاق امر تک“ (۲) (۱)۔

عبداللہ بن عمر اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔

ایک شخص نے امام احمد سے پوچھا کہ میرے والد مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اسے مت طلاق، اس سے بہتر یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم نہیں دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں جب تمہارے باپ بھی حضرت عمرؓ کی مانند ہو جائیں، یعنی اپنے باپ کے

حکم سے اسے طلاق مت دے، یہاں تک کہ وہ بھی حق و عدل تک رسائی اور اس جیسے معاملہ میں خواہش نفس کی عدم اتباع میں حضرت عمرؓ کی مانند ہو جائیں۔

مثال میں سے جو عمر نے یہ اختیار کیا ہے۔ (باپ کے تیسے پر بیٹے کا اپنی بیوی کو طلاق دینا) واجب ہے اس سے کہ (جب حضرت بن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دینے سے انکار کر دیا تو) بنی کریم علیہ السلام نے ان کو طلاق دینے کا حکم دیا۔ ”شیخ تقی لدین بن تیمیہ سے شخص کے بارے میں جس کی ماں اسے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دے، فرماتے ہیں: اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے، بلکہ اس پر ماں کے ساتھ حسن سلوک واجب ہے، اور اپنی بیوی کو طلاق دینا ماں کے ساتھ حسن سلوک میں داخل نہیں (۱)۔

ارحباب معصیت یا ترک و جب کے مر میں ن کی طاعت کا حکم:

۱۳- ”وہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَوَضَعْنَا الْإِنْسَانَ بَوَالِدَيْهِ حُسْنًا، وَإِنْ جَاهِلَاكَ فَتَشْرُكَ بِهِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطَعِّمَاهُ“ (۲) (۱) ”میں نے حکم دیا ہے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ سلوک نیک دینا، اگر وہ تجھ پر رونا لیس کر تو کسی چیز کو میرا شریک بنا جسکی کوئی دلیل تیرے پاس نہیں تو تو ان کا کہنا نہ ماننا، اور ارشاد ہے: ”وَإِنْ جَاهِلَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطَعِّمَاهُ وَصَاحِبَهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا“ (۳) (۲) ”اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس کا رونا لیس کر تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک

= متن الاقاع ۵۵۳، المروق للقرطبی ۱۲۳-۱۲۲، المشرح المبر ۵۴۹، المواقف الدوالی ۲/۳۸۳، المواقف ۲/۶۷، ۷۴۔

(۱) المروق ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۵۰، المواقف ۲/۶۷، ۷۴۔

(۲) حدیث حضرت ابن عمرؓ ”کان لصلی اللہ علیہ وسلم“ کی روایت ترمذی (۳) ۲۸۶ طبع المکتب (۱) نے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حسن صحیح ہے دیکھئے جامع احکام القرآن للقرطبی ۱۰/۲۳۹، المواقف ۲/۵۵۔

(۱) الآداب الشرعية والکلیات لمرجہ ابن مطلق المتحدی المجلد ۱، ۵۰۳، المواقف ۲/۷۴۔

(۲) سورہ یحییٰ ۸۔

(۳) سورہ یحییٰ ۸۔

(۴) سورہ یحییٰ ۸۔

نہیں ہے جسکی تیرے پاس کوئی دلیل نہیں، تو تو ان کا بیانا مانا اور دیا
میں اس کے ساتھ خوبی سے رہے (جانا)، ان دونوں آیات میں ان
کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کا جوہر ان
کی مافرمائی اور مخالفت کی حرمت موجود ہے، والا یہ کہ وہ کسی شرک یا
رتکاب معصیت کا حکم دیں تو اس وقت اس کی اطاعت اور ان کے حکم
کی تعمیل نہیں کرے گا کہ اس میں ان کی اطاعت حرام اور مخالفت
واجب ہے، جس کی تاکید رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے ہوتی
ہے کہ "لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق" (خالق کی
معصیت کر کے مخلوق کی اطاعت نہیں کی جائے گی)، اور حضرت سعد
بن ابی وقاص کی سابق میں گزری اس حدیث سے (۲) بھی ہوتی ہے
کہ ان کی والدہ سے نہ ہے، نہ کو ترک کرنے کا مطالبہ یا تو ان
نے والدہ کی بات نہیں مانی، لیکن ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے
رہے اور خوبی سے بسر کرتے رہے ایسے امور میں والدہ کی مافرمائی
واجب ہے، لہذا نہ بات کو ترک کر کے والدہ کی اطاعت نہیں کی
جائے گی (۳)۔

و سیدین کی مافرمائی و ردنیہ آخرت میں اس کی نہ:

۱۳ - ن کے ساتھ حسن سلوک نہ کرے کی وجہ سے جو مافرمائی ہوتی
ہے، اس کے علاوہ مافرمائی کی اور بھی صورتیں ہیں، جن میں سے بعض
کا تعمیل قول سے ہے، اور بعض کا عمل سے۔

مافرمائی میں یہ بھی داخل ہے کہ لڑکا اپنے والدین کے سامنے
کتابت، تکذیب، غصب کا ظہر کرے، اس کی رگیں پھول جائیں،

(۱) حدیث: "لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق" کی تخریج فقہ نمبر ۵ میں گذری ہے۔

(۲) دیکھئے فقرہ نمبر ۳۔

(۳) شرح الصبر ۳۹، ۳۸، جامع الاحکام القرآن للقرطبی ۱۰/۳۸۸ (مختصر)۔

اور ۸/۱۳۸ سورۃ النکوحۃ سے، ۱۲/۶۵، ۱۳/۱۵، الترویق للقرطبی ۱/۳۵۔

فرزند کی مافرمائی سے اور دیانت داری کی کمی کی وجہ سے اس پر
زبان راری کرے، خصوصاً اس کے بڑھاپے میں، حالانکہ "لا تؤکلکم
ایاً یا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک نرمی و رحمت کا پرتاؤ
کریں، اچھی اور پائیدار باتیں کریں، اللہ تعالیٰ کا رشتہ ہے: "بقا
یصلح عندک الکبر أحدھما أو کلاھما فلا تقل لھما
أف" (۱) (اگر وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں ان دونوں میں
سے ایک یا دونوں تو تو اس سے ہوں بھی نہ کہنا)، اس کو "انی تکلیف
کی بات سے سے بھی منع یا گیا ہے، اس دونوں میں سے کسی
ایک کی مافرمائی کا ضابطہ یہ ہے کہ "الا انیس منی بنی" (بچے کے
اور دو کام میں، والد کے ساتھ ورنہ تو حرام ورنہ ناجائز و ہونا،
لیکن والدین کی وجہ سے اب وہ بدعیر ہو گیا ہے (۲)۔

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ "بجراح ریح الجنة من
مسيرة خمس مائة عام، ولا بعد ریحها مائة عام، ولا
عاق، ولا مدمن عمر" (۳) (جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی
مسافت سے محسوس ہوگی، لیکن احسان جتانے والا، والدین کا
مافرمائی، اور شرابی اس خوشبو کو نہیں پائے گا)، حضرت عبدالرحمن بن
ابی بکر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: "الا انیسکم باکبر الکبان؟ قلنا: بلی یا رسول اللہ!
قال: ثلاثا لا شراک باللہ، وعقوق الوالدین، وکان
منکنا فحلل، فقال: الا وقول الرور وشهادة الرور، الا
وقول الرور وشهادة الرور، فمارال بقولها حتی قست، لا

(۱) سورۃ اسراء ۲۳۔

(۲) الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ۱۰/۳۸۸، ۳۳۱، ۳۳۵۔

(۳) حدیث: "بجراح ریح الجنة من مسيرة مائة عام، ولا بعد ریحها مائة عام، ولا عاق، ولا مدمن عمر"۔

المفسر میں مذکور ہے کیا ہے؟ یعنی فرماتے ہیں اس میں ایسا ہی ہے کہ رور و رور و رور
ہے (مجمع الزوائد ۸/۳۸۸ طبع مکتبہ)۔

(i) ۱۰۰۰

اس معبود کی رو سے محمد رذہ (پڑا و فشیس) بھڑو (بے پردہ) کی
فہم ہے۔

باز

اجہائی حکم:

۳- خبیث شافیہ اور حالبہ کی رائے ہے کہ کوئی دینے کے سے بے پروا خاتون کی حاضری ضروری ہے، بشرطیکہ یہی شہادت اس نے حاصل کی ہو جس کی شہادت دینا اس کے سے جائز ہے اور اس کی حاضری پر دعویٰ مقوف ہو، اور یہی حالت میں اس کی شہادت پر شہادت قبول نہیں کی جائے گی، والا یہ کہ اس کی حاضری سے کوئی رکعت جیسے مرض اور سبب پایا جائے، تو اس صورت میں قاضی اس کے پاس سے کوئی چیز گواہوں کی شہادت سے گا، اس کی تسلسل شہادت کی بحث میں ہے، لیکن بخاری (پروٹیشن) خاتون کو مجلس قضا میں حاضر کرنا ضروری نہیں ہے۔

ماتلہ عورت کی شہادت کی " نیکی میں بے پرواہی پر" وائٹن میں فرق نہیں کرتے، ان کے نزدیک حکم ہے کہ عورت کی شہادت نقل کی جائے گی، چونکہ اس کے لئے مشقت اور بے پرواہی ہے (۴)۔

یہ تفصیل ثبوتات کے متعلق ہے، اگر اس پر مقدمہ ہو تو حنا بلہ نے صراحت کی ہے کہ اگر بے پردہ عورت کے خلاف جمعی داریا گیا ہے

(۱) حاشیہ ابن عابدین ۳۳۶/۳، ۳۹۳ طبع بیروت، مکتبہ القیام عن مؤمن
 ۱۱۱۶/۳ طبع امراہ، حاشیہ الدرمونی علی المشرح الکبیر ۳۳۹/۳
 طبع المحسن۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۶۳ طبع مجلس ، شرف القناع عن قس
القناع ص ۹۷ طبع المباحث مطبوعہ اشرفی دار العلوم، ممبئی = القناع ص
شرح المباح ج ۱ ص ۶۸ طبع مکتبہ دعویت وغیرہ ص ۲۹ طبع ۱۳۳۰ھ، ۳۳ طبع المجلس ،
تجربة لکام ص ۵۳ طبع المجلس۔

۴۰۰

۱۔ مرد و دختر جس کے میس نمایاں ہو یا جو یہ عمر، باہر، کار، اور بے پردہ ہو لکڑیوں کے سامنے جاتی ہو لوگ اس کے پاس بیٹھتے ہوں اس سے شگوار کرتے ہوں، عین وہ فیئہ ہو۔

کہا جاتا ہے: ”اموات ہوزة“ جب عورت ایسی عمر کی ہو جائے،
 نوجوان خواتین کی طرح پردہ نہ کرے، اسکے ساتھ وہ ۵۰ فیصد اور زیادہ
 ہو، لوگوں کے ساتھ بیٹھتی، ورنہ اسے شکوہ کرتی ہو، یہ فقیرانہ اور
 غریب سے ہے (۱)۔

فقہاء کے نزدیک یہ لفظ اسی لغوی معنی میں مستعمل ہے۔

مرتبه‌های غایب:

مخدرة (مردہ نشین):

۲۔ لخت میں مہرۃ و غارت ہے بوجہ (پ:د) کو لایم پکڑے (۲)۔
 حد زبانی متر (پ:د) ہے۔

صدا، ح میں یہ پردہ کی پابند خاتون ہے، خواہ با مرد یا شیبہ
(کنہ ری پ شوبہ، پردہ) جسے غیہ حرم مراد نہ کیج سکیں چاہے مومنہ و مرت

() المصباح المير، القاموس المحيط، لسان العرب، ترتيب القاموس المحيط:
إدو "د"، كتاب الفتح عن فنون طبع ۱۳۹۶ / طبع بإمضاء حاشية
ابن ماجه بن ۳۴ طبع بيروت۔

(٣) لسان العرب: مادة "عقد"

برسام

تعریف:

۱- برسام لغت و اصطلاح میں ایسی عقلی بیماری ہے جس سے بذوقی کیفیت پیدا ہوتی ہے، یہ بنون کے مشابہ ہوتی ہے^(۱)۔

متعلقہ الفاظ:

الف- عتہ:

۲- عتہ لغت میں ایسا عقلی نقص ہے جس میں بنون یا کثرہ مری نہ ہو۔ اصطلاح میں یہ ایسی بیماری ہے جو عقل میں خلل پیدا کرتی ہے، اور دھمکس اختلاط عقل کا شکار ہو جاتا ہے، اس کی کچھ باتیں تو اصحاب عقل کی طرح ہوتی ہیں، اور کچھ باتیں پاگلوں کی مانند، معتود شخص پر با شعور بچہ کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

میرم (بذاتی شخص) پر اس کی بذوقی حالت کے دوران بنون کے احکام جاری ہوتے ہیں^(۲)۔

ب- بنون:

۳- بنون جیسا کہ شریعتی نے تعریف کی ہے: ایسا مرض ہے جو عقل کو رائل کرتا ہے، اور قوت میں ضائع کرتا ہے^(۳)۔

تو تاضی اس کو طیب کرے گا کہ اس میں مذ نہیں ہے، اس کی طبی کے سے اس سر میں خرم کا عثر بھی نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ اس پر سحر ضروری ہے، ورنہ اس نے بھی کہ یہ انسان کا حق ہے جو عقل و نگلی پر مبنی ہے، بنون کر مدعا علیہ محمد رو (پرودہ فحشین) ہوتا، سے اپنا وکیل بنانے کا حکم دیا جائے گا اس کی حاضری ضروری نہیں ہوتی اس میں اس کے سے ضرر و مشقت ہے، ر اس سے قسم لی جاتی ہوتی تاضی ایک مین کو جس کے ساتھ وہ کو وہ ہوں گے پیچے گا جو، بنون کو انہوں کی موجودگی میں اس سے حذف لے گا^(۴)۔

بحث کے مقامات:

۴- فقہاء نے بے پردہ خوں کی، عقلی شہادت بنون اور میں اس کے سے شہادت دینا چاہا ہے، پر شگور مانی ہے جس کا طریقہ اپنے مقام پر مفصل بیان ہوا ہے۔



(۱) تاج العروس، لمصباح المصیر فی المادۃ، ص ۲۶۱، ۲۶۲۔

(۲) فتح القدیر ۳/ ۳۳۳، ص ۲۶۱، ۲۶۲، تقریحات الخرجانی۔

(۳) مرقی الخلال ج ۵، دیکھئے المصالح لسان العرب: مادہ جنون۔

یہ نئی جملہ برص میں سے ہے جن سے تکلیف (شری
فمدوری) ساتھ ہو جاتی ہے، اور طبیعت باطل ہو جاتی ہے۔

برص

تعریف:

۱- برص لغت میں ایک معروف مرض کا نام ہے، وہ ایسی سفیدی ہے
یہ جلد کے "پرغاء" ہوتی ہے، جلد کا رنگ بدل جاتا ہے اور اس کی
"ہیت" (خونی رشت) زائل ہو جاتی ہے، کہا جاتا ہے: "برص برصا
فہو برص" ہوسٹ کے لئے برصا لفظ ہے (۱)۔
فقدان استعمال بھی اس معنی میں ہے۔

متعلقہ الفاظ:

الف- جذام:

۲- یہ لفظ جذم سے ماخوذ ہے جس کا معنی قطع (کاٹنا) ہے، اس مرض
کا پیام اس لئے ہے کہ اس کی وجہ سے اعضا کٹنے لگتے ہیں۔
جذام ایسی بیماری ہے جس کی وجہ سے جسم سرخ ہو جاتا ہے، پھر
سیاہ ہو جاتا ہے، پھر بدبو دار ہو جاتا ہے اور کٹنے اور رتنے لگتا ہے، یہ
بیماری جسم میں ہوسکتی ہے، لیکن چہرہ میں عموماً ہوتی ہے (۲)۔

ب- بہق:

بہق لغت میں برص سے کم درجہ کی سفیدی ہے جو جسم میں اس

(۱) لسان العرب، المعرب للطبری، مادة "برص"، حاشیہ ۲، ج ۲، ص ۵۹۷
طبع لکھنؤ، نہایت لکھنؤ، ج ۱، ص ۳۰۳، طبع المکتبۃ الاسلامیہ، قلیو، دہلی، ۱۹۶۸ء
طبع لکھنؤ۔

(۲) لسان العرب، مادة "جذام"، نہایت لکھنؤ، ج ۱، ص ۳۰۳، طبع المکتبۃ الاسلامیہ۔

جملہ حکم اور بحث کے مقامات:

۳- برص کے مخصوص احکام ہیں، برصام کے شکار ہونے کی حالت
میں اس کے عقود غیر مستحبر ہوں گے، اس کا اثر درست نہیں ہوگا، اس
کے قوی تصرفات شرعاً غیر مستحبر ہوں گے، ان امور میں وہ مجنون کی
طرح ہوگا۔

اس حالت میں اس کے فعلی تصرفات کے سلسلہ میں اس پر کناہ
نہیں ہوگا، مگر اس کے فعل کے نتیجے میں کسی کا مال یا جان ضائع
ہو جائے تو اس کے مال میں ضمان اور اس پر ویت یا اس کے مال سے
عوض کی قیمت واجب ہوگی۔

فقہاء نے "حائضہ" وغیرہ پر بحث کرتے ہوئے اور اصل میں
بہق اور اس کے عوارض کے ذیل میں اس پر تصحیحی "تنگو فرمانی
ہے" (۱)۔

(۱) ابن عابدین، ۲۶۶ھ-۲۷۷ھ، فتح القدر، ص ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۰۱، الفتاوی
الہدیہ، ص ۷۰، الفتاویٰ المیزان، سابق صفحہ کے حاشیہ پر، جوہر لا کلیل
ص ۳۳-۳۴، المشرع الکبیر، رد المحتار مع حاشیہ، مدرستی، ص ۴۰۲، الخرش
علی مختصر سیدی علیل، ص ۳۳، الفحاح ولا کلیل، الفتاویٰ، ص ۲۳، طبع الجاچ
قلیو، دہلی، ۱۹۶۸ء، شرح روض الطالب، ص ۲۹۹، ص ۲۹۸، الفتوح، ص ۲۲، الخشی لابن قدامہ، ۵۴۹ھ، ۵۵۰ھ، ۵۷۳ھ، ص ۱۳،
طبع ریاض المدینہ۔

امام محمد فرماتے ہیں: برص کی وجہ سے صرف بیوی کو اہتیا حاصل ہوگا شہر کو نہیں، اس لئے کہ وہ طلاق کے ذریعہ سے دور رہتا ہے، اس کی تحصیل اس کے مقام پر دیکھی جائے۔

برص کی وجہ سے خیار کے ثبوت پر تہذیب و تمدن حضرات عید بن المسوب سے مروی اس روایت سے یہ کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے کسی خاتون سے نکاح کیا اور اس سے دخول کیا تو اس میں برص یا سے مجنونہ یا جذبی پیدا تو دخول کی وجہ سے عورت کو بھر لے گا، اور شوہر مہر اس شخص سے وصول کرے گا جس نے اسے عورت کے تئیں دھوکا دیا (۱)۔

اور حضرت زید بن کعب بن جرحہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو غفار کی ایک خاتون سے نکاح فرمایا تو اس کے پہلو میں سفیدی دیکھی، تو ان سے فرمایا: ”عبدی عبدک ثابک“ (طلاق سے کنایہ ہے) اور جو انہیں دیا تھا ان میں سے کچھ نہیں پیا (۲)۔

مسجد میں برص کے آنے کا حکم:

۴- مالکیہ کی رائے ہے کہ برص کے لئے جمعہ اور جماعت کا ترک مباح ہے جب کہ اس کا برص شدید ہو، اور برص دانوں کے نئے

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۷۷ طبع بیروت، الاختیار ص ۵۳۳، شرح فتح القدیر ص ۳۲۲ طبع بیروت۔

(۲) حدیث: ”علیہما رجل تزوج امرأة فدخل بها فوجد بها“ کی روایت سعید بن منصور (۲۰۳ طبع طبری پریس، اندلس) کے ہے اس کی سند میں سعید بن المسیب اور عمر بن خطاب کے درمیان اتفاق ہے جامع التحصیل ص ۲۲۲ طبع دار الفکر، بیروت۔

(۳) حدیث: ”یہ بن کعب بن جرحہ کی روایت احمد (۳۹۳ طبع بیروت) کے ہے چنگیزی کے مجموع (۳۰۰ طبع اہل سنت) میں اس کا ذکر ہے، کہا ہے کہ امام احمد نے روایت کیا ہے اور جلیل شریف ہے۔

کے رنگ کے حذف ہوتی ہے، یہ برص نہیں ہے (۱)۔

صراح کے شمار سے حلد کے رنگ میں تبدیلی ہوتی ہے، اور اس پر نکلنے والا بال سیاہ ہو جاتا ہے، جب کہ برص پر نکلنے والا بال سفید ہوتا ہے (۲)۔

برص کے مخصوص احکام

برص کی وجہ سے فسخ نکاح میں خیار کا ثبوت:

۳- مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ نے مستحکم برص (جو پکڑے ہوئے برص) کی وجہ سے فی الجملہ فسخ نکاح کے مطالبہ کا حق دیا ہے:

مالکیہ نے صرف بیوی کو عقد نکاح کے بعد ہونے والے ضرر رساں برص کی وجہ سے فسخ نکاح کے مطالبہ کی اجازت دی ہے، خواہ مرض دخول سے پہلے ہوا ہو یا اس کے بعد، اور اگر شفا کی امید ہو تو ایک سال کی تاخیر کے بعد یہ حق ہوگا۔

شافعیہ اور حنابلہ نے بیوی اور شوہر دونوں کو دخول سے پہلے یا بعد برص کی وجہ سے فسخ کے مطالبہ کی اجازت دی ہے، اور ان تمام امور میں اسی طرح خیار کی شرائط کی رعایت کی جائے گی جس طرح نکاح میں بیان ہوا ہے (۳)۔

حنفی نے سوائے امام محمد کے، زمین میں سے کسی ایک کو دوسرے کے عیب کی وجہ سے خواہ بہت بر، جو جیسے برص، اختیار نہیں دیا ہے،

(۱) مسان العرب: ”یہی“۔

(۲) حاشیہ الدسوقی علی المشرح الکبیر ص ۲۷۷ طبع لکھنؤ۔

(۳) المشرح البصیر ص ۳۶۸-۳۶۹ جوہر طاکل ص ۲۹۹ طبع بیروت، اسل اندرک ص ۹۳-۹۴ طبع لکھنؤ، حاشیہ الدسوقی علی المشرح الکبیر ص ۲۷۷-۲۷۸ طبع لکھنؤ، حاشیہ المصنف ص ۳۰۶-۳۰۷ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، المہذب ص ۲۹۲ طبع بیروت، تلمیذی عمیرہ ص ۲۶۱ طبع لکھنؤ، انقی ۱۵۱-۱۵۲ طبع المریض، کتاب الفتن ص ۱۰۹-۱۱۰ طبع المریض۔

برص ۵-۶، بركتہ، بركتہ

مذہب کوئی جگہ مخصوص نہ روى گئی ہو کہ دوسروں کو ان سے ضرر نہ پہنچے، اس کی تفصیل بھی پے مقام پر ہوگی (۱)۔

حنا بد کے نزدیک جمعہ اور جماعت کے لئے مسجد میں آنا ایسے شخص کے لئے مکروہ ہے جس کا دم صحت طیف ہو۔

اور شافعیہ نے مشقت کی وجہ سے اس کے لئے ترك جماعت کی رخصت دی ہے (۲)۔

بركتہ

دیکھئے "تشیہ" اور "تشیہ"۔

برص سے مصافحہ اور معافیت:

۵- شافعیہ کے نزدیک برص جیسے مرض والے سے مصافحہ اور معافیت مکروہ ہے، اس لئے کہ اس میں اپنے ارسائی ہے، اور اللہ بیشہ ہے کہ دوسرے، چھ شخص کو یہ منتقل ہو جائے (۳)۔

بركتہ

برص کی مامت کا حکم:

۶- مالکیہ نے ایسے امام کی اقتداء جائز بتائی ہے جس کو برص ہو، والا یہ کہ وہ شہید ہو، تو اس وقت اسے بالکل دوسرے کا ہو جائے گا، نہ کہ اس پر اس کو مجبور کیا جائے گا۔

حنفیہ کے نزدیک ایسے برص کی مامت مکروہ ہے جس کا برص پھیل گیا ہو، یہی حکم اس کے پیچھے نماز کا ہے نفرت کی وجہ سے، اور اس کے علاوہ کی اقتداء، اولیٰ ہے (۴)۔

دیکھئے "مباد"۔



(۱) حاشیہ المدنی علی المشرع الکبیر ۳۸۹/۱ طبع المجلی، مع الجلیل علی مختصر طبع ۲۷۲/۱ طبع مکتبہ اہل بیت۔

(۲) نہایت کتاب ۱۵۵/۲ طبع مکتبہ الاسلامیہ بیروت، المدخل علی شرح المنہج ۵۱۹/۱ طبع دار احیاء التراث الاسلامیہ بیروت، کتاب الفتاویٰ ۲۹۸/۱ طبع مکتبہ العصر حداد۔

(۳) قلیوبی عمیرہ ۳۳۳، فتح الباری ۱۰/۱۳۰، ۱۳۱۔

(۴) حاشیہ من صاحبین ۲۷۸/۱ طبع بیروت، جوہر الجلیل ۸۰/۱ طبع بیروت۔

اصطلاح میں رقم ایسی علامت کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ ہونے والی
نٹ کی مقدار جانی جاتی ہے جیسا کہ حنفیہ نے اس کی تعریف کی ہے (۱)۔
مثالہ نے تعریف کی ہے کہ پڑے پر بھی ہوئی قیمت کو کہتے ہیں (۲)۔

ب۔ نمونہ ج:

۳۔ اس کو نمونہ ج بھی کہا جاتا ہے، یہ معرب ہے، صنعتی لڑاتے
ہیں: نمونہ ج شی کی مثال جس پر عمل کیا جائے (۳)۔

لغت میں اس کے معانی میں سے ایک یہ ہے کہ وہ شی کی صفت پر
علامت کرے، مثلاً گیسوں کے ڈھیر سے یک صاع نکالے، اور اس
سے پورا ڈھیر مہمت کرے کہ یہ ڈھیر اس صاع میں موجود گیسوں
کے جس سے ہے۔

اس کے اقسام کی تفصیل اصطلاح "نمونہ ج" میں دیکھی جائے۔

اجمائی حکم:

۴۔ مالک نے برنائج (بلبی)، لکھ کر بیچ کرنے کی جارت دی ہے،
چنانچہ سی خمر میں بندھے کپڑوں کی خریداری کاغذ میں لکھے ہوئے
اس کے اوصاف پر اتفاق کرتے ہوئے چار ہے، اگر کپڑوں اوصاف
کے مطابق نکالا تو بیچ لازم ہوگی، ورنہ اگر اس کے اوصاف نہیں ہوں تو
مشتی کو اختیار ہوگا، اور اگر تعدد کم نکلے تو اسی کے مطابق قیمت میں
سے بیع کر یا جائے گا، اگر کپڑے نصف سے بھی کم نکلے تو بیع لازم
نہیں ہوگی اور اسے حق ہوگا کہ بیچ رد کر دے، اگر کپڑے کی تعدد
زائد ہو تو زائد مقدار کی حد تک باقی اس کے ساتھ شریک تصور کی

برنائج

تعریف:

۱۔ برنائج: حساب کا جامع ورق ہے، یہ لفظ "برنامہ" کا معرب ہے،
المعرب میں ہے: پڑچہ (پڑہ) جس میں ایک شخص سے دوسرے
شخص کے پاس بیچے گئے کپڑوں اور سامانوں کی اقسام، اوزان اور
ان کی تعداد لکھی ہو، یہ کاغذ برنائج ہے جس میں بیچے گئے سامان کی
مقدار بتاتی ہے، اسی مفہوم میں دلال کا یہ تملک ہوتا ہے: "برنائج میں
سامان کا وزن بتا ہے" (۱)۔

فقہاء مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ برنائج وہ رجسٹر ہے جس میں
پیکٹ میں رکھے فروخت شدہ کپڑوں کے اوصاف درج ہوتے
ہیں (۲)۔

متحدہ غلط:

نف۔ رقم:

۲۔ رقم لغت میں "رقعت الشی" سے ہے، یعنی مٹی میں ایسی
علامت سے نشان دینا جو اسے دوسرے سے ممتاز کر دے، جیسے تحریر
وغیرہ (۳)۔

(۱) تاج السروس ۳۴۳، اس میں لکھا ہے کہ براء بن مسعود پر ہے اور کہا گیا ہے
کہ مسعود پر ہے اور کہا گیا ہے کہ دونوں پر ہے، لفظ "برنائج"۔

ابن ماجہ ۳۴۳

۲۔ شرح الصیر ۳۳۳

۳۔ اصباح البیہ: مادہ رقم۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۳۴۳

(۲) المنی لابن قدامہ ۳۴۳ طبع بیروت مطاب اول ۳۴۳

(۳) اصباح البیہ ۳۴۳، حاشیہ ابن ماجہ ۳۴۳، قلیوبی و میر ۳۴۳، ۶۵

کشاف اصطلاحات الفنون ۳۴۳

جائے گا، اور کہا گیا ہے کہ زائد کو لوٹا دے گا، اس کا اسم فرماتے ہیں:
پہلی رائے مجھے زیادہ پسند ہے۔

ترشید رائے اس پر قصہ ریا اور لے کر چلا آیا اور وہ دعویٰ کرتا
ہے کہ مباح میں خرید سے یہ کم یا ناقص ہے تو بائ کا قول قسم کے ساتھ
معتبر ہوگا کہ نخر میں جو کچھ ہے وہ خرید کے مطابق ہے، چونکہ دہشتہ ی
کے دعویٰ کا انکار کر رہا ہے، تر و دہ قسم سے انکار کر رہے اور حلف نہ
اٹھائے تو دہشتہ کی حلف لے گا، اور سامان وہیں کرے گا۔ دہشتہ ی
حلف یہ لے گا کہ اس نے سامان میں تبدیلی نہیں کی ہے، اور یہ کہ یہی
بعید خرید ہو سامان ہے، تر و دہ بھی بائ کی طرح قسم سے انکار
کر رہے تو اس پر بیع لازم ہوگی (۱)۔

برید

تعریف:

۱- لغت کی رو سے برید کا ایک معنی ”رسول“ (قاصد) ہے، اسی
معنی میں عرب کہتے ہیں: ”الحمی برید الموت“ (بخار موت
کا قاصد ہے) ”اہرود بریداً“ یعنی اس نے قاصد بھیجی۔ حدیث
میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”إذا أهردتم إليّ بریداً
فاجعلوه حسن الوجه، حسن الاسم“ (۱) (جب تم میرے
پاس کوئی قاصد بھیجو تو خوب رو اور اچھے نام والے کو منتخب کرو)۔ اہرود
بمعنی ارسال ہے۔

زنجیری فرماتے ہیں: ”برید“ فارسی لفظ، بمعرب ہے، برید
(اک) کے پیروں کے لئے بولتے تھے، پھر اس قاصد کو برید کہا گیا
جو پیر پر سوار ہوتا ہے، اور سہیلیں (دھنزل) کے درمیان کی مسافت کو
برید کہا گیا، اور مسکة (منزل)، وہ مقام، گھریا قبہ یا سرائے ہے جہاں
اس کام کے لئے مقرر شدہ فرار رہتے ہیں، ہر منزل میں ٹھہر کر رہتے
تھے، منزل کے درمیان کی مسافت رو یا چار فرسخ ہوتی ہے، یک
فرسخ تین میل کا ہوتا ہے، اور ایک میل چار فرسخ کا، کتب فقہ



(۱) حاشیہ ۴۴۱۰۰۰ کی روایت بخاری (۲/۲۱۲ طبع ۱۴۰۰ھ
الرسالہ) میں حضرت بریدؓ سے کیا ہے دعویٰ کے شرح ابنہ (۲/۳۲۷ طبع
دارالکتب الاسلامی) میں من سے ہر پیر پیر سے روایت کیا ہے دعویٰ کے
لحاظاً ص ۸۲ طبع دارالکتب العلمیہ) میں کہا ہے: یک سے دوسرے کی
تقریر ہو جاتی ہے یعنی حضرت بریدؓ کی روایت ہر حضرت پیرؓ کی روایت ہے۔

(۲) شرح المغیر مع حاشیہ ۲۵۱-۲۵۲ شرح الکبیر مع حاشیہ الدبونی
۲۵-۲۶، جوہر لا کیل ۹۲۔

۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱

میں ہے کہ جس سر میں تھ جڑ ہوتا ہے وہ چارٹر کا ہوتا ہے جو ۲۸
ہاگی میل کی مسافت کے برابر ہے (۱)۔

بساط الیمین

بحث کے مقدمات:

۲- بر یہ اصطلاح ہے جس کا فقہاء مسافت قصر کی مقدار کے سلسلہ
میں ذکر کرتے ہیں جس میں قصر اور رمضان میں افطار کی اجازت
ہے۔ اس کے علاوہ سفر کے دوسرے مقام ذکر کرتے ہیں (۲)۔
قصر اور صلاۃ مسافر (۳) دیکھئے: ”مقابر“۔

تعریف:

۱- یہ اصطلاح دونوں سے مرکب ہے، پہلا لفظ ”بساط“ ہے اور
دوسرا لفظ ”الیمین“ ہے، پہلا لفظ دوسرے لفظ کی طرف مضاف ہے،
یہ دونوں الفاظ طائف میں استعمال ہوتے ہیں، اس صورت میں اس
دونوں کا استعمال صرف فقہاء مالکیہ نے کیا ہے، دونوں الفاظ کی
تعریف ضروری ہے تاکہ مرکب اضافی کی تعریف معلوم ہو سکے۔

لفظ میں یمین کے معانی میں قسم اور حلف بھی ہے، یہی یہاں
مراد ہے (۱)۔

فقہاء مالکیہ کی اصطلاح میں: اللہ کا نام یا اس کی صفات میں سے
کسی صفت کا ذکر کر کے جو واجب نہیں ہے اسے ثابت کرنا ہے (۲)۔
یہ انتہائی دقیق اور مختلف ترین تعریف ہے، یمین کی دہرے تعریفات بھی
میں جو اس معنی سے خارج نہیں ہیں۔

۲- لفظ ”بساط“ یمین پر آنا اور نہ لانے والا سبب ہے، کیونکہ جہاں سبب
ہوگا، میں یمین ہوگی، تو اس میں نیت معدوم نہیں ہے بلکہ یہ نیت کو بھی
مقصود ہے۔

اس کا شاہد یہ ہے کہ یمین کو اس لفظ کو اس رmqیہ مراد درست ہے
کہ جب تک یمین پر آنا اور نہ لانے والا سبب موجود ہو (۳)۔

بریتہ

دیکھئے: ”طلاق“۔

بزاق

دیکھئے: ”بصاق“۔

(۱) اصطلاح لسان العرب۔

(۲) جوہر والکیل ۱/ ۲۲۳۔

(۳) لشرح الکبیر ۴/ ۳۹۷، ۳۰۰۔

(۱) تاج الفروس لسان العرب المصباح المہر: مادہ ”برؤ“۔ مثل لسانی کا بیان
ہے جس قدر ہم زبان میں چارٹر لفظ دہرائے گیا ہے اور اس کی تحدید ۶۰ علی را
سے کی گئی ہے (المجموع الوسیط ۲/ ۹۰۱)۔

بساط البیمیں ۳

جہاں حکم:

۳۔ ”بساط البیمیں“ مالکیہ کے نزدیک جو اس تجزیہ میں منفہ، میں: قسم کا باعث ہے اور اس پر تادم کرنے والا ہے۔

یہ مطلق بیمیں کے لئے مقید یا اس کے عموم کے لئے جھص بن سکتا ہے مثلاً بازار میں کوئی ظالم بھی ہو تو یوں کہے: حد کی قسم میں اس کا ر سے گوشت نہیں خریدوں گا، تو وہ اپنی بیمیں میں ”اس ظالم کے وجود“ کی قید کا سنتا ہے اور سب یہ ظالم نہ رہے: اس بازار سے اس کے سے گوشت خریدنا جائز ہوگا اور وہ قسم میں حاش نہیں ہوگا۔

یہی طرح اگر مسجد کا خادم بد اخلاق ہو اور کوئی یوں قسم کھائے بخدا میں اس مسجد میں داخل نہیں ہوں گا، پھر وہ خادم نہ رہے تو اگر وہ مسجد میں داخل ہوگا تو حاش نہیں ہوگا، اس لئے کہ وہ بیمیں کو یہ نہ مقید کر سکتا ہے کہ: ”جب تک یہ خادم موجود ہے۔“

اس ”بساط“ میں شرط ہے کہ قسم کھانے والے کی کوئی نیت نہ ہو اور اس سبب میں اس کا کوئی دخل نہ ہو، قسم کی تکید یا تفصیل اس سبب کے زوال کے بعد ہی ہوتی ہے۔

حنابلہ کے نزدیک ”بساط البیمیں“ کے باقائل ”بیمیں مذہب“ ہے، مثلاً کسی شخص سے پی پیو کی کو جو باہر نکلنے کے لئے تیار ہے، کہتا ہے: ”حد کی قسم تم نہیں نکلو“ اب اگر وہ کچھ دیر بیٹھ جاتی ہے پھر نکلتی ہے تو مرد حنفیہ کے نزدیک اتھنا تا وہ حاش نہیں ہوگا، امام زفر کا اس سے اختلاف ہے، وہ قیاس کے مطابق اس کو حاش قرار دیتے ہیں۔

شافعیہ کے نزدیک بیمیں کے سبب کا کوئی دخل نہیں ہے، الا یہ کہ اس کی نیت ہو، ان کے نزدیک ظاہر افکار کا اعتبار ہے، اگر عام ہے تو عام ہوگا، مطلق ہے تو مطلق اور خاص ہے تو خاص۔

حنابلہ نے ”بساط البیمیں“ کو ”سبب البیمیں“ اور وہ امور جو بیمیں پر ابھریں، کا نام دیا ہے اور انہوں نے اسے مطلق بیمیں ملا ہے اگر

قسم کھانے والے نے کسی چیز کی نیت نہ کی ہو۔
اس کی تفصیل کے حاسب کو صراح ”بیمیں“ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔



(۱) فتح القدیر ۳/ ۵۴۲، بدائع الصنائع ۳/ ۳۳، المشرح الکبیر ۱۰/ ۲۶۱۲ - ۳۰، المشرح البصیر ۲/ ۱۸۹، ۲۲۸، اسی مطالب ۳/ ۲۵۰، ۲۵۲، مطالب بولی اسی ۱/ ۸۱، ۸۲، ۹۰۔

الرحمن الرحیم^(۱) (وہ سلیمان کی طرف سے ہے، اور وہ یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم) کا جزء ہے۔

اس کے سورۃ فاتحہ اور سورۃ کی ایک آیت ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ حنفیہ کے نزدیک مشہور کتابہ کے رد ایک صحیح، ورنہ فقہاء کا قول یہ ہے کہ سملہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ کی آیت نہیں ہے، بلکہ وہ پورے قرآن کی ایک آیت ہے جو سورتوں کے درمیان فصل کے لئے مازل ہوئی ہے، اور سورۃ فاتحہ کی ہدائش: رقی کی ہے۔

ان حضرات کی ایک دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”يقول الله تعالى: قسمت الصلاة بيني وبين عبدي نصفين، فإذا قال العبد: الحمد لله رب العالمين، قال الله تعالى: حمدني عبدي، فإذا قال: الرحمن الرحيم، قال الله تعالى: مجدني عبدي، وإذا قال: مالك يوم الدين، قال الله تعالى: أثني عني عبدي، وإذا قال: إياك نعبد وإياك نستعين، قال الله تعالى: هذا بيني وبين عبدي نصفين، ولعبدي ما سأل“^(۲) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے، پس جب بندہ کہتا ہے: ”الحمد لله رب العالمين“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری حمد بیان کی، پھر جب کہتا ہے: ”الرحمن الرحيم“ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: میرے بندہ نے میری ثناء کی، اور جب کہتا ہے: ”إياك نعبد وإياك نستعين“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان نصف نصف

(۱) سورہ نحل ۷۰

(۲) حدیث: ”يقول الله تعالى قسمت الصلاة بيني وبين عبدي“ کی روایت سے مسلم (۲۹۶۸) طبع عیسیٰ المابانی الخ نے کی ہے۔

بسملة

تعریف:

۱- بسملة لغت اور اصطلاح میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کہتا ہے۔

کہا جاتا ہے: ”بسم بسملة“ جب ”بسم اللہ“ بولے یا لکھے، اور کہا جاتا ہے: ”اکثر من البسملة“ جب کثرت سے ”بسم اللہ“ کہے^(۱)۔

ظہر کی نماز میں: پیش اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا، کر مند، جس کے، پائے وہیں۔ اپنے بانی محمد ﷺ کو نام سے پلے اپنے اچھے ناموں کو پینے کی تمہیم، کر چھا کر سلما یا، تمام مخلوق کے لئے سے ایک سنت بنا دی جس کی وہ تباہ کرے، راہیہ، تہ بنا یا جس پر وہ چلے، چنانچہ ہی سورت کی، ت کا آغاز کرتے ہوئے ہی ہمیں کا ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کہنا اس کی اس مرہ کی تماری کرتا ہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں، یہی بات تمام افعال میں ہے^(۲)۔

بسملة قرآن کریم کا جز ہے:

۲- فقہاء کا اتفاق ہے کہ سملہ (بسم اللہ الرحمن الرحیم) قرآن کریم کی اس آیت: ”انہ من سلیمان و انہ بسم اللہ الرحمن

(۱) لسان العرب، لمصباح المیز: مادة ”بسم“ بتخیر القرطبی ۱۷۰۔

(۲) القرطبی ۱۷۰، ۱۷۱۔

ہے، اور میرے بندہ کے لئے وہ ہے جو اس نے مانگا۔

پس اس میں ”الحمد لله رب العالمین“ سے آغاز کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ تسمیہ سورہ فاتحہ کی ابتدائی آیت نہیں ہے، کیونکہ اگر وہ سورہ فاتحہ کی آیت ہوتی تو اسی سے آغاز ہوتا، اور اس لئے بھی کہ بسم اگر آیت ہوتی تو نصف نصف (کی تقسیم) نہیں ہوتی۔ نصف ول میں ساڑھے تین آیات ہوتیں، حالانکہ (مناصفہ) نصف نصف کی صراحت ہے، اور اس لئے بھی کہ سلف کا اتفاق ہے کہ سورہ کوثر میں تین آیات ہیں، اور یہ تین آیات بغیر بسم ہوتی ہیں اور مذہب مجدد (حقی، مالکی، حنبلی) میں سے ہر مذہب میں اس کے بڑے بڑے روایات ہیں۔

چنانچہ مذہب حنبلی میں ہے کہ حلی فرماتے ہیں: میں نے امام محمد سے عرض کیا، تسمیہ قرآن کی آیت ہے یا نہیں؟ اسوں نے فرمایا: وہ بے شک بے حد درمیان جو کچھ ہے، وہ سب قرآن ہے۔ پس یہ امام محمد کی جانب سے بیان ہے کہ یہ سورتوں کے درمیان فصل کے لئے آیت ہے، اسی لئے علاحدہ رسم الخط میں اسے لکھا گیا، امام محمد فرماتے ہیں: حاتم اور جنس کے لئے قرآن قرآن کے بطور تسمیہ پڑھا، مگر وہ ہے، اس لئے کہ قرآن ہونے کا لازمی تقاضا حاتم اور جنس پر اس کی قرأت کی حرمت ہے، لیکن قرآن ہونے کا لازمی تقاضا یہ نہیں کہ سورہ فاتحہ کی طرح اسے جبراً پڑھا جائے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان سے دریافت کیا کہ: سورہ کوثر اور سورہ انفال کے درمیان تسمیہ کیوں نہیں لکھا گیا؟ انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ سورہ کوثر سب سے آخر میں نازل ہوئی، رسول اللہ ﷺ وفات پگھے اور اس کے بارے میں ہمیں بوضاحت نہیں فرمائی، تو میں نے محسوس کیا کہ اس سورت کا ابتدائی حصہ سورہ انفال کے اواخر کے مشابہ ہے، لہذا میں نے اس کو اس سے ملا دیا، پس ان دونوں صحابیوں

کی جانب سے یہ اس بات کی وضاحت ہے کہ تسمیہ سورتوں کے درمیان فصل کے لئے لکھا گیا ہے۔ (۱)

مالکیہ کے روایات مشہور یہ ہے کہ بسم صرف سورہ نمل کی ایک قرآنی آیت ہے جو ایک آیت کا جزء ہے اور فرض نماز میں امام اور غیہ امام کے لئے سورہ فاتحہ یا اس کے بعد کی سورت سے قبل پڑھنا ضرور ہے۔ اور مالکیہ کے نزدیک سورہ فاتحہ میں اس کی بوضاحت، انتخاب اور جوب کا قول بھی ہے (۲)۔

امام احمد سے مروی ہے کہ بسم سورہ فاتحہ میں سے ہے، کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم سورہ فاتحہ پڑھو تو ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ بھی پڑھو، یہ تک یہ ”ام القرآن“ اور ”السمیع المبین“ ہے، اور ”بسم الرحمن الرحیم“ اس کی ایک آیت ہے (۳)، اور اس سے کہ صحابہ کرام نے مصاحف میں اسے اسی رسم الخط میں درج کیا ہے، حالانکہ اسوں نے، جلدوں کے درمیان سوائے قرآن کے دوسری چیز درج نہیں کی، اور فقیم البحر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھا پھر ”ام القرآن“ پڑھا، اور ابن المذہب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں ”بسم

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۳۲۷-۳۳۰ طبع بیروت، بدائع الصنائع ص ۲۰۳ طبع مکتبہ المطبوعات اطبیہ، جامعہ الدوق علی المشرع الکبیر ص ۲۵۲ طبع دار الفکر شرح المرقا ص ۲۱۶-۲۱۷ طبع دار الفکر بیروت، کتب القضا ص ۳۳۵-۳۳۶ مکتبہ العصر للحدیث والایض، المثنی ص ۶۱۷ طبع ۱۴۲۵ھ مکتبہ مصر، تفسیر ابن کثیر ص ۳۰ طبع مدرستہ المدینہ، الموطا بسرخس ص ۱۶ طبع دار المعرفہ بیروت۔

(۲) جامعہ الدوق علی المشرع الکبیر ص ۲۵۱ طبع شرح المرقا ص ۲۱۶-۲۱۷ طبع

(۳) حدیث ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ مکتبہ الدوق علی المشرع الکبیر ص ۲۵۱ طبع ۱۴۲۵ھ (۴) حدیث ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ مکتبہ الدوق علی المشرع الکبیر ص ۲۵۱ طبع ۱۴۲۵ھ (۵) حدیث ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ مکتبہ الدوق علی المشرع الکبیر ص ۲۵۱ طبع ۱۴۲۵ھ (۶) حدیث ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ مکتبہ الدوق علی المشرع الکبیر ص ۲۵۱ طبع ۱۴۲۵ھ (۷) حدیث ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ مکتبہ الدوق علی المشرع الکبیر ص ۲۵۱ طبع ۱۴۲۵ھ (۸) حدیث ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ مکتبہ الدوق علی المشرع الکبیر ص ۲۵۱ طبع ۱۴۲۵ھ (۹) حدیث ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ مکتبہ الدوق علی المشرع الکبیر ص ۲۵۱ طبع ۱۴۲۵ھ (۱۰) حدیث ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ مکتبہ الدوق علی المشرع الکبیر ص ۲۵۱ طبع ۱۴۲۵ھ

بسم الرحمن الرحیم پر جا، پھر ”ام القرآن“ پر جا، اور سے (بسم اللہ الح) کو یک آیت شمار کیا اور ”الحمد لله رب العالمین“ کو وہ آیت (۱) اس امر کا فرماتے ہیں جس نے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پچھڑا دیا اس نے یک سو تیرہ آیتیں چھڑا دیں۔

ام احمد سے مروی ہے کہ بسمہ ایک مستقل آیت ہے جو وہ سورتوں کے درمیان مارل ہوئی تھی سورتوں میں فصل کے لئے اور اس سے پہلے مروی ہے کہ یہ سورتوں کی ایک آیت کا حصہ ہے اور صرف اسی سورت میں وہ نازل ہوا ہے (۲) اس سے یہ بھی مروی ہے کہ بسمہ صرف سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے۔

۳- ثانیہ کا مسلک یہ ہے کہ بسمہ سورہ فاتحہ اور ہر سورت کی ایک مکمل آیت ہے، اس لئے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھا تو سے یک آیت شمار فرمایا (۳)، اور اس لئے کہ حضرت ابو بکر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”الحمد لله سبع آیات، إحداهن بسم الله الرحمن الرحيم“ (۴) (۲) الحمد لله سات آیت ہیں، ان میں سے ایک ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ ہے، حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب وہ نماز میں کسی سورت کا آغاز

(۱) حدیث ”ان رسول الله ﷺ“ کو حاکم (۳۲۸) مطابح کردہ دار کتاب لبرلی) نے روایت کیا ہے اس کی سند میں عمر بن ہارون بنیہ حاکم نے کہا ہے ملت کے ماسٹین میں سے ہیں وہی نے کہا اس کے ضعف پر مانا کا اجماع ہے نائی نے کہا متروک ہے زبلی نے نصب الراية (۱۰۵۰ مطابح کردہ المکتب الاسلامی) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(۲) اعلیٰ لائن قدس ۳۲۶/۱ طبع مکتبہ کھرم۔

(۳) حدیث کی تخریج فقہ نمبر ۲ میں گذر چکی۔

(۴) حدیث ”سبع آیات“ کو بیہقی نے اسنن الکبریٰ (۲۵۴) طبع دار معرفت) میں روایت کیا ہے بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۰۹۴) مطابح کردہ مکتبہ المدنی) میں کہا اسے طبرانی نے الاوسط میں روایت کیا ہے اس کے رجاس ثقات ہیں۔

کرتے تھے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھتے، حضرت ابو بکر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”إذا قرأتم الحمد لله رب العالمین، فافروا“ بسم الله الرحمن الرحيم، بها ام القرآن والسبع المثاني، وبسم الله الرحمن الرحيم بعدی آیاتھا“ (۱) (جب تم سورہ فاتحہ پڑھو تو ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھو یہ ”ام القرآن“ اور ”السبع المثانی“ ہے اور ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ اس کی ایک آیت ہے) اور اس سے کہ صحابہ کرام نے اپنے جمع کردہ قرآن میں سورتوں کے واصل میں سے کچھ ہے اور وہ قرآن کے رسم الخط میں مکتوب ہے، اور جو کچھ بھی غیر قرآن تھا سے قرآن کے رسم الخط میں نہیں لکھا گیا، اور مسلمانوں کا جماعت ہے کہ،، بتیوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ مکالم ہی ہے، اور بسمہ ان دونوں بتیوں کے درمیان میں ہونا ہے تو ضروری ہو کہ سے بھی قرآن میں سمجھا جائے (۲)۔ اور چاروں فقہی مساک کے اند کا اتفاق ہے کہ جو شخص اس بات کا انکار کرے کہ بسمہ سورتوں کے واصل میں یک آیت ہے اسے کانز میں سمجھا جائے گا (۳)، اس سے کہ فقہی مساک میں اس بابت اختلاف ہے جو مذکور ہوا۔

بغیر پاکی کے بسم اللہ پڑھنے کا حکم:

۴- علماء کے مابین اختلاف نہیں ہے کہ بسمہ قرآن میں سے ہے، جمہور کی رائے ہے کہ جنسی اور حیض مناس، لی عورت کے سے ”بسم اللہ“ بغرض تمامت پڑھنا مکروہ ہے، چونکہ ترمذی شریف وغیرہ لی حدیث ہے: ”لا یقرأ الحسب ولا الحائض شیطا من

(۱) حدیث ”إذا قرأتم“ کی تخریج فقہ نمبر ۲ میں گذر چکی۔

(۲) المہذب ۱۱۷ طبع دار المعرفت نہایت المطابح ۱۵۵۵/۳۶۰ طبع المکتبہ الاسلامیہ المراسیہ تعمیر القریٰ ۱۳۹۳ طبع المکتبہ مدنیہ مصر۔

(۳) ساہنہ راجح۔

بسملا ۵

نے نماز کو اپنے اور اپنے بندو کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے۔ اور اس لئے کہ صحابہ کرام نے پٹی تحریر سے سے مصحف میں رت فرمایا ہے حالانکہ انہوں نے دو جہدوں کے درمیان صرف قرآن کو رت فرمایا ہے۔

۱۔ راجح قول کے مطابق نماز کی پہلی دو رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسملا پڑھنا مسنون ہے، اور سورۃ فاتحہ کے بعد ہر سورت کا آغاز ہی سے یا جائے گا۔ ۲۔ ہر سے ہر پڑھا جائے گا اس سے کہ حدیث ہے: ”کان یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلاۃ“ (۱) (آپ ﷺ نماز میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ آیت پڑھتے تھے)۔

بسملا کے قرآن ہونے کی بابت حضرت امام احمد کی دوسری روایت کے مطابق امام، منفرد اور مقتدی پر نماز میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسملا پڑھنا واجب ہے (۲)۔

نیز پہلی رکعت میں بھیجہ ۱۰، تہود کے بعد بسملا پڑھا جائے گا، بعد کی رکعات میں اس رکعت کی بھیجہ قیام کے بعد اسے پڑھا جائے گا، اور بسملا حالت قیام میں پڑھا جائے گا، لہذا یہ کہ کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے تو بسملا بھی بیٹھ کر پڑھا جائے گا (۳)، تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”صلاۃ“۔

”الکتاب“ (۱) (اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی)، اس حکم کے عموم میں مقتدیوں کے داخل ہونے کی دلیل حضرت مبادی صحیح روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم فجر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ پڑھتے، اہل بیت بارہوی نماز سے فارغ ہو کر دیر وقت فرمایا: ”لعلکم تقرءون خلف امامکم، قنبا، نعم، قال: لا تفعلوا الا بفاتحة الكتاب، فانه لا صلاه لمن لم یقرأ بها“ (۲) (شاید تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو، ہم نے عرض کیا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا مت پڑھو سورۃ فاتحہ کے کہ جو شخص اسے نہیں پڑھے اس کی نماز نہیں)، نماز کی رکعت میں ہر سورت کی ابتدا کے وقت بسملا پڑھا جائے گا، جہر کی حالت میں سورۃ فاتحہ اور سورت کے ساتھ اسے بھی جہر پڑھا جائے گا، اور اسی طرح ان دونوں کے ساتھ اسے پڑھا جائے گا، اس قول کے مطابق کہ بسملا تمام سورتوں کی ایک آیت ہے (۳)۔

حنابلہ کے نزدیک صبح یہ ہے کہ نماز کی رکعات میں سورۃ فاتحہ اور ہر سورت کے ساتھ بسملا پڑھنا واجب نہیں ہے، اس لئے کہ سورۃ فاتحہ اور ہر سورت کی آیت نہیں ہے، یہ تکہ حدیث میں ہے کہ ”قسمت الصلاۃ بیہی و بین عبدی بھیں“ (۴) (میں

(۱) حدیث: ”الصلاۃ“۔۔۔ کی روایت بخاری (۲۳۶/۲) ۲۳۷ طبع (مستقیم) اور مسلم (۲۹۵/۱) طبع (مستقیم) (۲) حدیث: ”لعلکم تقرءون“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت (۳) حدیث: ”لعلکم تقرءون“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت (۴) حدیث: ”قسمت الصلاۃ“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت

(۱) حدیث: ”الصلاۃ“۔۔۔ کی روایت بخاری (۲۳۶/۲) ۲۳۷ طبع (مستقیم) اور مسلم (۲۹۵/۱) طبع (مستقیم) (۲) حدیث: ”لعلکم تقرءون“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت (۳) حدیث: ”لعلکم تقرءون“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت (۴) حدیث: ”قسمت الصلاۃ“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت

(۱) حدیث: ”الصلاۃ“۔۔۔ کی روایت بخاری (۲۳۶/۲) ۲۳۷ طبع (مستقیم) اور مسلم (۲۹۵/۱) طبع (مستقیم) (۲) حدیث: ”لعلکم تقرءون“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت (۳) حدیث: ”لعلکم تقرءون“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت (۴) حدیث: ”قسمت الصلاۃ“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت

(۱) حدیث: ”کان یسر بسم اللہ“۔۔۔ بخاری (۲۳۶/۲) ۲۳۷ طبع (مستقیم) اور مسلم (۲۹۵/۱) طبع (مستقیم) (۲) حدیث: ”لعلکم تقرءون“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت (۳) حدیث: ”لعلکم تقرءون“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت (۴) حدیث: ”قسمت الصلاۃ“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت

(۱) حدیث: ”الصلاۃ“۔۔۔ کی روایت بخاری (۲۳۶/۲) ۲۳۷ طبع (مستقیم) اور مسلم (۲۹۵/۱) طبع (مستقیم) (۲) حدیث: ”لعلکم تقرءون“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت (۳) حدیث: ”لعلکم تقرءون“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت (۴) حدیث: ”قسمت الصلاۃ“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت

(۱) حدیث: ”الصلاۃ“۔۔۔ کی روایت بخاری (۲۳۶/۲) ۲۳۷ طبع (مستقیم) اور مسلم (۲۹۵/۱) طبع (مستقیم) (۲) حدیث: ”لعلکم تقرءون“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت (۳) حدیث: ”لعلکم تقرءون“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت (۴) حدیث: ”قسمت الصلاۃ“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱) طبع عزت

بسم اللہ پڑھنے کے دوسرے مواقع:

غ۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت تسمیہ:

۶۔ بیت الخلاء میں قضاء حاجت کے لئے داخل ہوتے وقت بطور تحجب تسمیہ کے جو پر عقبہ کا تعلق ہے، اس لئے کہ بنی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو پڑھتے "بسم اللہ اللہم انی اعوذ بک من العیث والحجث" (۱)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح "قضاء الحاجۃ"۔

ب۔ وضو کے وقت تسمیہ:

۷۔ حنفیہ مالکیہ کے مشہور قول میں، "رٹا فعیہ کا مسلک ہے کہ وضو شروع کرتے وقت تسمیہ سنت ہے، اس حدیث کا استدلال یہ ہے کہ "بیت وضو تسمیہ کی شرط کے بغیر مطلق ہے"۔ اور وضو کرنے والے سے مضبوط طہارت ہے، ورنہ تسمیہ طہارت میں قاذب نہیں ہے، اس لئے کہ پانی کو اصل کے اعتبار سے پاک کرنے والا بنایا گیا ہے، البتہ اس کی طہوریت (پاک کرنے کی صلاحیت) بندہ کے عمل پر متوقف نہیں ہوگی، اور حضرت بن مسعود کی اس روایت سے بھی استدلال

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من توضأ و ذکر اسم اللہ علیہ کأن طهوراً لجمع بدنه، ومن توضأ ولم يذكر اسم اللہ کأن طهوراً لھا اصاب من بدنه" (۲) (جس نے وضو کیا (۱) حدیث: "کان إذا فعل الغلاء...." کی روایت بخاری (۲۳۲) طبع انتقادیہ اور مسلم (۲۸۳) طبع عیسیٰ الحلبي نے کی ہے الفاظ بخاری کے برابر دیکھئے حاشیہ ابن ماجہ بن ۱/۲۹۵، ۲۳۰، حاشیہ الدسوقی ۱/۱۰۰، ۱۰۶، المہذب ۱/۳۲، حاشیہ قلیوبی وغیرہ ۱/۳۸، کشف القناع ۱/۵۸۔

(۲) حدیث: "من توضأ...." کی روایت ترمذی نے کی ہے (تحقیق الخیر ۲/۷۷)۔

اور اس پر اللہ کا نام لیا تو یہ اس کے تمام بدن کے لئے پاک کرنے والا ہوگا، اور جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام نہیں لیا تو یہ اس کے بدن کے انہی حصوں کو پاک کرنے والا ہوگا جہاں وہ پہنچا)۔

اور اگر وضو کرنے والا آغاز وضو میں تسمیہ بھول جائے اور درمیان میں یاد آئے تو ان وقت پڑھ لے گا، تاکہ وضو اللہ تعالیٰ کے نام سے خالی نہ رہے (۱)۔

حنابلہ کی رائے ہے کہ وضو میں تسمیہ واجب ہے، اور تسمیہ "باسم اللہ" بتا ہے، دوسرا جملہ اس کے قائم مقام نہیں ہوگا، وجوب پر استدلال اس نے حضرت ابو یوسف کی اس روایت سے کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لا صلاۃ لمن لا وضوء لہ، ولا وضوء لمن لم يذكر اسم اللہ علیہ" (۲) (اس کی نماز میں جس کا وضو نہیں، اور اس کا وضو نہیں جس نے اس پر اللہ کا نام نہیں لیا)۔ بھوس جانے کی صورت میں تسمیہ معاف ہو کر ساقط ہو جاتا ہے، اس حدیث کی وجہ سے کہ "تجاوز اللہ عن أمتی الخطأ والسيئان وما استکرهوا علیہ" (۳) (اللہ تعالیٰ نے میری امت کی غلطی، بھوس چوک اور جس چیز پر انہیں مجبور کر دیا جائے اس کو معاف فرما دیا ہے)۔

(۱) ابن ماجہ بن ۱/۷۰، ۷۲، بدیع المنابع ۲/۱۰۰، الدسوقی ۱/۹۳، شرح اللہ ربانی علی مختصر طیل ۱/۲۱، المہذب ۱/۲۲، قلیوبی وغیرہ ۱/۵۲، نہایۃ المحتاج ۱/۶۸۔

(۲) حدیث: "لا صلاۃ لمن...." کی روایت ترمذی (۱/۳۷۷-۳۸) طبع مصطفیٰ لماہی الحلبي اور ابن ماجہ (۱/۳۰) طبع عیسیٰ الحلبي نے کی ہے حافظ ابن حجر نے تحقیق الخیر (۱/۱۵۳) طبع المصباح المہذب میں اس حدیث کی تخریج کے بعد کتبہ ظاہر ہے کہ احادیث سے محض طور پر قوت پیدا ہوئی ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ اس کی اصل ہے اور حاکم (۱/۳۶) طبع دار الکتاب العربی نے کی ہے اور کہا ہے حدیث صحیحہ ہے۔

(۳) حدیث: "تجاوز اللہ...." کی روایت حاکم (۱/۱۸۸) طبع دار الکتاب العربی نے کی ہے اور کتبہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط صحیح ہے۔

گر ہمنور نہ ہو لے کو درمیان ہمنو تسمیہ یا آجائے تو بسم اللہ پڑھ کر ہمنو کرے گا۔ اور اگر عدا چھوڑے تو طہارت درست نہیں ہوگی، اس کے اس نے پی طہارت پر اللہ کا نام نہیں یا ہے، کوٹکا اور کنت والا اشارہ سے پر ہے گا^(۱)۔

ج- ذبح کے وقت تسمیہ:

۸- حنفی مالکیہ و حنابلہ نے مشہور قول میں اس طرف کے ہیں کہ ذبح کے وقت تسمیہ واجب ہے^(۲) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ"^(۳) (اور اس (جانور) میں سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ یاد کیا ہو)، بول جانے والے، کوٹکے اور مجبور کر دینے گئے شخص پر تسمیہ واجب نہیں ہے، کوٹکا کے لئے کافی ہے کہ آسمان کی طرف اشارہ کر دے، اس لئے کہ اس کا اشارہ دہلے والے کے بول کے قائم مقام ہے۔

شافعیہ اس طرف گئے ہیں اور یہی امام احمد کی ایک روایت ہے کہ ذبح کے وقت تسمیہ مسنون ہے، تسمیہ کا طریقہ یہ ہے کہ فعل (ذبح) کے وقت "بسم اللہ" کہے، اس لئے کہ یہی نے نبی کریم ﷺ کے قربانی کا جانور ذبح کرنے کا وصف یوں بیان کیا ہے کہ: "صَحِيحُ اسْمِي بِسْمِ اللَّهِ اَتِي بِكِبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَفْرِيسٍ عَظِيمَيْنِ مَوْجُوأَيْنِ، فَاَصْجَعُ احَدَهُمَا فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اَتَيْتُهُمْ هَذَا عَنْ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ اَصْجَعُ الْآخَرَ فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اَتَيْتُهُمْ هَذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَأَمْتِهِ مَعْنَى شَهِيدٍ لَكَ

بالتوحيد، وشهد لي بالبلاغ"^(۱) (نبی کریم ﷺ نے قربانی فرمانی، آپ ﷺ کے پاس دو چترے، سینک والے، لمبے، خاص کر دو مینڈھے لائے گئے، آپ ﷺ نے ایک کوٹکا پر پڑھا: "بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اَتَيْتُهُمْ هَذَا عَنْ مُحَمَّدٍ" (بسم اللہ، اللہ اکبر، اے اللہ یہ محمد کی طرف سے ہے)، پھر دوسرے کوٹکا پر فرمایا: "بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اَتَيْتُهُمْ هَذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَأَمْتِهِ مَعْنَى شَهِيدٍ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِيدٍ لِي بِالْبَلَاغِ" (بسم اللہ، اللہ اکبر، اے اللہ یہ محمد اور اس کی امت کی طرف سے ہے جنہوں نے آپ کی وحدانیت اور میری رسالت رسالتی کی گواہی دی)۔

شافعیہ کے نزدیک عدا ترک تسمیہ مکروہ ہے، لیکن اگر عدا سے ترک کر دیا تو اس کا مذبحہ حلال ہے اور اسے کھایا جائے گا، اس نے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے ذبائح کو مباح قرار دیا ہے، ارشاد ہے: "وَأَطْعَمُوا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَلْلًا لَهُمْ"^(۲) (اور جو لوگ اہل کتاب ہیں ان کا کھانا تمہارے سے حلال ہے) حالانکہ وہ تسمیہ میں پڑھتے، "اللہ تعالیٰ کے اس قول: وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَأَنَّهُ لَهْفٌ"^(۳) (اور اس (جانور) میں سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ یاد کیا ہو، یعنی ہوشیاری ہے) سے مراد یہ ہے کہ جس پر اللہ کا نام یاد کیا ہو، یعنی بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، اس لئے کہ قرآن میں ہے: "وَمَا أَهْلُ لَعْنِ اِلَهِ بِهِ"^(۴) (آیت کا سیاق جس اس پر دلالت کرتا ہے، یہ تو کہہ کر آیا: "وَمَا أَهْلُ لَعْنِ اِلَهِ بِهِ")

(۱) حدیث: اسنی بکبشیں "لی روایت تلمیذی (۹) ۲۶۸ تا ۲۶۹ شرح دارالعرف (۳) ۳۲۷ طبع دارالاسلام لاہور (۱) کے ہے، تلمیذی نے مجمع الزوائد (۳) ۲۲ تا ۲۳ شرح کردہ مکتبہ القدسی (۱) میں کہا ہے: ابویہ نے اس کو روایت کیا ہے اس کی سند حسن ہے۔

(۲) سورۃ مائدہ ۵۸

(۳) سورۃ مائدہ ۱۲۱

(۴) سورۃ مائدہ ۳۳

(۱) کتاب القباہ ۹۱۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۱۹۰/۵، ۱۹۳، جوہر لا لیل ۱/۱۲۲، شرح الترمذی ۲/۳۳۰، المجموع ۳/۵۳۰، الفی ۸/۵۶۵، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳۔

(۳) سورۃ مائدہ ۱۲۱۔

۱۰۔ تیمم کے وقت تسمیہ:

۱۱۔ تیمم کے وقت تسمیہ شروع ہوتی ہے، حنفیہ کے نزدیک مسنون ہے، مالکیہ کے نزدیک مذہب ہے، شافعیہ کے نزدیک مستحب ہے، اس کے الفاظ "بسم اللہ" اور شافعیہ کے نزدیک زیادہ مکمل: "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہیں۔ اگر تیمم کے آغاز میں تسمیہ بھٹ جائے اور درمیان میں یا آئے تو پڑھ لے اور جابو جہر چھوڑ دے تو تیمم باطل نہیں ہوگا، اور اگر پڑھ لے گا تو آب پائے گا^(۱)۔

حنبلیہ کے نزدیک تیمم کے وقت تسمیہ واجب ہے، اور وہ "بسم اللہ" ہے، اور اس کے الفاظ اس کے قائم مقام نہیں ہوں گے، اس کا وقت ابتدائے تیمم ہے، بھول جانے سے ساقط ہو جاتا ہے، اس لئے کہ حدیث ہے: "تجاوز الله عن المعصية والحط والسجود" (۲) (اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی اور بھول چوک کو معاف کر دیا ہے۔۔۔) اور اگر درمیان میں یاد آ جائے تو تسمیہ کہے گا اور تیمم پورا کرے گا، اور اگر عذر اچھوڑ دے یہاں تک کہ بعض اعضاء کا مسح کر لے اور کئے ہوئے فعل کو نہ دہرائے تو اس کی طہارت درست نہیں ہوگی، اس لئے کہ اس نے اپنی طہارت پر اللہ کا نام نہیں لیا ہے (۳)۔

زیر اہم کام کے وقت تسمیہ:

۱۲۔ ۱۱۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ ہر اہم کام عبادت وغیرہ کے وقت تسمیہ شروع ہوتی ہے، جس قرآن کریم کی تلاوت اور کار کے وقت، کشتی اور جانور پر سواری کے وقت، گھر اور مسجد میں داخل ہونے یا نکلنے کے وقت، تہانہ روشن کرنے یا اس کے بجھانے کے وقت، مباح جنسی

ساتھ دھیر (شکاری جانور) بھی شامل ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: مت کھا، اس سے کتم نے اپنے کتے پر تسمیہ پڑھا ہے اور دھیرے پر تسمیہ نہیں پڑھا ہے، حنبلیہ کے نزدیک تسمیہ کے سلسلہ میں دست اور شکار کے درمیان فرق یہ ہے کہ دست پہنچل میں واقع ہوتا ہے تو تسمیہ بھولنے کی صورت میں اس میں تو تسامح ہوتا ہے بین شکار میں تسمیہ بھولنے میں تسامح نہیں ہوگا، اور امام احمد سے منقول ہے کہ اگر شکار کے وقت تسمیہ بھول جائے تو شکار مباح ہوگا اور کھایا جائے گا، ان سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر تیر پر تسمیہ بھول جائے تو مباح ہوگا، اور شکاری جانور پر بھول جائے تو مباح نہیں ہوگا (۱) مزید تفصیل کے لئے دیکھئے "صيد" کی صطوح۔

۱۰۔ کھاتے وقت "بسم اللہ" پڑھنا:

۱۰۔ فقہاء کی رائے ہے کہ کھانا شروع کرتے وقت تسمیہ کرنا سنت ہے، اور اس کے الفاظ "بسم اللہ" اور "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہیں، اگر شروع میں تسمیہ بھول جائے تو باقی میں پڑھ لے، اور یوں کہئے "باسم اللہ اولہ و آخرہ" اس لئے کہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بنا کریم ﷺ نے فرمایا: "اذا اكل احدكم فليذكر اسم الله تعالى، فان نسي ان يذكر اسم الله في اوله فليقل: باسم الله اوله و آخره" (۲) (جب تم میں سے کوئی کھائے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے، اگر شروع میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو کہئے: باسم اللہ اولہ و آخرہ)۔

(۱) المغنی ۸/۵۳۹، ۵۳۰، ۵۳۱، مجمع سر ۵۳۲، ۵۵۶، ۵۵۷۔

(۲) حدیث "اذا اكل احدكم" کی روایت ابو داؤد (۱۱۰/۳) طبع عزت عید دہلی اور ترمذی ۲۸۸/۳ طبع مصطفیٰ (لہائی) نے کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے حاشیہ ابن ماجہ ۱/۲۴۷، شرح الترمذی ۱/۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱

تحقق سے قبل ہمسرہ پر خطیب کے چڑھتے وقت، سونے اور نفل نماز کے "نماز سے قبل، برتر کوڑھا چیتے وقت، کتابوں کے آغاز میں، میت کی تکفیر بند کرنے، وراثت کو قہر میں اتارنے کے وقت، جسم میں تکلیف کے مقام پر ہاتھ رکھتے وقت تمیہ کہا جائے گا، اس کے الفاظ "باسم اللہ" ہیں، اور مکمل "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہے۔ اگر تمیہ بھول جائے یا عمدہ آچھوڑ دے تو کوئی حرج نہیں البتہ سنے پر شائبہ ہوگا۔

اس سلسلہ کی احادیث میں سے یہ حدیث ہے: "کل امری بالہال لا یبدأ فیہ باسم اللہ فہو اہتر" (۱)۔ اہم کام جس کے آغاز میں بسم اللہ نہ کہا جائے وہ اہتر (دم کٹا) ہے، ایک روایت میں ہے: "فہو اقص" (تو وہ کٹا ہوا ہے)، ایک دوسری روایت میں "فہو احم" (۲) (وہ اہم کم) (کٹا ہوا ہے) کے الفاظ ہیں، اور رسول کریم ﷺ سے مروی ہے: "ضع یدک علی الذی نکل من جسدک وقل: باسم اللہ ثلاثاً..." (۳) (اپنے جسم کے جس مقام پر تکلیف محسوس کرو وہاں ہاتھ رکھو اور تین بار "باسم اللہ" کہو...)۔

وریک حدیث ہے: "أغلق بابک واذکر اسم اللہ، فإن الشیطان لا یمتص بہا معلقاً، وأطعن مصباحک واذکر اسم اللہ، وختم إماءک" (۴) (اپنا دروازہ بند کر، اور اللہ کا نام لو، اس لئے کہ شیطان ایسے بند دروازہ کو نہیں سمجھتا، اور اپنا تہ اث

(۱) حدیث "کل امری بالہال...." بخاری نے طبقات متافیر (۱/۶) طبع دارمیرفہ (۱) میں روایت کیا ہے سیوطی نے الجامع البحر میں اس حدیث کو عبد القادر دہلوی کی طرف لکھیں میں منسوب کیا ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے (فیض القدیر ۵/۳ طبع المکتبۃ البجاریہ)۔

(۲) حدیث "ضع یدک...." کی روایت مسلم (۱۴۲۸/۳) طبع عینی اہل کتب کے ہے۔

(۳) حدیث "أغلق بابک واذکر اسم اللہ" کی روایت بخاری (۱/۱۳) طبع ۸۸/۱۰ طبع المستقر (مسلم) ۱۵۴۳ طبع عینی اہل کتب (۱) اور احمد (۳/۳۱۹) طبع المکتب الاسلامی (۱) کے ہے اور بیاق بن عی کا ہے۔

بجاء "باسم اللہ ہو، اور اپنا برتن چاہیے"۔

اور ایک حدیث ہے کہ: "إذا عثرت بک الدابة فلا تقل لعن الشیطان، فإنه یبغضک، حتی یصیر مثل البیت، ویقول: بقوتی صرعتہ، ولكن قل: بسم اللہ الرحمن الرحیم، فإنه یتصاعر، حتی یصیر مثل الدباب" (۵) (اگر جانور تمہیں رے تو مت کہو: شیطان ملاک ہو، کہ وہ پھول کر گھر کی مانند ہو جاتا ہے، اور کہتا ہے: میں نے پٹی قوت سے اسے بچھا ڈالا، بلکہ کہو: "بسم اللہ الرحمن الرحیم" تو وہ چھوٹا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ بھی کی مانند ہو جاتا ہے)۔



(۱) تفسیر القرطبی ۱/۹۲، ۹۸-۹۹، حاشیہ ابن ماجہ ۱/۶۱، حاشیہ الدرر النوری علی المشرع الکبیر ۱/۱۰۳، شرح البرزغانی ۱/۳۷، تہذیب الکناج ۱/۱۶۸، المیزاب ۱/۳۸، حدیث "لا تقل لعن الشیطان..." کی روایت ابوداؤد (۲۶۰/۵) طبع عزت عید عباسی، احمد (۵۹/۵) طبع المکتب الاسلامی، اور حاکم (۲/۲۹۲) طبع دارالکتب العربیہ کے ہے حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

متعلقہ الفاظ:

الف-خبر:

۲- خبر مخبر "دل" اور اس کے بعد والے کی طرف سے ہوتی ہے، بشارت صرف مخبر "دل" کی طرف سے ہوتی ہے^(۱)، خبر چچی اور جھوٹی ہوتی ہے۔ خوش کن ہو یا ناخوش کن، جب کہ بشارت عموماً چچی خوش کن خبر کے ساتھ خاص ہوتی ہے^(۲)۔

بشارت

تعریف:

۱- بشارۃ (ب کے زیر کے ساتھ) انسان دہرے کو جس چیز کے ذریعہ بشارت دے، اور (ب کے پیش کے ساتھ) کسی امر کی بشارت دینے والے شخص کو جو چیز کی جائے جیسے کام رے والے کی بشارت کو مل کہتے ہیں، بن الاثر فرماتے ہیں: بشارۃ (پیش کے ساتھ) جو بشر (بشارت دینے والے) کو دیا جائے، عرب کے لہجہ کے ساتھ سم ہے، بشر یعنی سر سے یہ لفظ اس لئے بنایا گیا ہے کہ یہ انسان کی آمد پیشانی کو نمایاں کرتا ہے، عرب لوگ اس کے ذریعہ باہم خوشخبری حاصل کرتے ہیں، یعنی بعض بعض کو بشارت دیتے ہیں، بشارت جب مطلق بولا جائے تو اس سے بشر کی بشارت مراد ہوتی ہے، قید انکار بشر کی بشارت کے لئے بھی اس کا استعمال درست ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "الْمُبَشِّرُ لَهُمْ بِغُلَابٍ أَلْبَمٍ"^(۱) (پس آپ انہیں مذاب و رفاک کی خوش خبری سنا دیجئے)۔

فقہاء کی اصطلاح میں اس لفظ کا استعمال اس معنی سے الگ نہیں ہے^(۲)۔

(۱) سورۃ آل عمران ۴۳

(۲) لسان العرب، تاج المعرب، المصباح المہر، مادہ "بشر"، المذبح ۵۳/۳ طبع اوس ۱۳۴۷ھ، حاشیہ ابن عابدین ۱۱۲/۳ طبع بیروت، کتاب الفہام ۵/۱۳۳ مکتبۃ العصر اللہیہ، المیزان، المذبح ۵۸/۲ طبع دار المعرفہ بیروت، تفسیر القرطبی ۲۳۸/۱ طبع دار المکتب المہر یہ ۵۳/۱۳۵، ۱۹۳۵ء، طبع المکتبہ رحمہ ۵۹۔

ب- جعل (معاوضہ):

۳- جعل لغت میں اس چیز کا نام ہے جو فائدہ کی دہرے کے سے اس کے عمل پر متعین کرتا ہے۔ جعل اصطلاح میں اس متعین، معصوم مشقت میں عمل پر طے شدہ متعین غرض کا نام ہے^(۳)۔

بشارت (ب کے پیش کے ساتھ) کسی امر کی بشارت دینے والے کو جو کچھ دیا جائے، اس معنی میں یہ لفظ "جعل" کے مشابہ ہوا، ہایۃ النکاح میں ہے: جس عمل پر بحال دیا جائے ضروری ہے کہ اس میں مشقت اور شرج ہو، جیسے بھگے ہوئے عام کی، پس یہ کسی خبر، یا حس میں غرض ہو، خبر دینے والا سچا ہو^(۴)۔

اجمائی حکم:

۴- لوگوں کو ایسی بات کی خبر دینا جو انہیں خوش رے مرستجب ہے، اس لئے کہ اس بابت قرآن کریم کی آیت: "وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ" کا قول ہے: "وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اِنَّ لَهُمْ

(۱) تفسیر فخر الرازی ۲/۱۲۶ طبع المکتبۃ المدینہ، مصر

(۲) المذبح ۵۸/۲ طبع دار المعرفہ بیروت، المصباح المہر فی المذبح۔

(۳) شرح المصباح ۵/۱۲۶ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، المیزان۔

(۴) نہایۃ النکاح ۵/۱۲۶ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، المیزان۔

بشارت ۴

قبول کرو۔

حضرت عجب کے قصہ میں ہے کہ جب قبولیت تو پہنکی خوشخبری
، پئے ۱۰ ملا آیا تو آپ نے اپنے ہاتھوں پڑے اتار کر بشارت دینے
۱۰ لے کو اس کی بشارت کے بدلہ میں پہنایا۔ آپ نے قاضی عیاض
سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دنیا اور
آبشارت کے کسی خوش کن امر کی بشارت و مبارک بادی دینا، اور
بشارت، پئے ۱۰ لے کو عمل (نعام) دینا چاہیے۔^(۱)

حضرت عجب کی حدیث میں خبر کی بشارت دینے میں سبقت
کرنے کے جو اذکاریاں ہے^(۲)۔

جس شخص کو کسی خوش کن امر کی بشارت دی جائے، اس کے لئے
مستحب ہے کہ اللہ کی حمد و ثناء بیان کرے، اس لئے کہ حضرت عمرو بن
میسون سے روایت ہے جو حضرت عمر بن خطاب کے قتل کے واقعہ
کے ذکر میں مقام دُفن کے بارے میں مشورہ سے متعلق طویل حدیث
میں امام بخاری نے روایت کی ہے، کہ حضرت عمرؓ نے اپنے صاحب
راہ و عند اللہ کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا کہ میں بھی ان کے
ہاتھوں رخصتاؤں (حضور انور ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ) کے ساتھ
دُفن ہونے کی اجازت آئے ہیں، جب حضرت عبداللہؓ آئے تو
حضرت عمرؓ نے پوچھا: یا جو اب لائے؟ عرض کیا جو آپؐ پسند کر رہے
تھے اے میرے اہل و عیال، انہوں نے اجازت مرحمت فرمادی ہے، تو
حضرت عمرؓ نے فرمایا: اُحمد للہ میرے سے کوئی چیز اس سے زیادہ نام نہ
تھی^(۳)۔

جَنَابِ تَجَرُّيْ مِنْ تَحْصِيهَا لَا يَهْدِي كَلِمًا زُوقُوا مِهَا مِنْ ثَمَرَةٍ
زُوقُوا قَانُوا هَمًّا أَلَمِي زُوقُوا مِنْ قَبْلِ وَأَنْتُمْ بِهِ مُشَابِهًا وَلَهُمْ
فِيهَا أَرْوَاحٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ^(۱) (اور ان لوگوں کو
خوشخبری سے پہنچئے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ ان کے لئے
(بہشت کے) بارش ہیں کہ ان کے نیچے دریا بہہ رہے ہوں گے انہیں
جب کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو وہ قبول نہیں گے کہ یہ میوہ ہے
جو ہمیں (اس سے) قبل مل چکا ہے اور انہیں وہ (باقی)، یا ہی حائے گا
ملتا جلتا ہو اور ان کے لئے پاکیزہ دیوایاں ہوں گی اور وہ ان (بہشتوں)
میں ہمیشہ کے لئے ہوں گے۔) اور اسی طرح احادیث بھی وارد ہیں،
مثلاً بخاری و مسلم میں مروی حضرت کعب بن مالک کی توبہ کے قصہ واپس
حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں: ”میں نے پکارنے والے کو سنا جو بلند آواز
سے کہہ رہا تھا: اے کعب بن مالک خوشخبری لو، پھر لوگ ہمیں خوشخبری
دینے آئے لگے، میں رسول اللہ ﷺ کا قصد کر کے نکلا، لوگ مجھ سے
جوق در جوق ملتے، توبہ پر مبارکباد پیش کرتے، کہتے: مبارک ہو
کہ اللہ تعالیٰ سے آپ کی توبہ قبول فرمائی ہے، یہاں تک کہ میں مسجد
نبوی میں داخل ہوا، دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ یوسفؑ مانتے، اور
میں پرکرام میں، حضرت طلحہؓ میں حبیب اللہؓ ٹھہر رہے تھے، آئے، مجھ
سے مصافحہ کیا، مبارک باد دی، حضرت عجبؓ حضرت طلحہؓ کی اس گرم
بوٹی کو میں بھوتے تھے، حضرت عجبؓ فرماتے تھے: پھر جب میں نے
رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ علیہ السلام کا رخسارے نور و روشنی سے
منور ہو رہا تھا، فرمایا: ”ابشر بخیر یوم مر علیک صد وللتک
امک“^(۲) (تم اپنی زندگی کے سب سے بہتر دن کی خوشخبری

(۱) سورہ بقرہ ۲۵۵

(۲) الفتوحات المرویہ ۱/۱۶۱ ص ۳۱۷ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، حدیث حضرت
کعب بن مالک کی روایت بخاری (صحیح ۸/۱۱۳ طبع المکتبۃ) اور مسلم
(صحیح ۲/۱۲۸، ۲/۱۳۰ طبع المکتبۃ) نے کی ہے۔

(۱) صحیح مسلم مع شرح لابی ۱/۷۳ طبع مطبعہ المعادہ مصر۔

(۲) فتح الباری ۱۲۳/۸ طبع المکتبۃ

(۳) الفتوحات المرویہ ۱/۱۶۱ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، عمر بن خطاب کے قتل کے
قصہ میں حضرت عمرو بن میسون کی حدیث کی روایت بخاری (صحیح ۸/۱۱۳ طبع
المکتبۃ) نے کی ہے۔

بشارت ۵

بحث کے مقامات:

۵۔ قرآن کریم میں بشارت کا ارتقا ہے، حدیث نبوی میں بھی بشارت کے کچھ احکام «بشارت دینے والے کے ساتھ مستحب عمل کا بیان آیا ہے۔ فقہاء نے انہیں کے باب میں اس کا ارتقا ہے۔ کتب آداب شریعہ میں بھی بشارت کا حکم اور کسی امر کی بشارت دینے والے کے ساتھ مستحب عمل بیان ہوا ہے۔



معاذ کا جہاٹ ہے کہ بشارت مجھ اول سے یوقی ہے خود وہ تما بویا دہرے کے ساتھ جس نے کسی شخص نے پہلے میرے غاموں میں سے جو مجھے یہی خوش خبری دے گا وہ آراہ ہے۔ پھر اس کے غاموں میں سے ایک یا چند نے سے خوش خبری دی تو سب سے پہلے (خوش خبری دینے والے) آراہ ہوگا (۱) فقہاء نے متعدد مقامات پر یہ مثالیں ذکر فرمائی ہیں (۲)۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابن مسعود کے پاس سے گذرے، وہ اس پر پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: "من أحب أن يقرأ القرآن عصا طربها كما نزل فليقرأ بقراءة ابن أم عبد، فابتدأ إليه أبو بكر وعمر رضي الله عنهما بالمشارة، فسبق أبو بكر عمر، فكان ابن مسعود يقول بشروني أبو بكر، وأجروني عمر" (۳) (جو چاہے بقرآن اس طرح ترنما پڑھے جس طرح نازل ہوا ہے تو ابن ام عبد کی طرح پڑھے۔ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما انہیں بشارت دینے والے۔ حضرت ابو بکر حضرت عمر سے پہلے پہنچ گئے۔ حضرت ابن مسعود مانتے تھے، ابو بکر نے مجھے بشارت دی۔ عمر نے مجھے خبر دی)۔ بشارت دینے کی طرح مستحب ہے اگر اس سے اللہ کی رضا مقسم ہو (۴)۔

(۱) تفسیر القرطبی: ۱۰۸۲ "وَنَسَبُ الْبَيْنِ أَفْئُوا" کے تحت ۱۳۸ طبع دار لکھنؤ مصر یہ ۱۳۵۳ھ تفسیر قرطبی ۱۲/۱۲۶، مکتبہ المیزان مصر (۲) حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۱۲-۱۱۳ طبع بیروت، المیزان ۱۲/۱۱۲ طبع دار المعرفہ بیروت، کشاف القناع ۳۱۳-۳۱۴ طبع مکتبہ مصر المیزان مصر (۳) حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۱۲ طبع بیروت۔ حدیث "من أحب أن" کی روایت احمد (۱/۱ طبع المیزان) و درحکم (۳/۱۸ طبع دار المعرفہ المیزان) نے اس کی تصحیح کی ہے اور اس سے حاشیہ کیا ہے۔ (۴) کشاف القناع ۳۱۸-۳۱۹ مکتبہ مصر المیزان مصر

بصاق ۳

چھوڑ دے^(۱)۔

گر مسجد کے علاوہ مقام پر ہو تو اپنے سامنے یا دائیں جانب نہ تھو کے بلکہ پپہ میں پاؤں کے نیچے یا بائیں جانب تھو کے^(۲)۔
 اگر کوئی شخص کسی دھرم کے مسجد کے اندر تھوکتا، دیکھتے تو اس پر ضروری ہے کہ تھو کرے اور اگر قدرت ہو تو رک دے، اور اگر کوئی شخص مسجد میں تھوک وغیرہ دیکھتے تو مسنون ہے کہ اس کو بائیں سر یا دایرہ پھینک دے، اور مستحب ہے کہ اس کی جگہ ٹوٹا دیا جائے۔

اور یہ جو بہت سارے لوگ کرتے ہیں کہ اگر تھوک یا یا تھوک دیکھ تو اس کو اس جوتے کے چلے حصہ سے ریزہ دیتے ہیں جس سے گندگیوں اور نجاستوں کو روکا ہو، یہ حرام ہے اس لئے کہ اس صورت میں مسجد کی مزید مہیا کی لازم آتی ہے۔

ایک کام کسی کو کرتے ہوئے دیکھنے والے شخص پر اس کی تکمیل اپنی شرط کے ساتھ ضروری ہے^(۳)۔

قرآن شریف یا اس کے کسی حصہ کو تھوک سے چھونا جائز نہیں ہے اور بچوں کے معصوم کی ذمہ داری ہے کہ ان کو مہیا کرنے سے منع کرے^(۴)۔

روزہ دار کے حق میں اس کے احکام میں سے یہ ہے کہ اگر کوئی تھو یا تھوک جو منہ کے اندر رہی ہو، باہر نکلنے سے پہلے نکل جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا حتیٰ کہ اگر وہ منہ میں جمع بھی کر لے اور نکل جائے^(۵)۔ اور اگر تھوک منہ سے باہر نکل جائے اور منہ سے جدا

ہو جائے۔ پھر اس کو منہ میں دھیں لا کر نکل جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ

جائے گا۔ جیسا کہ اگر کوئی کسی دھرم کے تھوک نکل جائے کہ

اگر خشک کرنے یا پڑھنے وغیرہ کے وقت اپنے لب سے دھو

ہو کر ہو جائے اور اس سے نکل جائے تو ضرورت کی وجہ سے اس کا

روزہ فاسد نہیں ہوگا^(۶)۔ اور اگر قلی کرنے کے بعد منہ میں تری باقی

رہے اور اس کو تھوک کے ساتھ نکل جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا^(۷)۔

اور روزی نے اپنے تھوک سے اٹھا کر کوڑیا پھر سے حسب

عادت سلامی کے اور منہ میں دوبارہ الا تھو کر اٹھا کر یہی تری

جو واحد ہو جائے یہ ہو تو اپنے تھوک کے نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا،

بخلاف اس کے کہ تری جدا ہو جائے والی ہو^(۸)۔



(۱) الفتاویٰ ہندیہ ۱/۱۱۱، بیروت، طبع ۱۳۱۶ھ۔

(۲) بعضی لائن قدس سرہ ۳۱۳، طبع ریاض المہدیہ، قلیوبہ وغیرہ ۱۹۳، المجموع شرح المہذب ۱۰۰۔

(۳) المجموع شرح المہذب ۱۰۱، اعلام المساجد احکام المساجد ص ۳۰۸۔

(۴) حاشیہ المنانی علی شرح المرقا فی علی مختصر قلیل ۱/۹۳۔

(۵) شرح المرقا فی علی مختصر قلیل ۲۰۵، حاشیہ الدسوقی علی المشرح الکبیر

۱/۵۳۵، فتاویٰ الدردانی ۵۹۹، الفتاویٰ ہندیہ ۲۰۳۔

(۱) الفتاویٰ ہندیہ ۱/۲۰۳۔

(۲) الفتاویٰ ہندیہ ۱/۲۰۳، رد المحتار علی الدر المختار ۲/۱۰۱، طبع دار الفکر، بیروت۔

(۳) الفتاویٰ ہندیہ ۱/۲۰۳، رد المحتار علی الدر المختار ۲/۹۸، طبع دار الفکر، بیروت۔

(۴) الفتاویٰ ہندیہ ۱/۲۰۳، رد المحتار علی الدر المختار ۲/۱۰۱، طبع دار الفکر، بیروت۔

دار الفکر، بیروت، طبع ۱۳۸۸ھ، قلیوبہ وغیرہ ۱۹۳، المجموع شرح المہذب ۱۰۰۔

تیز ہیں سے نگاہ چچی رکنا، سب ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

”قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ بَعْضُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَبَحْضُوا لِرُؤُوحِهِمْ
 ذَلِكُمْ أَرَكِي لَهُمْ. إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ، وَقُلْ
 لِّلْمُؤْمِنَاتِ بَعْضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ“ (۱) (آپ یہاں و لوں
 سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت
 کریں یہاں کے حق میں زیادہ صفائی کی بات ہے بے شک اللہ کو سب
 کچھ خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں، اور آپ کہہ دیجئے یہاں
 والیوں سے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”نظر“ و ”عورة“۔

بحث کے مقامات:

۶- نگاہ کے اقسام متعدد مقامات پر ہیں، چند یہ ہیں: نگاہ پر نہایت
 اس سلسلہ میں اہمیت، وہ کہ جتنا ہونے کی شرط ماہیت کی شہادت،
 اس کا جس اور اونٹنی، مصب تشا پر لازم ہونے والے کے سے جتنا
 ہوا اور بیشہ چارہ بنا، جو قاضی ماہیت ہو جائے اس کے حکم کا نفاذ،
 مار میں اور متوجہ ہونا، مار کے باہر دعا میں آسمان کی طرف
 دیکھنا، پیغام نکاح جسے دینے کا ارادہ ہو اسے دیکھنے کا جواز اور حرام
 تیز میں سے نگاہ نیچی رکھنا۔

مقامات نگاہ کے اقسام کی تفصیل ”جنیۃ، آیات، شہادت، تشا،
 نماز، نکاح“ کے مباحث میں اس طرز پر کرتے ہیں جو جہاں حکم اور
 اس کے مقامات میں مذکور ہوا۔

تحتفظ ابصارہم“ (۲) (اس لوگوں کو سبایا دینا ہے جو اپنی نمازوں
 میں آسمان کی جانب اپنی نگاہیں اٹھاتے ہیں، پھر آپ ﷺ کا یہ
 جملہ اس قدر سخت ہو گیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یا تو وہ اس سے
 بالکل باز آجائیں ورنہ اس کی نگاہیں، چک لی جائیں گی)۔

ملاحظہ فرماتے ہیں: آسمان کی جانب نگاہ اٹھانا اور آسمان کی
 ستاروں سے سمجھت و معرفت حاصل کرنے کے لئے ہوتا مکرہ نہیں
 ہے (۳)۔

نماز میں بلا ضرورت آنکھیں موندنا بھی مکروہ ہے، اس بابت کسی
 اختلاف کا علم نہیں ہے۔

نماز کے باہر دعا میں آسمان کی جانب نگاہ اٹھانے کا حکم:
 ۴- شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ نماز کے باہر دعا میں آسمان کی جانب
 نگاہ اٹھانا اولیٰ ہے، شافعیہ میں سے امام غزالی فرماتے ہیں: دعا کرنے
 والا اپنی نگاہ آسمان کی طرف نہیں اٹھائے گا (۴)۔

کسی چیز سے نگاہ نیچی کرنا جو حرام ہے:

۵- اللہ ہی نہ تھاں سے مومن مردوں اور عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ
 اپنی نگاہیں ان سے نیچی رکھیں جو ان پر حرام ہیں، سوائے ان حصوں
 کے جن کا دیکھنا ان کے لئے مباح ہے، جس اور اتفاق طور پر بغیر
 اس کے کسی کسی چیز پر نگاہ پڑ جائے جس کا دیکھنا حرام ہے تو اس
 سے تیزی کے ساتھ پی نظر پیچھے لینی چاہیے، اس لئے کہ نگاہ ہی دل کا
 پہلا دروازہ و دروازہ ہے، تمام خرمات اور فتنہ کا اندیشہ رکھنے والی

(۱) حدیث: ”ما مال الکوام“ کی روایت بخاری (التح ۲۳۳ طبع
 مشرق) کے ہے۔

(۲) الحدیث ۲۵۴۔

(۳) نہایت لکھ ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۵۴۔

(۱) سورہ نور ۲۹، ۳۰ دیکھئے: القرطبی ۲/۲۷۷۔

بضاعت

دیکھئے "ابضات"۔

بُضْع

دیکھئے "فروج"۔

بطلانہ

تعریف:

۱- بطلانہ لغت میں بے روزگاری کو کہتے ہیں، کہا جاتا ہے: "بطل
العامل، أو الأجير عن العمل" یعنی کارکن یا مزدور بے روزگار
ہو گیا، ایسے شخص کو "بطل" یعنی بے روزگار کہا جاتا ہے جس کی
"بطلانہ" بے روزگاری (با، پرزہ کے ساتھ) واضح ہو، درملاقات
کے بعض شامین نے (با، پر بھی) نقل کیا ہے اور سے ہی زیادہ
فصح بتایا ہے، "بطل الأجير من العمل، بطل
بطلانہ وبطلانہ" یعنی مزدور بے روزگار رہا، اور ایسا شخص "بطل"
کہلاتا ہے^(۱)۔

اسطلاحی معنی لغوی معنی سے الگ نہیں ہے۔

اس کا شرعی حکم:

۲- بے روزگاری کا حکم مختلف احوال کے مطابق عدد عدد عدد ہے،
مثلاً:

کام کی قدرت نہ اپنی "رہنے" زیر کمر مت فر او کی غذا کے سے
آمدنی کی ضرورت کے باوجود بے روزگاری، خواہ یہ عبادت کے سے
فراغت کی خاطر ہو، حرام ہوگی، حدیث میں ہے: "إن الله يكره



(۱) المصباح الحیر، لسان العرب، مفردات المصباح، الامام فی ماہ بطل۔

الرجل البطل" (۱) (بے شک اللہ بے روزگاری کو پسند کرتا ہے)، اور حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ: "إن الله يحب العبد المؤمن المحترف" (۲) (بے شک اللہ پیشہ ور مومن بندہ کو محبوب رکھتا ہے)، اور حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: "إني لأمقت الرجل لا دغا ليس في شيء من عمل الدنيا ولا آخرة" (۳) (میں ایسے بے کار شخص سے نفرت کرتا ہوں جو دنیا یا آخرت کے کسی کام میں نہ ہو) شعب بن جبرؓ میں ہے کہ حضرت عمرو بن ربیعؓ سے پوچھا گیا: دنیا میں سب سے بڑی چیز کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: بطلانہ (بے روزگاری)۔

مدنی کی عدم ضرورت کے باوجود سستی و لاپرواہی کی وجہ سے بے روزگاری اختیار کرنا بھی مکروہ ہے، اور بے روزگاری کے لئے باعث عیب ہے، کسی عذر مثلاً پیرانہ سالی اور کسی آفت کے سبب عدم استطاعت کی وجہ سے بے روزگاری ہو تو اس میں نہ نادم ہے نہ نہ گراہت، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لَا يَكْلَفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا" (۴) (اللہ کسی کو ذمہ وار نہیں بناتا مگر اس کی بساط کے مطابق)۔

(۱) حدیث "إن الله يكره الرجل البطل" کے بارے میں زرکشی نے کہا: مجھے نہیں ملی، اسی کے مثل لاکالی میں ہے (كشف الخفاء للمحققين ۲/۱۱۷ طبع مؤسسۃ الرسالہ)۔

(۲) حدیث "إن الله يحب العبد المؤمن المحترف" کو کوفی نے الجمع میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے الکبیر اور الاوسط میں اس کو روایت کیا ہے اس میں عاصم بن عبد اللہ رووی ضعیف ہے (جمع الخروک ۲/۱۲ طبع القدی)۔

(۳) حضرت ابن مسعودؓ کے اثر "إني لأمقت الرجل لا دغا" کو کوفی نے الجمع میں درج کیا ہے اور کہا کہ طبرانی نے الکبیر میں اس کو روایت کیا ہے اس میں ایک رووی کا نام نہیں لیا گیا ہے بقیر رووی ثقہ ہیں (جمع الخروک ۲/۱۳ طبع القدی)۔

(۴) سورہ بقرہ ۲۸۶۔

توکل بے روزگاری کا داعی نہیں:

۳- توکل بے روزگاری کی دعوت نہیں دیتا، توکل تو ضروری ہے، لیکن اس کے ساتھ اسباب اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔
مروی ہے کہ ایک عربی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اب اللہ کے رسولؐ کیا میں اپنی ہمتی چھوڑ دوں اور توکل کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اعقلها وموكل" (۱) (اس کو بوجھ لو اور توکل کرو)، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إن الله يحب المؤمن المحترف" (۲) (بے شک اللہ روزگار کرنے والے مومن سے محبت کرتا ہے)۔

حضرت عمرؓ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے تو پوچھا: تم لوگ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ توکل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ تم لوگ توکل سے عاری ہو، توکل کرنے والا تو وہ ہے جو زمین میں اپنا دانہ ڈال دے پھر اپنے رب پر بھروسہ کرے، لہذا طلب معاش اور تہذیب الہی کے مطابق اسباب اختیار کرنا ترک توکل نہیں ہے، توکل تو دل سے ہوتا ہے، اور ترک توکل یہ ہے کہ انسان اللہ سے غافل ہو کر اسباب ہی پر پورا انکلیہ کر لے، درمیان اسباب کو بھول بیٹھے، حضرت عمرؓ جب کسی خاص خدمت کے لئے شخص کو دیکھتے تو پوچھتے: کیا اس کا کوئی پیشہ ہے؟ اگر کہا جاتا: نہیں، تو وہ دن کی نگاہ سے گرجاتا (۳)۔

(۱) حدیث "اعقلها وموكل" کی روایت ترمذی (۶۶۸/۳ طبع المجلد) سے حضرت ابن سے کی ہے اور ابن حبان (۳۰۱۱۱/۱ طبع ۱۳۳۳ طبع انتقیر) نے حضرت عمرو بن امیہ سے کی ہے عمرؓ نے کہا ہے کہ اس کی سند جید ہے (فیض القدر ۸/۲ طبع المکتبۃ التجاریہ)۔

(۲) اس حدیث کی تخریج گذر چکی ہے (دیکھئے غفرہ نمبر ۲)۔

(۳) فیض القدر ۲/۲۹۰-۲۹۱، رقم ۱۸۷۳، محترف وہ شخص ہے جو صنعت، تجارت اور روایت وغیرہ کے ذریعہ طلب حاشیے کے کوشش کرے یہ توکل کے معانی نہیں ہے۔

عبادت بے روزگاری کے لئے وجہ جواز نہیں:

۴- فقہاء کی رائے ہے کہ عبادت بے روزگاری کے لئے وجہ جواز نہیں، اور مسامحہ صحت کے لئے فراغت کے مقصد سے بے روزگاری کو نہ نہیں کرتا، بلکہ اس میں دنیا کو بے کار چھوڑنا ہے۔ حالانکہ اس میں سعی و جہد کا اللہ نے پابندیوں کو مکمل فرمایا ہے، ارشاد ماری تعالیٰ ہے: "لَا مَشْرُؤَ فِی مَنَاصِبِہَا وَکَلُوا مِنْ ذَرَقِہٖ" (۱) (سو تم اس کے راستوں میں چلو پھرو، اور اللہ کی (وہی ہوتی) روزی میں سے کماؤ (پڑھو))، اور ارشاد ہے: "یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰدِیْوْا لِلصَّلَاۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوْا الْبَیْعَ" (اے ایمان والو جب جمعہ کے دن ان کی جائے قیام پر آ کر اللہ کی یاد کی طرف، اور شریعت پر فروخت چھوڑ دیا کرو)، اور اس کے بعد فرمایا: "اِذَا قُضِیَتِ الصَّلَاۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ" (۲) (پھر جب نماز پوری ہو چکے تو زمین پر چلا پھرو، اور اللہ کی روزی تلاش کرو)۔

اور مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزرا ایک شخص کے پاس سے ہوا، صحابہ کرام نے اس کے متعلق آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ وہ راتوں کو نماز پڑھتا ہے، اور دن میں روزے رکھتا ہے، اور پوری طرح عبادت کے لئے یکسو ہے، رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا کہ کون اس کی کفالت کرتا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ ہم سب، آپ ﷺ نے فرمایا: "کُنْکُمْ الْفَصْلُ مَدَّ" (۳) (تم میں سے ہر ایک اس سے بہتر ہے)۔

(۱) سورہ لک ۱۵۸۔

(۲) سورہ جہد ۱۰۔

(۳) حدیث "کُنْکُمْ الْفَصْلُ مَدَّ" کی روایت ابن خثیر نے عیون الاخبار (۲۱۱) طبع مطبعہ دارالکتب المصریہ میں حضرت مسلم بن یار سے کی ہے اور ان کے اور ساتھی کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔

بے روزگاری کے نفع کے مطالبہ پر بے روزگاری کا اثر:

۵- متنباء کا اتفاق ہے کہ کمانے کی صلاحیت کے باوجود بے روزگاری رہنے والے بیٹے کا نفع اس کے باپ پر، جب نہیں ہے، اس سے کہ وجہ نفع کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ وہ مانے سے عاجز ہو، اور مانے سے عاجز ہو، شمس کمانے کا جس کے سے جائز و ناجائز مسائل کے درمیان اپنی معیشت کا حصول ناممکن ہو، اور قدرت رکھنے والا شخص اپنی قدرت کی وجہ سے بے نیاز ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ کمانے اور اپنی اوقات پر شریعت کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اور ایسی مجبوری کی حالت میں نہیں ہوتا جس میں ممانعت اور پیش ہو (۱)۔

زکاۃ کا مستحق ہونے میں بے روزگاری کا اثر:

۶- کمانے کی قدرت رکھنے والا شخص کام کا مکلف ہوتا ہے تاکہ اپنی ضروریات خود پوری کرے اگر کوئی شخص اپنی ذاتی کمزوری کی وجہ سے کمانے سے عاجز ہو، مثلاً: بچہ ہو، عورت یا کم عقل یا بوڑھا یا مریض ہو، اور اس کے پاس موردی مال بھی نہ ہو جس سے اس کی ضرورت پوری ہوتے تو دینا شمس اپنے خوش حال اقارب کے زیر کفالت رہے گا، اور اگر اس کی ضرورت کے بقدر کفالت کرنے والا کوئی شخص نہ ہو تو اس کے لئے رفاۃ بجا جائز ہوگا، اللہ کے دین میں اس کے سے کوئی تنگی نہیں ہے (۲)۔

اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح "زکاۃ"۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۶۷۰ اور اس کے بعد کے صفحات، طبع دارالحدیث والقرآن، مصر، بیروت، جامعہ المدینۃ العلمیہ، طبع ۱۴۱۸ھ، ۵۲۳ طبع مکتبہ المدینہ، مصر، نہایت المحتاج ۱۴۰۱ھ، ۲۰۰۹ طبع مکتبہ اسلامیہ کتب الفناح ۱۴۰۵ھ، ۲۰۱۵ طبع مکتبہ مصر المدینہ۔

(۲) البدائع ج ۲ ص ۸۸۲ الخرشنی ۱۴۱۵ھ، المجموع ج ۱ ص ۱۹۲، الفی ج ۲ ص ۵۳۵، (۱) سال ۱۴۱۵ھ ص ۵۵۶۔

روزگار نہ ہونے کی وجہ سے حکومت اور معاشرہ کی جانب

سے بے روزگاروں کی کنالت:

۷۔ فقہاء نے صورت و ہے کہ ان خیر مسلمانوں کی کنالت حکومت کی ذمہ داری ہے جو بے س لاوارث، یا قیدی ہوں، اور نہ تو ال کے پاس سپہ و پر خرچ کرنے کے لئے کچھ ہے، اور نہ اتنا قرب ہیں جن پر ال کے نقد کا بار سے تو ان کے خرچہ کئے سے... اعانت کی فیس و رسمیت کی چیز بتفصیل وغیرہ کی فراہمی بیت المال سے کی جائے گی (تفصیل کے لئے دیکھئے: "بیت المال" کی اصطلاح۔

بطائے

تعریف:

۱۔ بطائے: "بطانة الثوب"، وہ کپڑے جسے در سے حفاظت کے لئے لٹایا جائے (ستر)، یہ لفظ "ظہارۃ" (اہتہ پڑے کے و پر کا حصہ) کے برعکس ہے۔ "بطانة الرجل": کسی شخص کے حاشیہ نشیں یا قریبی لوگ، "أبطنت الرجل" کا مطلب ہے تم نے اسے اپنے خواہ میں بنالیا، حدیث شریف میں ہے: "ما بعث الله من نبي ولا استخلف من خليفة الا كانت له بظانان: بطانة تأمره بالمعروف وتنهيه عنه، و بطانة تأمره بالشور وتنهيه عنه، فالمعصوم من عصمة الله تعالى" (۱) (اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اور جس کو خلیفہ بنایا اس کے دو "بطائے" (رازدار) رہے ہیں، ایک اسے معروف کا حکم دیتا اور اس پر مادہ کرنا ہے، اور دوسرے اسے بُرائی کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دیتا ہے تو جس کو اللہ تعالیٰ بچائے وہی محفوظ رہ سکتا ہے)۔

یہ مصدر ہے جو واحد اور جمع دونوں میں مستعمل ہے۔

بطائے اصطلاح میں انسان کے ان خواہ مقررین کو کہا جاتا ہے

جنہیں وہ اپنا راز داں بناتا ہے (۲)۔



(۱) حدیث "ما بعث الله من نبي" - "کی روایت بخاری (صحیح ۸۹/۱۳)

طبع المستقیم) نے کی ہے۔

(۲) ترتیب القاموس: مادہ "بطن"۔

(۱) فقہی ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵

متعلقہ غلط:

غف - حاشیہ:

۲- حاشیہ: یہ لفظ ”خوشی اثوب“ (کپڑے کے کنارے) کا واحد ہے، چھوٹے ہب کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے، نیز کتاب کے صفحات کے کنارے لکھی جانے والی تحریر کو بھی حاشیہ کہا جاتا ہے۔

صفحہ ۱ میں حاشیہ انسان کے وہ افراد خانہ کہلاتے ہیں جو اس کے اصول و نعرے کے علاوہ ہوں جیسے بھائی اور چچا^(۱)۔

ب- اہل شوری:

۳- شوریٰ ”تشاور“ کا اسم مصدر ہے اور ”اہل شوریٰ“ وہ اہل امرائے ہیں جو مشورہ طلبی پر مشورہ دیتے ہیں یہ کبھی خواص میں سے ہوتے ہیں یا ان کے علاوہ اہل امرائے میں سے بھی ہوتے ہیں^(۲)۔

بطائے سے متعلق احکام:

اول: بطائے بمعنی انسان کے خواص:

صالح خواص کا انتخاب:

۴- شوریٰ چونکہ شریعت کے اصولوں اور اسلامی حکومت کے لوازم میں سے ہے اور عام رواج یہی ہے کہ انسان اپنے خواص پر بھروسہ کرتا ہے، اس لئے مسموم مرید اہلوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسے صالح خواص کا انتخاب کریں جو اصحاب امانت تقویٰ اور اللہ کی خشیت رکھنے والے ہوں۔

بن خویزہ مندر فرماتے ہیں: مرید اہلوں پر ضروری ہے کہ وہ علماء سے نہ دینی امور میں مشورہ کریں نہ دنیاوی اختلاف ہوں نہ رہتیں میں نہیں مشطرات چش آئیں، جنگی امور میں مرید امانت فوج سے

(۱) بصیرت

(۲) تقریبی ۲۳۹/۳

مشورہ کریں، مضافاً عامہ سے متعلق امور میں معززین عموم سے مشورہ کریں، اور ملکی مصالح و باز آباد کاری سے متعلق امور میں وزراء و عمل اور شخصین سے مشورہ کریں^(۱)۔

ماوردی کی ”احکام السلطانیہ“ میں فرائض امام کے تذکرہ کے ضمن میں آیا ہے کہ لائق امانت داروں کا انتخاب کیا جائے، اور جو کام ان کے پاس جائے جائیں اور جو اموال ان کے حوالہ کئے جائیں ان میں خیر خواہوں کو مدد دینا یا جائے، تاکہ یاقت کی وجہ سے کام عمدہ ہو اور انتخاب امانت کے پاس وہ اہل محفوظ ہوں^(۲)۔

صحیح حدیث میں ہے: ”إذا أراد الله بالأمير غيراً جعل له وزيراً صادقاً، إن نسي ذكره، وإن ذكره أعاده، وإن أراد غير ذلك جعل له وزيراً سوءاً، إن نسي له يذكره، وإن ذكر له بعده“^(۳) (لہذا تعالیٰ جب کسی سربراہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لئے صادق وزیر مہیا فرمادیتا ہے۔ اگر وہ بھول جائے تو اسے یاد دلاتا ہے، اور اگر اسے یاد ہو تو اس کی معصیت کرتا ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ دوسرے کو فرماتا ہے تو اس کے لئے بد وزیر مہیا فرمادیتا ہے، جو اسے بھولے پر یاد دلا دیتا ہے، اور اگر یہ ارادہ ہے تو معصیت نہیں کرتا ہے)۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ما بعث الله من نبی ولا استخلف من خليفة إلا كانت له بطانتان: بطانة تأمره بالخير وتحصه عليه، وبطانة تأمره بالشر وتحصه عليه، فالمعصوم من عصمه“

(۱) تفسیر القرطبی ۲/۲۵۰، ۲۵۱۔

(۲) الاحکام السلطانیہ للماوردی ص ۱۲، ۱۳۔

(۳) حدیث صحیحہ إحدی أراد الله بالأمير غيراً۔ اس کی روایت احمد (۳/۳۵۵) طبع عزت عید دہلی کے ہے اور نووی نے ریاض الصالحین میں اس کی سند کو حیدر اویلا ہے (ص ۳۷ طبع المرسال)۔

اللہ تعالیٰ“ (۱) اللہ تعالیٰ کسی نبی کو معصیت فرماتا ہے یا کسی کو ظلم بناتا ہے تو اس کے دو خواہش ہوتے ہیں، ایک اسے شر کا حکم دیتا اور اس پر بھرتا ہے، دوسرے اسے شر کا حکم دیتا ہے اور اس پر آمادہ کرتا ہے، محفوظ وہ ہے جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔

غیر مومنین میں سے خواہش کا انتخاب:

۵۔ ہم اسلام کا اتفاق ہے کہ مسلمانوں کے سربراہوں کے لئے جابر نہیں ہے۔ وہ کفر، منافقتیں کو خواہش بنا میں جنہیں وہ اپنے راز اور اپنے دشمنوں سے متعلق مخفی امور سے آگاہ کریں، معاملات میں ان سے مشورہ کریں، کیونکہ اس سے مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور ان کے امن و امان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے قرآن کریم نے مومنوں کو منع کیا ہے کہ وہ غیروں کو جو دین عقیدہ میں ان کے مخالف ہیں، اپنا دوست بنا میں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَغْيَانًا مِّنْ دُونِكُمْ لَا يَأْتِيَنَّكُمْ عِبَادُ اللَّهِ إِذْ دُئِنُوا مَعَهُمْ قَدْ أَفْسَدُوا مَنَاسِكُمْ مِمَّا قَدَّمْتُمْ لَهَا فَتُحْمَىٰ صُورُهُمْ أَكْثَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ“ (۲)

(اے ایمان والو! اپنے سوا (کسی کو) گہرا دوست نہ بناؤ۔ وہ لوگ تمہارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی بات اٹھائیں رکھتے، اور تمہارے دکھ پہنچنے کی آرزو رکھتے ہیں، بغض تو ان کے منہ سے ظاہر ہو پاتا ہے اور جو کچھ ان کے دل چھپائے ہوئے ہیں وہ دیکھ کر بھی ہرگز نہیں سمجھتے تمہارے لئے نشانیاں کھول کر ظاہر کر چکے ہیں، اگر تم عقل سے کام لینے لے ہو۔)

ارشاد ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا

عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ لِمَنُوعُونَ لِيَهُم بِالْمُؤَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَيَنَادُونَ أَنِ انْمُوتُوا بِاللَّهِ رَبُّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ لِيَهُم بِالْمُؤَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَحْفَسُكُمْ وَمَا أَعْمَسُكُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مَعَكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ“ (۳) اے یہاں والو! تم میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بنانا کیوں کہ تم سے محبت کا اظہار کرنے والے اللہ، آقا علیہ السلام۔ پس جو (دین) حق چکا ہے اس کے دشمن ہیں، رسول کو اور خود تم کو اس بنا پر شر چکے ہیں کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لے آئے ہو، اگر تم میرے راستہ میں جہاد کرنے والے ہو میری رضا کی تلاش میں ملے ہو تم سے بچنے کے لئے محبت کرتے ہو، اگر مجھے خوب علم ہے جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کر کے کرتے ہو، اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ راہ راست سے ہٹک گیا۔

اللہ تعالیٰ نے مومن بندوں کو منع فرمایا ہے کہ وہ مومنین کے علاوہ دوسروں کو خواہش بنا میں جنہیں اپنے رازوں سے واقف کریں، اور مسلمانوں کے مخفی امور ان پر آشکارا کریں، ارشاد ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ“ (۴) (اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ)، اس معنی میں بہت ساری آیات ہیں، اور برے خواہش کے سلسلہ میں حدیث پیچھے نہ رہیں۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطابؓ سے کہا گیا کہ اہل حیرہ سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا حافظ و رکاتب یہاں ہے،

(۱) سورہ بقرہ ۱۷۵

(۲) سورہ آل عمران ۱۱۸

(۳) حدیث کی تخریج (فقہ ہنری) میں گذر چکی ہے

(۴) سورہ آل عمران ۱۱۸

میں کوئی، قید نہیں اٹھ رہتے، مطلب یہ ہے کہ اگرچہ وہ تم سے جنگ نہیں کرتے لیکن عمر بن خطابؓ میں کوئی سر نہیں چھوڑتے ہیں۔^(۱)
مردی ہے کہ حضرت ابوسویٰ اشعری نے ایک مٹی کو کاتب بنادیا تو حضرت عمرؓ نے انہیں تنبیہ کی اور یہی آیت پر بھی، حضرت عمرؓ سے یہ بھی قول مردی ہے کہ اہل کتاب کو عامل (گورنر) نہ بناؤ، وہ دشورت کو حامل رکھتے ہیں، اپنے معاملات اور اپنی رعایا پر یہ لوگوں کو قہر کر رہے ہیں۔^(۲)

وہ منہ پھرے کا اندرونی حصہ:

ایسے پھرے پر نماز جس کا اندرونی حصہ ناپاک ہو:

۶- مالکیہ، شافعیہ، ابوحنیفہ، حنابلہ اور محمد بن حسن کی رائے یہ ہے کہ ایسے پھرے پر مار درست ہے جس کا اپنی حصہ ناپاک اور اندرونی ناپاک ہو۔ یہ نیکو کسی صورت میں ماری نہ تو ناپاک کپڑے کو اٹھا لے ہوا ہے، نہ اسے پہنے ہوا ہے، نہ نہایت اس کو مٹی ہے، تو یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ ایسے فرش پر مار پڑھے جس کا ایک تہہ ناپاک ہو یا وہ کپڑا جس کا ایک تہہ ناپاک ہو۔

حنفیہ میں سے امام ابو یوسف کی رائے یہ ہے کہ ایسے کپڑے پر نماز درست نہیں ہوگی، کیونکہ جگہ ایک ہے، اس سے اس کے اندرونی اور ظاہری حصے کا حکم ایک ہوگا۔^(۳)

مرد کے لئے ایسے کپڑے پہننے کا حکم جن کا اندرونی حصہ ناپاک ہو:

۷- فقہاء کی رائے ہے کہ مرد پر ایسا کپڑا پہننا حرام ہے جس کا

(۱) تفسیر القرطبی ج ۸ ص ۸۹۷۔

(۲) حاشیہ ابن عابدین ج ۱ ص ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵

اندرونی حصہ ریشم کا ہو، چونکہ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لا تلبسوا الحریر، لانه من لبسه فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرہ“ (۱) (ریشم مت پہنو، جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں سے نہیں پہنکا)۔

کشف الثنا میں مروی ہے کہ ریشم کی حرمت اور حدیث بالا سے استدلال کے بعد تحریر ہے کہ خود ریشم اندرونی حصہ میں ہو اس لئے کہ حدیث میں ممانعت عام ہے، لیکن مالکیہ نے اندرونی حصہ کے ریشم کو اس وقت حرام قرار دیا ہے جب وہ زیادہ جویا کہ قاضی ابو الوید کے لئے ہے۔

حنفی کے نزدیک یہ مکروہ ہے جیسا کہ حاشیہ ابن عابدین میں حنفی ائمہ کے حوالہ سے منقول ہے، اور اس کی وجہ یہ بتانی گئی ہے کہ اندرونی حصہ مقصود ہوتا ہے (۲)۔ ”رحمہ اللہ“ کے نزدیک جب اتنا کر بہت مطلقاً لا جائے تو کرہ است تحریری مراد ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل اصطلاح ”حریر“ میں دیکھی جائے۔



بطلان

تعریف:

۱۔ لغت میں بطلان کا معنی: ضیاع، نقصان یا حکم کا سقوط ہے، کہہ جاتا ہے: ”بطل الشيء بطل بطلا وبطلانا“، یعنی ضائع، نقصان ہونا یا حکم کا ساتھ ہونا، بطلان کا ایک معنی بر باد ہونا بھی ہے (۱)۔

اس کا اصطلاحی معنی: مبادات اور معاہدات میں عذر حدود حد ہے۔ مبادات کے باب میں بطلان کا معنی ہے کہ مبادات کا اعتبار نہ ہو، دیا اس کا جوہری نہ ہو جیسے کوئی شخص حیرت منور پر پڑھ لے (۲)۔

معاملات کے باب میں بطلان کا مفہوم حنفی کے نزدیک: مبادات سے مختلف ہے، حنفی کے نزدیک مفہوم یہ ہے کہ معاہدات اصل و ہدف دونوں اعتبار سے غیر مشروع طریقہ پر انجام پا میں، بطلان کے نتیجہ میں تصرفات پر احکام مرتب نہیں ہوتے ہیں، اور تصرفات ایسے اسباب نہیں بن پاتے جو ان پر مرتب ہونے والے حکام کے لئے مفید ہوں، چنانچہ معاملہ کے بطلان سے دنیاوی مقصود سے حاصل نہیں ہوتا ہے، اس لئے کہ معاملہ کے نتائج اس پر مرتب نہیں ہوتے (۳)۔

(۱) لسان العرب، المصباح المہر، ”بطل“، الخرج علی التوضیح، ۲۵۸۔

(۲) جمع الجوامع، ۱۰۵، دستور العمل، ۲۵۱، کشف وأسرار، ۲۵۸۔

(۳) کشف وأسرار، ۲۵۸-۲۵۹، المحصر علی الفقہ، ۲۵۲، استنبط علی اربعہ، ۵۸، البدیشی، ۵۵، الخرج علی التوضیح، ۲۳۲، کشف اصطلاحات الفنون، ۳۸، درر الحکام، کتاب بطل، ص ۲۴، ۲۵، حاشیہ ابن عابدین، ۲۴، مجمع البکلی، ۵۵۰، جمع الجوامع، ۱۰۵۔

(۱) حدیث ”لا تلبسوا الحریر“ کی روایت بخاری (الترغیب، ۲۸۳) طبع انتہیہ بخاری (۱۶۳۲ طبع المجلد) نے کی ہے۔
(۲) حاشیہ ابن عابدین، ۲۲۳/۵، الخطاب، ۵۰۵، المجموع، ۳۸۳، کشف الثنا، ۲۸۱۔

بطلان ۲-۵

ب- صحت:

۳- صحت لغت میں سادہ کو کہتے ہیں صحیح مریض کی ضد ہے۔
اصطلاح میں صحت کا مفہوم یہ ہے کہ فعل شریعت کے موافق واقع ہو، اس طور پر کہ تمام ارکان و شرائط پائی جائیں۔

معاملات میں اس کا اثر یہ ہے کہ تصرف پر اس کا مطلق پہنچ مرتب ہو، جیسے خرید و فروخت میں سامان سے استفادہ حلال ہو جائے اور نکاح میں لطف اندوزی درست ہو جائے۔

عبادات میں اس کا اثر یہ ہے کہ عبادت کے عمل سے تضا ساقط ہو جائے (۱)۔

ج- انعقاد:

۴- انعقاد حنفیہ کے نزدیک صحت اور سادہ دونوں کو شامل ہوتا ہے، یہ تصرف کے اثر کا اثر غالباً نام مرتب ہوتا ہے، یہ یہ صحابہ و تابعین میں سے ہے، ایک کا دوسرے سے شریعی طریقہ پر تحقیق ہونے کا نام ہے کہ جس کا اثر ان دونوں کے تعلقات میں ظاہر ہو۔

پس عقد قاسد اپنی اصل سے منعقد اور اپنے وصف سے قاسد ہوتا ہے، یہ مفہوم حنفیہ کے نزدیک ہے، اور اس طرح انعقاد بطلان کی ضد ہے (۲)۔

دنیا میں تصرف کے بطلان اور آخرت میں اس کے اثر کے بطلان کے درمیان تلازم کا نہ ہونا:

۵- احکام: یا میں ہی تصرف کی صحت یا بطلان اور آخرت میں اس

- (۱) الخراج علی الترتیب ۱/ ۲۱۹، ۲/ ۲۳، کشف الاستر ۱/ ۲۵۹، ۲/ ۲۷۰،
۲/ ۲۷۱، ابن ماجہ ۲/ ۷۷، ۵/ ۲۷۳، شرح المنہج ۱/ ۲۵۹، ۲/ ۲۷۰،
الذخیرہ ۲/ ۶۲، اعلام الموقعین ۳/ ۱۱۰، ۱۱۱۔
(۲) الخراج علی الترتیب ۱/ ۲۱۹، ۲/ ۲۳، کشف الاستر ۱/ ۲۵۹، ۲/ ۲۷۰،
الذخیرہ ۲/ ۶۲، اعلام الموقعین ۳/ ۱۱۰، ۱۱۱۔

غیر حنفیہ کے نزدیک بطلان کی تعریف یہی ہے جو سادہ کی ہے،
یعنی معاملہ اس طور پر انجام پائے کہ وہ اصل یا وصف یا دونوں اعتبار
سے غیر شرعی ہو۔

متعلقہ مفاد:

فساد:

۲- جمہور (یعنی مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ) کے نزدیک فساد بطلان
کے مرادف ہے، لہذا قاسد و باطل مرادف اصطلاحی اعتبار سے ہوگا
جس کا قیاس شریعت کے مخالف ہو، یہ فعل پہ اثرات مرتب نہیں
ہوتے، ورنہ اس میں تضا ساقط نہیں ہوتی۔

یہ حکم مجموعی طور پر ہے، ورنہ بعض ابواب فقہ جیسے حج، عاریت،
کتابت اور طلع (۱) میں بطلان و فساد کے درمیان فرق بھی پایا جاتا
ہے، اس کی تفصیل دیکھئے۔

حنفیہ کے نزدیک معاملات کے باب میں فساد اور بطلان کے
مفہوم میں باہم فرق ہے، چنانچہ بطلان کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی فعل
اپنے رکن میں سے کسی رکن یا شرائط انعقاد میں سے کسی شرط میں
خس کی وجہ سے شریعت کے مخالف ہو۔

ورنہ سادہ کا مفہوم یہ ہے کہ فعل اپنی صحت کی شرائط میں سے کسی شرط
میں شریعت کے مخالف ہو خواہ وہ اپنے ارکان اور شرائط انعقاد میں
شرع کے موافق ہو (۲)۔

(۱) مجمع الجوامع ۱/ ۱۰۵، البحر فی التوضیح للدرکشی ۱/ ۱۰۵، الاشیاء للسیوطی ۱/ ۱۱۰،
۲/ ۱۱۰، التوضیح علی الترتیب ۱/ ۲۱۹، ۲/ ۲۳، کشف الاستر ۱/ ۲۵۹، ۲/ ۲۷۰،
الذخیرہ ۲/ ۶۲، اعلام الموقعین ۳/ ۱۱۰، ۱۱۱۔

(۲) الخراج علی الترتیب ۱/ ۲۱۹، ۲/ ۲۳، کشف الاستر ۱/ ۲۵۹، ۲/ ۲۷۰،
الذخیرہ ۲/ ۶۲، اعلام الموقعین ۳/ ۱۱۰، ۱۱۱۔

بطان ۶

کے اثر کے بطاں کے درمیان ۱۶م نہیں ہے، کوئی معاملہ اپنے شرعاً مطلوبہ ارکان و شرائط کے پوری طرح پائے جانے کی وجہ سے دنیا میں صحیح قرار دیا جاسکتا ہے، لیکن اس کے ساتھ غلط مقاصد اور نیت کی، مستقبل آخرت میں اس کے ثمرات کو باطل بنا سکتی ہے، اور اس پر ثبوت ملنے کے بجائے گناہ لازم آئے گا، اس کی دلیل نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث مبارک ہے: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كُنَّتَ هَاجِرَةً إِيَّاهِ يَصِيبُهَا أَوْ إِيَّاهِ امْرَأَةٌ يَسْكُحُهَا فَيُهْجَرُتَهُ إِيَّاهِ مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ" (۱)

(نماں کا وہ مرد ریتوں پر ہے، جس شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلے گا، پس جس شخص نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہوگی جس کے سے اس نے ہجرت کی ہے)، اور کبھی عمل درست ہوتا ہے اور عمل کرنے والا ثواب کا مستحق بھی، پس اس کے ساتھ کوئی ایسا فعل بھی وہ کر بیٹھتا ہے جو اس کو ثواب کو باطل کر دیتا ہے، چنانچہ احسان بنانا اور ایذا رسانی صدقہ کے اجر کو باطل کر دیتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى" (۲) (اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان (بخشش) اور اذیت (چونچا کر) باطل نہ کرو)، اور ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تَبْطُلُوا أَعْمَالَكُمْ" (۳) (اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو

رسول کی اور اپنے اعمال کو ایمان مت کرو)۔

۶- عبادہ عظام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: "بطان سے دو مفہوم مراد لے جاتے ہیں:

۱۔ نیا میں عمل کے آثار و نتائج اس پر مرتب نہ ہوں، جیسے کہ ہم عبادات کے باب میں کہتے ہیں: یہ (عبادت) کافی نہیں ہے، نہ مذکورہ کرنے والی ہے، اور نہ قضا ساتھ کرنے والی ہے چنانچہ یہ باطل اس معنی میں ہے کہ یہ عبادت شریعت کے مقصود کے مخالف ہے، کبھی عبادت اس وجہ سے باطل ہوتی ہے کہ اس کے رکات اور شرائط میں سے کسی میں کوئی خلل واقع ہوا ہو جیسے یک رکعت یا یک سجدہ کم ہو گیا ہو۔

عادات کے باب میں بھی ہم کہتے ہیں: یہ باطل ہے اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے فائدہ کا حصول شرعاً نہیں ہوتا، جیسے طہیت کا صوم، شرمگاہ کی اباحت (نکاح میں ازدواجی تعلق کا جواز) اور مطلوب (سامان) سے انتفاع۔

۲۔ "بطان سے یہ مراد کہ آخرت میں عمل کے آثار اس پر مرتب نہ ہوں، یعنی ثواب (نہ ملے) پس عبادت کبھی پہلے مفہوم کے مطابق باطل ہوتی ہے تو اس پر نیز مرتب نہیں ہوتی، اس سے کہ وہ اپنے مقصدنا سے ہر کے مطابق نہیں ہے، جیسے لوگوں کے دیکھنے کے سے عبادت کرنے والا، ایسی عبادت کافی نہیں ہوتی (۴)، اور اس پر ثواب نہیں ملے گا، اور کبھی عبادت پہلے مفہوم کی رو سے درست ہوتی ہے

= ۳۵۶ طبع دارالاجازۃ، حاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۷۷، المعجم فی التوفیر ۳۰۳/۲

(۱) حدیث: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" کی روایت بخاری (المعجم ۱۵۱۵ طبع المجلد ۱ ص ۳۳۳) اور مسلم (۱۵۱۵ طبع المجلد ۱ ص ۳۳۳) نے کی ہے الفاظ بخاری کے ہیں۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۸۳

(۳) سورہ حج ۳۳

(۱) المصنفات للعلما ص ۲۹۲، المعجم ۱۵۱۵

(۲) دیکھو اصول عبادت کا کہ نہ ہونے کا مسئلہ مختلف ہے، ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۷۳ میں ہے کہ جس نے دیکھو سے ہجرت کے لئے نما پڑھی اس کی ساری شرائط و ارکان پائے جانے کی وجہ سے دنیاوی نعم میں قسمت ہوگی، لیکن وہ ثواب کا مستحق نہیں ہوگا، فقیر بولیت سے نو ذیل میں کہہ چکا ہوں کہ حضرت شیخ نے کہا: ہر کسے اگر اس میں سے کسی شی میں داخل نہیں ہوتی، اور یہی صحیح مسلک ہے۔

ہیں اس پر بھی ثواب نہیں ہوتا جیسے صدق کرنے والا ایسا شخص جو صدق کے بعد حسن بھی بنائے اور اپنے آپ کو بچائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُثَقِّفُ مَالَهُ تَتَنَفَّسُ يَأْتِيهِ أَهْلٌ بِمَالٍ كَثِيرٌ سَلَفَ بِهِ وَأُولَٰئِكَ يَسْتَخَفُّونَ" (۱) (اے ایمان والو! اپنے صدقوں کو احسان (رکھ کر) اور لافیت (بچپنا کر) باطل نہ کرو۔ جس طرح وہ شخص جو اپنا مال خرچ کرتا ہے لوگوں کے دکھاوے کو)۔

چنانچہ جو کچھ کر یا لایا علمی میں باطل تصرف پر اقدام کا حکم: کسی باطل عمل کا اقدام اس کے بطان کا علم ہوتے ہوئے حرام ہے، اور ایسا کرنے والا سزاوار ہے کہ مشرور کی مخالفت کے ذریعہ وہ معصیت کا رتباب کرتا ہے، اس لئے کہ بطان ایسے فعل کا وصف ہے جو شریعت کے مخالف واقع ہو، خواہ ایسا عمل عبادات کے باب میں پیش آئے جیسے بغیر طہارت کے نماز، ماہ رمضان میں دن کے وقت کھانا، یہ معاملات کے مدد پر یہ صورت واقع ہو جیسے مرد، عورت، عورتیں اور مرد کے بیچ کی شریعتی فراموشی، اور جیسے نہ تو بیوی کے لئے کرید کا معاملہ، اور جیسے مسلمان کے پاس شراب، رہن رکھنا، مواد کسی ذمی کی ہو، اور اس جیسے معاملات، یا نکاح کے باب میں ایسا کیا جائے جیسے ماں اور بیٹی سے نکاح۔

یہ حکم حنفیہ کے نزدیک قاسد کو بھی شامل ہے، کیونکہ قاسد معاملہ اگرچہ بعض حکام کے سے مفید بنتا ہے جیسے مثلاً نفع قاسد کے اندر قبضہ سے طہیت حاصل ہو جاتی ہے، لیکن ایسے عمل کا اقدام حرام ہے، ورنہ اللہ کی رعایت اور نساو کے ازالہ کے لئے اس معاملہ کو فتح کرنا واجب ہے، اس لئے کہ ایسا فعل معصیت ہے، جس ایسے متد کرنے والے شخص پر ضروری ہے کہ اس کو فتح کر کے اس عمل سے

توبہ کرے۔

تصرف باطل پر قدم کے اس حکم سے ضرورت کے حالات مستثنیٰ ہیں۔ جیسے مضطرب (بالکل مجبور شخص) کے لئے مردار کی خریداری (۱)۔ یہ احکام اس صورت میں ہیں جب باطل تصرف کا اقدام اس کے بطان کو جانتے ہوئے کیا جائے۔

۸- نہ جانتے ہوئے باطل تصرف کے اقدام میں ماہ قنیت اور جہول پر قدم، دونوں شامل ہیں۔

ماہ قنیت کے تعلق سے اصل حکم یہ ہے (۲) کہ کسی عمل کا اقدام اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک اس عمل کی بابت حکم ہی کا حکم نہ ہو، جس سے بچنے والے پر واجب ہے، بچنے سے متعلق شریعت کے احکام کا علم حاصل کرے، اگر کوئی اجرت کا معاملہ کرتا ہے تو اس پر ضروری ہے کہ کرایہ داری سے متعلق احکام شریعت کو جانے، نماز پڑھنے کے لئے نماز کے احکام کا جاننا واجب ہے، یہی حکم ہر عمل میں اس کے انجام دینے والے کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ" (۳) (اور اس چیز کے پیچھے مت ہول کر جس کی بابت تجھے علم (صحیح) نہ ہو)، لہذا کسی عمل کا آغاز جب تک کہ اس کا حکم نہ معلوم کر یا جائے جائز نہ ہوگا، اس طرح ہر مسئلہ میں طلب علم واجب قرار پاتا ہے، اور سیکھنے سے گریز قائل رذلت

(۱) مجمع الجوامع ۱/۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱

معصیت ہے۔

ان تمام مسائل میں اختلاف و تفصیل بھی ہے جس کے لئے ”انکار“، ”امر بالمعروف“، ”اجتہاد“، ”تہدید“، ”اختلاف“، ”قی“ اور ”رخصت“ کی اصطلاحات کی جانب رجوع کیا جائے۔

ماہ اقلیت کی صورت میں انجام پانے والے باطل تصرف پر موقوفہ کا جہاں تک تحقق ہے تو قرآن نے التفريق میں دیکھا ہے کہ مناسب شریعت نے بعض ماہ اقلیتوں سے چشم پوشی کی ہے اور ان کا ارتکاب کرنے والوں کو موقوف رویہ ہے، اور بعض ماہ اقلیتوں پر گرفت کی ہے اور ان کے ارتکاب کرنے والوں کو معاف نہیں کیا ہے (۱)۔

اس کی تفصیل ”جہل“ اور ”سیاہ“ کی اصطلاحات میں دیکھی جائے۔

باطل عمل کرنے والے پر تکبیر کرنا:

۹- مگر کوئی عمل متفقہ طور پر باطل ہو تو ہم مسلمانوں پر اس کی تکبیر واجب ہے، اگر اس کے بطاں میں اختلاف ہو تو تکبیر نہیں کی جائے گی۔ دررشتی فرماتے ہیں: تکبیر کرنے والے کی جانب سے تکبیر اس امور پر ہوگی جن پر اتفاق ہو، اگر اختلافی امور ہوں تو ان میں تکبیر نہیں، اس لئے کہ ہم مجتہد صواب و صحت پر ہے، یا صحت ہی ایک جانب ہے جس کا ہمیں علم نہیں، ہر سلف کے درمیان فرقی مسائل میں اختلاف ہمیشہ رہا ہے ہر کسی سے بھی اجتہاد ہی امور میں، اور اس پر تکبیر نہیں کی، سلف صرف اس صورت میں تکبیر فرماتے تھے جب وہ صورت کسی شخص یا کسی اجزاء قطعی یا کسی قیاس جلی کے مخالف ہو، اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب عمل کرے، الا اس عمل کی حرمت کا قائل نہ ہو، اگر اس کی رائے میں وہ عمل حرام ہے تو زیادہ صحیح یہ ہے کہ اس پر تکبیر کی جائے گی (۲)۔

بطان اور فساد کے درمیان فرق میں اختلاف اور اس کا سبب:

۱۰- مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کی رائے یہ ہے کہ تصرفات کے در بطاں و فساد کے درمیان فرق نہیں ہے، خواہ یہ عمل عبادت کے باب سے ہو، جیسے نماز کے ارکان میں سے کسی رکن یا اس کی شرائط میں سے کسی شرط کا نماز میں چھوٹنا، یا نکاح سے متعلق ہو جیسے کسی محرم کے ساتھ عقد نکاح، یا اس کا تعلق معاملات سے ہو، جیسے مرد و ارثوں کی تہذیب و تربیت، شراب کے ذریعہ خرید واری، اور وہ قطع جس میں سود شامل ہو، جس بطان و فساد میں سے ہر ایک سے فعل کا نصف قرار پائے گا جو حکم شرع کے خلاف واقع ہو، اور ہی مخالفت شریعت کی وجہ سے ثارٹ نے اس فعل کا یہ تو اعتبار کیا ہے کہ نہ اس پر کوئی ایسا اثر مرتب کیا ہے جو فعل صحیح پر مرتب ہوتا ہے۔

پس جمہور ان دونوں الفاظ کو استعمال کرتے ہیں تو ان سے ایک ہی معنی مراد لیتے ہیں، یعنی فعل کا خلاف حکم شرع، نفع ہونا، خواہ یہ مخالفت فعل کے کسی رکن کے نہ پائے جانے کی وجہ سے ہو یا کسی شرط کے ملحق ہونے کی وجہ سے ہو (۱)۔

رہے حنفیہ تو وہ اپنے مشہور قول کے مطابق اور ہی توں معتد بھی ہے، عبارات کے اندر جمہور سے اتفاق کرتے ہیں کہ فساد و بطان مترادف ہیں، لیکن معاملات کے باب میں وہ جمہور سے اختلاف کرتے ہوئے دونوں کے درمیان فرق کرتے ہیں، ورنہ ہر معاملہ (۱) حنفیہ الدررشتی ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸

بطان کے معنی سے علاحدہ ہوتے ہیں، اس فرق کی بنیاد اصل عقد اور وصف عقد کے درمیان امتیاز پر ہے۔

اصل عقد میں عقد کے ارکان اور اس کی شرائط انقطاع، یعنی عقد کرنے والے کی اہلیت، سامان کی تخلیت وغیرہ مثلاً ایجاب اور قبول کرتے ہیں۔

یعنی وصف عقد میں صحت کی شرط آتی ہیں، یعنی عقد کو مکمل کرنے والے عناصر جیسے عقد کا ربہ کی فاسد شرط اور جو کہ بضرر سے خالی ہونا۔

یہ فیہ پر مبنی کہتے ہیں کہ اصل عقد میں کوئی خلل پایا جائے مثلاً اس کا کوئی رکن یا اس کے شرط انقطاع میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو عقد باطل ہوگا، اس کا وجود ہی نہیں ہوگا اور اس پر کوئی یا وہی اثر مرتب نہیں ہوگا، اس لئے کہ تصرف کا وجود اہلیت رکھنے والے شخص کی جانب سے اور محل کے اندر ہی ہوتا ہے، عقد محض صورتاً پائے جانے کے باوجود معنایاً بالکل ہی معدوم ہوگا، یا تو اس لئے کہ محل تصرف معدوم ہے جیسے مرد اور خون کی بیچ، یا اس لئے کہ تصرف کرنے والا الہ نہیں ہے جیسے پاگل یا نابالغ بچہ کی بیچ۔

گر اصل عقد خلل سے خالی و محفوظ ہو لیکن وصف عقد میں خلل پایا جائے، ہاں یہ طور کہ عقد کے اندر کوئی فاسد شرط پائی جائے یا ربا پایا جائے تو عقد فاسد ہوگا، باطل نہیں ہوگا، اور اس پر بعض آثار مرتب ہوں گے، بعض نہیں (۱)۔

۱۱- جمہور اور حنفیہ کے درمیان اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ اگر ممانعت کا حکم عمل کے لاری اوصاف میں سے کسی وصف کی وجہ سے ہو جیسے ربہ یا فاسد شرط پر مشتمل بیچ کی ممانعت، تو ایسے حکم کے اثر کی بہت فقہاء کا اختلاف ہے۔

جمہور کہتے ہیں: ایسا حکم عقد کے وصف اور اصل میں سے بطاں کا متقاضی ہے، جیسے کہ فعل کی اہلیت اور حقیقت کی بہت ممانعت و رد ہو، یہ حضرات اپنے فعل کو جس کی ممانعت اس کے کی لازمی وصف کی وجہ سے ہونا فاسد یا باطل کہتے ہیں، اور اس فعل کے مضبوط آثار میں سے کوئی اثر اس پر مرتب نہیں کرتے ہیں، ان سے ربہ کی شرط فاسد پر مشتمل جیسی بیچ میں حضرات کے رد، ایک باطل یا فاسد کی قبیل سے ہے۔

حسب کہتے ہیں: ایسا حکم صرف وصف کے بطاں کا متقاضی ہونا ہے، اصل عقد اپنی مشرعییت پر باقی رہتا ہے، برخلاف اس کے کہ فعل کی اہلیت اور اس کی حقیقت کی بہت ممانعت کا حکم و رد ہو، ایسے فعل کو جس کی ممانعت اس کے کی لازمی وصف کی وجہ سے ہو، یہ فقہاء فاسد کہتے ہیں، باطل نہیں، اور اس پر بعض آثار مرتب کرتے ہیں بعض نہیں، ان لئے ربا یا فاسد شرط وغیرہ پر مشتمل بیچ اس کے رد، ایک فاسد کی قبیل سے ہوتی ہے، باطل سے ہیں۔

۱۲- فرق نے اپنے اپنے مسلک پر متحدہ دلائل سے استدلال کیا ہے، اہم دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

جمہور کا استدلال نبی کریم ﷺ کے اس قول سے ہے: "من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد" (۱) (جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز پیدا کرے جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ چیز رد کر دی جائے گی)، یہ مان اس بات کی دلیل ہے کہ اگر عمل شریعت کے حکم کے خلاف واقع ہو تو شریعت کی نظر میں وہ غیر معتبر ہوگا، اور اس عمل پر وہ حکام مرتب نہیں ہوں گے جو اس سے متعلق ہیں، خود یہ خلاف درری عمل کی اہلیت اور اس کی حقیقت سے متعلق ہو یا اس کے لازمی اوصاف میں سے کسی وصف سے متعلق ہو۔

(۱) حدیث من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد (صحیح ۲۰ طبع انتقادی) اور مسلم (۳۲۳ طبع اعلیٰ) نے کی ہے۔

(۲) الاشارة لابن نجيم رحمه الله في بيان ما يوجب بطلان العقد ۲۹۹ اور اس کے بعد کے صفحات، اعلیٰ ۳۳، کشف الاستار ۲۵۹۔

حنفیہ کا استدلال یہ ہے کہ شارع نے عبادات اور معاملات کو ان پر مرتب ہونے والے احکام کا سبب بنایا ہے، تو اگر شارع نے کسی شیئی کی ممانعت اس کے لازمی وصف میں سے ہی وصف کی وجہ سے کی ہو تو یہ ممانعت صرف اس وصف کے بطان کی متقاضی ہوگی، اس سے کہ ممانعت صرف کسی شیئی سے ہے تو ممانعت کا اثر بھی اسی تک محدود رہے گا اور وہ وصف اگر اس تعریف کی حقیقت میں خلل نہ ڈال رہا ہو تو اس کی حقیقت بڑھ کر رہے گی اور اس صورت میں وصف اور حقیقت میں سے ہر ایک کا اپنا مقتضی ثابت ہوگا جس اثر ممنوعہ کی نفع ہو اور اس کے رکن و محل پڑے جانے کی وجہ سے اس کی حقیقت پائی جارہی ہو تو اس نفع کی وجہ سے طہیت ثابت ہوگی، کیونکہ اس کی حقیقت پائی جارہی ہے، لیکن اس کے ممنوعہ وصف کو دیکھتے ہوئے اس کو نفع کرا صروری ہوگا، اس طرح وہی پیادوں کی رعایت ممکن ہوگی، اور یہ پیادوں کے مناسب حکم یا حاجت کا۔ لیکن عبادات میں چونکہ احتیاط جمیل حکم ہی مقصود ہے، اور یہ مقصود اس صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جب کہ عبادت میں کسی بھی قسم کی خلاف ورزی نہ پائی جائے، نہ اصل میں اور نہ وصف میں، اس لئے عبادات میں حکم شارع کی مخالفت نہ ہو، اور بطان کی متقاضی ہوگی، تو یہ مخالفت عبادت کی ذات سے متعلق ہو یا اس کے لازمی اوصاف میں سے کسی وصف سے متعلق ہو۔

اس نصیص کے بعد یہ بتانا باقی رہ گیا کہ جمہور اگرچہ فاسد اور باطل میں فرق نہیں کرتے، جیسا کہ ان کے عمومی قواعد میں آیا ہے، لیکن فقہ کے بیشتر ابواب میں اختلاف فرق کی موجودگی ظاہر ہے،

(۱) جمع الجوامع ۱۰۵، المحکم فی الفقہ ۲/۲۶۷، ۲۷۷، روح البیان ۱۳، المحرر فی القواعد ۱۳، کشف الاسترار ۱/۵۸، ۵۹، ۶۰، الخراج علی الخراج ۲۱۶، اور اس کے بعد کے صفحات، اصول السنن ۱/۸۵، وراہ کے بعد کے صفحات، مسلم الشیخ شرح فروع المرحوم ۱/۳۰۳۔

جیسا کہ ان کی تصریحات سے اخذ کیا جاسکتا ہے، اہل سنت نے اس فرق کو عام قاعدہ سے استثناء قرار دیا ہے جیسا کہ ثانیہ کہتے ہیں، وہ دلیل کے مسائل میں فرق کیا گیا ہے جیسا کہ حنبلیہ و مالکیہ کہتے ہیں، اب فقہ میں سے ہر باب میں اس کی نصیص پہ مقام پر لکھیں جائے۔

تجزی بطان:

۱۳- تجزی بطان سے مراد یہ ہے کہ کوئی تعریف جائز و ناجائز دونوں پہلوؤں پر مشتمل ہو، تعریف اپنے ایک شق میں درست ہو اور دوسری شق میں باطل۔

اس نوع میں وہ صورت ہے جسے ”تفریق صنفہ“ (عقد میں تفریق کرنا) کہتے ہیں، اور وہ ایک ہی عقد میں جائز اور ناجائز دونوں کو جمع کرنا ہے۔

اس سلسلہ کی اہم صورتوں کا تعلق نفع سے ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

۱۴- عقد نفع اپنے ایک شق میں درست ہو اور دوسرے شق میں باطل، جیسے انکسار کے دس اور شراب کی ایک ساتھ نفع، اسی طرح شرعی مذبحہ جانور اور مردار کی انکساری نفع، ایسی نفع مکمل باطل ہوں، یہ مسلک حنفیہ کا ہے، اور ابن القصار کے علاوہ مالکیہ کا ہے، یہی ثانیہ کا وہ میں سے ایک قول ہے (مہمات میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہی ثانیہ کا مسلک ہے)، اور یہی امام احمد سے ایک روایت ہے۔

یہ اس لئے کہ جب بعض حصہ میں عقد باطل ہو تو کل حصہ میں باطل ہو گیا، اس لئے کہ صنفہ میں تجزی نہیں ہوتا، یا اس لئے کہ حلال اور حرام دونوں جمع ہوں تو حرام غالب آتا ہے، یا اس لئے کہ قیمت کا علم نہیں ہے۔

شافعیہ کا دوسرا قول جسے شافعیہ نے اظہر بتایا ہے، نیز امام احمد کی دوسری روایت اور مالکیہ میں سے ابن القصار کا قول یہ ہے کہ معاملہ میں تجزی (ٹکڑے کرنا) درست ہے، لہذا جائز حصہ میں بیع درست ہوگی اور ناجائز حصہ میں باطل ہوگی۔

اس سے کہ ایک جز کے صحیح ہونے کی وجہ سے پورے کو صحیح قرار نہیں دیا جاسکتا تو اسی طرح ایک جز کے باطل ہونے کی وجہ سے پورے کو باطل قرار نہیں دیا جائے گا بلکہ دونوں جز اپنے اپنے حکم پر باقی رہیں گے، اور جائز حصہ میں بیع صحیح ہوگی، اور ناجائز حصہ میں باطل ہوگی۔

حنفیہ میں سے امام ابو یوسف اور محمد فرماتے ہیں کہ اگر ابتدائی ہر شق کی ملاحذ قیمت متعین کر دی ہو تو ایسی صورت میں ہم اسے وہ مستقل معاملہ تصور کریں گے اور دونوں میں تفریق درست ہوگی، پس ایک معاملہ درست ہوگا اور دوسرا باطل۔

اگر عقد اپنے ایک شق میں صحیح ہو، دوسرے شق میں موقوف، مثلاً، اپنی مملوکی میں دوسرے کی مملوک بھی کو ملا کر ایک ساتھ بیچ کی نفی ہو تو بیع، دونوں شیاؤں میں درست ہوگی، اپنی مملوک بھی میں تو بیع لازم ہوگی اور دوسرے کی مملوک میں مالک کی اجازت پر پڑھ موقوف ہوگا، یہ رائے مالکیہ کی اور امام زفر کے ملاحذ صحیح کی ہے، یہ حنفیہ کے رائے ایک اس قاعدہ پر مبنی ہے کہ کبھی ایک حصہ بی بیع ابتدا ہو تو درست نہیں ہوتی میں بقاء درست ہوتی ہے، امام زفر کے نزدیک مکمل بیع باطل ہوں، اس سے کہ عقد پورے مجموعہ پر واقع ہوا ہے، اور مجموعہ میں تجزی نہیں ہوتی، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک سابق اختلاف جاری ہوگا، اس لئے کہ موقوف عقد ان کے نزدیک اس قول کی رو سے باطل ہوتا ہے۔

۱۵- اسی طرح نکاح میں تجزی جاری ہوئی، اگر کسی نے عقد نکاح میں

ایک حلال اور ایک غیر حلال کو جمع کر لیا جیسے مسک خاتون اور بت پرست عورت کو، تو حلال کا نکاح بلا نفاق درست ہوگا، اور جو عورت حلال نہیں اس سے نکاح باطل ہوگا۔

لیکن اگر ایک عقد میں پانچ عورتوں سے یا دو بہنوں سے نکاح کر لیا تو انہوں سے نکاح باطل ہوگا، اس سے کہ اس کو جمع کرنا حرام ہے، صرف پانچ میں سے کوئی ایک یا دو بہنوں میں سے کوئی ایک حرام نہیں ہے، اگر ایک عقد میں ایک باندی اور ایک آزاد خاتون سے ایک ساتھ عقد کر لیا تو اس میں فقہاء کا اختلاف ہے، حنفیہ کے نزدیک دونوں میں عقد باطل ہوگا، مالکیہ کے نزدیک آزاد عورت کا نکاح صحیح ہوگا اور باندی کا باطل، یہ مالکیہ کا مشہور قول ہے، یہی منہاج کی دو روایتوں میں سے اظہر روایت اور شافعیہ کی اظہر روایت ہے (۱)۔

۱۶- تمام معاملات کے حقوق جیسے چارہ وغیرہ میں فی احمد وہی حکم ہے جو بیع کا حکم ہے، مثلاً، اگر عقد میں تفریق صفقہ اور موقوفات اس کے حکم میں ہوں ان کے لئے ایک مستقل باب قائم کیا ہے، دیکھئے: "تفریق صفقہ"۔

کوئی بھی باطل ہو تو جو اس کے ضمن میں ہے اور جو اس پر مبنی ہے وہ بھی باطل ہوگا:

۱۶- ایشاد میں ابن تیم کے رائے اور فقہانی قواعد میں سے ایک یہ ہے (۲): "اذا بطل الشیء بطل ما فی صمدہ" (اگر شے باطل ہو

(۱) الاشیاء لابن تیم ۱۱۳-۱۱۴، البدائع ۵/۵۱۳، ابن ماجہ ۳۳۳، ۳۳۴، الاختیار ۲۲/۲۳، جوہر لاکلیل ۶/۶۴، القوانین الفکریہ ۱۷۲، الدرر السنی ۲۶۶/۲، الاشیاء للسیوطی ۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲، المحوری، القواعد ۱/۳۸۲، نہایۃ المحتاج ۳/۳۶۱، روح المعانی ۳/۳۱۵، المعنی ۳/۳۶۱، ۳/۵۸۳، تنقیح الارادات ۲/۵۳۲۔

(۲) الاشیاء والاختیار لابن تیم ۹۱، صحیح کردہ مکتبۃ المہدال بیروت۔

تو جو اس کے ضمن میں ہے وہ بھی باطل ہوگا، پھر انہوں نے فرمایا: یہی فقہاء کے اس جملہ ”بطلان المصطنع بطلان المصطنع“ (جب وہ بھی باطل ہو جائے جو ہی و ہری شی کو محض ہر اس کو شامل ہے تو وہ ہری شی بھی باطل ہو جائے گی) کا مطلب ہے، اس کی انہوں نے چند مثالیں ذرا کی ہیں بعض درج ذیل تھیں:

الف۔ اگر کسی نے کہا ”میں نے اپنا خون ایک ہزار میں تم کو فروخت کر دیا“ پھر اس نے اس کو قتل کر دیا تو قتل واجب ہوگا۔ اور اس کے ضمن میں پے قتل کی جو احکامات ہیں وہ معتبر نہیں ہوں گی۔

ب۔ کسی عقد کے فاسد یا بطلان ہونے کی صورت میں بغیر ایجاب و قبول کے تعاطی کے، وریہ (دست بردار) بیع معتبر نہیں ہوگی (۱)۔

ج۔ اگر کسی عقد فاسد کے ضمن میں کسی کو یہی کر دیا یا اس کے لئے رقم لے کر یہ قیود کی کرنا بھی فاسد ہو جائے گا۔

د۔ اگر اپنی مشکوہ بیوی سے کسی مرد پر نکاح کی تجدید کر لے تو لازم نہیں ہوگا، اس سے کہ وہ نکاح صحیح نہیں ہو تو اس کے ضمن میں مذکور بھی لازم نہیں ہوگا۔

میں پیشہ کتب میں اس تہذیب کو نساہت پر جاری کیا گیا ہے بطلان پر نہیں، اس سے کہ باطل اصل اور وصف دونوں اعتبار سے شرعاً معدوم ہوتا ہے، اور معدوم ہی شی کو محض نہیں ہوتا، لیکن فاسد میں صرف وصف کی کمی ہوتی ہے اصل کی نہیں، اس لئے وہ اپنی اصل کے اعتبار سے معدوم نہیں ہوتا، لہذا وہ محض ہو سکتا ہے، تو اگر محض (جو ہی دوسرے کو شامل ہے) فاسد ہو تو محض (و وہ ہری

(۱) غالی رئیس دین (۱) سے یہاں مراد سامان عقد کی خواہی ہے جس اگر کوئی شخص کاربگر کے ساتھ مدکرے کر وہ اس کے لئے کوئی سامان تیار کرے گا، لیکن خواہی کا وقت ملے نہیں کیا تو عقد فاسد ہوگا، اس طرح خواہی پر اس کے بعد کوئی اثر مرتب نہیں ہوگا، دیکھئے شرح الشاہ نظام الدین بن کیم ص ۵۹۲۔

شی (۱) بھی فاسد ہوگا (۱)۔

۱۷- اس کے علاوہ اگر مسابک جو بطلان و فاسد کے درمیان فرق نہیں کرتے، ان بیچ پر چلتے ہیں، انہوں نے اس سے چند صورتوں کا استثناء کیا ہے، چنانچہ کتب ثانیہ میں ہے: جازت کے بعد جازت یافتہ شخص کی جانب سے کوئی فاسد عقد ہو تو صحیح ہے، جیسے کہ مطلقہ کا مت میں ہے کہ اگر ہم اسے فاسد قرار دیں تو بھی وکیل کا تصرف جازت کی وجہ سے صحیح ہوگا، اور وکیل برائے بیع جس کے سے فاسد عوض کی شرط ساتھ میں ملے ہو، اس میں اجازت صحیح ہوگی اور عوض فاسد ہوگا (۲)۔

ابن رجب حنفی کی ”التواضع“ میں ہے (۳) کہ جازت عقلاً جیسے شرکت، مضاربت اور مکات کا فاسد ہونا، اس میں کہ جازت تصرف کرنے والے کے نفاذ کے لئے مائع میں ہوگا، پھر وہ بیع (جو عقد تملیک ہے) کی اجازت اور جازت عقود کی اجازت کے درمیان فرق کرتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں: بیع دراصل نقل ملکیت کے لئے ہے، اجازت کے لئے نہیں، اور بیع میں تصرف کی صحت ملکیت سے مستفاد ہوتی ہے، اجازت سے نہیں، برخلاف وکالت کے کہ وہ اصل اجازت کے لئے ہے۔

ابن قدیر فرماتے ہیں (۴) کہ اگر فاسد مضاربت میں عامل (عمل کرنے والا) تصرف کرے تو اس کا تصرف بائذ ہوگا، اس لئے کہ اسے تصرف کی اجازت حاصل ہے، پس اگر عقد مضاربت باطل ہو تو بھی اجازت باقی رہے گی، اور اس کی وجہ سے وہ تصرف کا مالک ہوگا۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۳۹۳، حاشیہ علی الترمذی ص ۱۲۳، فتح القدیر ص ۵۸۱، حاشیہ کرم الدار حاشیہ علی الترمذی، البحر الرائق ص ۳۲۷، الاختیار ص ۷۵، البدائع ص ۷۳۔

(۲) المنہج فی التواضع ص ۳۵۳، حاشیہ علی الترمذی ص ۳۲۹، حاشیہ علی الترمذی ص ۳۲۹، حاشیہ علی الترمذی ص ۳۲۹، حاشیہ علی الترمذی ص ۳۲۹۔

(۳) التواضع لابن رجب ص ۶۳، ۶۵، ۶۶۔

(۴) المنہج ص ۷۲۔

مالک کے قواعد بھی اس کے خلاف نہیں ہیں^(۱)۔

یہ ”تفصیل“ کا قاعدہ ہے، لیکن اسی کے مشابہ یہاں ایک اور قاعدہ بھی ہے: ”إذا سقط الأصل سقط الفرع“ (جب اصل ساتھ ہوگا تو فرع بھی ساتھ ہو جائے گی)، اسی قاعدہ میں سے ہے: ”التابع يسقط بسقوط المتبوع“ (تابع متبوع کے ساتھ ہونے کے ساتھ ساتھ ساتھ ہوتا ہے)، فقہاء نے اس کی مثال میں فرمایا ہے کہ اگر قرض دینے والے نے مقررہ خس کو دین سے بری کر دیا تو جس طرح مقررہ خس اس صورت میں بری ہوگا نہیں، دین سے بری ہو جائے گا اس سے قرض میں مقررہ خس اصل شخص ہے، اگر نہیں اس کی فرع ہے^(۲)۔

بطل عقد کو صحیح بنانا:

۱۸- بطل عقد کی تصحیح کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

۱- دل: عقد کو بطل کرنے والی میں ختم ہو جانے یا عقد صحیح ہو جائے گا؟

دوم: بطل عقد کے الفاظ: ”مرے“ عقد کے معنی و مفہوم میں لے لئے جائیں۔

۱۹- پہلی صورت کی بابت حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ عقد کو بطل بنانے والی میں ختم ہو جائے تو بھی مدح نہیں ہوگا۔

پس اس مسلک کے مطابق گیہوں میں (رجع ہوئے) آنا کو، زینوں کے چیل میں (رجع ہوئے) ریتوں کے تیل کو، ٹخن میں

(موبو) دھوکہ، شرہو رو میں بچہ کو، کھجور میں گٹھلی کو، زینت کرنا جائز نہیں ہے، اس سے کہ اس کی موبو کا علم نہیں ہے، لہذا اوہ معدوم کی

۱- کالی لابن حمدیہ ۴/۷۷۔

۲- ۱۰۷۰ھ ابن نجیم ۴/۱۰۱، رد المحتار ۱/۵۸، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵،

۲۰- جہاں تک دہری صورت کا تعلق ہے، یعنی باطل عقد کا دہرے صحیح عقد میں منتقل ہو جانا تو فقہاء اس بات پر قریب متفق ہیں کہ جب باطل عقد کو سب صحت کے پائے جانے کی وجہ سے دہرے صحیح عقد میں بدل دینا ممکن ہو تو یہ صحیح ہوگا خواہ یہ صحت بعض فقہاء کے نزدیک ”عش طریق لمعنی“ ہو یا بعض دہرے فقہاء کے نزدیک ”عش طریق النہی“ ہو۔ کیونکہ فقہاء کا اس قاعدہ میں اختلاف ہے کہ کیا عقود کے الفاظ کا اعتبار کیا جائے گا ان کے معانی کا (۱)۔

۲۱- اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

مضاربیت، اس کی اصل یہ ہوتی ہے کہ ایک شخص دہرے کو اپنا مال دیتا ہے کہ وہ اس سے تجارت کرے۔ اور نفع ان دونوں کے درمیان باہم طے شدہ تناسب سے تقسیم ہو جائے گا، اس معاملہ میں تجارت کرنے والے شخص کو ”مضارب“ کہا جاتا ہے، اب اگر اس نے عقد مضاربیت میں یہ شرط لگا دی کہ نفع پورا کا پورا مضارب کا ہوگا تو یہ معاملہ مضاربیت ہوتی نہیں رہے گا، بلکہ یہ عقد صحیح کے لئے اسے قرض قرار دیا جائے گا، اس لئے کہ اگر اسے مضاربیت مانا جائے تو عقد باطل ہو جائے گا، کیونکہ مضارب اصل مال مضاربیت کا مالک تو ہے نہیں کہ پورا نفع اسے مل جائے، لہذا معنی کو دیکھتے ہوئے اسے قرض قرار دیا گیا تاکہ عقد صحیح ہو جائے۔

اسی طرح اگر پورے نفع کی شرط ”رب المال“ (مالک مال) کے لئے لگا دی تو یہ صورت میں صحیح عقد کے لئے اس عقد کو ”ابنتان“ قرار دیا جائے گا، اور اس صورت میں مضارب لی حیثیت صاحب مال کے لئے رہا کار نہ وکیل کی ہوگی، فقہاء حنفیہ اسے اس کی

صراحت کی ہے، اسی کے قائل مالکیہ، شافعیہ، رحمہ اللہ ہیں، فقہاء نے اس نکات کو جو حوالہ کے الفاظ سے کیا جائے، اس حوالہ کو جو کالت کے الفاظ سے کیا جائے، معنی میں دونوں کے شے کی وجہ سے درست بتایا ہے۔ چنانچہ دفر ماتے میں: ”اسی شخص نے جس پر یہ نہیں ہے ایک آدمی کو اپنے کسی مقررہ مال پر محمول یا تو یہ تصرف حوالہ نہیں کما لے گا۔ بلکہ نکات ہوں اور اس پر نکات کے حکام جاری ہوں گے، اور اگر کسی ایسے شخص نے جس پر دین ہے، صاحب دین کو اپنے آدمی پر محمول یا جس پر دین نہیں ہے تو یہ تصرف حوالہ نہیں بلکہ قرض صحیح ہے۔“

۲۲- دہرے جس کو اس نے محمول یا اس کا دین محمول کرنے والے پر نہیں ہے تو اس کو قرض لینے میں نکات قرار دیا جائے گا۔
فقہ شافعی میں ہے: ”اگر کسی شخص نے دہرے کو کوئی چیز بدلہ کی شرط کے ساتھ یہ یا تو اسے قبول کی رہے اس کو دہرے میں بلکہ قیہتا بیع قرار دیا جائے گا“ (۱)۔

طویل مدت گزرنے یا حاکم کے فیصلہ سے باطل صحیح نہیں ہوگا:
۲۳- باطل تصرفات امتداد زمانہ کی وجہ سے صحیح نہیں ہوں گے، خواہ حاکم نے باطل تصرفات کے نفاذ کا فیصلہ کر دیا ہو، اس حق کا ثبوت دہرے اس کی دہرے باقی رہے، دہرے کے لئے جائز نہیں ہوگا کہ باطل تصرف کے نتیجہ میں دہرے کے حق سے نفع اٹالے جب تک کہ وہ اس کو جانتا ہو، کیونکہ حاکم کا فیصلہ نہ تو کسی حرام کو حلال کر سکتا ہے اور نہ کسی حلال کو حرام۔

(۱) در احکام شرح مجلہ الاحکام ۱/۱۸۱، مادہ (۳) الاشیاء لابن نجیم رحمہ اللہ ۲/۵۰۷، الاشیاء فی موطئ رحمہ اللہ ۱/۱۸۳، دہرے کے بعد کے مفادات طبع عیسیٰ الخلیف، المجلد ۱، القواعد ۱/۲۳، اعلام المرقصین ۳/۵۵، تاریخ کردہ دار الخلیل، القواعد لابن رجب رحمہ اللہ ۱/۲۳۹، اختصار ۳/۳۹۳۔

(۱) الاختصار ۳/۲۰، شرح المغیر، بیروت ۲/۳۹۳، طبع مکتبۃ المدین، ۵/۵۷، ۵/۵۸، ۵/۵۹، ۵/۶۰، ۵/۶۱، ۵/۶۲، ۵/۶۳، ۵/۶۴، ۵/۶۵، ۵/۶۶، ۵/۶۷، ۵/۶۸، ۵/۶۹، ۵/۷۰، ۵/۷۱، ۵/۷۲، ۵/۷۳، ۵/۷۴، ۵/۷۵، ۵/۷۶، ۵/۷۷، ۵/۷۸، ۵/۷۹، ۵/۸۰، ۵/۸۱، ۵/۸۲، ۵/۸۳، ۵/۸۴، ۵/۸۵، ۵/۸۶، ۵/۸۷، ۵/۸۸، ۵/۸۹، ۵/۹۰، ۵/۹۱، ۵/۹۲، ۵/۹۳، ۵/۹۴، ۵/۹۵، ۵/۹۶، ۵/۹۷، ۵/۹۸، ۵/۹۹، ۵/۱۰۰، ۵/۱۰۱، ۵/۱۰۲، ۵/۱۰۳، ۵/۱۰۴، ۵/۱۰۵، ۵/۱۰۶، ۵/۱۰۷، ۵/۱۰۸، ۵/۱۰۹، ۵/۱۱۰، ۵/۱۱۱، ۵/۱۱۲، ۵/۱۱۳، ۵/۱۱۴، ۵/۱۱۵، ۵/۱۱۶، ۵/۱۱۷، ۵/۱۱۸، ۵/۱۱۹، ۵/۱۲۰، ۵/۱۲۱، ۵/۱۲۲، ۵/۱۲۳، ۵/۱۲۴، ۵/۱۲۵، ۵/۱۲۶، ۵/۱۲۷، ۵/۱۲۸، ۵/۱۲۹، ۵/۱۳۰، ۵/۱۳۱، ۵/۱۳۲، ۵/۱۳۳، ۵/۱۳۴، ۵/۱۳۵، ۵/۱۳۶، ۵/۱۳۷، ۵/۱۳۸، ۵/۱۳۹، ۵/۱۴۰، ۵/۱۴۱، ۵/۱۴۲، ۵/۱۴۳، ۵/۱۴۴، ۵/۱۴۵، ۵/۱۴۶، ۵/۱۴۷، ۵/۱۴۸، ۵/۱۴۹، ۵/۱۵۰، ۵/۱۵۱، ۵/۱۵۲، ۵/۱۵۳، ۵/۱۵۴، ۵/۱۵۵، ۵/۱۵۶، ۵/۱۵۷، ۵/۱۵۸، ۵/۱۵۹، ۵/۱۶۰، ۵/۱۶۱، ۵/۱۶۲، ۵/۱۶۳، ۵/۱۶۴، ۵/۱۶۵، ۵/۱۶۶، ۵/۱۶۷، ۵/۱۶۸، ۵/۱۶۹، ۵/۱۷۰، ۵/۱۷۱، ۵/۱۷۲، ۵/۱۷۳، ۵/۱۷۴، ۵/۱۷۵، ۵/۱۷۶، ۵/۱۷۷، ۵/۱۷۸، ۵/۱۷۹، ۵/۱۸۰، ۵/۱۸۱، ۵/۱۸۲، ۵/۱۸۳، ۵/۱۸۴، ۵/۱۸۵، ۵/۱۸۶، ۵/۱۸۷، ۵/۱۸۸، ۵/۱۸۹، ۵/۱۹۰، ۵/۱۹۱، ۵/۱۹۲، ۵/۱۹۳، ۵/۱۹۴، ۵/۱۹۵، ۵/۱۹۶، ۵/۱۹۷، ۵/۱۹۸، ۵/۱۹۹، ۵/۲۰۰، ۵/۲۰۱، ۵/۲۰۲، ۵/۲۰۳، ۵/۲۰۴، ۵/۲۰۵، ۵/۲۰۶، ۵/۲۰۷، ۵/۲۰۸، ۵/۲۰۹، ۵/۲۱۰، ۵/۲۱۱، ۵/۲۱۲، ۵/۲۱۳، ۵/۲۱۴، ۵/۲۱۵، ۵/۲۱۶، ۵/۲۱۷، ۵/۲۱۸، ۵/۲۱۹، ۵/۲۲۰، ۵/۲۲۱، ۵/۲۲۲، ۵/۲۲۳، ۵/۲۲۴، ۵/۲۲۵، ۵/۲۲۶، ۵/۲۲۷، ۵/۲۲۸، ۵/۲۲۹، ۵/۲۳۰، ۵/۲۳۱، ۵/۲۳۲، ۵/۲۳۳، ۵/۲۳۴، ۵/۲۳۵، ۵/۲۳۶، ۵/۲۳۷، ۵/۲۳۸، ۵/۲۳۹، ۵/۲۴۰، ۵/۲۴۱، ۵/۲۴۲، ۵/۲۴۳، ۵/۲۴۴، ۵/۲۴۵، ۵/۲۴۶، ۵/۲۴۷، ۵/۲۴۸، ۵/۲۴۹، ۵/۲۵۰، ۵/۲۵۱، ۵/۲۵۲، ۵/۲۵۳، ۵/۲۵۴، ۵/۲۵۵، ۵/۲۵۶، ۵/۲۵۷، ۵/۲۵۸، ۵/۲۵۹، ۵/۲۶۰، ۵/۲۶۱، ۵/۲۶۲، ۵/۲۶۳، ۵/۲۶۴، ۵/۲۶۵، ۵/۲۶۶، ۵/۲۶۷، ۵/۲۶۸، ۵/۲۶۹، ۵/۲۷۰، ۵/۲۷۱، ۵/۲۷۲، ۵/۲۷۳، ۵/۲۷۴، ۵/۲۷۵، ۵/۲۷۶، ۵/۲۷۷، ۵/۲۷۸، ۵/۲۷۹، ۵/۲۸۰، ۵/۲۸۱، ۵/۲۸۲، ۵/۲۸۳، ۵/۲۸۴، ۵/۲۸۵، ۵/۲۸۶، ۵/۲۸۷، ۵/۲۸۸، ۵/۲۸۹، ۵/۲۹۰، ۵/۲۹۱، ۵/۲۹۲، ۵/۲۹۳، ۵/۲۹۴، ۵/۲۹۵، ۵/۲۹۶، ۵/۲۹۷، ۵/۲۹۸، ۵/۲۹۹، ۵/۳۰۰، ۵/۳۰۱، ۵/۳۰۲، ۵/۳۰۳، ۵/۳۰۴، ۵/۳۰۵، ۵/۳۰۶، ۵/۳۰۷، ۵/۳۰۸، ۵/۳۰۹، ۵/۳۱۰، ۵/۳۱۱، ۵/۳۱۲، ۵/۳۱۳، ۵/۳۱۴، ۵/۳۱۵، ۵/۳۱۶، ۵/۳۱۷، ۵/۳۱۸، ۵/۳۱۹، ۵/۳۲۰، ۵/۳۲۱، ۵/۳۲۲، ۵/۳۲۳، ۵/۳۲۴، ۵/۳۲۵، ۵/۳۲۶، ۵/۳۲۷، ۵/۳۲۸، ۵/۳۲۹، ۵/۳۳۰، ۵/۳۳۱، ۵/۳۳۲، ۵/۳۳۳، ۵/۳۳۴، ۵/۳۳۵، ۵/۳۳۶، ۵/۳۳۷، ۵/۳۳۸، ۵/۳۳۹، ۵/۳۴۰، ۵/۳۴۱، ۵/۳۴۲، ۵/۳۴۳، ۵/۳۴۴، ۵/۳۴۵، ۵/۳۴۶، ۵/۳۴۷، ۵/۳۴۸، ۵/۳۴۹، ۵/۳۵۰، ۵/۳۵۱، ۵/۳۵۲، ۵/۳۵۳، ۵/۳۵۴، ۵/۳۵۵، ۵/۳۵۶، ۵/۳۵۷، ۵/۳۵۸، ۵/۳۵۹، ۵/۳۶۰، ۵/۳۶۱، ۵/۳۶۲، ۵/۳۶۳، ۵/۳۶۴، ۵/۳۶۵، ۵/۳۶۶، ۵/۳۶۷، ۵/۳۶۸، ۵/۳۶۹، ۵/۳۷۰، ۵/۳۷۱، ۵/۳۷۲، ۵/۳۷۳، ۵/۳۷۴، ۵/۳۷۵، ۵/۳۷۶، ۵/۳۷۷، ۵/۳۷۸، ۵/۳۷۹، ۵/۳۸۰، ۵/۳۸۱، ۵/۳۸۲، ۵/۳۸۳، ۵/۳۸۴، ۵/۳۸۵، ۵/۳۸۶، ۵/۳۸۷، ۵/۳۸۸، ۵/۳۸۹، ۵/۳۹۰، ۵/۳۹۱، ۵/۳۹۲، ۵/۳۹۳، ۵/۳۹۴، ۵/۳۹۵، ۵/۳۹۶، ۵/۳۹۷، ۵/۳۹۸، ۵/۳۹۹، ۵/۴۰۰، ۵/۴۰۱، ۵/۴۰۲، ۵/۴۰۳، ۵/۴۰۴، ۵/۴۰۵، ۵/۴۰۶، ۵/۴۰۷، ۵/۴۰۸، ۵/۴۰۹، ۵/۴۱۰، ۵/۴۱۱، ۵/۴۱۲، ۵/۴۱۳، ۵/۴۱۴، ۵/۴۱۵، ۵/۴۱۶، ۵/۴۱۷، ۵/۴۱۸، ۵/۴۱۹، ۵/۴۲۰، ۵/۴۲۱، ۵/۴۲۲، ۵/۴۲۳، ۵/۴۲۴، ۵/۴۲۵، ۵/۴۲۶، ۵/۴۲۷، ۵/۴۲۸، ۵/۴۲۹، ۵/۴۳۰، ۵/۴۳۱، ۵/۴۳۲، ۵/۴۳۳، ۵/۴۳۴، ۵/۴۳۵، ۵/۴۳۶، ۵/۴۳۷، ۵/۴۳۸، ۵/۴۳۹، ۵/۴۴۰، ۵/۴۴۱، ۵/۴۴۲، ۵/۴۴۳، ۵/۴۴۴، ۵/۴۴۵، ۵/۴۴۶، ۵/۴۴۷، ۵/۴۴۸، ۵/۴۴۹، ۵/۴۵۰، ۵/۴۵۱، ۵/۴۵۲، ۵/۴۵۳، ۵/۴۵۴، ۵/۴۵۵، ۵/۴۵۶، ۵/۴۵۷، ۵/۴۵۸، ۵/۴۵۹، ۵/۴۶۰، ۵/۴۶۱، ۵/۴۶۲، ۵/۴۶۳، ۵/۴۶۴، ۵/۴۶۵، ۵/۴۶۶، ۵/۴۶۷، ۵/۴۶۸، ۵/۴۶۹، ۵/۴۷۰، ۵/۴۷۱، ۵/۴۷۲، ۵/۴۷۳، ۵/۴۷۴، ۵/۴۷۵، ۵/۴۷۶، ۵/۴۷۷، ۵/۴۷۸، ۵/۴۷۹، ۵/۴۸۰، ۵/۴۸۱، ۵/۴۸۲، ۵/۴۸۳، ۵/۴۸۴، ۵/۴۸۵، ۵/۴۸۶، ۵/۴۸۷، ۵/۴۸۸، ۵/۴۸۹، ۵/۴۹۰، ۵/۴۹۱، ۵/۴۹۲، ۵/۴۹۳، ۵/۴۹۴، ۵/۴۹۵، ۵/۴۹۶، ۵/۴۹۷، ۵/۴۹۸، ۵/۴۹۹، ۵/۵۰۰، ۵/۵۰۱، ۵/۵۰۲، ۵/۵۰۳، ۵/۵۰۴، ۵/۵۰۵، ۵/۵۰۶، ۵/۵۰۷، ۵/۵۰۸، ۵/۵۰۹، ۵/۵۱۰، ۵/۵۱۱، ۵/۵۱۲، ۵/۵۱۳، ۵/۵۱۴، ۵/۵۱۵، ۵/۵۱۶، ۵/۵۱۷، ۵/۵۱۸، ۵/۵۱۹، ۵/۵۲۰، ۵/۵۲۱، ۵/۵۲۲، ۵/۵۲۳، ۵/۵۲۴، ۵/۵۲۵، ۵/۵۲۶، ۵/۵۲۷، ۵/۵۲۸، ۵/۵۲۹، ۵/۵۳۰، ۵/۵۳۱، ۵/۵۳۲، ۵/۵۳۳، ۵/۵۳۴، ۵/۵۳۵، ۵/۵۳۶، ۵/۵۳۷، ۵/۵۳۸، ۵/۵۳۹، ۵/۵۴۰، ۵/۵۴۱، ۵/۵۴۲، ۵/۵۴۳، ۵/۵۴۴، ۵/۵۴۵، ۵/۵۴۶، ۵/۵۴۷، ۵/۵۴۸، ۵/۵۴۹، ۵/۵۵۰، ۵/۵۵۱، ۵/۵۵۲، ۵/۵۵۳، ۵/۵۵۴، ۵/۵۵۵، ۵/۵۵۶، ۵/۵۵۷، ۵/۵۵۸، ۵/۵۵۹، ۵/۵۶۰، ۵/۵۶۱، ۵/۵۶۲، ۵/۵۶۳، ۵/۵۶۴، ۵/۵۶۵، ۵/۵۶۶، ۵/۵۶۷، ۵/۵۶۸، ۵/۵۶۹، ۵/۵۷۰، ۵/۵۷۱، ۵/۵۷۲، ۵/۵۷۳، ۵/۵۷۴، ۵/۵۷۵، ۵/۵۷۶، ۵/۵۷۷، ۵/۵۷۸، ۵/۵۷۹، ۵/۵۸۰، ۵/۵۸۱، ۵/۵۸۲، ۵/۵۸۳، ۵/۵۸۴، ۵/۵۸۵، ۵/۵۸۶، ۵/۵۸۷، ۵/۵۸۸، ۵/۵۸۹، ۵/۵۹۰، ۵/۵۹۱، ۵/۵۹۲، ۵/۵۹۳، ۵/۵۹۴، ۵/۵۹۵، ۵/۵۹۶، ۵/۵۹۷، ۵/۵۹۸، ۵/۵۹۹، ۵/۶۰۰، ۵/۶۰۱، ۵/۶۰۲، ۵/۶۰۳، ۵/۶۰۴، ۵/۶۰۵، ۵/۶۰۶، ۵/۶۰۷، ۵/۶۰۸، ۵/۶۰۹، ۵/۶۱۰، ۵/۶۱۱، ۵/۶۱۲، ۵/۶۱۳، ۵/۶۱۴، ۵/۶۱۵، ۵/۶۱۶، ۵/۶۱۷، ۵/۶۱۸، ۵/۶۱۹، ۵/۶۲۰، ۵/۶۲۱، ۵/۶۲۲، ۵/۶۲۳، ۵/۶۲۴، ۵/۶۲۵، ۵/۶۲۶، ۵/۶۲۷، ۵/۶۲۸، ۵/۶۲۹، ۵/۶۳۰، ۵/۶۳۱، ۵/۶۳۲، ۵/۶۳۳، ۵/۶۳۴، ۵/۶۳۵، ۵/۶۳۶، ۵/۶۳۷، ۵/۶۳۸، ۵/۶۳۹، ۵/۶۴۰، ۵/۶۴۱، ۵/۶۴۲، ۵/۶۴۳، ۵/۶۴۴، ۵/۶۴۵، ۵/۶۴۶، ۵/۶۴۷، ۵/۶۴۸، ۵/۶۴۹، ۵/۶۵۰، ۵/۶۵۱، ۵/۶۵۲، ۵/۶۵۳، ۵/۶۵۴، ۵/۶۵۵، ۵/۶۵۶، ۵/۶۵۷، ۵/۶۵۸، ۵/۶۵۹، ۵/۶۶۰، ۵/۶۶۱، ۵/۶۶۲، ۵/۶۶۳، ۵/۶۶۴، ۵/۶۶۵، ۵/۶۶۶، ۵/۶۶۷، ۵/۶۶۸، ۵/۶۶۹، ۵/۶۷۰، ۵/۶۷۱، ۵/۶۷۲، ۵/۶۷۳، ۵/۶۷۴، ۵/۶۷۵، ۵/۶۷۶، ۵/۶۷۷، ۵/۶۷۸، ۵/۶۷۹، ۵/۶۸۰، ۵/۶۸۱، ۵/۶۸۲، ۵/۶۸۳، ۵/۶۸۴، ۵/۶۸۵، ۵/۶۸۶، ۵/۶۸۷، ۵/۶۸۸، ۵/۶۸۹، ۵/۶۹۰، ۵/۶۹۱، ۵/۶۹۲، ۵/۶۹۳، ۵/۶۹۴، ۵/۶۹۵، ۵/۶۹۶، ۵/۶۹۷، ۵/۶۹۸، ۵/۶۹۹، ۵/۷۰۰، ۵/۷۰۱، ۵/۷۰۲، ۵/۷۰۳، ۵/۷۰۴، ۵/۷۰۵، ۵/۷۰۶، ۵/۷۰۷، ۵/۷۰۸، ۵/۷۰۹، ۵/۷۱۰، ۵/۷۱۱، ۵/۷۱۲، ۵/۷۱۳، ۵/۷۱۴، ۵/۷۱۵، ۵/۷۱۶، ۵/۷۱۷، ۵/۷۱۸، ۵/۷۱۹، ۵/۷۲۰، ۵/۷۲۱، ۵/۷۲۲، ۵/۷۲۳، ۵/۷۲۴، ۵/۷۲۵، ۵/۷۲۶، ۵/۷۲۷، ۵/۷۲۸، ۵/۷۲۹، ۵/۷۳۰، ۵/۷۳۱، ۵/۷۳۲، ۵/۷۳۳، ۵/۷۳۴، ۵/۷۳۵، ۵/۷۳۶، ۵/۷۳۷، ۵/۷۳۸، ۵/۷۳۹، ۵/۷۴۰، ۵/۷۴۱، ۵/۷۴۲، ۵/۷۴۳، ۵/۷۴۴، ۵/۷۴۵، ۵/۷۴۶، ۵/۷۴۷، ۵/۷۴۸، ۵/۷۴۹، ۵/۷۵۰، ۵/۷۵۱، ۵/۷۵۲، ۵/۷۵۳، ۵/۷۵۴، ۵/۷۵۵، ۵/۷۵۶، ۵/۷۵۷، ۵/۷۵۸، ۵/۷۵۹، ۵/۷۶۰، ۵/۷۶۱، ۵/۷۶۲، ۵/۷۶۳، ۵/۷۶۴، ۵/۷۶۵، ۵/۷۶۶، ۵/۷۶۷، ۵/۷۶۸، ۵/۷۶۹، ۵/۷۷۰، ۵/۷۷۱، ۵/۷۷۲، ۵/۷۷۳، ۵/۷۷۴، ۵/۷۷۵، ۵/۷۷۶، ۵/۷۷۷، ۵/۷۷۸، ۵/۷۷۹، ۵/۷۸۰، ۵/۷۸۱، ۵/۷۸۲، ۵/۷۸۳، ۵/۷۸۴، ۵/۷۸۵، ۵/۷۸۶، ۵/۷۸۷، ۵/۷۸۸، ۵/۷۸۹، ۵/۷۹۰، ۵/۷۹۱، ۵/۷۹۲، ۵/۷۹۳، ۵/۷۹۴، ۵/۷۹۵، ۵/۷۹۶، ۵/۷۹۷، ۵/۷۹۸، ۵/۷۹۹، ۵/۸۰۰، ۵/۸۰۱، ۵/۸۰۲، ۵/۸۰۳، ۵/۸۰۴، ۵/۸۰۵، ۵/۸۰۶، ۵/۸۰۷، ۵/۸۰۸، ۵/۸۰۹، ۵/۸۱۰، ۵/۸۱۱، ۵/۸۱۲، ۵/۸۱۳، ۵/۸۱۴، ۵/۸۱۵، ۵/۸۱۶، ۵/۸۱۷، ۵/۸۱۸، ۵/۸۱۹، ۵/۸۲۰، ۵/۸۲۱، ۵/۸۲۲، ۵/۸۲۳، ۵/۸۲۴، ۵/۸۲۵، ۵/۸۲۶، ۵/۸۲۷، ۵/۸۲۸، ۵/۸۲۹، ۵/۸۳۰، ۵/۸۳۱، ۵/۸۳۲، ۵/۸۳۳، ۵/۸۳۴، ۵/۸۳۵، ۵/۸۳۶، ۵/۸۳۷، ۵/۸۳۸، ۵/۸۳۹، ۵/۸۴۰، ۵/۸۴۱، ۵/۸۴۲، ۵/۸۴۳، ۵/۸۴۴، ۵/۸۴۵، ۵/۸۴۶، ۵/۸۴۷، ۵/۸۴۸، ۵/۸۴۹، ۵/۸۵۰، ۵/۸۵۱، ۵/۸۵۲، ۵/۸۵۳، ۵/۸۵۴، ۵/۸۵۵، ۵/۸۵۶، ۵/۸۵۷، ۵/۸۵۸، ۵/۸۵۹، ۵/۸۶۰، ۵/۸۶۱، ۵/۸۶۲، ۵/۸۶۳، ۵/۸۶۴، ۵/۸۶۵، ۵/۸۶۶، ۵/۸۶۷، ۵/۸۶۸، ۵/۸۶۹، ۵/۸۷۰، ۵/۸۷۱، ۵/۸۷۲، ۵/۸۷۳، ۵/۸۷۴، ۵/۸۷۵، ۵/۸۷۶، ۵/۸۷۷، ۵/۸۷۸، ۵/۸۷۹، ۵/۸۸۰، ۵/۸۸۱، ۵/۸۸۲، ۵/۸۸۳، ۵/۸۸۴، ۵/۸۸۵، ۵/۸۸۶، ۵/۸۸۷، ۵/۸۸۸، ۵/۸۸۹، ۵/۸۹۰، ۵/۸۹۱، ۵/۸۹۲، ۵/۸۹۳، ۵/۸۹۴، ۵/۸۹۵، ۵/۸۹۶، ۵/۸۹۷، ۵/۸۹۸، ۵/۸۹۹، ۵/۹۰۰، ۵/۹۰۱، ۵/۹۰۲، ۵/۹۰۳، ۵/۹۰۴، ۵/۹۰۵، ۵/۹۰۶، ۵/۹۰۷، ۵/۹۰۸، ۵/۹۰۹، ۵/۹۱۰، ۵/۹۱۱، ۵/۹۱۲، ۵/۹۱۳، ۵/۹۱۴، ۵/۹۱۵، ۵/۹۱۶، ۵/۹۱۷، ۵/۹۱۸، ۵/۹۱۹، ۵/۹۲۰، ۵/۹۲۱، ۵/۹۲۲، ۵/۹۲۳، ۵/۹۲۴، ۵/۹۲۵، ۵/۹۲۶، ۵/۹۲۷، ۵/۹۲۸، ۵/۹۲۹، ۵/۹۳۰، ۵/۹۳۱، ۵/۹۳۲، ۵/۹۳۳، ۵/۹۳۴، ۵/۹۳۵، ۵/۹۳۶، ۵/۹۳۷، ۵/۹۳۸، ۵/۹۳۹، ۵/۹۴۰، ۵/۹۴۱، ۵/۹۴۲، ۵/۹۴۳، ۵/۹۴۴، ۵/۹۴۵، ۵/۹۴۶، ۵/۹۴۷، ۵/۹۴۸، ۵/۹۴۹، ۵/۹۵۰، ۵/۹۵۱، ۵/۹۵۲، ۵/۹۵۳، ۵/۹۵۴، ۵/۹۵۵، ۵/۹۵۶، ۵/۹۵۷، ۵/۹۵۸، ۵/۹۵۹، ۵/۹۶۰، ۵/۹۶۱، ۵/۹۶۲، ۵/۹۶۳، ۵/۹۶۴، ۵/۹۶۵، ۵/۹۶۶، ۵/۹۶۷، ۵/۹۶۸، ۵/۹۶۹، ۵/۹۷۰، ۵/۹۷۱، ۵/۹۷۲، ۵/۹۷۳، ۵/۹۷۴، ۵/۹۷۵، ۵/۹۷۶، ۵/۹۷۷، ۵/۹۷۸، ۵/۹۷۹، ۵/۹۸۰، ۵/۹۸۱، ۵/۹۸۲، ۵/۹۸۳، ۵/۹۸۴، ۵/۹۸۵، ۵/۹۸۶، ۵/۹۸۷، ۵/۹۸۸، ۵/۹۸۹، ۵/۹۹۰، ۵/۹۹۱، ۵/۹۹۲، ۵/۹۹۳، ۵/۹۹۴، ۵/۹۹۵، ۵/۹۹۶، ۵/۹۹۷، ۵/۹۹۸، ۵/۹۹۹، ۵/۱۰۰۰، ۵/۱۰۰۱، ۵/۱۰۰۲، ۵/۱۰۰۳، ۵/۱۰۰۴، ۵/۱۰۰۵، ۵/۱۰۰۶، ۵/۱۰۰۷، ۵/۱۰۰۸، ۵/۱۰۰۹، ۵/۱۰۱۰، ۵/۱۰۱۱، ۵/۱۰۱۲، ۵/۱۰۱۳، ۵/۱۰۱۴، ۵/۱۰۱۵، ۵/۱۰۱۶، ۵/۱۰۱۷، ۵/۱۰۱۸، ۵/۱۰۱۹، ۵/۱۰۲۰، ۵/۱۰۲۱، ۵/۱۰۲۲، ۵/۱۰۲۳، ۵/۱۰۲۴، ۵/۱۰۲۵، ۵/۱۰۲۶، ۵/۱۰۲۷، ۵/۱۰۲۸، ۵/۱۰۲۹، ۵/۱۰۳۰، ۵/۱۰۳۱، ۵/۱۰۳۲، ۵/۱۰۳۳، ۵/۱۰۳۴، ۵/۱۰۳۵، ۵/۱۰۳۶، ۵/۱۰۳۷، ۵/۱۰۳۸، ۵/۱۰۳۹، ۵/۱۰۴۰، ۵/۱۰۴۱،

میں مائع مدت کے گزرنے کا کوئی اثر تعریف کی صحت پر نہیں ہوگا
اگر وہ باطل ہو، دین ٹیمہ فرماتے ہیں (۱) کہ امتداد زمانہ کی وجہ سے
حق ساتھ نہیں ہوتا، خواہ وہ قذف یا قصاص، یا لعاب یا بندہ کا کوئی
دوران ہو۔

فرماتے ہیں (۲) کہ بہتہ فیہ مسائل میں قاضی کا فیصد ماند ہوتا
ہے۔ چند مسائل اس سے مستثنیٰ ہیں جیسے مدت گزرنے کی وجہ سے
قاضی حق کے سواں کا فیصد سرے، یا نکاح متحد کی صحت کا یا امتداد
زمانہ کی وجہ سے ساتھ ہونے کا فیصد سرے۔ (تو یہ فیصد ماند نہیں
ہوگا)۔

فقہ ابن عابدین میں ہے: باطل بیسوں میں سے یہ بھی ہے کہ
چند سال گزرنے کی وجہ سے حق کے ساتھ ہونے کا فیصد کیا جائے۔
چہ فرماتے ہیں: تعریف پر اقلیت کے باوجود ہمیں اس گزرنے کے
بعد دعویٰ کی عدم سماعت اس مسئلہ میں حق کے بنائے پر مبنی نہیں ہے۔
بلکہ وہ محض دعویٰ کی سماعت سے قضا کو روکتا ہے، صاحب حق کا حق
باقی رہے گا۔ یہاں تک کہ اگر فریق مقابل اس حق کا تہہ نہ لے لے تو اس
پر وہ حق لازم ہو جائے گا (۳)۔

نکستی لاریاوات میں ہے: کسی قیدیم حد کی شہادت صحیح قوی کے
مطابق قبول کی جائے گی، اس لئے کہ وہ حق کی شہادت ہے، لہذا
امتداد زمانہ کے باوجود درست ہوں (۴)۔

مالیہ اگرچہ عدم سماعت دعویٰ کے سے یہ شرط لگاتے ہیں کہ جس
چیز کا دعویٰ کیا گیا ہے وہ ایک مدت تک جو غیہ منقوب جا سید وغیرہ
کے لحاظ سے مختلف ہوگی، قبضہ میں رہے، بیس اس کے ساتھ یہ قید بھی

صل تو یہی ہے، قاضی حضرات محض اپنے سامنے ظاہر ہونے
والے دلائل و شہوتوں کی بنیاد پر فیصلہ کرتے ہیں، جو نفس الامر کے
تعارف سے کبھی غیر درست ہوتے ہیں (۱)۔

ی نے حضرت ام سلمہ کی روایت میں نبی اکرم ﷺ فرماتے
ہیں: "إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ
أَنْ يَكُونَ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَاَقْضِي لَهُ بِمَا أَسْمَعُ،
وَإِذَا صَادَقَا فَمِنْ قَضَيْتَ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَحَدِهِ فَلَا
يَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا، فَإِنَّمَا أَقْضُ لَهُ لِقِطْعَةٍ مِنَ النَّارِ" (۲) (میں محض
ایک بشر ہوں، تم لوگ میرے پاس فیصلہ کے لئے آتے ہو، شاید تم
میں سے کوئی شخص دوسرے کے مقابلہ میں اپنے ثبوت میں زیادہ
چہرہ زبوں ہو، اور میں اپنی سماعت کے مطابق امر سے سچا سمجھتے
ہوئے اس کے حق میں فیصلہ کروں، تو میں جس کے لئے بھی اس کے
بھائی کے حق سے کچھ حصہ کا فیصلہ کروں، تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ
لے، اس لئے کہ میں اس کو آگ کا ٹکڑا دے رہا ہوں)۔

۲۳۔ اگر کسی تعریف پر کچھ عرصہ گزر جائے اور اس تعریف کے
بنائے کا دعویٰ ہی کی جانب سے نہ ہو تو ہر اوقات اس کو اس
تعریف کی صحت یا اس صورت حال پر صاحب حق کی رضامندی
سمجھا جاتا ہے، یہیں سے یہ بات آئی کہ ایک مقررہ مدت گزرنے
کے بعد دعویٰ کی سماعت نہ کی جائے، اس مدت کی تحدید میں
حالات، وہ بھی جس کا دعویٰ کیا گیا ہے، قربت بہت مدوم قربت اور
قبضہ کی مدت کے اعتبار سے فقہاء کا اختلاف ہے، لیکن سماعت دعویٰ

(۱) البصر و الباش فی حق اہل الماک ۵۱۷ تاریخ کردہ دارالعرف المہذب
۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵

بطان ۲۴

تک کہ اس کی نشانہ نہ لے۔

بطان کے آثار:

بطان کے آثار و تصرفات کی نسبت سے مختلف ہوتے ہیں، اس کی تفصیل مذکورہ ذیل ہے:

اول: عبادات میں:

۲۴- عبادات کے بطاں پر متعدد آثار مرتب ہوتے ہیں، جیسے:

الف- عبادت کے ساتھ فہم مدبر مشغول رہے گا (یہاں تک کہ: ۱- اسے یاد کیا جائے اور عبادت ایسی ہو کہ اس کا وقت متعین ہو جیسے راقۃ بعض مقامات پر اس کی تعبیر عبادت سے کی ہے) (۲)۔

- یا اس کی نشا کی جائے اور عبادت کے وقت میں اس عبادت کے مشا کی منجاش نہ ہو، جیسے رمضان۔

- یا اس کا عبادت یاد جائے اور وقت میں اس عبادت کے ساتھ اسی جیسی عبادت کی منجاش ہو، جیسے مار۔

اور وقت نکل جائے تو مار نشا ہو کی (۳)۔

- یا اس کا بدل انجام دیا جائے جیسے ظہر کی نماز اس شخص کے لئے جس کی نماز جمعہ باطل ہو گئی ہو (۴)۔

ب- بعض عبادات میں دنیاوی چیز ہوں، جیسے رمضان میں چائے

ہے کہ دوسرے کے قبضہ کی مدت کے دوران مدتی ہو جو رہا ہو اور آپ سامنے نہدام تعبیر و تصرف ہوتے دیکھ کر بھی خاصا رہا ہو، میں اگر وہ اعتراض رہا ہو قبضہ خود کو کتنا ہی طویل ہو کچھ مفید نہیں ہوگا، فتح علی المائک میں ہے (۱) ایک شخص نے سی زمین پر اس زمین و لے کے مرنے کے بعد ماحق قبضہ کر لیا، حالانکہ ان کے و رٹیں موجود ہیں و اس نے اس زمین پر تعبیر کی، اور و رٹیں نے اس پر اعتراض تو یہاں سے رک نہیں تے، اس لئے کہ وہ شخص شجر کے راس میں سے ہے تو یہ اس کا قبضہ معتبر نہیں ہوگا جو اس کی مدت طویل ہو؟ جواب دیا: ہاں اس کا قبضہ معتبر نہیں ہوگا جو اس کی مدت طویل ہو، نیچی نے ابن القاسم سے سنا ہے کہ جو شخص لوگوں کا مال غصب کرنے میں معروف ہو، اس کے قبضہ میں دوسرے کا مال رہنا مفید نہیں، لہذا اس کے اس دعویٰ کی تصدیق نہیں کی جائے گی کہ اس نے وہ مال خرید ہے یا اسے عطیہ میں ملا ہے، خواہ اس کے پاس وہ مال طویل عرصہ تک دتی رہے، اگر وہ مدعی کی اصل ملکیت کا قرا کرنا ہو یا مدعی کے حق میں بینہ قائم ہو چکا ہو، ابن رشد فرماتے ہیں: یہ رائے صحیح ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اس لئے کہ شخص قبضہ موجب ملک میں ہوتا، قبضہ صرف ملکیت کی ایک ملامت ہے جس کی وجہ سے اگر کوئی غیر غاصب شخص اس میں اپنی ملکیت کا دعویٰ کرے تو اس کی تصدیق کی جائے گی، اس لئے کہ خلاف یہ ہے کہ کسی کا مال مینا جائز نہیں ہے، حالانکہ وہ حاضر ہے، نہ طلب کرتا ہے، نہ اس کا دعویٰ کرتا ہے، تو اس کے قابض کا ہو جائے گا، اگر اس سال یا اس کے بقدر اس پر قابض رہے۔

عبادت کے تعلق سے یہ امر طے شدہ ہے کہ جس شخص کی عبادت باطل ہو جائے، اس کا قہم اس عبادت کے ساتھ مشغول رہے گا جب

(۱) فتح علی المائک ۲/۳۲۱ فتح کردہ دارالمعرف

(۱) دستور العلماء، ۲۵۱، جمع الجوامع، ۱۰۵، شعبہ دارالعلوم دیوبند۔

(۲) زکاة میں بطان سے مقصود اس کا کافی نہ ہونا ہے جیسے کہ بیت ۲۷ حوالہ میں شرط ہے فوج المومن ۱/۱۸۶، حصصی ۱/۹۳-۹۵، مجمع المصنف ۲/۳۰۲، ۳۳۳، الہدایہ ۱/۱۱۳۔

(۳) المصنف ۱/۱۶۱، حوالہ کے بعد کے صفحات، جمع الجوامع ۱/۱۸، ۱۰۹، بدعنی ۱/۶۳۔

(۴) البدیع ۴/۹۸، ۱۰۳، الفواکیر الروانی ۱/۳۳۳-۳۶۵، البدیع ۱/۹۰، ختمی لادولت ۱/۳۵۱۔

جو جہدِ سرور نہ توڑنے پر کنارہ^(۱)۔

ج۔ نماز جب باطل ہو جائے تو اس کو جاری نہ رکھنا، اسباب ہے، روزہ اور حج میں ایسا نہیں ہے، رمضان میں روزہ (ٹوٹنے کے باوجود) کھانے پینے سے رُکنا، رُکنا حج کو بھی جاری رکھنا ضروری ہے، جب کہ وہ نوبت تک بھی کی جائے گی^(۲)۔

د۔ رُکنا ترغیبِ مستحق کو ہے، وہی جائے تو اس کو وہیں لینے کا حق ہوگا^(۳)۔

ن تمام سابق امور میں تفصیل بھی ہے جو ان کے جواب میں دیکھی جاسکتی ہے۔

دوم: معاملات میں بظان کا اثر:

۲۵۔ عیب کی اصطلاح میں باطل عقد سوائے ظاہری صورت کے اپنا وجود نہیں رکھتا، اس کا شرعی وجود نہیں ہوتا، لہذا وہ معدوم ہوتا ہے اور معدوم کا کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا^(۴)۔

ایک عقد اپنی اساس ہی سے ٹوٹا ہوتا ہے، اس کو توڑنے کے لئے کسی حکم کے فیصلہ کی ضرورت نہیں^(۵)۔

جائز بھی اس میں لاحق نہیں ہوتی، اس لئے کہ وہ منعقد ہی نہیں ہوتا ہے، لہذا وہ معدوم ہے، اور معدوم میں اجازت لاحق نہیں ہوتی کہ وہ نہ ہونے کی مانند ہے۔

باطل عقد سے روپیہ کی طہیت حاصل نہیں ہوتی جس طرح عقد باطل کے حادو سے حاصل ہوتی ہے، اگر اس عقد میں جو گئی ردی گئی ہو اس کی واپسی ضروری ہوگی، تو بیع باطل میں قبضہ سے طہیت منتقل نہیں ہوتی، اس لئے واپس کرنا واجب ہوگا۔

مالکیہ میں سے ابن رشد فرماتے ہیں: فقہاء کا اتفاق ہے کہ فاسد بیع۔ یہ حنفیہ کے نزدیک باطل ہوتے ہیں۔ اگر نفع ہوں ورنہ نہ ہوے ہوں تو اس کا حکم واپس کا ہے، یعنی بیع قیمت واپس کرے گا، اگر یہ اردو ساماں واپس کرے گا جس کی قیمت دی گئی ہے^(۱)۔

باطل صلح میں صلح کرنے والا اس میں کاما لک نہیں ہوگا جس پر صلح کیا ہے، اور ادا کرنے والے نے جو کچھ ادا کیا ہے اس سے وہ واپس لے لے گا^(۲)۔

باطل بیہ میں وہ شخص جسے بیہ کیا گیا ہے بیہ کا مالک نہیں ہوگا^(۳)۔ باطل رہن میں مرتہن (رہن لینے والا) مال مرہون کو روکنے کا مالک نہیں ہوگا^(۴)۔

باطل معاملہ کتابت (غلام کی آزادی کا معاملہ) میں مکاتب (معاملہ کرنے والا غلام) اپنی آزادی کا مالک نہیں ہوگا^(۵)۔

اجارہ باطلہ جو اجارہ کا محل نہ ہو اس میں اجرت پر طہیت حاصل نہیں ہوگی، اس کو لوٹنا واجب ہوگا، اس لئے کہ ایسی اجرت ہی حرام ہے،

(۱) البدائع ۵/۳۵۵، الشاہ لابن کیم رحمہ ۳۳۷، بیہدید لکھنؤ ۱۳/۲، نہایت المحتاج ۳/۳۳۷، ختمی لادارات ۱۹۰/۲۔

(۲) الشاہ لابن کیم رحمہ ۳۳۷، جوہر لائل ۱۲/۱۰۳، انہی ۲/۵۵۰، ختمی لادارات ۲/۲۶۳۔

(۳) الدرر ۳/۹۸، لکھنؤ ۹۹، لکھنؤ ۵۵، ختمی لادارات ۲/۹۶۔

(۴) الشاہ لابن کیم رحمہ ۳۳۷، جوہر لائل ۲/۸۰، انہی ۳/۳۳۰۔

(۵) الشاہ لابن کیم رحمہ ۳۳۸، البدائع ۳/۳۷، نہایت المحتاج ۱۸/۳۹۶، التواہد والموئک لاصولہ رحمہ ۱۱۱۔

(۱) البدائع ۳/۱۰۴، ۱۰۳، جوہر لائل ۱۲/۱۰۳، لکھنؤ ۳/۱۸۰، ختمی لادارات ۲/۱۸۰۔

(۲) البدائع ۳/۳۳۷، جوہر لائل ۱۲/۱۰۳، لکھنؤ ۲/۱۸۲، ختمی لادارات ۲/۲۶۶۔

(۳) بدائع البدائع ۳/۳۵۵، انہی ۲/۲۸۰، طہیت الدرر ۳/۵۳، ختمی لادارات ۲/۱۹۰۔

(۴) الدرر ۳/۱۸۰، انہی ۲/۱۶۶۔

(۵) انہی ۳/۱۸۰، البدائع ۳/۱۸۰، ختمی لائل ۲/۵۵۲، کشف القناع ۳/۵۵۲، قلیونی ۲/۱۶۰۔

بایں طور کہ اس پر قبضہ کی اجازت، اجازت کے اہل شخص نے دی ہو تو اس حالت میں اس پر قبضہ کرنا درست ہوگا، اور فساد قبضہ کے ساتھ ضمان نہیں ہوگا۔

اور اجازت سرے سے پائی ہی نہ تھی ہو یا پائی تھی ہو یہیں صحیح نہ ہو، نہ نکرہ وغیرہ اہل کی طرف سے ہو یا بوجہ کے ماحول میں ہو تو قبضہ باطل ہوگا، اور اس صورت میں ضمان مطلقاً واجب ہوگا خواہ اس عقد کے صحیح ہونے میں ضمان واجب ہو یا نہ ہو۔

”ہایۃ الحیات“ میں ہے: ”فاسد عقد جو کسی دہی عقل کی طرف سے صادر ہوا ہو، ضمان اور عدم ضمان میں اپنے صحیح عقد کی طرح ہے، اس لئے کہ عقد اگر صحیح ہونے کی صورت میں حاکمی کے بعد ضمان کا متقاضی ہو بیسے نفع اور امارہ (عارضیت) بنا، تو وہ فاسد ہونے کی صورت میں بدرجہ اولیٰ (مقتضی ضمان) ہوگا۔“

”اور صحیح ہونے کی صورت میں عدم ضمان کا متقاضی ہو بیسے رہن اور بغیر بدلہ کے بیہ اور کرایہ پر لیا ہو ضمان، تو وہ فاسد ہونے کی صورت میں بھی اسی طرح ضمان کا متقاضی نہیں ہوگا (۱)۔“

۲۷- تفرقات اور لامات کے عقود میں بطان کے ساتھ اہل شخص کی جانب سے اجازت ہونے کی صورت میں ضمان کے نہ ہونے کا اعتبار اور غیر اہل کی جانب سے اجازت ہونے کی صورت میں ضمان ہونے کا اعتبار کرنا، یہی فی الجملہ حنفی کا بھی مسلک ہے جیسا کہ ان کے قول سے مستفاد ہوتا ہے، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ کون

(۱) نہایۃ الحاج ۲۲۸-۲۲۹، ۲۷۳-۲۷۵، انیس علی الصلح ۵۱۷، الاغنیۃ للسیوطی ص ۳۰۹ طبع لکھنؤ، انی اللہ لب ۳۷۹، شرح تفسیری وادولت ۳۲۶/۲ انیس ۳۲۵، ۳۲۷، عقائد لاسن رجسٹر ۶۷، ۱۵۳۔
(۲) لکھنؤ علی شرح الصلح ۲۹۱/۳۔

سے باطل طریقہ سے مال کا کھانا قصور کیا جائے گا (۱)۔

باطل نکاح میں حنفی لطف، مدد، زکی و قنات کا مالک نہیں ہوگا (۲)۔
تمام باطل عقود میں جہاں یہی حکم ہے اس بابت تفصیلات اپنے مقدم پر دیکھی جاسکتی ہے۔

یہاں صورتاً عقد باطل کا جو سادات کچھ اثر مرتب رہتا ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ باطل عقد میں سامان کی حاکمی کر دی جائے اور سامان تقم ہو جانے کی وجہ سے اس کی وہی مامون ہو تو یہاں اس میں ضمان واجب ہوگا نہیں ہوگا۔

اس کی تفصیل مندرجہ ذیل میں:

ضمان:

۲۶- جو، بیک، جمہور فقہاء، اپنے عمومی قواعد میں باطل، فاسد کے درمیان فرق نہیں کرتے ہیں، میں بعض احکام کی نسبت فاسد اور باطل کے درمیان فرق مانتے ہیں۔

ضمان کا مسئلہ بھی یہ ہے جس میں باطل اور فاسد کے درمیان فرق ہے، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

”نافعیہ و رنابہ کا ایک قاعدہ یہ ہے کہ وہ عقد جس میں عقد کے صحیح ہوئے کی صورت میں حاکمی کے بعد ضمان ہوتا ہے بیسے نفع، اس میں عقد کے فاسد ہونے کی صورت میں بھی ضمان ہوگا، اور عقد صحیح ضمان کا متقاضی نہ ہو بیسے مضاربت، تو اس میں عقد فاسد بھی ضمان کا متقاضی نہیں ہوگا۔“

یہاں ضمان کے متقاضی نہ ہونے میں یہ قید بھی ہے کہ قبضہ صحیح ہو،

(۱) الاغنیۃ لاسن نیم ص ۳۳۷، تفسیری وادولت ۵۹۲، ص ۵۷۸، لکھنؤ ۷۷۸۔
قلوبی ۸۶، ۸۷۔
(۲) انیس ۵۱۶، ۵۱۷، ص ۳۵۳، ص ۳۵۴، لکھنؤ ۹۷۲۔

نکاح میں بطلان کا اثر:

۲۸- جہور کے نزدیک عمومی قواعد میں سے یہ بھی ہے کہ باطل اور فاسد کے درمیان فرق نہیں ہے، خفیہ بھی ان کے ساتھ نکاح کے دہانہ میں اس میں مشتق ہیں۔ جیسا کہ ان کے عمومی قواعد سے معلوم ہوتا ہے۔ البتہ متبادلتی کا یہ صحیح کے لئے باطل کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور ابھی فاسد کا لفظ، اور ان دونوں انط سے مراد دیتے ہیں جو صحیح کے مقابل ہو۔

لیکن فاسد سے اس کی مراد نکاح ہے جس کے فاسد ہونے میں فتنی مسالک کے درمیان اختلاف ہو جیسے بغیر گواہوں کے نکاح، سرامالکیہ و اہل کے بغیر نکاح کو درست قرار دیتے ہیں، البتہ شرط لگاتے ہیں کہ دخول سے پہلے گواہ بنائے جائے، یہ نکاح کو اہل ثور اور ایک جماعت بھی درست قرار دیتی ہے، اور جیسے حج کے احرام کی حالت میں نکاح، اور بغیر ولی کے نکاح، ان دونوں نکاح کو خفیہ درست بتاتے ہیں، اور جیسے نکاح شغار جس کو خفیہ صحیح قرار دے کر شرط کو اہل ثور دیتے ہیں اور دونوں عورتوں کے لئے مہر مثل واجب کرتے ہیں۔

اور باطل سے فقہاء کی مراد ایسا نکاح ہے جس کا فاسد ہونا فتنی مسالک میں متفق ہو جیسے (چار بیوی کے ہوتے ہوئے) پانچویں سے نکاح یا ۱۰۰ سے کی مسکوحہ سے نکاح، یا تین طلاق والی سے نکاح یا محرم سے نکاح^(۱)۔

باطل یا فاسد نکاح کو فسخ سنا، واجب ہے، اگر اس کا سبب دہانہ متفق

جائز کا اہل ہوگا، ورنہ نہیں، جیسے حیہ، اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ کون سے حق و صحیح ہوئے کی صورت میں قائل خنان میں اور کون سے غیر قائل خنان ہیں جیسے رہیں اور عاریت^(۱)۔

عام ابو حنیفہ باطل میں حج کو رشتہ کی نے اس پر قبضہ کر یا ہو، امانت قرار دیتے ہیں، اگر حج طاک ہو جائے تو شریہ اور پختان نہیں ہوگا، اس لئے کہ عقد جب باطل ہو گیا تو مالک کی اجازت سے محض قبضہ باقی رہا جو ضامن کو سب نہیں رہتا ہے البتہ ایک نقدی پانی جائے۔ اور جو لوگ ضامن کے قائل ہیں وہ اس کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ یہ قبضہ شریہ رکی کا بھی دوسرے قبضہ کرنے سے کم درجہ نہیں ہوگا۔ (۱) جب اس میں ضمان ہوتا تو اس میں بھی ہوگا (۲)۔

مالکیہ مقدم فاسد میں بیرون کرتے ہیں کہ جس چیز پر مالکانہ قبضہ یا کیا ہو وہ تو قائل ضمان ہوگا، درجس پر بطور امانت قبضہ یا کیا ہو اس میں ضمان نہیں ہوگا۔

”انوار المد والی“ میں ہے ہر فاسد حج جس پر شریہ ارے، انگی قبضہ حج مکمل ہونے کے بعد کیا ہو تو شریہ ار کی طرف سے اس کا ضمان اس پر قبضہ کے دن سے ہوگا، اس لئے کہ اس نے اس پر مالکانہ قبضہ کیا ہے، امانت کے بطور نہیں (۳)۔

اسی کے مثل شرکت میں ہے، اگر ایسے شخص نے شرکت کی جس کا اذن معتبر نہیں ہے جیسے غیر اجازت یافتہ بچہ یا سبیہ، تو اس پر ضمان نہیں ہوگا (۴)۔

(۱) القواعد والمواعظ الاصولیہ ص ۱۱۲، الہدیہ ص ۳۳۲، الاشیاء لابن نجیم ص ۳۳۷، جامع احکام الصغار ص ۱۷۲، البدائع ص ۵۳۵، فتح القدیر والفتاویٰ والکفایہ ص ۹۰، ابن ماجہ ص ۳۰۳۔

(۲) ابن ماجہ ص ۳۰۳، البدائع ص ۵۳۵، یزدنجی جامع الأصول ص ۸۱۔

(۳) انوار المد والی ص ۱۳۹۔

(۴) المد والی ص ۳۳۸۔

(۱) جامع الصغیر ص ۳۳۵، فتح القدیر ص ۱۲۷، ابن ماجہ ص ۳۰۳، ۳۵۱، ۳۵۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱

سے پہلے تفریق ہو جانے تو متبادل کے نزدیک مہر کا استحقاق نہیں ہوگا^(۱)۔

اس سے بعض مسائل مستثنیٰ ہیں جن میں دھنوں سے پختہ نصف مہر ثابت ہوتا ہے۔ اس ہی مسائل میں مالکیہ کا یہ مسئلہ بھی ہے کہ اگر سبب فساد میں ظلم نہ پیدا کرتا ہو جیسے حج کا اہرام بدمعہ ہوئے شخص کا نکاح تو طلاق کی صورت میں نصف مہر ورموت کی صورت میں مکمل مہر ہوگا۔

اسی طرح مالکیہ کے نزدیک نکاح جو بچہ مہر کے شرعی مہر سے کم ہونے کی وجہ سے فاسد ہو اور شوہر مہر پورا کرنے پر آمادہ نہ ہو (یہ صورت ”نکاح لہو دیمیں“ کہلاتی ہے، اس لئے کہ رزم کی مقدار مہر شرعی سے کم ہے)، اس نکاح میں دخول سے پہلے فسخ کی صورت میں رزم کا نصف مہر ہوگا^(۲)۔

ایسا ہی مسئلہ وہ بھی ہے جب دخول سے پہلے شوہر باعث حرمت رضاعت کا دعویٰ بلا ثبوت کرے اور بیوی شوہر کی تصدیق نہ کرے تو نکاح کو فسخ کر دیا جائے گا۔^(۳) رشم پر نصف مہر ہوگا جیسا کہ مالکیہ و متبادل کہتے ہیں^(۴)۔

مطلقاً نکاح فاسد میں دخول (بجلی) کی وجہ سے مہر کے وجوب پر فقہاء کا اتفاق ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے: ”ایما امرأة أنکحت نفسها بغیر إذن ولیہا فکاحها باطل، فإن دخل بها فلا مہر مثلها“^(۵) (جس خاتون نے بھی یہ نکاح

ہو تو سمجھوں کہ نزدیکی کرنا واجب ہوگا، اور اگر اس کے فاسد ہوے میں اختلاف ہو تو جن کے نزدیک فاسد ہوگا ان کے نزدیک فسخ کرنا واجب ہوگا، البتہ اگر کوئی حاکم اس نکاح کی صحت کا فیصلہ کرے تو اس کا فیصلہ نہیں توڑ جائے گا، اس پر فقہاء کا اجماع ہے کہ جس نکاح کے فاسد ہونے پر سب کا اتفاق ہے اس میں تفریق طلاق نہیں ہے، بلکہ محض فسخ یا متارک ہے، البتہ جس نکاح کے فاسد ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے اس میں تفریق طلاق ہوئی یا نہیں اس میں اختلاف ہے^(۶) (دیکھئے: ”طریق“، ”نکاح“، ”مہر“، ”فسخ“)۔

بطلان فاسد نکاح کے لئے دخول سے پہلے فی الجملہ کوئی حکم نہیں، جیسا کہ فقہاء میں ہے گا، اس لئے کہ یہ حقیقت نکاح ہی نہیں ہے، کیونکہ بطلان فاسد عقد کی وجہ سے منافع صمغ (جنسی لطف اندوزی) کی حیثیت حاصل نہیں ہے۔

میں نے دخول ہونے سے تو فاسد نکاح سے بعض احکام متعلق ہوتے ہیں، اس سے کہ حاصل شدہ منافع کے حق میں اس نکاح کو ضرر یا منفعہ مانا جاتا ہے^(۷)۔

ذیل میں اس سے تعلق رکھنے والے ہم احکام بیان کے جا رہے ہیں:

نکاح فاسد میں خواہ نکاح کا فاسد ہونا متفقہ ہو یا مختلف فیہ، اگر

۲۹- نکاح فاسد میں خواہ نکاح کا فاسد ہونا متفقہ ہو یا مختلف فیہ، اگر خوب سے پہلے تفریق ہوئی ہو تو فی الجملہ متفقہ طور پر کا استحقاق نہیں ہوگا، اور جس نکاح کے فاسد ہونے میں اختلاف ہو اس میں خلوت

(۱) بدائع الصنائع ۳/۳۵۵، فتح القدیر ۳/۳۳۳، الفتاویٰ الہندیہ ۱/۳۳۰، الدرر النوری ۲/۲۳۰، البحر فی القواعد ۳/۹۳، ختمی الارادات ۳/۸۳، معی ۳/۵۵۶۔

(۲) جوہر لا کلیل ۱/۲۸۵، مع البجلی ۲/۳۵۵۔

(۳) جوہر لا کلیل ۱/۲۸۵، الخفی ۷/۵۶۰، ختمی الارادات ۳/۲۳۳۔

(۴) حلیۃ علیہا لمرآة کی روایت ابوہریرہ (۵۶۶/۲ طبع عزت عید دہلی) اور (۳ طبع لکھنؤ) اور ترمذی نے (۳۰۹/۳ طبع

(۵) ابن ماجہ ۲/۵۵۱، الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۹۹، بدائع الصنائع ۲/۲۳۳، البحر فی القواعد ۳/۹۳، ختمی الارادات ۳/۸۳، معی ۳/۵۵۶، روضة الطالبین ۷/۵۵، ختمی الارادات ۳/۸۳، الخفی ۷/۵۶۰۔

(۶) بدائع الصنائع ۳/۳۵۵۔

اور مسمیٰ میں جو کم ہو وہ طے گا مالکیہ کے نزدیک مہر مسمیٰ طے گا، اور اگر مسمیٰ نہ ہو جیسے نکاح شغار تو مہر مثل طے گا، مثلاً فعیہ و رخصتہ میں سے امام زفر کے نزدیک مہر مثل طے گا، حنابلہ کے نزدیک فاسد میں مہر مسمیٰ اور باطل نکاح میں مہر مثل طے گا^(۱)۔

اس موضوع میں بہت ساری تفصیلات ہیں جو ”مہر، صداق، نکاح“ کی اصطلاحات میں دیکھی جائیں۔

ب۔ عدت اور نسب:

۳۰۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ نکاح میں وحی کی وجہ سے نسب ثابت ہوگا اور عدت واجب ہوگی جس کی بدولت فتنی مسک میں اختلاف ہے، جیسے بغیر کو اہوں کے نکاح، بغیر ولی کے نکاح اور جیسے حج کا احرام باندھنے والے کا نکاح اور نکاح شغار، حنابلہ اضافہ کرتے ہیں کہ خلوت سے بھی دونوں (ثبوت سبب اور وجوب عدت) ثابت ہوں گے، اس لئے کہ ایسا نکاح حاکم کے فیصلہ سے مانڈ ہو جاتا ہے تو دو صحیح کے مشابہ ہوگا۔

اسی طرح فقہاء متفق ہیں کہ جو نکاح بطلا جماعت فاسد ہوں میں بھی وحی کی وجہ سے عدت واجب ہوں، اور نسب ثابت ہوگا جیسے عدت اول عورت سے نکاح، دوسرے کی منکوحہ اور محرم سے نکاح، بشرطیکہ کوئی ایسا شبہ پایا نہ ہو جس سے حد ساتھ ہو گئی ہو مثلاً، وہ شخص حرمت سے واقف نہ ہو، اور اس لئے بھی کہ فقہاء کے نزدیک اصل یہ ہے کہ جو نکاح جس حد ساتھ ہوئی ہو اس میں بچہ وحی سے نہ لے لے سے جوڑا جائے گا۔

لیکن اگر حد ساتھ رہنے والا شبہ نہ ہو، بایں طور کہ وہ حرمت سے واقف ہو تو جمہور کے نزدیک بچہ فاسد اس شخص سے نہیں جوڑا جائے گا،

(۱) ساتھ مراجع۔

پہلی کی جازت کے بغیر یہ اس کا نکاح باطل ہے، اگر شوہر نے اس سے دخول کر لیا تو عورت کو مہر مثل طے گا۔ بنی مریم علیہ السلام نے عورت کو مہر مثل کا حق قرار دیا جب کہ نکاح کو فاسد بتایا گیا اور وہ کو دخول سے جوڑا جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کا وجوب دخول سے متعلق ہے، حنابلہ کے نزدیک مختلف فیہ نکاح میں بھی خلوت کی وجہ سے مہر واجب ہوگا، ”فتنی لاریات“ میں ہے: اس نص کی وجہ سے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”لقدھا المہر بما استحل من فرجھا“^(۱) (عورت کو مہر طے گا اس وجہ سے کہ شوہر نے اس کے شرمگاہ کو حلال کیا)۔

ابن قدامہ نے المغنی میں ذکر کیا ہے کہ نکاح فاسد میں خلوت کی وجہ سے کچھ بھی مہر واجب نہیں ہوتا مہر کا وجوب دوسرے وحی سے ہوتا ہے، اور وہ نہیں پائی گئی، پھر فرمایا: امام احمد سے ایسا بھی مروی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں خلوت بھی صحیح کی طرح ہے، لہذا اس نکاح میں بھی نکاح صحیح کی طرح مہر واجب ہوگا، لیکن پہلی رائے رائج ہے مالکیہ کا کہنا ہے کہ عورت سے بغیر وحی کے لطف مدوز ہوئے والا احتیاج دکی رو سے وجو باعوض دے گا، خواہ نکاح کے فاسد ہونے میں اتفاق ہو یا اختلاف^(۲)۔

فقہاء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ مہر مسمیٰ (مقرر مہر) واجب ہو گا یا نہ مثل؟

حنفی کے نزدیک سوائے امام زفر کے عورت کو اس کے مہر مثل

= انھیں کے لئے ہے اور اسے من مطلق ہے۔

(۱) حدیث: ”لقدھا المہر“ کی تخریج بھی گذر چکی ہے۔

(۲) البدیع ۳۵۳، فتح القدیر ۳۳۳، ابن ماجہ ۲۵۰۲، ۵۱۵۳، حاشیہ الدسوقی ۲۳۰، ۲۳۱، ۳۱۷، جوہر لاکل ۲۸۵، مخ الجلیل ۳۵۳، ۵۱۵۲، المہذب ۳۶۲، روضہ الطالبین ۵۱۵۲، ۵۱۵۳، ہدایہ لکھنؤ ۲۲۰، المسحور ۹، فتنی لاریات ۳۳، نیل المارب ۲۲، ۲۰۰، مسمیٰ ۱۶۷۔

بظان • بعض

اس کے علاوہ فقہاء کے درمیان عدت میں حشف ہے کہ اس کا اعتبار تفریق کے وقت سے ہوگا یا فوری ہوگی؟
 «زانیان عدت کا بانہ مغل ہوگا یا مغل نہیں ہوگا بلکہ (ہر ایک عدت) از سر نو شروع ہوگی؟
 «زانیان مغل کے وقت سے سب کا شمار ہوگا یا عقد کے وقت سے؟
 «زانیان نکاح مغل سے حرمت و صہابت ثابت ہوگی یا نہیں، ورنہ یہ ایک نکاح سے وراثت کا ثبوت ہوگا یا نہیں؟
 اس تمام امور میں بہت ساری تفصیلات ہیں جو اپنے مقام پر لکھی جاسکتی ہیں۔

بعض

دیکھئے "حشف"۔



یہی حکم حشف و شافع حنفیہ کے نزدیک بھی ہے، کیونکہ جب حد واجب ہوگئی تو نسب ثابت نہیں ہوگا، امام ابوحنیفہ اور بعض و شافع حنفیہ کے نزدیک نسب ثابت ہوگا، اس لئے کہ عقد میں شبہ ہے، امام ابو یوسف اور امام محمد سے مروی ہے کہ شبہ اس صورت میں قائم ہو جائے گا سب نکاح جس کی طور پر حرام ہو ورنہ جس سے نکاح یا یہ وہ ہوگی حرام ہو جیسے ماں و بہن، لہذا وہی حرمت و اہلی عورت سے نکاح میں صافیوں کے نزدیک نسب ثابت نہیں ہوگا، نئے رٹلے "باب الہر" میں "یعنی" و "مجمع متاوی" سے نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک نسب ثابت ہوگا صافیوں کے نزدیک نہیں، امام محمد سے مروی ہے کہ انہوں نے خلی شہ کی وجہ سے اس سے حد ساتھ ہونے کی بات کہی ہے، لہذا نسب ثابت ہوگا۔

یہ تفصیلات یہ نکاح میں نسب کی بابت تھیں جس کی حرمت پر حرمت ہو ورنہ حرمت کا منہ بھی (نکاح کرنے والے کو) ہو، جہاں تک عدت کا تعلق ہے تو مالکیہ، حنابلہ اور حنفیہ میں سے قائلین عدت نسب کے نزدیک عدت واجب ہوگی، اور اس سے اقرباء بجا جائے گا۔
 نہیں شافعیہ و حنفیہ میں سے جو عدت نسب کے قائل نہیں ہیں ان کے نزدیک عدت واجب نہیں ہوگی (۱)۔

(۱) بعد کتب ۳۳۵/۲، ۳۵۶/۲، ابن ماجہ ۳۵۰/۲، ۳۵۱/۲، ۳۵۲/۲، ۶۰۸/۲، ۶۰۹/۲، ۵۳۳/۲، ۵۳۴/۲، فتح الباری ۴۲۳/۲، ۴۲۴/۲، ۴۲۵/۲، ۴۲۶/۲، ۴۲۷/۲، ۴۲۸/۲، ۴۲۹/۲، ۴۳۰/۲، ۴۳۱/۲، ۴۳۲/۲، ۴۳۳/۲، ۴۳۴/۲، ۴۳۵/۲، ۴۳۶/۲، ۴۳۷/۲، ۴۳۸/۲، ۴۳۹/۲، ۴۴۰/۲، ۴۴۱/۲، ۴۴۲/۲، ۴۴۳/۲، ۴۴۴/۲، ۴۴۵/۲، ۴۴۶/۲، ۴۴۷/۲، ۴۴۸/۲، ۴۴۹/۲، ۴۵۰/۲، ۴۵۱/۲، ۴۵۲/۲، ۴۵۳/۲، ۴۵۴/۲، ۴۵۵/۲، ۴۵۶/۲، ۴۵۷/۲، ۴۵۸/۲، ۴۵۹/۲، ۴۶۰/۲، ۴۶۱/۲، ۴۶۲/۲، ۴۶۳/۲، ۴۶۴/۲، ۴۶۵/۲، ۴۶۶/۲، ۴۶۷/۲، ۴۶۸/۲، ۴۶۹/۲، ۴۷۰/۲، ۴۷۱/۲، ۴۷۲/۲، ۴۷۳/۲، ۴۷۴/۲، ۴۷۵/۲، ۴۷۶/۲، ۴۷۷/۲، ۴۷۸/۲، ۴۷۹/۲، ۴۸۰/۲، ۴۸۱/۲، ۴۸۲/۲، ۴۸۳/۲، ۴۸۴/۲، ۴۸۵/۲، ۴۸۶/۲، ۴۸۷/۲، ۴۸۸/۲، ۴۸۹/۲، ۴۹۰/۲، ۴۹۱/۲، ۴۹۲/۲، ۴۹۳/۲، ۴۹۴/۲، ۴۹۵/۲، ۴۹۶/۲، ۴۹۷/۲، ۴۹۸/۲، ۴۹۹/۲، ۵۰۰/۲، ۵۰۱/۲، ۵۰۲/۲، ۵۰۳/۲، ۵۰۴/۲، ۵۰۵/۲، ۵۰۶/۲، ۵۰۷/۲، ۵۰۸/۲، ۵۰۹/۲، ۵۱۰/۲، ۵۱۱/۲، ۵۱۲/۲، ۵۱۳/۲، ۵۱۴/۲، ۵۱۵/۲، ۵۱۶/۲، ۵۱۷/۲، ۵۱۸/۲، ۵۱۹/۲، ۵۲۰/۲، ۵۲۱/۲، ۵۲۲/۲، ۵۲۳/۲، ۵۲۴/۲، ۵۲۵/۲، ۵۲۶/۲، ۵۲۷/۲، ۵۲۸/۲، ۵۲۹/۲، ۵۳۰/۲، ۵۳۱/۲، ۵۳۲/۲، ۵۳۳/۲، ۵۳۴/۲، ۵۳۵/۲، ۵۳۶/۲، ۵۳۷/۲، ۵۳۸/۲، ۵۳۹/۲، ۵۴۰/۲، ۵۴۱/۲، ۵۴۲/۲، ۵۴۳/۲، ۵۴۴/۲، ۵۴۵/۲، ۵۴۶/۲، ۵۴۷/۲، ۵۴۸/۲، ۵۴۹/۲، ۵۵۰/۲، ۵۵۱/۲، ۵۵۲/۲، ۵۵۳/۲، ۵۵۴/۲، ۵۵۵/۲، ۵۵۶/۲، ۵۵۷/۲، ۵۵۸/۲، ۵۵۹/۲، ۵۶۰/۲، ۵۶۱/۲، ۵۶۲/۲، ۵۶۳/۲، ۵۶۴/۲، ۵۶۵/۲، ۵۶۶/۲، ۵۶۷/۲، ۵۶۸/۲، ۵۶۹/۲، ۵۷۰/۲، ۵۷۱/۲، ۵۷۲/۲، ۵۷۳/۲، ۵۷۴/۲، ۵۷۵/۲، ۵۷۶/۲، ۵۷۷/۲، ۵۷۸/۲، ۵۷۹/۲، ۵۸۰/۲، ۵۸۱/۲، ۵۸۲/۲، ۵۸۳/۲، ۵۸۴/۲، ۵۸۵/۲، ۵۸۶/۲، ۵۸۷/۲، ۵۸۸/۲، ۵۸۹/۲، ۵۹۰/۲، ۵۹۱/۲، ۵۹۲/۲، ۵۹۳/۲، ۵۹۴/۲، ۵۹۵/۲، ۵۹۶/۲، ۵۹۷/۲، ۵۹۸/۲، ۵۹۹/۲، ۶۰۰/۲، ۶۰۱/۲، ۶۰۲/۲، ۶۰۳/۲، ۶۰۴/۲، ۶۰۵/۲، ۶۰۶/۲، ۶۰۷/۲، ۶۰۸/۲، ۶۰۹/۲، ۶۱۰/۲، ۶۱۱/۲، ۶۱۲/۲، ۶۱۳/۲، ۶۱۴/۲، ۶۱۵/۲، ۶۱۶/۲، ۶۱۷/۲، ۶۱۸/۲، ۶۱۹/۲، ۶۲۰/۲، ۶۲۱/۲، ۶۲۲/۲، ۶۲۳/۲، ۶۲۴/۲، ۶۲۵/۲، ۶۲۶/۲، ۶۲۷/۲، ۶۲۸/۲، ۶۲۹/۲، ۶۳۰/۲، ۶۳۱/۲، ۶۳۲/۲، ۶۳۳/۲، ۶۳۴/۲، ۶۳۵/۲، ۶۳۶/۲، ۶۳۷/۲، ۶۳۸/۲، ۶۳۹/۲، ۶۴۰/۲، ۶۴۱/۲، ۶۴۲/۲، ۶۴۳/۲، ۶۴۴/۲، ۶۴۵/۲، ۶۴۶/۲، ۶۴۷/۲، ۶۴۸/۲، ۶۴۹/۲، ۶۵۰/۲، ۶۵۱/۲، ۶۵۲/۲، ۶۵۳/۲، ۶۵۴/۲، ۶۵۵/۲، ۶۵۶/۲، ۶۵۷/۲، ۶۵۸/۲، ۶۵۹/۲، ۶۶۰/۲، ۶۶۱/۲، ۶۶۲/۲، ۶۶۳/۲، ۶۶۴/۲، ۶۶۵/۲، ۶۶۶/۲، ۶۶۷/۲، ۶۶۸/۲، ۶۶۹/۲، ۶۷۰/۲، ۶۷۱/۲، ۶۷۲/۲، ۶۷۳/۲، ۶۷۴/۲، ۶۷۵/۲، ۶۷۶/۲، ۶۷۷/۲، ۶۷۸/۲، ۶۷۹/۲، ۶۸۰/۲، ۶۸۱/۲، ۶۸۲/۲، ۶۸۳/۲، ۶۸۴/۲، ۶۸۵/۲، ۶۸۶/۲، ۶۸۷/۲، ۶۸۸/۲، ۶۸۹/۲، ۶۹۰/۲، ۶۹۱/۲، ۶۹۲/۲، ۶۹۳/۲، ۶۹۴/۲، ۶۹۵/۲، ۶۹۶/۲، ۶۹۷/۲، ۶۹۸/۲، ۶۹۹/۲، ۷۰۰/۲، ۷۰۱/۲، ۷۰۲/۲، ۷۰۳/۲، ۷۰۴/۲، ۷۰۵/۲، ۷۰۶/۲، ۷۰۷/۲، ۷۰۸/۲، ۷۰۹/۲، ۷۱۰/۲، ۷۱۱/۲، ۷۱۲/۲، ۷۱۳/۲، ۷۱۴/۲، ۷۱۵/۲، ۷۱۶/۲، ۷۱۷/۲، ۷۱۸/۲، ۷۱۹/۲، ۷۲۰/۲، ۷۲۱/۲، ۷۲۲/۲، ۷۲۳/۲، ۷۲۴/۲، ۷۲۵/۲، ۷۲۶/۲، ۷۲۷/۲، ۷۲۸/۲، ۷۲۹/۲، ۷۳۰/۲، ۷۳۱/۲، ۷۳۲/۲، ۷۳۳/۲، ۷۳۴/۲، ۷۳۵/۲، ۷۳۶/۲، ۷۳۷/۲، ۷۳۸/۲، ۷۳۹/۲، ۷۴۰/۲، ۷۴۱/۲، ۷۴۲/۲، ۷۴۳/۲، ۷۴۴/۲، ۷۴۵/۲، ۷۴۶/۲، ۷۴۷/۲، ۷۴۸/۲، ۷۴۹/۲، ۷۵۰/۲، ۷۵۱/۲، ۷۵۲/۲، ۷۵۳/۲، ۷۵۴/۲، ۷۵۵/۲، ۷۵۶/۲، ۷۵۷/۲، ۷۵۸/۲، ۷۵۹/۲، ۷۶۰/۲، ۷۶۱/۲، ۷۶۲/۲، ۷۶۳/۲، ۷۶۴/۲، ۷۶۵/۲، ۷۶۶/۲، ۷۶۷/۲، ۷۶۸/۲، ۷۶۹/۲، ۷۷۰/۲، ۷۷۱/۲، ۷۷۲/۲، ۷۷۳/۲، ۷۷۴/۲، ۷۷۵/۲، ۷۷۶/۲، ۷۷۷/۲، ۷۷۸/۲، ۷۷۹/۲، ۷۸۰/۲، ۷۸۱/۲، ۷۸۲/۲، ۷۸۳/۲، ۷۸۴/۲، ۷۸۵/۲، ۷۸۶/۲، ۷۸۷/۲، ۷۸۸/۲، ۷۸۹/۲، ۷۹۰/۲، ۷۹۱/۲، ۷۹۲/۲، ۷۹۳/۲، ۷۹۴/۲، ۷۹۵/۲، ۷۹۶/۲، ۷۹۷/۲، ۷۹۸/۲، ۷۹۹/۲، ۸۰۰/۲، ۸۰۱/۲، ۸۰۲/۲، ۸۰۳/۲، ۸۰۴/۲، ۸۰۵/۲، ۸۰۶/۲، ۸۰۷/۲، ۸۰۸/۲، ۸۰۹/۲، ۸۱۰/۲، ۸۱۱/۲، ۸۱۲/۲، ۸۱۳/۲، ۸۱۴/۲، ۸۱۵/۲، ۸۱۶/۲، ۸۱۷/۲، ۸۱۸/۲، ۸۱۹/۲، ۸۲۰/۲، ۸۲۱/۲، ۸۲۲/۲، ۸۲۳/۲، ۸۲۴/۲، ۸۲۵/۲، ۸۲۶/۲، ۸۲۷/۲، ۸۲۸/۲، ۸۲۹/۲، ۸۳۰/۲، ۸۳۱/۲، ۸۳۲/۲، ۸۳۳/۲، ۸۳۴/۲، ۸۳۵/۲، ۸۳۶/۲، ۸۳۷/۲، ۸۳۸/۲، ۸۳۹/۲، ۸۴۰/۲، ۸۴۱/۲، ۸۴۲/۲، ۸۴۳/۲، ۸۴۴/۲، ۸۴۵/۲، ۸۴۶/۲، ۸۴۷/۲، ۸۴۸/۲، ۸۴۹/۲، ۸۵۰/۲، ۸۵۱/۲، ۸۵۲/۲، ۸۵۳/۲، ۸۵۴/۲، ۸۵۵/۲، ۸۵۶/۲، ۸۵۷/۲، ۸۵۸/۲، ۸۵۹/۲، ۸۶۰/۲، ۸۶۱/۲، ۸۶۲/۲، ۸۶۳/۲، ۸۶۴/۲، ۸۶۵/۲، ۸۶۶/۲، ۸۶۷/۲، ۸۶۸/۲، ۸۶۹/۲، ۸۷۰/۲، ۸۷۱/۲، ۸۷۲/۲، ۸۷۳/۲، ۸۷۴/۲، ۸۷۵/۲، ۸۷۶/۲، ۸۷۷/۲، ۸۷۸/۲، ۸۷۹/۲، ۸۸۰/۲، ۸۸۱/۲، ۸۸۲/۲، ۸۸۳/۲، ۸۸۴/۲، ۸۸۵/۲، ۸۸۶/۲، ۸۸۷/۲، ۸۸۸/۲، ۸۸۹/۲، ۸۹۰/۲، ۸۹۱/۲، ۸۹۲/۲، ۸۹۳/۲، ۸۹۴/۲، ۸۹۵/۲، ۸۹۶/۲، ۸۹۷/۲، ۸۹۸/۲، ۸۹۹/۲، ۹۰۰/۲، ۹۰۱/۲، ۹۰۲/۲، ۹۰۳/۲، ۹۰۴/۲، ۹۰۵/۲، ۹۰۶/۲، ۹۰۷/۲، ۹۰۸/۲، ۹۰۹/۲، ۹۱۰/۲، ۹۱۱/۲، ۹۱۲/۲، ۹۱۳/۲، ۹۱۴/۲، ۹۱۵/۲، ۹۱۶/۲، ۹۱۷/۲، ۹۱۸/۲، ۹۱۹/۲، ۹۲۰/۲، ۹۲۱/۲، ۹۲۲/۲، ۹۲۳/۲، ۹۲۴/۲، ۹۲۵/۲، ۹۲۶/۲، ۹۲۷/۲، ۹۲۸/۲، ۹۲۹/۲، ۹۳۰/۲، ۹۳۱/۲، ۹۳۲/۲، ۹۳۳/۲، ۹۳۴/۲، ۹۳۵/۲، ۹۳۶/۲، ۹۳۷/۲، ۹۳۸/۲، ۹۳۹/۲، ۹۴۰/۲، ۹۴۱/۲، ۹۴۲/۲، ۹۴۳/۲، ۹۴۴/۲، ۹۴۵/۲، ۹۴۶/۲، ۹۴۷/۲، ۹۴۸/۲، ۹۴۹/۲، ۹۵۰/۲، ۹۵۱/۲، ۹۵۲/۲، ۹۵۳/۲، ۹۵۴/۲، ۹۵۵/۲، ۹۵۶/۲، ۹۵۷/۲، ۹۵۸/۲، ۹۵۹/۲، ۹۶۰/۲، ۹۶۱/۲، ۹۶۲/۲، ۹۶۳/۲، ۹۶۴/۲، ۹۶۵/۲، ۹۶۶/۲، ۹۶۷/۲، ۹۶۸/۲، ۹۶۹/۲، ۹۷۰/۲، ۹۷۱/۲، ۹۷۲/۲، ۹۷۳/۲، ۹۷۴/۲، ۹۷۵/۲، ۹۷۶/۲، ۹۷۷/۲، ۹۷۸/۲، ۹۷۹/۲، ۹۸۰/۲، ۹۸۱/۲، ۹۸۲/۲، ۹۸۳/۲، ۹۸۴/۲، ۹۸۵/۲، ۹۸۶/۲، ۹۸۷/۲، ۹۸۸/۲، ۹۸۹/۲، ۹۹۰/۲، ۹۹۱/۲، ۹۹۲/۲، ۹۹۳/۲، ۹۹۴/۲، ۹۹۵/۲، ۹۹۶/۲، ۹۹۷/۲، ۹۹۸/۲، ۹۹۹/۲، ۱۰۰۰/۲۔

ہے (۱)۔

اجمالی حکم:

فتاویٰ نے اس اصطلاح کا استعمال کتب فقہ میں چند مواقع پر کیا ہے۔ جن میں اہم مندرجہ ذیل ہیں:

طہارت کے باب میں:

۳- سر کے مسح کی واجب مقدار کے سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، تنفیذ کے نزدیک مامیہ کی مقدار یعنی چوتھائی سر کا مسح کرنا واجب ہے۔ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک پورے سر کا مسح کرنا واجب ہے۔ ثانیہ کے نزدیک اتنی مقدار کافی ہے جس کو مسح سر کہا جائے، خواہ وہ مقدار قلیل ہو (۲)۔

اس کی تفصیل اصطلاح ”غسوء“ میں دیکھی جائے۔

اسی طرح فتاویٰ کا اس شخص کی بابت اختلاف ہے جس کے پاس صرف اپنے بعض اعضاء (بھونے) کے لائق پانی ہو، مثلاً، مالکیہ اور اشعرائی رائے ہے کہ ایسا شخص اس پانی کو چھوڑے گا جو صرف اس کے بعض اعضاء کے لئے کافی ہو، مگر تیمم کر لے گا، نہ بد کی ایک رائے یہی ہے۔ ثانیہ کا غیر قول یہ ہے کہ اس شخص کے سے ضروری ہے کہ وہ پانی استعمال کرے، پھر تیمم کرے، نہ بد کی دوسری رائے یہی ہے (۳)۔

اس کی تفصیل اصطلاح ”تیمم“ میں دیکھی جائے۔

(۱) لمصباح البصیر، مادۃ ”فرع“۔

(۲) اہدایہ مع فتح القدیر، ۱۰، کشاف الخصال، ۹۸، الفی ۱۲۵، مجموع (۳) طہارۃ الخطاوی علی الدر المختار، ۱۲۵، ہوہب، الجلیل، ۳۳۲، قلبی، ۳۳۲، ۳۳۲۔

۸۰، الفی ۳۳۲۔

بعضیہ

تعریف:

۱- بعضیہ کا لفظ ”بعض“ کا مصدر ثانی ہے۔ ”بعض الشيء“ کسی چیز کا ایک حصہ، بعض کہتے ہیں: اس کا ایک حصہ، اس کی جمع ”البعاض“ ہے۔

شعب فرماتے ہیں: اصل نحو کا تعلق ہے کہ بعض کا مطلب کسی شے میں سے کچھ حصہ یا شے، میں سے ایک شے ہے، اس لفظ سے نہف سے زائد مراد ہو سکتا ہے، جیسے آٹھ کو شے من العشرة کہا جاسکتا ہے، اور نصف سے کم پر بھی بولا جاسکتا ہے۔

”بعضت الشيء تبعیضاً“ کا مطلب ہے میں نے شے کو علاحدہ علاحدہ و متمايز بنا دیا (۱)۔

صراح میں یہ لفظ اپنے معنی ”مٹی“ سے خارج نہیں ہے (۲)۔

متحدہ غلط:

۲- تحقیق رکھنے والے الفاظ میں سے ”جزیہ“ اور ”فریہ“ ہیں، یہ دو ہم مقارب الفاظ ہیں، اس لئے کہ ”جزیہ“ کا لفظ ”جزء“ سے ہے اور ”فریہ“ کا جزء اس کا ایک حصہ ہوتا ہے (۳)، اور ”فریہ“ کا لفظ ”فرع“ سے ہے اور یہ دو ہے جو اپنی اصل سے فرع (شاخ)

(۱) لسان العرب، لمصباح البصیر، مادۃ ”بعض“۔

(۲) نہایۃ الحاج، ۳۳، معنی الحاج، ۳۹۹، ۵۹۹، الحاج، ۱۱۶۔

(۳) لمصباح البصیر، مادۃ ”جزء“۔

نماز کے باب میں:

۴۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ جس شخص کے پاس صرف اس قدر کپڑا ہو جس سے وہ اپنی شرم گاہ (پوشیدہ رکھنے کے اعضاء) کے بعض حصہ کا ستر کر سکے تو اس حصہ کا ستر اس پر ضروری ہوگا^(۱)، ثانیہ کی اصطلاح میں ”بعض حصہ“ سے مراد دستیں ہیں جن کی تانی (ان کے چھوٹ جانے کی صورت میں) سجدہ سہو سے کی جاتی ہے۔ اور وہ صبح (کی نماز) میں یا نصف ماہ رمضان کی نماز وتر میں قنوت قنوت کے سے قیوم تشہد دل، اس کا تعدد یا ^{مکمل} پورا رہے۔ (قول اللہ کے مطابق) ہیں، نہیں بعض اس لئے کہا گیا کہ جب سجدہ سے ان کی تانی لازم ہوئی تو یہ حقیقی بعض یعنی رکعت کے مشابہ ہو گئے^(۲)۔

ن کے علاوہ سنتوں کو ”ہیئات“ کہا جاتا ہے جن کی تانی سجدہ سہو سے نہیں ہوتی، ورنہ ان کے لئے سجدہ شرمٹ ہے، ثانیہ کے رکوع ”بعض“ پیدا امور میں ”ہیئت“ سے متاثر ہے:

دل: بعض کی تانی سجدہ سہو سے ہو جاتی ہے، یہ خلاف سنت کے کہ اس کی تانی سجدہ سہو سے نہیں ہوتی، اس لئے کہ اس کی ہدایت سجدہ سہو کا حکم، رہیں ہے۔

۱۰۔ بعض مستثنیٰ سنت ہے، ۱۱۔ سے کی تابع نہیں، اس کے برعکس بذات مستثنیٰ نہیں ہے، بلکہ رکعت کے تابع ہے جیسے عقیقہ ات، تسبیح، ۱۲۔ میں جو قیوم یا رکعت یا رکعت سے اٹھنے یا سجدہ دیا ۱۳۔ سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے اوقات کی ہیں۔

سوم: نماز میں بعض کے لئے مخصوص مقام ہیں جن میں ۱۴۔ ان کے شریک نہیں ہے، اس کے برخلاف ہیئات کے لئے مخصوص مقام

نہیں ہیں۔ بلکہ ہر مکان کے اندر پائی جاتی ہیں جیسے کہ بھی گزر۔ چارم: نماز کے بارے میں بعض کی نیام، ہی مطوب نہیں ہوتی، سو ۱۵۔ شریف کے حیئات اس سے مختلف ہیں، چنانچہ عقیقہ ات اور تسبیحات وغیرہ کا نماز کے اندر اور باہر دونوں مطوب ہوتے ہیں۔

عمد بعض کا ترک ثانیہ کے رکوع، ایک رکوع ہے، بہن اس سے نماز باطل نہیں ہوتی، اس کے ترک سے سختی، حدہ سہو یا جائے گا جیسے کہ نیام اس کے ترک پر ثانیہ کے معتدقوں کے مطابق سجدہ کیا جاتا ہے، اس لئے کہ خلل، ہوں حالتوں میں پیدا ہوتا ہے، بلکہ عمد ترک کا خلل زیادہ حاصل ہے تو اس کی تانی کی ضرورت بھی زیادہ ہے۔ ثانیہ کے رکوع، ایک مروج قول یہ ہے کہ اگر عمد ترک کر دیا تو سجدہ میں نہ گنا، اس لئے کہ کو سنت سے محروم رکھنے کی کفایت اس لئے کی ہے، برخلاف ہول جانے والے کے کہ وہ معتد ہے، تو اس کے لئے تانی کی شریعت مناسب ہوتی^(۳)۔

حنبل اور حنابلہ کے رکوع، ایک بعض، واجب کے بالمتعلق ہے، حسب کے رکوع بعض وہ ہے جس کے ترک سے نماز فاسد نہیں ہوتی، مین اگر عمد ترک کر دیا یا سہو ترک یا سجدہ سہو میں یا تو نماز کا ۱۶۔ اس پر واجب ہوگا، اگر نماز کا ۱۷۔ میں یا تو گناہ ہوگا، اور ہر دونوں حالتوں میں درست ہوتی۔

۱۸۔ واجب کو عمد ترک کر دیا تو حنابلہ کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی، ۱۹۔ اگر رسول پر چھوڑا تو حنفیہ و حنابلہ دونوں کے نزدیک سجدہ سہو واجب ہوگا^(۴)، مالکیہ کے رکوع، ثانیہ کی طرح بعض سنت ہے، لیکن مالکیہ اس کو سنت کا نام نہیں دیتے، کی طرح ن کے

(۱) تحفۃ المحتاج ۴/۵۰، ۵۳، منشی المحتاج ۸/۴۰۶، ۴۰۸، کنز علی شرح الحج ۶/۳۳۶

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۱/۵۵۵، ۵۵۶، منشی لابن ماجہ ۱/۶۴، ۶۵، ۶۶

(۳) مواہب الجلیل ۸/۳۳۴ حاشیہ ابن ماجہ ۱/۵۸۹، کنز علی شرح الحج ۶/۵۸۹

(۴) شرح المنہاج بحوالہ اہلبی ۱/۱۹۶، ۱۹۷

۱۔ کہیں احاطہ ح "شہادت"۔

بعضیت کی وجہ سے غلامی کی آزادی:

۹۔ شافعیہ کی رائے ہے کہ جو شخص اپنے اصول یا نروہ (آراء، اجداد، یا ولاد) میں سے کسی کا مالک ہو وہ اس سے آزاد ہو جائے گا، حبس اور عتاب نے حلق (آزادی) کے دائرہ کو وسیع نہ کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس صورت میں ملت محرم ہوتا ہے، تو جو شخص کسی ذی رحم خرم کا مالک ہوگا وہ ذی رحم خرم اس سے آزاد ہو جائے گا۔

والدہ کا مذہب ہے، نفسِ طہیت سے والدین مراد ہے، آپ
 کے لوگ، بلا، اور آپ سے بچنے والے حقیقی یا باپ شریک یا ماں
 شریک بھائی بہن جزو ہوا میں آئے (۱)۔

یغاء

تحریر:

۱۔ "بغاء" کا لفظ "بغت المرأة تبغي بغاء" کا مصدر ہے، جس کا معنی ہے فتنہ و فحور کرنا، اس کی مفت "بغی" یعنی فاحشہ ہے، اس کی جمع "بغایا" ہے، یہ عورت کے ساتھ مخصوص وصف ہے، مرد کو "بھی" نہیں کہا جاتا ہے (۱)۔

بغاء، فتناء کے عرف میں عورت کے زنا کو کہتے ہیں، مرد کے زنا کو
 "بغاء" نہیں کہتے ہیں، عورت کے بغاء سے مرد عورت کا باہر نکل کر
 اپنے آدمی کو تاشِ رما ہے جو اس کے ساتھ فعلِ سرے، ثواب عورت کو
 اس پر مجبور یا یا مجبور میں کیا گیا ہو، یہ مفہوم آیت قرآنی "وَلَا
 تَكْرَهُوا فِتْنَتَكُمْ عَلَى الْبَغَاءِ إِنَّ أَرْدَنَ تَحَصُّا" (۴) (۱۰۰) پر
 بامیوں کو مت مجبور نہ رہو، مارا پر جب کہ وہ پاک و امن رہنا چاہیں) کی
 تفسیر میں، ائمہ کے قول میں ہے، صلیح ہوتا ہے، چنانچہ کتب تفسیر میں
 اس آیت کا سببِ ردِ مل یہ بتایا گیا ہے کہ عبداللہ بن ابی بن سہل کی
 کچھ بامیاں تھیں، وہ ان کو اس فعل پر مجبور کیا کرتا تھا، اس آیت میں
 ان عورتوں کے اس فعل کو جس پر ان کو مجبور کیا گیا تھا "بغاء" کہا گیا، تو
 ان کی رضامندی سے یہ فعل ہو تو اس پر اس لفظ کا اطلاق درست
 ہوگا بلکہ اولیٰ ہوگا، آیتِ سریرہ میں جو "إِنَّ أَرْدَنَ تَحَصُّا" کی تفسیر کی



(١) لسان العرب، المصباح المير، المصباح المحيط، المحيط، القاموس المحيط: مادة "نقش".

53/2004 (P)

(فتح القدیر ۳/۳۷۳، حاشیہ ابن عابدین ۹/۹۰، حاشیہ المدنی علی المشرح الكبير

۳۶۶/۱۰ تا ۳۶۷/۸

ہوئی ہے اس کی جانب اشارہ آئندہ آئے گا^(۱)۔

زنیہ عورت کے مہر لینے کا حکم:

۲۔ نبی کریم ﷺ نے نبی (زانیہ عورت) کے مہر سے منع فرمایا، حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ہے، فرماتے ہیں: ”یہی رسول اللہ ﷺ عن نعل الکلب ومهر البغي وحلوان الکاهن“ (۲) (رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کے مہر اور کاهن کی حرامت سے منع فرمایا ہے)، کچھ زانیہ عورتیں اپنے زنا کا عوض یا کرتی تھیں، چنانچہ ”امت کریمہ“ ”ولا نکروہوا فیتاتکم علی البغاء“ کی تفسیر میں حضرت مجاہد سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ وہ لوگ اپنی باندیوں کو حکم دیتے تھے تو وہ زانیہ عورتیں اور ماتی تھیں، پھر اپنی کمائی ان کے پاس لاتی تھیں، عبد اللہ بن ابی بن سہل کی ایک باندی تھی جو زانیہ تھی، پھر اس نے اس عمل سے نفرت کر لی اور قسم کھائی کہ یہاں نہیں رہے گی تو عبد اللہ بن سہل نے اس کو مجبور کیا تو وہ گئی اور ایک سبز چادر کے عوض زنا کر ابی بن سہل کے لئے کران کے پاس آئی، اسی سلسلہ میں یہ آیت مازلں ہوئی (۳)۔

”مذہبی“ سے مراد وہ اتہات ہے جس کے عوض عورت ربا کے لئے چلی فوات کو اجرت پر دے، اس کی حرمت میں علماء کے درمیان اختلاف نہیں ہے، بقاء سے تعلق رکھنے والے بقیہ احکام کی تمصیل کا مقام اصطلاح ”ربا“ ہے۔

يُغَاة

تقریب:

۱۔ لغت میں کہا جاتا ہے: ”بغی عسی الناس بغیا“ جنہیں اس نے قتل اور زانیہ کی، یا شمس ”باغی“ کہلاتا ہے، اس کی جمع ”بغاة“ ہے۔ ”بغی“ یعنی نسا کی کوشش کی، اسی سے ہے ”العنة الباغية“ (مائی برہو) (۱)۔

فتاویٰ اہلہ اس فقہ کو اسی معنی میں استعمال کرتے ہیں، البتہ وہ تعریف میں بعض قیود لگاتے ہیں، چنانچہ انہوں نے بعاۃ کی تعریف اس طرح کی کہ وہ امام برحق کی اطاعت سے تاویل کے ذریعہ نکل جانے والے مسلمان ہیں جن کو شوکت بھی حاصل ہو۔

لام کے مطالبہ کردہ کسی حق واجب جیسے زکاۃ کی ادائیگی سے گریز بھی بھول کر دھوکہ کھائے گا۔

بغاؤ کے علاوہ لوگوں کے لئے اہل عدل کا نام استعمال کیا جاتا ہے، یہ نام کی اطاعت و حمایت پر ثابت قدم رہنے والے لوگ ہوتے ہیں^(۲)۔

(١) المصباح للسان العرب، مادة "نقى".

(۲) اقرحی ۱۶/۶/۳۵ روح طعانی ۱۵۰، معالم الطویل بہاشر ابن کثیر

(روح المعاني ۵/۸، تقریبی ۲۵۳/۱۲، نظام القرآن لابن العربي ۲/۴۳، تفسیر الطبری ۱/۸۳۔

(۴) حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی روایت بخاری (الخ ۳۶۳) طبع استغفرہ) اور مسلم (۳۹۹ طبع الخلیفہ) نے کی ہے۔

(۳) احکام القرآن لابن العربي ۲/۴۳۷، احکام القرآن للکلبی ۱/۲۷۷،
صحیح ترمذی ۵/۱۷۹، سنن ابن ماجہ ۲/۳۰۷۔

مجمع غلط:

غ-ف-ز:

۲- جہ جانی فرماتے ہیں: خوارج و لوگ ہیں جو سلطان کی اجازت کے بغیر عشر و مصل کر رہے ہیں^(۱)۔

یہ لوگ دراصل جنگ میں حضرت علیؑ کی صف میں تھے، جب انہوں نے تحکیم قبول کر لی تو یہ لوگ ان کے خلاف شریعت کر گئے اور کہنے لگے، آپ جب حق پر ہیں تو عہد بنانا کیوں قبول کیا۔

بن عابدین فرماتے ہیں: یہ لوگ حصّہ حلیٰ کو ان کے تحمیم قبول کرنے کی وجہ سے داخل نہ سمجھتے ہیں، ان سے قتال کو واجب سمجھتے ہیں، اہل عدل کے خون کو مباح سمجھتے ہیں، ان کی حواتین اور بچوں کو قید کرتے ہیں، اس لئے کہ یہ لوگ ان کی نظر میں کفار ہیں^(۲)۔

نہ تھا، کا خیال ہے کہ یہ لوگ (خوارق) بے اعتدال ہیں، ان کو کفار و
 نہیں سمجھتے، محدثین کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ وہ مرتد کفار ہیں۔
 ابن امیر نے فرمایا: میرے علم کے مطابق کسی نے ان کو کافر قرار
 دیا ہے میں محدثین سے اتفاق نہیں کیا ہے، ابن عبد البر نے کہا: کیا
 ہے کہ امام حنفی سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا وہ کافر
 ہیں؟ انہوں نے فرمایا: کفر سے ہی وہ بھاگے ہیں، کہا: تو وہ منافق
 ہیں؟ فرمایا: منافق نہیں تو اللہ کا کرہ بہت کم کرتے ہیں، پوچھا: کیا پھر وہ
 کون ہیں؟ فرمایا: وہ یہ لوگ ہیں جو فتوہ کا شمار ہو گئے، تو اللہ سے اور
 بہرے ہو گئے، ہمارے حریف بے اعتدال کی "رقال" یا تو ہم نے بھی
 ان سے قتال کیا، حضرت حنفی سے ان سے کہا: ہم تم سے تین باتوں کا
 وعدہ کرتے ہیں: ہم تم کو اللہ کی مسجد میں سے نہیں روکیں گے کہ تم ان

(۱) اشرفیات البحر جانی ص ۷۷۔

(۲) حاشیہ میں مطلوبہ سر ۱۰۰ اسماء الیوم فتح ۱۴۰۰ھ

میں اللہ کا نام لو، اور ہم تمہارے ساتھ جنگ کا آغاز نہیں کریں گے، اور نہ تم سے لڑی کو نہیں روکیں گے جب تک کہ تمہاری حمایت ہمارے ساتھ ہو^(۱)۔

ماہر ای فرماتے ہیں: اگر خوارج اپنے عقائد کا اظہار کریں جب کہ وہ اہل بدلت کے ساتھ ملے جلے ہوں تو امام کے لئے جائز ہوگا کہ ان کی تعزیر کرے (۲)۔

تفصیلی بحث اصطلاح ”فرق“ میں دیکھی جائے۔

ب۔ محاربین (حراپت (ڈاکہ زنی اور قتل) کا ارتکاب کرنے والے):

۳- ”محاربوں“ کا لفظ ”عہدۂ“ سے مشتق ہے جو ”حرب“ کا مصدر ہے، ”عہدۂ“ کا معنی ہے اس نے اس کا مال لے لیا، عہدۂ غصب کرنے اور لوٹ لینے کا (۳)۔

”حورابہ“ کا مفہوم حنفی، شافعی اور حنبلیہ نے قطع طریق یعنی قطعیت بتایا ہے۔ علماء نے فرمایا: حریت، رگیہ میں کے خدشہ شریعت کے ان پر غالب آکر مال لوٹا ہے، اس طور پر کہ رگیہ میں کو کھڑے سے رکھ دے، اور ریتہ قطع ہو جائے، خود یہ قطع کسی جماعت کی جانب سے ہو یا یک فرد کی جانب سے ہو قطع کی قوت اسے حاصل ہو، اور خود یہ قطع، تمسیر کے، ریتہ ہو یا بغیر تمسیر کے لاشی اور پتھر وغیرہ کے، ریتہ، حورابہ کو ”بڑی چوری“ کہتے ہیں۔

”چوری“ اس اعتبار سے کہا جائے گا کہ یہ قطع کرنے والا (ڈاکو) نام کی ٹکاد سے جس پر حفظ میں دہدہ رتی ہے، چھپ کر مال لوٹتا ہے، اور ”بڑی“ اس وجہ سے ہے کہ اس کا ضرر عام

$$10.2405/As^{3+} \quad (1)$$

(۲) احکام اسلامیہ میں ۱۵۸۔

(۳) لسان الحرب، الجزء "ج"۔

طرح اس صورت میں ہے جب کہ ان کی تاویل قطع طور پر باطل ہو۔
۵- فقہاء نے باغیوں کے فعل کے جوہر اور اس کے معنی دیا ہے وہ
ہوے کے طور سے اس کی چند قسمیں بیان فرماتی ہیں:

الف۔ باغی اگر اہل بدعت میں سے نہ ہوں تو وہ فاسق نہیں ہیں
بلکہ وہ محض اپنی تاویل میں خطہ پر ہیں جیسے کہ فقہاء مجتہدین، ابن
قدامہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق ان کی شہادت کے قبول
کرنے میں کوئی ختلاف نہیں^(۱)، اس کا بیان ختم یہ آئے گا۔ اسی
طرح اگر انہوں نے شریعت کی منکوثی کی یہاں تک شریعت کا حرم
نہیں کیا ہے تو امام کو اس سے تعرض کا حق نہیں ہے۔ اس لئے کہ
جماعت کا حرم نہیں پڑتا، اس کی مثال وہ ہے جو بعض صحابہ کے
ساتھ پیش پڑ جنہوں نے امام کی مافرمانی کی لیکن غالب آنے کے
طور پر نہیں، بایں طور کہ چند ماہ تک انہوں نے خلیفہ کی بیعت نہیں
کی، پھر بیعت کی مقررگی فرماتے ہیں: اس کی وجہ سے باغیوں پر
عنت، ان سے برائت اور ان کی تفسیق لازم نہیں ہوتی^(۲)۔

ب۔ اگر بخاۃ اہل عدل میں کھل مل جائیں اور اپنے اعتقاد کا
اظہار کریں، جنگ نہ کریں تو بھی امام کو ان کی تعزیر کا حق ہوگا، اس
سے کہ اپنے اعتقاد کا اظہار کرنا، اہل عدل میں اس کی اشاعت
کرنے اور جنگ نہ کرنا گناہ صغیر شمار کیا جائے گا^(۳)۔

ج۔ اگر مسلمان کسی ایک امام پر اکٹھے ہو جائیں اور اس کی وجہ
سے امن و امان میں ہوں، پھر مومنین کا ایک گروہ اس کے خلاف
خروج کر جائے جو امام کے کسی ظلم کی وجہ سے نہیں بلکہ عینی حق
و لاییت کی وجہ سے ہو اور وہ کسی کو حق نہ مارے ساتھ ہے اور حکومت

(۱) ایسی ۱۱۷۸ھ

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۰۹، مواہب الجلیل ۱/۲۷۸، حاشیہ الدرر

۳۰۹۸، تفسیر القرطبی ۱/۲۲۱

(۳) لامکا مہسط یہ تفسیر ص ۵۸۔

کا دعویٰ کریں اور ان کے پاس تاویل توجیہ و رتوت بھی ہو تو یہ
لوگ اہل بغاوت ہیں، جو لوگ بھی قتال کی طاقت رکھتے ہوں اہل حق
کے خلاف امام کی نصرت ان پر ضروری ہے، ابن ماجہ فرماتے
ہیں: خوارج بغاوت میں سے ہیں۔

ابن قدامہ فرماتے ہیں: اگر وہ امام کے خلاف خروج کریں تو وہ
فاسق ہیں^(۱)۔

بغاوت کے تحقق کی شرطیں:

۶۔ مستدرجہ تاویل صورتوں میں بغاوت ثابت ہوگی:

الف۔ امام کے خلاف خروج کرنے والے لوگ مسلمانوں کی
ایک ایسی جماعت ہوں جنہیں قوت حاصل ہو اور تاویل فاسد کا سہار
لے کر انہوں نے امام کو معزول کرنے کے ارادہ سے معلن خروج کیا
ہو، لہذا اگر اہل بدعت (دعی لوگ) خروج کریں تو وہ باغی ہیں بلکہ حربی
قرار پائیں گے، اور اگر مسلمانوں کا کوئی گروہ خروج کرے جس کے
پاس نہ تاویل ہو اور نہ نبوت طلبی کا قصد تو وہ قطع طریق (اکوؤں
کی جماعت) قرار پائیں گے، اسی طرح اگر ان کو قوت نہ ہو،
نہ ان سے قتال کا اندیشہ ہو، نہ اوہ تاویل کرتے ہوں (تو بھی وہ باغی
نہیں کہلا میں گئے)، اور اگر کسی حق جیسے خاتمہ ظلم کے لئے امام کے
خلاف خروج کریں تو بھی وہ باغی نہیں کہلا میں گئے، اور امام پر لازم
ہوگا کہ وہ ظلم چھوڑے اور ان کے ساتھ العاف سے پیش آئے،
لوگ ان کے خلاف امام کا تعاون نہیں کریں گے، اس سے کہ یہ ظلم
میں تعاون ہوگا، اور نہ ہی خروج کرنے والے گروہ کا تعاون
کریں گے، اس لئے کہ یہ خروج و فتنہ پھیلنے میں تعاون ہوگا،
اور اللہ تعالیٰ نے فتنہ اٹھانے والوں پر عنت فرمائی ہے۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۰۹، حاشیہ الدرر ۱/۲۷۸

بخاۃ ۷-۸

وہ کسی ایک حلقہ میں واحد ہو گئے ہوں، کہاں اس سے قتال کے لئے پہنچ شرط ہے (۲)۔

کس امام کے خلاف خروج بغاوت ہے؟

۷۔ جس شخص کی امامت اور بیعت پر مسلم متفق ہو جائے، اور اس کی امامت ثابت ہو جائے تو اس کی اطاعت اور اس کا تقاب و جب ہوگا۔ ان طرح اگر اس کی امامت اس طور پر ثابت ہوئی ہو کہ سابق امام نے اس کو مستعین کر دیا ہو، یہ تک امام یہ تو بیعت کی وجہ سے یہ سابق امام کی جانب سے تقاب کی وجہ سے یہ امامت رہتا ہے، اور کوئی شخص امام کے خلاف خروج نہ کرے اور اس کو غلبہ نہ کر لے اور پٹی تلواریں ملے اور لوگوں پر غلبہ آجائے یہاں تک کہ لوگ اس کے سامنے جھک جائیں اور اس کے تابع ہو جائیں تو وہ امام ہو جائے گا جس کے خلاف خروج نہ ہو اس سے قتال حرام ہوگا (۳)، انہیں کے سے دیکھئے: اصطلاح "امامت کبریٰ"۔

بخاۃ کی علامات:

۸۔ اگر کوئی جماعت امام کے خلاف خروج اور اس کے حکام کی مخالفت کی بات کرے سر تابی کا اظہار کرے اور وہ مردہ ہوں اور

اور جو لوگ امام کے خلاف قوت کے ساتھ یمن ایسی تامل کا سر لے کر خروج کریں جو قطعی طور پر قائم ہو اور مسلمانوں کی جان و مال کو حائل تر روئے پس جو قطعی طور پر حرام ہیں، جیسے مرتدین کی تامل، تو وہ بھی بائی نہیں کہہ دیں گے، اس لئے کہ بائی وہ ہے جس کی تامل میں صحت و فساد دونوں کی گنجائش ہو یمن تامل کا قاعدہ ہونا ہی ظہور ہو، وہ اپنے رزم میں شریعت کا قیام ہو، اس کا فساد بھی میں شامل قرار پائے گا اگر اس کے ساتھ دفاع کے لئے قوت بھی موجود ہو (۱)۔

ب۔ لوگ کسی امام پر اکٹھا اور اس کی وجہ سے پڑائیں ہوں اور رستے بھی مامون ہوں، اس لئے کہ اگر ایسا نہیں ہوگا تو امام یا تو بے بس ہوگا یا ظالم و جابر، اور اس کے خلاف خروج کرنا اور اس کو معزول کرنا جائز ہوگا بشرطیکہ اس سے فتنہ نہ پیدا ہو ورنہ بائیں فتنہ فساد پھیلنے سے بہت صبر کرنا ہی ہے۔

ج۔ خروج مسلح ہو، یعنی قوت کے اظہار کے ساتھ ہو، اور کہا گیا ہے کہ جنگ و قتال کے ساتھ ہو، اس لئے کہ جو فیہ مسلح طور پر امام کی نافرمانی کرے، وہ غائب نہیں ہوگا، اور جو قوت کے اظہار کے بغیر امام کی اطاعت کا قاعدہ تار پھینکے وہ غائب نہیں ہوگا (۲)۔

د۔ شافعی سے یہ شرط کافی ہے کہ خروج کرے، والوں کا اپنا ایک سربراہ ہو جس کی رائے پر وہ چلتے ہوں، خود وہ مقرر کردہ امام نہ ہو، اس سے کہ جن کا سربراہ نہ ہو ان کی شوکت نہیں ہوگی۔

وہ بتایا ہے: بلکہ شرط ہے کہ ان میں مقرر کردہ امام ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ بخاۃ کے تحقق کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ

- (۱) الحاج والکلیل ۲/۶۷-۲۷۸، نہایۃ الحاج ۷/۳۸۲-۳۸۳، فتح القدر ۳/۳۴۳
(۲) شرح المفہر ۳/۳۴۳
(۳) المفہر ۱۰/۸، الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین ۳/۱۰۳، الحاج والکلیل ۲/۶۷-۲۷۸، نہایۃ الحاج ۷/۳۸۳-۳۸۴، کشف القناع ۶/۶۷-۶۸، المفہر ۱۰/۸

ہوئے نہ رہے اور تک ہم اس سے نہیں گے۔^(۱)

اہل فتنہ سے ہتھیار کی فروخت کی:

۹۔ جمہور فتنہ بائیں رائے ہے کہ باغیوں اور اہل فتنہ کے ہاتھوں ہتھیار فروخت کرنا حرام ہے۔ اس لئے کہ یہ معصیت پر تھاہوں کے درو زد کو بند کرنا ہے۔ اہل کوثر ایہ یا معاہدہ میں نہیں دینے کا بھی یہی حکم ہے۔ امام احمد نے فرمایا: ”یہی رسول اللہ ﷺ عن بیع السلاح فی العتہ“^(۲) (رسول اللہ ﷺ نے فتنہ کے زمانہ میں ہتھیار فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے)۔

حنبل نے صراحت کی ہے کہ ان سے ہتھیار فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس لئے کہ یہ معصیت پر تھاہوں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ“^(۳) (ایک دوسرے کی مدد کی اور تقویٰ میں کرتے رہو، اور نادار ریاہتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو)، اور اس لئے بھی واجب ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ان کے ہتھیار لے سے ہا میں تاکہ وہ فتنہ میں ان کا استعمال نہ کر سکیں، تو ان سے ہتھیار فروخت کرنا بد رہہ اہل ممنوع ہوگا۔

۱۰۔ اگر بہت کا حکم نفس ہتھیار کو بیچنے کا ہے جو استعمال کے لئے تیار شدہ ہو، اور اگر یہ یہ معلوم ہو کہ ہتھیار کا طالب اہل فتنہ میں سے ہے تو

جنگ کے راہ سے تیار ہوں تاکہ امام کو عزوجل کے خود مارت حاصل کر لیں اور اس کے پاس تاویل بھی ہو جو جنگ کی بابت ان کے نقطہ نظر کو جو زفر ہم سہی ہو، تو یہ امور ان کی بغاوت کی علامت ہوں گے۔

امام کو چاہئے کہ جب اسے اس صورت حال کی خبر پہنچے اور معلوم ہو کہ وہ اسلحہ خرید رہے ہیں اور جنگ کے لئے تیار کر رہے ہیں تو وہ اس کو پکڑ کر قید کر دے یہاں تک کہ وہ اس اسلحہ سے باز آجائیں اور اس سر نو تو پہ کر لیں تاکہ شر کو ہندوستان دور کیا جائے اس لئے کہ اگر امام ان کی طرف سے جنگ شروع ہونے کا انتظار کرے گا تو سلامت و فائز ممکن نہیں ہوگا کہ وہ اس کی شوکت میں اضافہ ہو جائے اور ان کی تعداد بڑھ جائے، و خصوصاً جب کہ فتنہ کی طرف اہل فسادیہ سے بڑھتے ہیں^(۴)۔ ان سے آغاز جنگ کے سلسلہ میں قتال کا اختلاف ہے جس کی تفصیل آگے دے رہی ہے۔

اسی طرح اگر وہ امام کی مخالفت کرتے ہوئے حق اللہ یا حق الانسان کو روکیں جیسے زکاۃ اور زمین کے شراج کی ادائیگی جو انہوں نے بیت المال کے لئے وصول کر رکھا ہو، ساتھ ہی وہ کرم و بد امام کے خلاف مسلح خروج کے لئے تیار ہوں، اور اس کی پروا بھی نہ ہو تو یہ چیز ان کی بغاوت کی علامت ہوگی^(۵)۔

۱۱۔ وہ خوارج کی رائے کا اظہار کریں جیسے نادانانہ دہرے والے کی تکفیر، جماعتوں کا ترک، مسلمانوں کے جان و مال کو مباح سمجھنا، یہاں وہ ان امور کا ارتکاب نہ کریں، نہ قتال کا قصد کریں اور نہ امام کی اطاعت سے انکس تو یہ بغاوت کی علامت نہیں ہوگی، تو وہ لوگ کسی ایک مقام پر اکٹھا ہو کر نمایاں ہو گئے ہوں، یہاں ان سے منہ رنج رہا

(۱) نہایۃ المصابیح ۷/۳۸۳، کتاب القصاص ۶/۶۶، الفہم ۸/۱۱۱۔

(۲) کتاب ۳/۲۵۳، نہایۃ المصابیح ۳/۵۵۳، الفہم ۳/۲۳۶، اعلام الموقعین ۳/۵۸۳، ص ۳۳۵، یہی رسول اللہ عن بیع السلاح۔۔۔ کوثر باغی ہے حضرت عمر بن حصین سے دو سفیر سے نقل کیا ہے، پہلی سفیر کے درے میں پہنچنے کے بعد اس کا مرفوع ہوا وہم ہے موقوف ہوا نیا دہ گج ہے دوسرے سفیر میں مرفوع ہوئی ہے اس کے بارے میں کہا ہے صعب ہے اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا (اسنن الکبریٰ للبخاری ۵/۳۲۷)۔

(۳) سورۃ المائدہ ۲۰۔

(۴) فتح القدیر ۳/۱۱۳، تفسیر الفقہ حنفیۃ ۳/۱۹۳، البدائع ۷/۱۲۰۔

(۵) شرح الکبیر وحاشیۃ الدسوقی ۳/۲۹۹۔

اس کے ہاتھ فروخت کرنا مکروہ نہیں ہوگا، اس لئے کہ دارالاسلام میں اہل صلیح کو منہ ہوتا ہے اور حکام کی بنیاد غائب پر ہوتی ہے۔
 یمن اگر اس شے سے قتال نہیں کیا جاتا تو جب تک کہ اس کو اختیار نہ بنایا جائے جیسے لوہا تو اس کو فروخت کرنا مکروہ نہیں ہے، اس لئے کہ معصیت کا تحقق یمن اختیار کے پینے سے ہے نہ کہ لوہا سے، فقہاء نے لوہا کو سزائی پر قیاس کیا ہے جس سے گائے کے آلات بنائے جاتے ہیں کہ اس سزائی کا فروخت کرنا مکروہ نہیں ہے اس لئے کہ بدعت ہو، سزائی قائل نہیں ہے بلکہ اس کا حار استعمال ہوگا ہے، لوہے کو اہل حرب کے ہاتھ پہنچنا اگرچہ مکروہ تحریمی ہے یمن اہل یمن کے ہاتھ فروخت کرنا جائز ہے، اس لئے کہ وہ لوہے کو اختیار بنائے گا، موقع نہیں پاتے ہیں، کیونکہ اہل کافہ عموماً توپ کی وجہ سے یا ان کی جمعیت منتشر ہو جائے گی وجہ سے زوال کے قریب ہوتا ہے، اہل حرب کا معاملہ اس کے برعکس ہے (۱)۔

ابن عابدین سے کہتے ہیں کہ تم یہی ہوئے کو طابہ سمجھتے ہو، اور فرمایا ہے: مجھے اس موضوع پر کسی کا حکم نہیں ملا (۲)۔

باغیوں کے تئیں ہمارے فوجداری:
 نف۔ قتال سے پہلے:

۱۰۔ امام کو چاہئے کہ اپنے خلاف شریعت کرے، لے باغیوں کو جہت میں لوٹ آنے اور اپنی اطاعت میں، اہل بوجائے لی عورت دے ٹایہ و بہت، اس لیس و رجوت قبول کرے، امریوں فیعت سے شہرہ ہو جائے، اس سے کہ اس کی توپ کی، مید ہوتی ہے، امام یمن سے شریعت کی مچہ ریفت کرے، اگر امام کی جانب سے حق ظلم کی وجہ سے شریعت

ہو تو اس ظلم کو ہو، اور کرے، اگر کوئی یہی وجہ بتائے جس کا زائد یمن ہو تو اس کا ارادہ کرے اگر کسی شہ کا ظہر کریں تو اس کی وضاحت کرے (۱)، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قتال سے پہلے صلیح کا حکم دیا ہے، فرمایا: "وَلَوْ كُنَّا ظَالِمًا لَلَمَسْنَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الْفُلُوعَا فَاضْلَحُوا بِئِنَّهَا" (۲) (اور اگر مسلمانوں کے دہر وہ یمن میں جنگ کرنے لگیں تو ان کے دہریہ صلیح کرے)، اور اس سے بھی کہ اس کو رہنا اور اس کا شہر، دہریہ مقصود ہے نہ کہ اس کو قتل کرنا، اور یہ مقصود محض گفتگو سے حاصل ہو سکتا ہو تو وہ قتال سے بہتر ہے کہ اس میں دونوں فریق کا نقصان ہے، اس (اصلاحی کوشش) سے پہلے ان سے قتال کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ یہ کہ ان کے شر کا اندیشہ ہو، اور اگر وہ مہبت طلب کریں (۳)، اور ان کا قصد بظاہر طاعت کی طرف لوٹ آنے کا ہو تو امام ان کو بات دے گا۔

ابن ائمہ نے فرمایا: اس میں ہر پر اس تمام اہل علم کا جماع ہے یمن سے میں، اتف ہوں (۴)، اب اس ق شہری نے فرمایا: امام ان کو ایک ق جہت میں ہے، یمن یا تیں یمن کی مہبت دے گا (۵)۔

دہر اور موافق طاعت پر ہر کرے بعد اس کے کہ امام نے ان کے پاس کسی امانت، اور خیر خواہ کو دعوت کے لئے بھیجا ہو جو ان کو ترغیبی مرتبہ معذ کے، رحیمہ استخبا باقیعت کرے گا، دینی اتھ، رکفر کے ایسی نہ اڑانے کی خوبی بتائے گا، پھر دہر کریں تو ان سے عدل

(۱) تخمین الحقائق ۳۳۳، البدع حاشیہ ابن عابدین ۳۱۱/۳، فتح القدیر ۳۱۰/۳، البدع ۳۰۷، المشرع الکبیر ۳۰۹، المشرع ۳۸۶، المشرع ۳۸۸/۳، المہذب ۳۱۹/۳، نہایہ المحتاج ۳۸۶-۳۸۵، المشرع ۳۸۸/۳، المکشاف المختار ۱۶۲۔

(۲) سورہ حجرات ۹۔

(۳) المشرع ۳۸۸/۳، المکشاف المختار ۱۶۲۔

(۴) المشرع ۳۸۸/۳۔

(۵) المہذب ۳۱۹/۳۔

(۱) تخمین الحقائق ۳۳۳-۳۳۲، صحیح والہابیہ ۳۱۵/۳، البدع ۳۰۷۔

(۲) حاشیہ ابن عابدین ۳۱۳/۳۔

جنگ روئے گا^(۱)، اور امام بغیر دعوت کے ان سے قتال کرے تو بھی جائز ہوگا، اس کے کہ دعوت واجب نہیں ہے^(۲)۔

مالکیہ کے نزدیک نہیں گا دُعا اور اس کو دعوت دینا واجب ہے جب تک کہ وہ حکمت نہ کریں^(۳)۔

ترمنظر و درالرشید کے لئے یہی کو بھیجا جائے تا کہ وہی ہے کہ وہ شخص واقفیت رکھنے والا وزیر ہو، اگر یہی اور غرض سے بھیجا جائے تو یہی وصف کا حامل ہونا واجب ہے^(۴)۔

کسانی نے تفصیل کی ہے فرماتے ہیں: اگر امام کو معلوم ہو کہ وہ تہتیباً رہنما ہو رہے ہیں اور مقابلہ کے لئے تیار کر رہے ہیں تو اس کو چاہئے کہ نہیں پکڑ لے اور قید کرے تاکہ وہ توبہ کریں، اور اگر امام کو علم ہوئے سے پہلے وہ تہتیباً رہنما اور قتال کے لئے تیار ہو چکے ہوں تو مناسب ہے کہ اپنے نہیں جہاد کی رائے کی طرف لوٹ آنے کی دعوت دے، حضرت علیؓ کے خلاف جب اہل حیرہ راءے تہتیباً یا تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو ان کے پاس بھیجا کہ وہ انہیں عدل کی طرف بلائیں، اگر وہ قبول کر لیں تو انہیں چھوڑ دے، اگر انکار کریں تو ان سے قتال کرے۔ اور اگر دعوت سے پہلے امام ان سے قتال کرے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، اس لئے کہ دعوت ان تک پہنچی ہوئی ہے، کیونکہ وہ درالاسلام میں رہنے والے مسلمان ہیں^(۵)۔

کسانی سے اپنی سنن کبریٰ میں حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: جب حیرہ یہی شریعت کیا تو ایک احاطہ میں اکٹھے ہو گئے، ان کی تعداد چھ تھی، میں نے امیر المومنینؓ سے کہا: میں

ان لوگوں سے بات کروں، انہوں نے فرمایا: مجھے آپ پر اس سے اندیشہ ہے، میں نے کہا: ہم انہیں پھر میں نے آپ کو پکڑے پکڑے اور ان کی طرف روانہ ہوا، ان کے پاس پہنچے تو وہ کھٹے تھے، میں نے کہا: میں تم لوگوں کے پاس اصحاب نبیؐ کی طرف سے آیا ہوں، نبیؐ کے پنی زنا بھائی اور ان کے والد کی طرف سے آیا ہوں، ان ہی حضرات پر قرآن نازل ہوا، وہ قرآن کی تاویل سے تم لوگوں کی بہ نسبت زیادہ واقف ہیں، تمہاری جماعت میں ان حضرات میں سے کوئی بھی نہیں ہے، اور میں نے کہا: تاؤ، رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اور آپ علیہ السلام کے والد پر تمہارا یہ امتیازت ہیں؟ انہوں نے کہا: تین امتیازت ہیں، ایک یہ کہ انہوں نے اللہ کے دین میں لوگوں کو حکم بنایا، جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ الْأَعْيُنَ وَالْأَلْأَمَانَةَ لِيُؤْخَذَ بِهَا لَوَاقِعٌ لِّمَا كَانُوا فِيهَا يَسْتَفْتُونَ** (۱) (حکم (اور حکومت) صرف اللہ ہی کا حق ہے)، دوسرے یہ کہ انہوں نے قتال کیا تو نہ تو شرفاً نہ یہ اور نہ غنیمت جمع کیا، تو اگر (فریق مقابل) کاڑھے تھے تو ان کی عورتیں اور ان کے موال بہارے لئے حامل تھے، اور اگر مومنین تھے تو ان کا خون ہم پر حرام تھا، تیسرے یہ کہ انہوں نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لفظ بنایا^(۲)، اور مومنین کے یہ نہیں ہیں تو کافروں کے ہمراہ ہیں، میں نے کہا: اگر میں تمہیں اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت سناؤں جس سے تمہاری اس بات کی تردید ہوتی ہو تو کیا تم لوگ لوٹ آؤ گے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے کہا: جہاں تک تمہارا یہ اعتراض ہے کہ انہوں نے اللہ کے دین میں لوگوں کو حکم بنایا تو میں تم کو بتاؤں کہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ ایک شریعت کے سلسلہ میں جس کی قیمت

(۱) مہاجر الکتاب ۱/۲۷۸

(۲) تمیز الحقائق ص ۴۹۳، الدرر وحاشیہ ابن ماجہ ص ۱۱۳

(۳) شرح الصغیر ص ۲۸۳

(۴) مہاجر الکتاب ۱/۲۷۸

(۵) الدرر ص ۱۲۰

(۱) سورۃ احکام ۵۷

(۲) حضرت علیؓ اس بات پر راضی ہو گئے کہ حضرت معاویہؓ کے ہاتھ بے حاشیہ اند میں اپنے نام سے "امیر المومنین" کی عبارت حذف کر دیں۔

ایک معلوم نامہ تیار نہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے پ کا تب سے فرمایا: **معوہ**

”ہذا ما قصی علیہ محمد رسول اللہ“ (اس کا فیصلہ محمد رسول اللہ نے کیا ہے) تو اسوں نے کہا: حد کی قسم اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو بیت اللہ سے نہ روکتے اور نہ آپ سے جنگ کرتے۔ آپ نصیحت محمد بن عبد اللہ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”واللہ بنی لوسول اللہ وبن کلہموسیٰ“ (حد کی قسم میں یقیناً اللہ کا رسول ہوں، چاہے تم لوگ مجھے سناؤ)۔ اے علی! **معوہ**: ”محمد بن عبد اللہ“ تو رسول اللہ ﷺ تو حضرت علی سے بہتر ہیں، لیکن انہوں نے اپنے نام سے لفظ رسول اللہ نہ لایا، حالانکہ یہ ناماثبوت کامانا میں ہو۔

(اس مناظرہ کے بعد) ان میں سے دوہزار افراد نے رجوع کر لیا اور باقی رہے تو ان سے جنگ کی گئی (۱)۔

آئینی نے صراحت کی ہے کہ قتال سے پہلے ضروری ہے کہ وضع حجت اور قطعی دلائل سے ان کے شبہات دور کئے جائیں اور باغیوں کو جماعت میں لوٹ آنے اور امام کی اطاعت میں داخل ہو جانے کی دعوت دی جائے (۲)۔

ب۔ باغیوں سے قتال:

۱۱۔ امام باغیوں کو دینی جماعت قبول کرنے کی دعوت دے اور ان کے شبہات دور کرے پھر بھی وہ قبول نہ کریں اور سخت تر ہو بند ہوں اور جنگ کے لئے آمادہ ہوں تو ان سے جنگ سنا جائز ہے، میں کیا

ربیع ورمہ ہے لوگوں کے یہ فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”ولا تفسلوا الضیغہ واثمہم حرم“ (غیر رکو مت مارہ سب کہ تم حالت احرام میں ہو)، یہاں تک نہ فرمایا: ”یخکم بہ دوا علی منکم“ (۱) (اور) اس کا فیصلہ تم میں سے وہ معتبر شخص کریں گے)۔ اور اللہ تعالیٰ نے عورت اور اس کے شوم کے سلسلہ میں فرمایا: ”وان حضمہ شقاق ینسہما فابعدوا حکما من اہلہ و حکما من اہلہا“ (۲) (اور اگر تمہیں وہ بوب کے درمیان کشمکش کا علم ہو تو تم ایک ختم مہ کے خادم سے اور ایک ختم عورت کے خادمہ سے مقرر کرو)۔ میں تمہیں اللہ کا سپرد ہے کہ چھتا ہوں کہ یا مسافروں کے خون و مال کی جان کے تحفظ اور باہمی اصلاح کے لئے لوہوں کا فیصلہ نہ بدوہد حق ہے یا یک یہ شوش کے لئے جس کی قیمت محض ربیع ورمہ ہے؟

اور جہاں تک تمہارا یہ اعتقاد ہے کہ اسوں نے قتال کیا اور نہ گرفتار کیا اور نہ غنیمت جمع کیا تو کیا تم اپنی ماں حضرت عائشہ کو گرفتار کرو گے، پھر ان سے بھی وہ چیز حاصل کر لو گے جو ان کے مال و دوسری عورتوں سے حاصل کر لیتے ہو، حالانکہ وہ تمہاری ماں ہیں؟ اگر تم یہاں کرو گے تو کفر کے مرتکب ہو جاؤ گے، اگر تم یہ کہو کہ وہ تمہاری ماں نہیں ہیں تو بھی تم کفر کرو گے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”النبی اؤلی بالؤمنین من انفسہم وأزواجہ أمہاتہم“ (۳) (نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں)۔ اور جہاں تک تمہارا یہ اعتراض ہے کہ انہوں نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لفظ نہ لایا تو رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے منقرض کو دعوت دی کہ آپس میں

(۱) سورہ مائدہ ۹۵

(۲) سورہ نساء ۵۵

(۳) سورہ احزاب ۶

(۱) تاریخ ۱۰۴۴ ہجری دیکھئے البدائع ۷/۳۰۰، المصنف ۶/۸، المصنف

۳۱۹/۳، تہذیب الامور ۷/۱۶۸

(۲) روح طحاوی ۱۸/۱۵۱

ہم ان سے قتل کا آواز نہیں دے سکتے ہیں۔ اس وقت تک قتال نہ کریں جب تک کہ وہ خود ہی مقابلہ آرائی پر آمادہ نہ ہو جائیں، اس سلسلہ میں دو رجحانات ہیں:

پہلا مرحلہ: قتل کا تار سا جواز ہے، اس لئے کہ اگر ہم ان کی جانب سے تار جنگ کا قطع کریں گے تو سائنات، فائنٹس نہیں ہوگا یہ بڑے خوب زبردستی قتل ہے۔ پہلی فرماتے ہیں یہ بھی خفیہ کا مسلک ہے، اس لئے کہ نصرت آئی میں ان کی جانب سے آمارائی قید کے بغیر حکم آیا ہے: "لَا تَقَاتِلُوا النَّاسَ حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ" (۱) (پھر اگر اس میں کا ایک گروہ سے پرہیز کرتے تو اس سے بڑا جواز دینی کر رہا ہے)۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "سَيُحْرَجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سَمَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ، لَا يَجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حِمَا جُرْهُمَ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِيمَانِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَأَيُّمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (۲) (آخر زمانہ میں ایسے لوگ آئیں گے جو کم عمر اور کم عقل ہوں گے، وہ حضور اکرم ﷺ کی بات نقل کریں گے، یمن ان کا ایمان ان کے طلق سے بھی تجاوز نہیں کرے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے تو تم جہاں بھی نہیں پائے، ان کو قتل کرو، ان کو قتل کر کے پر قیامت کے قتل کرنے والے کو اجر ملے گا)۔

دور اس لئے بھی کہ حکم کا دار و مدار اس کی علامت پر ہوتا ہے اور زیر بحث صورت میں علامت ان کی تیاری اور فرو بردگی ہے، اور اثر ہم

{ سورۃ فتح - ۱۰۰

(۲) ۱۸۸۳ء میں بحرح قوم فی آخر الزمان ... کی روایت بخاری (۱۸۸۳ء) طبع انتہائی اور مسلم (۱۸۸۳ء) طبع ۱۸۸۳ء کی ہے۔

ان کی جانب سے حقیقتِ قتال کا اقرار کریں تو یہ چیز ان کی تقویت کا وسیع ثابت ہوگی، اس لئے ان کے شر کے ازالہ کی ضرورت کے پیش نظر حکمِ کاملہ ارجحیت پر ہوگا اور اس سے بھی کہ امام کے خلاف شریعت کی وجہ سے دو مافرمائی قرار پائے، تو ان سے قتال جائز ہے جب تک کہ دو مافرمائی سے باز نہ آجائیں، اور حضرت علیؑ سے خوارج کے بارے میں جو منقول ہے کہ ”تم تم سے قتال نہیں کریں گے جب تک کہ تم ہی تم سے قتال نہ کرو“ تو اس کا مصعب یہ ہے کہ جب تک کہ تم تم سے قتال کا حزم نہ کرو، اور اگر اس کو قید نہ کر کے اس کے شر کا افعیہ ممکن ہو جب کہ دو تیساری نہ چھتے ہوں تو ایسی یا جائے گا اور ہم اس سے قتال نہیں کریں گے، اس لئے کہ قتال سے کم از صورت سے اس کے شر کا افعیہ ممکن ہے (۱)۔

ان کے ساتھ جنگ میں خود پہل کرنے کے جواز کی رائے فقہاء و متاثرین نے اختیار کی ہے، چنانچہ کشاف القناع میں ہے: اگر وہ رجوع سے انکار کریں تو امام ایں نصیحت کرے گا، ورنہ قتال کا ثوب دلائے گا، اگر رجوع کر کے اعانت اختیار نہیں تو نہیں چھوڑے گا، ورنہ سرودہ ان سے جنگ کرنے پر حکم ہو تو ان سے جنگ نہ کرنا اس پر واجب ہوگا، اس لئے کہ صحابہ برائے کمال پر اجماع ہے (۴)۔

اور یہاں: قدوری نے نقل کیا ہے کہ امام ان سے جنگ کا آغاز نہیں کرے گا جب تک کہ وہ خود نہ کھل کریں، یہی رائے کاسانی اور کمال نے بھی روایت کی ہے، کاسانی کہتے ہیں: اس لئے کہ ان سے قتال ان کے شر کے دفعیہ کے لئے ہے، ان کے شرک کے شرک کی وجہ سے نہیں ہے، کیونکہ کہ وہ مسلمان ہیں، لہذا جب تک ان کی جانب سے شر کا آغاز نہیں ہو امام ان سے قتال نہیں کرے گا، اس سے

(۱) تبیین الحقائق ص ۴۴، الف ۴ ص ۱۱۴.

(۲) کتاب الفہام، ۱۶۲ء دیکھئے: الفہام، ۱۰۸۔

اختیار کرے اور اپنے گھر میں بیٹھ جائے تو یہ قیوں بھی اس صورت پر محمول ہے کہ امام نہ ہو، اور جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے: ”إِذَا لَقِيَ الْمُسْلِمَانِ بَعْضُهُمَا فَاَلْقَا الْقَاتِلَ وَالْمَقْتُولَ فِي الْمَارِ“ (۱) (اگر دو مسلمان اپنی تلواروں سے ٹکریں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے) تو یہ حکم اس صورت پر محمول ہے کہ وہ دونوں مصیبت اور (جائی) حمیت میں لڑتی لڑیں۔ یاد دہانی اور حکومت کے لئے لڑیں۔

”اگر سلطان خام ہو، لوگوں کی ایک جماعت ظلم کے خاتمہ کے لئے اس کے خلاف شریعت کرے، اور امام سے صلہ کے خاتمہ کا مطالبہ یا جائے تو وہ قبول نہ کرے تو لوگ نہ تو سلطان کی معافیت کریں، نہ باغیوں کی مدد (۲)، اس لئے کہ غیر عادل کی معافیت واجب نہیں ہے، امام مالک کہتے ہیں: اس سے اور جس چیز کا اس سے مطالبہ ہے دونوں سے صرف نظر کرو، اللہ تعالیٰ ایک خام سے دوسرے خام کے رعبہ انتقام لے گا پھر ان دونوں سے انتقام لے لے گا (۳)، اور ثنائیہ نے صراحت کی ہے کہ اگر وہ امام کے خلاف خروج کریں - خود امام خام ہو - تو باغیوں سے قریب رہنے، لے مسلمانوں پر واجب ہے کہ امام کی اعانت کریں تاکہ ان کی شوکت ختم ہو جائے (۴)۔

باغیوں کی مدافعت کے لئے امام کے تعاون کے وجوب پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ روایت دلیل ہے جس میں

- (۱) حدیث: إِذَا لَقِيَ الْمُسْلِمَانِ - کی روایت بخاری (صحیح ۳۳۱۳ طبع انتقد) اور مسلم (۲۲۳۳ طبع الخلیف) نے کی ہے۔
- (۲) الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین ۳/۳۵۱ طبع فقہ القدیر ۳/۳۵۱، ابدیع ۱۳۰۷ھ، حاشیہ الدرستی ۳/۳۹۹، حاشیہ شریطی مع نہایت اکتاج ۳/۳۸۵، انصاری ۸/۴۰۷، کتاب الفتاویٰ ۱۶۲/۱۶۲۔
- (۳) حاشیہ الدرستی ۳/۳۹۹۔
- (۴) حاشیہ شریطی علی نہایت اکتاج ۳/۳۸۵۔

کہ مسلمان سے قتال صرف و قاعاً جائز ہے، برخلاف کافر کے کہ کفر بذات خود قبیح ہے (۱)، اس لئے کہ بعض مالکیہ نے ظاہر سمجھا ہے، اور یہی ثنائیہ کا مسلک، اور امام احمد بن حنبل کا قول ہے، اس لئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ ان سے جنگ کا شمار نہ کریں جنہوں نے اس کے خلاف شریعت کیا ہے اور اگر قتل کے بغیر اس کا دفاع ممکن ہو تو قتل جائز نہیں ہے، اور اس سے قبل ان سے قتال جائز نہیں ہے والا یہ کہ حملہ آور کی طرف ان کے خوف ہو جائے، اور بن تیمیہ نے کہا: ”الفضل یہ ہے کہ ان کو چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ خود غارت کریں“ یعنی جنگ کا آغاز کریں (۲)۔

باغیوں سے جنگ میں معافیت:

۱۲- باغیوں سے جنگ کے لئے امام کسی کو بلائے تو اس پر قبول کرنا فرض ہے، اس لئے کہ غیر مصیبت میں امام کی معافیت فرض ہے۔

بن عابدین کہتے ہیں: ہر اس شخص پر جو مقابلہ کی سکت رکھتا ہو امام کی معیت میں جنگ کرنا واجب ہے، والا یہ کہ زمانہ کا سبب امام کا یہ ظلم ہو جس میں کوئی شبہ نہ ہو، چونکہ ایسی صورت میں ان کے انصاف کے لئے ان کا تعاون گرمسمن ہو تو واجب ہے، اور جو شخص سکت نہ رکھتا ہو وہ اپنے گھر میں بیٹھے، اور اپنی پابندی صحابہ کرام سے متعلق مروی ان کا یہ عمل محمول کیا گیا ہے کہ فتنہ کے زمانہ میں انہوں نے کنارہ کشی اختیار کی، اور بعض صحابہ کرام کو تو قتال کے حال ہو سے میں ہی تر تھا۔

اور امام ابوحنیفہ سے جو یہ قول مروی ہے کہ ”اگر مسلمانوں کے درمیان فتنہ واقع ہو تو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ فتنہ سے ناروازی

- (۱) الدرستی ۳/۳۹۹، طبع ۱۳۰۷ھ، صحیح ۳۱۰۷۔
- (۲) حاشیہ الدرستی ۳/۳۹۹، کتاب الفتاویٰ ۱۶۲/۱۶۲، انصاری ۸/۴۰۸، لمحب ۳/۳۸۳، نہایت اکتاج ۳/۳۸۳۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:
 "مَنْ أَعْطَى إِمَامًا صَفْحَهُ يَدَهُ وَثَمَرَهُ قَلْبَهُ قَلْبُطَعَهُ أَنْ
 اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ أَحَرُّ يَدَارِعَهُ فَاصْرَبُوا، عَقِبِ الْإِحْرَارُ" (۱)
 (جس شخص نے کسی امام کو اپنے ہاتھوں کا معاملہ اور اپنے قلب کا ثمرہ
 دیا وہ اس کی طاعت استطاعت بجز ترے ہیچ اور وہ شخص آخر اس
 سے فرار نہ کرے تو دوسرے ہی رونا مارا)۔ اور اس لئے بھی کہ جس
 کی امامت ثابت ہوگئی اس کی طاعت واجب ہوئی۔ دلیل حدیث
 مذکور "يُحْرَجُ قُلُوبُ لِي أَحَرِّ الزَّمَانِ..." ہے (۲)۔

باغیوں سے قتال کی شرائط و اس کے امتیازات:

۱۳- اگر باغیوں کو بیعت کرنے سے کوئی قانع نہ ہو اور وہ امام کی
 طاعت کی جانب رجوع اور جماعت میں شامل ہونا قبول نہ کریں یا
 تو پہرہ قبول نہ کریں اگر امام کے قبضہ میں ہوں، اگر نہ ہوں تو
 راہ و رہیں تو ان سے قتال واجب ہے (۳) بشرطیکہ وہ اہل عدل کی
 عزت و حرمت سے چھید نہ کریں یا ان کی وجہ سے مشرکین سے حما
 معطل ہو جائے۔ یہ بیت المال کے حقوق میں دیکھ لے نہیں جو ان کا
 نہیں ہے، یہ جو ان پر واجب الاء ہے اس کی مانگی سے فرار کریں
 یہ اسے امام کی معزولی کا مظاہر کریں جس کی بیعت معتقد ہو چکی ہے،
 جیسا کہ ماہری کے فرمایا ہے، "اور رٹی سے کہا ہے: ریا و مناسب یہ
 ہے کہ ان سے قتال مطلقاً جب ہے، اس لئے کہ ان باغیوں کی
 موجودگی سے، خواہ مذکورہ امور نہ پائے جائیں، مفساد پیدا ہوں گے،
 اور بہا و فساد کا مرکز بن گئے ہوں گے، جب کہ وہ امام کے

(۱) حدیث: "مَنْ أَعْطَى" کی روایت مسلم (۳۷۳۷ طبع اعلیٰ) نے کی

ہے۔

(۲) ابن ابی شیبہ ۱۰۵/۸۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۳، حاشیہ ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۸، حاشیہ ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۸۔

قبضہ سے نکل چنے اور قتال کے لئے قادیان چلے ہوں"۔

ان کے شر کا زہر ہی آسان تر قتل سے محسوس ہو تو ضروری حد
 تک اس قتل کا اپنا واجب ہے اس سے کہ اس سے جنگ کے سے
 یہ شرط ہے کہ اس کے شر کو دفع کرنے کے سے قتل کے علاوہ کوئی
 راستہ نہ درو یا ہو، تو اگر محض تنگدستی سے حصوں متعقد ممکن ہو تو وقتوں
 سے زیادہ بہتر ہے (۴)۔

باغیوں سے قتال کی کیفیت:

۱۴- باغیوں سے قتال، اصل اختیاری و تفریق کو قائم کرنے کے
 لئے یا جانا ہے، انہیں نہ کار نہیں تر دیا جاتا، اس سے کہ وہ تاویل
 کرنے والے ہوتے ہیں، اسی لئے باغیوں سے قتل اور کفر سے
 قتال کے درمیان گیارہ باتوں میں فرق ہے: باغیوں سے قتل کا
 مقصد ان کو ہر نشی سے باز رکھنا ہے، ان کا قتل نہیں، ان میں سے جو
 میدان جنگ سے بھاگ جائیں ان میں چھوڑ دیا جائے گا، ان کے
 زخموں کو قتل نہیں کیا جائے گا، نہ ان کے قیدی قتل کے
 جائیں گے (۵)، نہ ان کے اموال غنیمت بنائے جائیں گے، نہ ان
 کے بچے رفتار کئے جائیں گے، نہ ان کے خلاف مشرکین کی مدد لی
 جائے گی، نہ ان سے مال پر صبح کی جائے گی، نہ ان کے مقابلہ میں
 نوپ و غیرہ اسلحہ نصب کئے جائیں گے، نہ ان کے گھروں کو جلا دیا
 جائے گا، اور نہ ان کے درخت کاٹے جائیں گے (۶)۔

اگر باغی کسی ایک مقام پر تدارش ہو رہے ہوں تو

(۱) نہایہ الحکام ج ۱ ص ۸۶، ابواب ۲ ص ۲۲۲۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۳، حاشیہ ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۸۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۳، حاشیہ ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۸۔

(۴) حاشیہ ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۸، حاشیہ ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۸، حاشیہ ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۸۔

حاشیہ ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۸۔

ن کے زخمیوں کو قتل کرنا جائز ہوگا، اور اگر ان کا ردود و درہمیں باغیوں تک اس کا پہنچنا عام طور پر متوقع ہو اور جنگ بھی قائم ہو اور اس کا غالب گمان ہو جائے تو اس صورت میں ان سے قتال ہی مناسب ہے^(۱)۔

اور اسی سے قریب مالکیہ کی رائے ہے، چنانچہ انہوں نے صراحت کی ہے کہ ان پر غلبہ پا کر ان کی جانب سے اطمینان ہو جائے تو نہ تو شکست خوردہ کا پیچھا کیا جائے گا اور نہ زخمی کو مارا جائے گا^(۲)۔

حنابلہ نے یہ صراحت کی ہے کہ باغی اگر جنگ بند کر دیں جو وہ اس طور پر ہو کہ وہ امانت قبول کر لیں، یا تمنا رائل، یا قسمت کھا جائیں اور اپنے رد میں حاکمیں یا نہ لیں یا زخمی یا زخمی کی وجہ سے جنگ کے قابل نہ بنیں تو ایسی صورت میں اس کو قتل کرنا اور بھگنے، لے نا پیچھا کرنا حرام ہے، اس قدر کہ ایسی روایت و آثار عقل کی ہیں جن میں بھگنے والے کو قتل کرے، زخمی کو مارا لے اور قیدی کو قتل کرے کی ممانعت آتی ہے، یہ روایات عام ہیں، پھر انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ ان سے قتال کا مقصد ان کو روکنا ہے اور وہ مقصد حاصل ہو چکا ہے، لہذا ان کو قتل کرنا جائز نہیں ہوگا جیسا کہ حملہ آور کو قتل کرنا ایسی صورت میں جائز نہیں ہوتا، اور ان کو جسدہ کے اندیشہ سے بھی کہ ان کا گرد ہے قتل نہیں کیا جائے گا جیسا کہ اگر ان کا کوئی ردود نہ ہو^(۳)۔

جہاں تک حمیر کا تعلق ہے تو انہوں نے صراحت کی ہے کہ اگر باغیوں کا رد ہو جہاں وہ ہٹا لیتے ہوں تو ایسی صورت میں ان تفصیل کے بغیر اہل عدل کو چاہئے کہ بھگنے والے کو قتل کریں اور

زخمیوں کا خاتمہ کریں تاکہ وہ اپنے ردود سے جائز نہ بن جائیں، اور ان کے ردود محفوظ ہو جائیں اور پھر پست اہل عدل پر حملہ کریں، اور ان کے قتل کے بعد ان کے لئے اس کی جانب سے قتل کی صرف مدت کا پایا جانا کافی ہے، حقیقت قتال ضروری نہیں، اور اس سے بھی نہ کر باغیوں کا ردود تو ان کا قتل امانت کے رد سے باہر نہیں ہوگا کیونکہ اہل اپنے رد میں شامل ہو جائیں گے اور اس کا شرط پہلے کی طرح پھر لوٹ آئے گا، فقہاء حنفیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ کا قتل اس صورت کی ممانعت ہے جب کہ اس کا ردود نہ ہو^(۴)۔

یہ سر پرکار باغی عورت:

۱۵- جمہور فقہاء (حنفی، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ) کی رائے ہے کہ باغیوں میں شامل عورت اگر قتال کر رہی ہو تو اسے قید یا بچے کا صرف دور ان مقابلہ سے قتل کی اجازت ہے، قید اس لئے کیا جائے گا کہ وہ معصیت پر ہے اور تاکہ اس سے شر و فتنہ سے روکا جائے^(۱)۔ مالکیہ کہتے ہیں کہ اگر عورتوں کا قتل محض جوش و لاتے اور پتھر پھینکنے کی صورت میں ہو تو انہیں قتل نہیں کیا جائے گا^(۲)۔

باغیوں کے اموال کو غنیمت بنانا، ان کو ضائع کرنا اور ان کا ضمان:

۱۶- فقہاء اس بات پر اتفاق ہے کہ باغیوں کے اموال کو غنیمت نہیں بنایا جائے گا، نہ انہیں تقسیم یا جائے گا اور نہ ان کو ضائع کرنا جائز ہوگا، بلکہ ضروری ہے کہ اموال نہیں لوٹا دے جائیں، بیس نام کو

(۱) البدائع ۲/۳۰۰-۳۰۱، ص ۱۱۲

(۲) فتح الفقہ ۲/۳۱۲، حاشیہ من مایہ ۳۰۰، تمیمی الحقائق ۳/۳۹۵، بحر

الرائق ۵/۱۵۲، حاشیہ ۲/۳۹۹، مبدی ۳/۳۰۰، ص ۵۸

(۳) البدائع ۲/۳۰۰، ص ۱۱۲، شرح البیہر ۳/۳۰۰

(۱) مہیۃ المحتاج ۲/۳۸۶

(۲) شرح الکبیر و جامعہ رد المحتار ۲/۳۹۹-۳۰۰، البدائع ۲/۳۸۶

(۳) البدائع ۲/۳۸۶

چاہئے کہ اس کی شوکت کو تو ذکر ان کے شر کو دفع کرنے کے مقصد سے اس کے اموال کو روک لے یہاں تک کہ وہ توبہ کرے تب انہیں اموال لوٹا دے کہ بعض صورت تمام ہوئی، اور قسمت بنانا درست نہیں ہے، اور اگر اس کے اموال کھوڑے وغیرہ کی شکل میں ہوں جن کی حفاظت کے سے اثر جات دکھارہو تے ہیں تو بہتہ یہ ہے کہ انہیں فروخت کر کے اس کی قیمت رکھ لی جائے۔

ن کے مالی نقصان پر ضمان کے مسئلہ میں تفصیل ہے، عادل اگر دوسرا قاتل ہوئی کی جانب مال کو قاتل کے سبب یا قاتل کی ضرورت کے تحت ضائع کرے تو وہ ضامن نہیں ہوگا، اس لئے کہ ان کا کچھ مال جیسے کھوڑے ضائع نہ بغیر اس کا قتل ممکن ہی نہیں ہے اور دوسرا ہو کر لڑ رہے ہوں تو ان کے جانور کو زخمی کرنا جائز ہوگا، تو جب جان تلف کرنے پر ضمان نہیں ہے تو مال ضائع کرنے پر ضمان بدرجہ اولیٰ نہیں ہوگا۔

مگر قاتل کی حالت اور اس کی ضرورت نہ ہوتی ان کے مکانات نہیں ہائے جا میں گئے اور ان کے درخت نہیں کاٹے جا میں گئے، اس لئے کہ اگر مقابلہ کے دوران ان کا مال امام کے ہاتھ لگ جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ اسے محفوظ رکھے تا آنکہ انہیں دلوٹا دے، لہذا ان کے اموال نہیں لوٹے جائیں گے، اس لئے کہ ان اموال پر وراثت کے حکام برقرار ہیں، ان سے مقابلہ صرف اس لئے یا جارہا ہے کہ انہوں نے بدعت پیدا کر لی ہے، لہذا یہ مقابلہ ایک حد کی طرح ہے جو تاقائم کی جارہی ہے^(۱)۔

ماوردی نے ضمان کو اس صورت کے ساتھ مقید کیا ہے کہ جنگ سے پہلے سکون قلب و انتقام کی نیت سے ان کا مال ضائع کیا گیا ہو، مگر باغیوں کو مذکور کرے اور خلعت دینے کی غرض سے مال

(۱) حاشیہ الدہلوی ص ۳۰۰، مجمع و طحاہ کل ۱/۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹

ضائع یا بھوتہ ضمان نہیں ہوگا^(۱)۔

زیلعی «اور ان عابدین نے باغیوں کے سر و بند ہونے اور شرم کرنے سے پہلے یا ان کی قوت ٹوٹ جانے اور جمعیت منتشر ہو جانے کے بعد ہونے والے نقصان پر ضمان کو محمول کرنے کو ظاہر سمجھا ہے^(۲)۔

اہل عدل کا باغیوں کو نقصان پہنچانا:

۱۷- زیلعی نے مرخصانی سے نقل کیا ہے کہ عادل اگر باغی کی جانب مال کا اضافہ کرے تو وہ ضامن نہیں ہوگا اور نہ گنہگار ہوگا، اس لئے کہ وہ ان کے شر کے ازالہ کے لئے ان سے قتال پر مامور ہے۔ محیط میں ہے: اگر اس نے باغی کا مال ضائع کر دیا تو ضمان لیا جائے گا، اس لئے کہ باغی کا مال ہمارے حق میں معصوم ہے اور ضمان لازم کرنا ممکن ہے، لہذا ضمان واجب قرار دینے میں فائدہ ہے^(۳)۔

باغیوں کا اہل عدل کو نقصان پہنچانا:

۱۸- اگر مقامات کرنے والے اہل عدل کا مال ضائع کر دیں تو ان پر کوئی ضمان نہیں ہے، اس لئے کہ وہ تامل کرنے والا یک گروہ ہے، لہذا انہیں اہل عدل کی طرح ضمان قرار نہیں دیا جائے گا، اور اس لئے بھی کہ وہ مال ہمارے حق میں تحفظ رکھتا ہے، اور شارح کے حق میں سناد کو تحفظ حاصل نہیں ہے، اور اس لئے بھی کہ ان کو ضمان قرار دینے کے نتیجے میں اطاعت شعاری کی طرف سے انہیں نفرت ہو جائے گی، چنانچہ عبد الرزاق نے اپنی سند سے زہری سے روایت کیا ہے کہ سیمان بن شام نے زہری کو لکھ کر ایک ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے شوہر کے پاس سے چلی گئی، اپنی قوم

(۱) نہایہ المحتاج ۷/۳۸۵

(۲) حاشیہ ابن عابدین ص ۱۲۳، تمییز الحقائق ص ۲۹۶

(۳) تمییز الحقائق ص ۲۹۶

اگر باقی تو پھر نہیں اور رجوع نہیں تو اہل حق کے جو اموال اس کے پاس ملیں وہ وہیں ملے لے جائیں گے، اور جو اموال اسوں نے خرچ کر لے ہوں وہ اس سے وہیں نہیں لے جائیں گے خود وہ مال دار ہوں۔ اس لئے کہ وہ تاویل کرنے والے ہیں۔

اگر باقی ہی اہل عدل کو معزک کے ساتھ و قتل کر دے تو اس کو قتل یا جائے گا، اس لئے کہ اس باقی نے تھیہ رکھا مگر وہ اس کے قتل یا ہے۔ اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کی ہے جیسے رہنمائی کرتے ہیں، اور ایک قول یہ ہے کہ اس باقی کا قتل ضروری نہیں ہے، یہی رائے غالبہ کے نزدیک صحیح ہے، اس سے کہ حضرت علیؑ کا ارشاد ہے: ”اگر میں چاہوں تو معاف کر دوں اور اگر چاہوں تو قتلاں لوں“ (۲)۔

باقی مقتولین کا مسئلہ کرنا:

۱۹- باقی مقتولین کا مسئلہ کرنا حنفیہ کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے، مالکیہ کے نزدیک حرام ہے، جہاں تک ان کے سر منتقل کرنے کا سوا ہے تو حنفیہ نے کہا: ان کے سر کاٹ کر شہر میں کھانا کر دیا جائے، اس لئے کہ یہ مسئلہ ہے، بین بعض متاثرین حنفیہ نے اس کو یہی صورت میں جاری کر دیا ہے جب اس سے اہل عدل کے اطمینان قلب اور باغیوں کی شوکت توڑنے کا مقصد حاصل ہوتا ہو، مالکیہ نے باقی مقتولین کے سر کی ماشن کے مقام قتل پر چار متر روپیہ ہے (۳)۔

(۱) الحج والکلیل ۱/۲۷۸-۲۷۹۔

(۲) انہی ۸/۱۳۔

(۳) الحج ۱۶/۳۷۱ حاشیہ ابن ماجہ ۳۳/۳۱۲، تبیین الحقائق ۳/۳۹۵، حاشیہ الدولی ۳/۳۹۹، الحج والکلیل ۱/۲۷۸-۲۷۹، نہایت المحتاج ۵/۳۸۶، انہی ۸/۱۱۳، کتاب الفقہ ۷/۱۶۳۔

کے سامنے شریعت کی شہادت دی، جو میرے سے جا ملی اور ثانی کر لیا، پھر وہ پگھر والوں کے پاس تائب ہو کر لوٹ کر آئی ہے، راوی کہتے ہیں کہ زہری نے نہیں سنا: ”ابعد اپنا فتنہ اس وقت نہ پاپا ہو جب کہ وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ جنہوں نے غزوہ بدر میں شرکت فرمائی تھی بڑی تعداد میں موجود تھے، ان کی متفقہ رائے ہوئی کہ قرآن کی تاویل کر کے جس کسی نے شرم گاہ کو حلال کر لیا ہو اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی، جس نے قرآن کی تاویل کر کے خون کو مباح کر لیا ہو اس پر قصاص جاری نہیں کیا جائے گا، کسی نے قرآن کی تاویل کر کے مال کو حلال کر لیا ہو وہ مال نہیں لوٹایا جائے گا، سوائے اس کے کہ کوئی مسلمان بھیہ محفوظ ہو تو اسے اس کے مالک کو واپس کیا جائے گا، اور میری رائے یہ ہے کہ وہ عورت اپنے شوہر کے پاس لوٹا دی جائے، اور اس پر تہمت لگانے والے پر حد جاری کی جائے۔

۱۰۔ امام شافعی کے ایک قول میں باغیوں کو ضامن قرار دیا جائے گا، اس سے کہ حضرت ابو بکرؓ فرمایا: ”تم ہمارے مقتولوں کی ویت کرو گے، ہم تمہارے مقتولوں کی ویت اور نہیں کریں گے“ (۱)، اور اس لئے بھی کہ یہ جائیں، اموال مسموم ہیں، نہیں مباح، ”رہی جار و فاق کی ضرورت کے بغیر نشان کیا گیا ہے، تو اس کا ضمان واجب ہوگا، جس طرح غیر جنگی حالت میں ۱۳۱ الف پر ضمان ہوتا ہے (۲)۔

(۱) انہی ۸/۱۱۳۔

ابن قدامہ نے اس رائے سے حضرت ابو بکر کا رجوع نقل کیا ہے کہ انہوں نے اس رائے پر عمل نہیں کیا، اور یہ منقول نہیں کہ انہوں نے کسی پر مالی تاوان اس وجہ سے لایم کیا ہے، اگر مرقیہ کے حق میں تاوان واجب بھی قرار دیا جائے تو بھی یہی صورت میں لایم نہیں ہوگا، اس لئے کہ باغی تاویل کر دے والے مسلمان ہیں۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۳۳/۱۲۳، البدائع ۷/۳۱۲، تبیین الحقائق ۳/۳۹۱، حاشیہ المدنی ۳/۳۹۹، الحج والکلیل ۱/۲۷۸-۲۷۹، نہایت المحتاج ۵/۳۸۵، انہی ۸/۱۱۳۔

باقی قیدی:

۲۰- باقی قیدیوں کے ساتھ خصوصی معاملہ کیا جائے گا، اس لئے کہ ان سے جنگ کرنا محض ان کے شر کے دفع کے لئے ہے، تو ان کے ساتھ صرف اسی قدر عمل مباح ہوگا جس سے قتال کا دفع ہو، لہذا "ان کا کوئی گروہ نہ ہو تو بلا اتفاق نہیں قتل نہیں کیا جائے گا جس کی وجہ پیچھے گزری چکی ہے" اسی لئے نہیں مطلقاً غلام نہیں بنایا جائے گا، خود ان کا کوئی گروہ ہو یا نہ ہو اس مسئلہ پر اتفاق ہے۔ اس لئے کہ وہ آزاد مسلمان ہیں، ان کے بچوں اور عورتوں کو بھی گرفتار نہیں کیا جائے گا^(۱)۔

گروہ کا گروہ ہو تو بھی مالک^(۲)، شافعیہ^(۳) اور حنابلہ^(۴) کے نزدیک نہیں قتل نہیں کیا جائے گا، لیکن مالک^(۵) میں سے عبد الملک کی رائے یہ ہے کہ اگر کوئی باقی قید کر لیا جائے اور جنگ ختم ہوئی ہو تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا، مگر جنگ جاری ہو تو تمام کو قتل ہے کہ اگر اس سے غریبہ محسوس کرے تو اسے قتل کر دے^(۵)۔

(۱) تبیین الحقائق ۲۹۵/۳، شرح صفیر و بلادہ الممالک ۱۵۴/۳، حاشیہ ۱، ج ۱، ص ۵۳

علامہ کیل کہتے ہیں: اگر اس مسئلہ پر جماع کا تم نہ ہو چکا ہو تو ان کے ملک کاٹے جائے، بعض واقعات سے استدلال ممکن ہوتا ہے، ابن ابی شیبہ (۱۵۰/۲) نے اپنی سند سے ابو یوسف سے نقل کیا ہے کہ جب نعل حمل کو شکست ہو گئی تو حضرت علیؑ نے کہا: جو لوگ جنگ سے علاحدہ ہیں انہیں مت پکڑو، جو تھکے ہوئے اور چاروں طرف سے لڑ رہے ہیں انہیں کوئی عورت نہ لڑے، انہیں نہ لڑو، اور جس خاتون کا شوہر مارا گیا وہ چار ماہ دس دن صحت گزارے، تو لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ان کا خون تو ہمارے لئے حلال ہے، پھر ان کی عورتیں حلال نہیں؟ لوگوں نے آپ سے حجت کی تو آپ نے کہا: اچھا عورتوں کو لڑو اور عورتوں پر قہر نہ لڑو، کیونکہ وہی تو سربراہ ہوتا ہے، اس طرح حضرت علیؑ نے انہیں خاموش کیا (الفتح ۳۳/۲)۔

(۲) حاشیہ مدنی ۲۹۹/۳

(۳) لمعوب ۱۱۹/۳

(۴) ہمیں ۸/۱۳، کتاب الفتاویٰ ۱۶۲/۱۳

(۵) فتاویٰ الکبیر ۲۷۸/۶

مالکیہ کی بعض کتابوں میں ہے کہ اگر جنگ بند ہونے کے بعد کسی کو قید کیا جائے تو اس سے توبہ رائی جائے، مگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے گا، "مگر کہا گیا ہے کہ اس کی توبہ کی جائے کی قتل نہیں کیا جائے گا"^(۱)۔

شافعیہ نے کہا ہے کہ اگر باقی قیدی کو قتل کر دیا جائے تو اس کی اہمیت کا خیال دینا ہوگا اس لئے کہ قیدی وہ ہے جس کا خوب محفوظ ہو گیا ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ اس کو قتل کرنے پر تقاسم لازم آئے گا، ایک قول یہ بھی ہے کہ اس میں قصاص نہیں ہوگا، اس لئے کہ تمام اہل ضیغہ نے اس کے قتل کو جائز قرار دیا ہے تو اس مسئلہ میں شبہ پیچ ہو گیا^(۲)، "اگر قیدی بالغ ہو اور اطاعت قبول کر لے تو اسے آزاد کر دیا جائے گا، اگر اطاعت قبول نہ کرے تو جنگ ختم ہونے تک اسے محبوس رکھا جائے گا"^(۳)، اگر تمام یا بچہ ہو تو قید میں یا چاہے گا، اس لئے کہ وہ بیعت کی اہلیت والوں میں نہیں ہے، بعض شافعیہ نے کہا ہے کہ اسے بھی قید میں رکھا جائے گا، اس سے کہ ان کے قید سے بھی باغیوں کی دل شکنی ہوگی^(۴)، یہی رائے حنابلہ کی بھی ہے^(۵)۔

حنفیہ کی رائے ہے کہ اگر قیدی کا کوئی گروہ ہو تو تمام کو اختیار ہوگا، اگر چاہے تو اسے قتل کر دے یا چاہے تو بقدر امکان اس کے شر کے دفع کے لئے قید رکھے، جس اقدام سے باغیوں کی قوت زیادہ نہ ہو، یہ وہی کے مطابق تمام فیصلہ کرے گا^(۶)۔

(۱) بدیع المجتہد ۳۹۸/۲

(۲) لمعوب ۲۲۰/۲

(۳) لمعوب ۲۲۰/۲، کتاب الفتاویٰ ۱۶۵/۲

(۴) لمعوب ۲۲۰/۲، فتاویٰ الفتاویٰ ۳۸۷/۲

(۵) کتاب الفتاویٰ ۱۶۵/۲

(۶) حاشیہ ابن عابدین ۳۱۱/۳

قیدیوں کا فدیہ:

۲۱- فقہاء نے تصرحت کی ہے کہ اہل عدل قیدیوں کے فدیہ میں بائیں قیدیوں کو دینا جائز ہے، فقہاء کہتے ہیں بائیں اہل عدل قیدیوں کو قتل کر دیں تو اہل عدل کے لئے جائز نہیں ہوگا کہ بائیں قیدیوں کو قتل کریں، اس سے کہ بائیں قیدی دوسروں کے فدیہ میں قتل نہیں لے جائیں گے، اور بائیں قیدیوں کو فدیہ میں چھوڑنا قبول نہ کریں اور نہیں قید رکھیں تو بن قید سمجھتے ہیں، اہل عدل کے لئے اس جو از کی بھی گنجائش ہے کہ بائیں قیدیوں کو قیدی رکھیں جب تک ان کے عوض اپنے قیدیوں کی رہائی کی صورت نہ نکل آئے، اور یہ بھی محتمل ہے کہ بائیں قیدیوں کو قید رکھنا جائز نہ ہو، اور انہیں رہا کر دیا جائے، اس لئے کہ اہل عدل قیدیوں کو قید رکھنے کا نادر بائیں قیدیوں کے سر نہیں ہے (۱)۔

بائیں قیدیوں سے تعلق تفصیل کے لئے اصطلاح ”اسری“ دیکھی جائے۔

باغیوں سے مصالحت:

۲۲- فقہاء کا اتفاق ہے کہ باغیوں سے صلح کر لیا جائز نہیں ہے، اگر امام مال پر مصالحت کر لے تو مصالحت باطل ہوگی (۲)۔ اور بائیں بغیر مال کے جنگ بندی پر صلح کا مطالبہ کریں تو یہ پیشکش اس وقت قبول کی جائے گی جب اس میں فدیہ ہو، اور امام یہ دیکھے کہ ان کا ارادہ رجوع فی الی عت اور معرفت حق کا ہے تو انہیں مہلت دے گا، بن لہذا کہتے ہیں: ان امور پر ان تمام اہل علم کا اتفاق ہے جن کی رائے میں سے محقق نظر رکھی ہیں، عین اُمر باغیوں کا مقصود یہ ہو کہ مقابلہ کے سے وہ کچھ ہوئیں، مکمل آجائے یا اچانک امام پر حملہ آور

ہو جائے تو ایسی صورت میں امام فوری کارروائی کرے گا، ورنہ مصلحت نہیں، گ (۱)۔

اور مصالحت ہو جائے اور ہر فریق دوسرے فریق کے پاس رہن رکھے کہ اگر کوئی فریق اندر نہ آئے گا تو دوسرا فریق رہن میں رکھے گے تو وہ قتل کرے گا پھر بائیں اندر کریں اور رہن کو بھی قتل کر دیں تو اہل عدل کے لئے جائز نہیں ہوگا کہ وہ بھی رہن کو قتل کر دیں، بلکہ اہل عدل رہن کو قید رکھیں گے تا آنکہ باغی مالک ہو جائیں یا توبہ کر لیں، اس لئے کہ رہن کے لوگ مصالحت کی وجہ سے ماموں ہو چکے ہیں، نیز انہیں رہن کے بطور لیتے وقت مال دیا جاتا ہے، دوسروں کے اندر پر ان سے معاوضہ نہیں یا جاتا، اس میں قید رکھا جائے گا تا کہ اپنے گروہ میں لوٹ آسکے، اور باغیوں میں (۲)، اور اس کی قوت میں نہایت بن کر جنگ کی آگ کو مزید بڑھانے کا سبب بنیں۔

۲۳- اور باغی اہل عدل کو رہن دیں کہ ان کو مہلت دی جائے تو اس غرض کے لئے یہ رہن بجا جائز نہیں ہوگا، اس سے کہ رہن کو قتل کرنا ان کے انتخاب کے اندر کی وجہ سے جائز نہیں ہوتا ہے، اور اگر باغیوں کے قبضہ میں کچھ اہل عدل قیدی ہوں، اور ان کے عوض وہ کچھ لوگوں کو بطور رہن پیش کریں تو امام انہیں قبول کرے گا، اور اہل عدل کے سے مدد کا ذریعہ بنائے گا، اور اگر وہ اہل عدل قیدیوں کو رہا کریں تو امام ان کے رہن کو رہا کر دے گا، اور اگر وہ ان کو قتل کر دیں تو امام ان کے رہن کو قتل نہیں کرے گا، اس لئے کہ رہن کے لوگ دوسروں کے قتل کرنے کی وجہ سے قتل نہیں کئے جائیں گے، کیونکہ وہ امن و امان پانچنے ہیں، اور جنگ ختم ہو جائے تو رہن کو چھوڑ دیا جائے گا جس طرح

(۱) النسخ ۳۱۵، حاشیہ ابن ماجہ ۱۱/۳، شرح الکبیر، جامعہ اسلامیہ

۳۱۹، ج ۱، ص ۱۸۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴

اس کے قیدیوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے^(۱)۔

کن باغیوں کا قتل جائز نہیں:

۲۴- فقہاء کا اس قاعدہ کی اصل پر اتفاق ہے کہ اہل حرب میں سے جن لوگوں جیسے عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور امدہوں کو قتل کرنا جائز نہیں ہے، باغیوں میں سے بھی اس لوگوں کو قتل کرنا جائز نہیں ہے بشرطیکہ وہ جنگ میں شریک نہ ہوں، اس لئے کہ باغیوں کا قتل ان کے قتال کے شر کو دفع کرنے کے لئے ہے لہذا قتل کا جواز اہل قتال کے ساتھ مخصوص رہے گا اور یہ مذکورہ لوگ عادیہ قتال کرنے والے نہیں ہوئے، لہذا قتل نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ وہ جو قتال میں حصہ لیں^(۲)، خود تخریب یا ترمیم کے لئے کی صورت میں حصہ ہو کہ یہ بھی معنوی اعتبار سے قتال ہے، ایسی صورت میں بچہ اور معذور (کم عقل) کے علاوہ لوگوں کو قتل کرنا مباح ہوگا، بچہ اور معذور کے سلسلہ میں اصل یہ ہے کہ ان دونوں کا قتل مقصد نہیں یا حارے کا، مگر یہ حقیقتاً یا معنایاً جنگ میں حصہ لیں تو دوران جنگ ان کا قتل جائز ہوگا^(۳)۔

مذہب کے رہنما ایک نام کو اختیار ہے کہ باغی قیدیوں کو قتل کرنا یا ان میں قید رکھنے ان کے رہنما کو جوڑھے وغیرہ قتل کریں یا تخریب یا ترمیم کے لئے لا میں ان کا قتل جائز ہے، ایسے لوگ جنگ کے دوران یہ جنگ سے فرار کے بعد قتل کے جائز ہیں، مگر بچہ اور معذور کو جنگ ختم ہونے کے بعد قتل نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ جنگ بند ہونے کے بعد قتل یا گرفتاری بطور عادیہ ہوتی ہے، اور یہ

انہوں سزا کے اہل نہیں ہیں، جہاں تک دوران جنگ ان کے قتل کا تعلق ہے تو یہ ان کے شر کے دفع کے لئے ہے جس طرح حملہ آور کا قتل کیا جاتا ہے^(۱)۔

مثال کے تحت یہ: اگر باغیوں کے ساتھ عام عورتیں اور بچے بھی آئیں، تو سامنے آنے پر ان سے مقصد کیا جائے گا مگر پیچھے ہٹ کر ہٹ کر رہے ہوں تو نہیں بھی اور سوائے ان لوگوں اور بالغ مردوں کی طرح چھوڑ دیا جائے گا، اس لئے کہ ان سے جنگ دفع شر کے لئے ہے، اگر ان میں سے کوئی کسی انسان کو قتل کرنا چاہے تو اس سے مقصد عادیہ قتال جائز ہوگا۔

مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ اگر باغی چھوٹے بچوں کو حاصل بنائیں تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا، والا یہ کہ ان کو چھوڑ دینے میں کفر مسلمانوں کی بجائے لازم آتی ہو^(۲)۔

قدرت کے باوجود جنگ نہ کرنے والوں کا باغیوں کے ساتھ شریک ہونا:

۲۵- اگر باغیوں کے ساتھ ایسے لوگ بھی میدان میں ہوں جو جنگ نہ کریں، حالانکہ وہ جنگ کی قدرت رکھتے ہوں تو مقصد نہیں قتل کرنا جائز نہیں ہوگا، اس لئے کہ باغیوں سے قتال کا مقصد انہیں روکنا ہے، اور ایسے لوگوں نے خود ہی اپنے آپ کو روک لیا ہے قرآن کریم میں لفظ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَدِّيًا فَجَزَاءُ جَهَنَّمَ" (۳) (اور جو کوئی کسی مؤمن کو مقصد قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے)، یہ آیت بتاتی ہے کہ عام حالات میں مؤمن کا عمدہ قتل حرام

(۱) البدیع ۷/۱۰۱، ابن ماجہ ۳۱۱، ابوداؤد ۴۲۰۰، حاکم ۲/۲۲۰، حاکم

الدروقی ۳/۲۹۹، مجمع الزوائد ۱۱/۲۷۸۔

(۲) کتاب القصاص ۱۳۳، ابن ماجہ ۱۱۰۸، الدروقی ۳/۹۹۔

(۳) سورہ بقرہ ۱۷۳۔

(۱) البدیع ۷/۱۰۱، ابن ماجہ ۳۱۱، ابوداؤد ۴۲۰۰، حاکم ۲/۲۲۰، حاکم

(۲) حاکم ۲/۲۹۹، ابن ماجہ ۳۱۱، البدیع ۷/۱۰۱، حاکم ۲/۲۲۰، حاکم

ابوداؤد ۴۲۰۰، ابن ماجہ ۱۱۰۸۔

(۳) البدیع ۷/۱۰۱۔

ہے، باغی و رجمہ اور کے وفات کی ضرورت کے حالات اس حکم سے ملحد ہیں، اہل اسلام کے لوگوں کے علاوہ صورت میں حرمت کا حکم پر عموم پر ہوتا ہے گا جس پر کوئی شخص قتال نہیں کر رہا ہے اس سے بچنا چاہتا ہے، جب کہ وہ قتال کی قدرت رکھتا ہے، اور اس شخص کی طرف سے جنگ کے بعد بھی قتال کا ارادہ پیش نہیں ہے اور وہ مسلمان ہے تو چونکہ اس کے وفات کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے اس کا خوب مہل نہیں ہوگا (۱)۔

ثانیہ کے نزدیک یہ قول میں، یہ شخص قاتل حار ہے، اس سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محمد بن ابی بکر بن عبد اللہ کے قتل سے منع فرمایا تھا، وہ قتال نہیں کر رہا تھا صرف اپنے باپ کا قصد اٹھائے ہوئے تھا، لیکن یہ شخص اس سے قتل کر دیا، اور ایک شعر پر صاف تو حضرت علیؑ نے اس کے قتل پر کبھی نہیں فرمائی، اس قاتل اس سے بھی جائز ہے کہ وہ ساتھیوں کے لیے معاون بنادے (۲)۔

باغیوں میں سے محرم سے قتال کا حکم:

۲۶- فقہاء کافی جملہ اتفاق ہے کہ کسی عامل کے لیے جائز نہیں ہے کہ باغیوں میں سے اپنے دی رحم خرم (ترہی رشتہ دار) کو قتل کرے، بلکہ نے اس حکم کو والدین تک محدود رکھا ہے، بلکہ بعض مالکیہ نے اپنے یہ والدین کا قتل بھی جائز بتلایا ہے، حنابلہ کے نزدیک ایک روایت میں بھی ایسا ہی حکم ہے، اس روایت کو کاظمی نے رد کیا ہے، اور بعض فقہاء نے صرف کراہت کی تصریح کی ہے یہی رائے زیادہ صحیح ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَأِنْ جَاهِلَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُقَاتِلْهُمَا"

و صاحبہما فی الذلیماء معزوفاً (۱) اور دونوں تجھ پر اس کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائے جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہیں، تو تو اس کا نہ ماننا، و دنیا میں اس کے ساتھ خوبی سے نہ کرنا، اور اس لیے بھی کہ امام شافعی نے روایت کی ہے: "ان السبی یستکف اباً حلیفۃ بن عتبۃ عن قتل ابیہ" (۲) (نبی ﷺ نے عتبہ کے بیٹے ابو حذیفہ کو اپنے والد کے قتل سے منع کیا)، اور بعض فقہاء نے والدین کا قتل حار نہ ہونے کی سرحت کی ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ جس صحت کا حکم دیا ہے اور حکم وجوب کا متقاضی ہے (۳)، اس مسئلہ میں فقہاء کی آراء میں تفصیل ہے، در لامل میں۔

حنفی کہتے ہیں: عامل کے لیے جائز نہیں ہے کہ اہل حق میں سے اور است اپنے دی رحم خرم کے قتل سے تجاوز کرے، اس سے کہ اس میں وہ حرمیں جمع ہو جاتی ہیں، اسلام کی حرمت و قرابت وراثت کی حرمت، لیکن باغی اگر عامل کے قتل کا ارادہ کرے تو اسے وفات کا حق ہے، اور اگر وفات قتل کے بغیر ممکن نہ ہو تو جائز ہے کہ وہ کسی صورت میں بیکار کرے کہ وہ شخص اس باغی کو قتل کرے، اس سے کہ سلام و اصل خون کو محفوظ کر دیتا ہے، اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

(۱) سورہ بقرہ ۱۵۸۔

(۲) حدیث ۳۸۱۱ ان السبی یستکف اباً حلیفۃ۔ "کو امام شافعی نے (۱۸۶/۸ طبع) (۲۲۲/۳ طبع دار المعرفہ) اور تائقی نے اپنی سنن (۱۸۶/۸ طبع دار المعارف احسان) میں روایت کیا ہے، اس کی سند میں محمد بن عمر ابو قادی رومی ہے جو جیمہ الکعب ہے احمد بن حنبلہ (۳۶۳/۹ طبع دار المعارف احسان)۔

(۳) البدیع ۷/۲۱۳، حاشیہ ابن ماجہ ۳/۱۱۳، صحیح ۳/۳۳۳، تیسری کتاب ۱/۳۶۳، جامعہ المدنی ۳/۳۰۰، جامعہ طبری ۶/۳۷۶، اشراج ص ۳۶۳، ۲۹۲، المہذب ۲/۲۰۰، نہایہ الکساج ۷/۸۷، کتب القضاء ۱/۳۳۱، انبی ۱۸/۱۸۔

(۱) بھی ۱۸/۱۸۔

(۲) المہذب ۳/۲۱۹-۲۲۰۔

”لَا تَقْتُلُوا عَصْمَاءَ مَعِي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ“ (۱) اگر وہ (کلمہ اسلام) کو کہہ لیں تو وہ مجھ سے اپنے خون اور مال کو محفوظ کر لیں گے اور باغی مسلمان ہے، غیر ذی رحم مہربانی کا قتل ان کے دفع شر کے لئے ہے، اس لئے نہیں کہ ان میں شرک ہے، اور دفع شر کی تکمیل صرف دفاع اور دوسرے کی طرف سے باغی کو قتل کرنا، بے سبب بن جانے سے ہو جاتی ہے (۲)۔

مالک نے کہا انسان کے لئے مکروہ ہے کہ اپنے باغی باپ کو قتل کرے، ماں کا حکم بھی باپ کی طرح ہے، بلکہ ماں کے قتل کی رات بدرجہ اولیٰ ہے کہ اس کی فطرت میں شفقت و محبت رچی ہوئی ہے، چنے و دانہ بھٹی اور بیٹے کا قتل مکروہ نہیں ہے (۳)، ابن حنبل نے فرمایا: کوئی حرت نہیں کہ انسان باغیوں سے مقابلہ میں اپنے بھائی، رشتہ دار کو قتل کرے، جہاں تک صرف والد کا تعلق ہے تو میں والد کا عداوت قتل پسند نہیں کرتا، ابن عبد السلام نے باغی بیٹے کے قتل کا جو نقل کیا ہے، لیکن یہ رائے غیہ مشہور ہے (۴)۔

در ثانی غیہ سے کہہ دی رحم نحریم کے قتل کا قصد مکروہ ہے، جیسا کہ کفار سے قتال میں ان کا قتل مکروہ ہے، اگر وہ قتال کرے تو اس کا قتل مکروہ نہیں ہے، نابہ سے کہہ دی رحم نحریم باغی کا قتل صحیح قول کی رو سے مکروہ ہے، اس قدر اس لئے قاضی سے نقل کیا ہے کہ مکروہ نہیں ہے، اس سے کہ یہ حق کی بنیاد پر قتل ہے، لہذا یہ اس پر نہ جاری کرنے کے مستحب ہے (۵)۔

(۱) حدیث ”لَا تَقْتُلُوا عَصْمَاءَ مَعِي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ“ کی روایت بخاری (فتح ۱۲/۶ طبع استغبر) ورمسم ۵۳ طبع کس) کے کی ہے۔

(۲) البدیع ۷/۳۱۱، حاشیہ ابن ملبین ۳۱۱، فتح ۱۱/۳۸۷، تبیین الحقائق ۲۷۶۔

(۳) حاشیہ الدسوقی ۳۰۰، شرح البیہر ۳۲۹۔

(۴) البدیع و لائیں ۲۷۶۔

(۵) لہجہ ۳۲۰، نہایۃ الحاج ۷/۸۷، کتاب الفتاویٰ ۱۳/۱۳۱، انہی ۸/۸۔

مقتول باغی سے عادل کی ورثت دوس کے برعکس:

۲۷- حنفیہ اور مالکیہ کی رائے ہے کہ یہی کتابد میں سے ابو بکر کی رائے ہے کہ عادل اپنے باغی رشتہ دار کا ورثہ ہوگا جسے اس نے قتل کیا ہے، اس لئے کہ یہ حق کی بنیاد پر قتل ہے لہذا یہ میراث سے مانع نہیں ہوگا جیسے کہ قصاص کا قتل (باغی میراث میں مانع نہیں ہوتا)، اور اس لئے بھی کہ ماتی کا قتل واجب ہے اور اس کے قاتل پر کوئی سزا نہیں ہے اور نہ ضمان واجب ہوتا ہے، تو اسی طرح وہ قاتل ورثت سے بھی محروم نہیں کیا جائے گا، اور اسی طرح اگر باغی اپنے والد رشتہ دار کو قتل کرے تو مالکیہ نیز کتابد میں سے ابو بکر کے ایک یہی حکم ہوگا (۱) کہ س قاتل، قاتل ہے کہ اس کے درمیان باہم میراث قائم رہے گی (۲)۔

لیکن حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر باغی اپنے ماں رشتہ دار کو قتل کر دے اور عورتی کرے کہ میں حق پر ہوں تو وہ باغی امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک وارث ہوگا، امام ابو یوسف کے نزدیک نہیں، اور اگر باغی یہ کہے کہ میں نے اسے قتل کیا اور میں باطل پر ہوں تو اس صورت میں امام ابو حنیفہ، اصحاب کے نزدیک بالاقاق وہ ورثت میں ہوگا، امام ابو حنیفہ کا استدلال یہ ہے کہ اس نے جو کچھ بھی تلف کیا تاویل فاسد کا سارا لے لیا ہے، اور فاسد تاویل کے ساتھ اگر قوت بھی شامل ہو جائے تو وہ صحیح سے ملحق ہو جاتی ہے، اس تاویل پر چہلی صد فاسد ہے لیکن اس کی وجہ سے ضمان ساقط ہو جاتا ہے تو اسی طرح اس کی وجہ سے ورثت سے محرومی نہیں لازم آئے گی، جیسا کہ اس کے اعتبار میں ہی تاویل صحیح ہے (۳)۔

ثانی غیہ کی رائے ہے کہ یہی کتابد میں سے اس صاحب قاتل ہے

(۱) انہی ۸/۱۱۸، کتاب الفتاویٰ ۱۳/۱۳۱۔

(۲) البدیع و لائیں ۲۷۶، حاشیہ الدسوقی ۳۰۰، شرح البیہر ۳۲۹۔

(۳) البدیع ۳۳۳، تبیین الحقائق ۲۷۶، ۲۷۷۔

کہ مندرجہ ذیل حدیث کے عموم کی بنیاد پر وہ شخص وارث نہیں ہوگا، حدیث ہے: "لَیْسَ لِقَاتِلِ مُسْلِمٍ" ^(۱) (قاتل کے لئے کوئی شے نہیں ہے)، یہی حکم اس باغی کا ہوگا جس نے عادل کو قتل کیا ہو ^(۲)، اور شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ قاتل اپنے مقتول کا مطلق وارث نہیں ہوگا ^(۳)۔

باغیوں سے قتال کے لئے کن اسلحوں کا استعمال جائز ہے:

۲۸- خنجر اور مالکیہ کے نزدیک باغیوں سے قتال میں اور وقاعدہ
بند ہو گئے ہوں، مگر اس اسلحہ کا استعمال درست ہے جس سے اہل
حرب سے جنگ کی جاتی ہے جیسے کھوار، تیر اندازی، منجیق (توپ)،
گنگا، ڈیوینا، رسد اور پانی کی سپلائی کاٹ دینا وغیرہ۔ کسی حکم
اس صورت میں بھی ہے جب باغی تو اہل بیتوں کا استعمال کریں۔
اس لئے کہ باغیوں سے قتال اس کے شر کے دفع اور اس کی قوت
شوکت کو توڑنے کے لئے ہوتا ہے، لہذا جن ذرائع سے یہ مقاصد
حاصل ہوں ان کا استعمال ان سے قتال میں یا جائز ہے (۲)۔ مالکیہ
سے یہاں تک گراں میں عورتیں اور بچے بھی ہوں تو ان پر آگ نہیں
چھینکی جائے گی (۵)۔

ما فیہ ازناہ سے بہرہ آگ برحق (توبہ) کے ذریعہ ان

() حدیث: ”بہس لقاقل شیء۔“ کو امام مالک نے موطا (۸۶۷ طبع
 انیسویں) میں مرسل روایت کیا ہے اور بخاری نے لفظ ”القاقل لا یوث“ کے
 ساتھ اسی کی روایت کی ہے اس کی سند میں کلام ہے بخاری نے کہا اس کے
 شاہد سے اس کو قبول ہے ہو جاتی ہے (سنن ترمذی ۲۲۰/۱ طبع ۱۹۷۳ء
 المعارف پبلیکیشنز)

(ن) انگریز ۱۸۸۱ء۔

(۳) مہدی علیہ السلام کیسے وصال دے گا؟

(۴) المذبح ۱۲/۱۱، حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۱۱، فتح ص ۱۱۱

(٥) اشرح الكبير وحاشيته الدرر النوري ٢٩٩، مع والكيل ١/ ٢٤٨.

سے قتال جائز نہیں ہے۔ * زندہ ہی کی یہ بڑے رعبہ کا استعمال جائز ہے جس کا نقصان عام ہو جیسے ڈوبنا، زبردست تھکنا، یا بچھوڑنا، نہ ہی ان کا محاصرہ کرنا، اور کھانا پانی کی سپلائی کا قطع کر دینا جائز ہے، والا یہ کہ کوئی ضرورت ہو، مثلاً خواتینوں نے یہ رعبہ اختیار کر کے ہوں، یا ہمارے محاصرہ کر یا ہو، * رہن، رعبہ کے بغیر، تمام ممکن نہ ہو تو یہی صورت میں یہ عمل ان سے گلو خلاصی کی نیت سے انجام دیا جائے گا نہ کہ ان کے قتل کے مقصد سے (۱)۔ اس لئے کہ جو قتال نہ کرے اس کا قتل جائز نہیں ہے، امر نہی چیزوں کا نقصان معمولی ہوتا ہے اس کی رد میں قتال کرنے والے امر نہ کرنے والے دونوں آتے ہیں۔

باغیوں کا ان سے مقبوضہ ہتھیار سے مقابلہ:

۴۹- حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک جائز ہے اور یہی حنبلیہ کی ایک رائے ہے کہ باغیوں کا مقابلہ اس ہی کے سلعوں، گھوڑوں، دران سامان جنگ سے کیا جائے جن پر قبضہ کر لیا گیا ہو، شراب و عسل کو اس کی نہ مرگ چٹا آئے، اس لئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باغیوں سے مقبوضہ ہتھیار کو اپنے اصحاب میں بصرہ میں تقسیم کیا تھا اور یہ تقسیم نہ مرگ کی بنیاد پر تھی، عیس سلعوں کا مالک عیس ملایا گیا تھا، اور اس لئے بھی کہ امام بوقت نہ مرگ عسل کے مال میں بھی ایسا تصرف درست ہے تو باغیوں کے مال میں بدرجہ اولیٰ درست ہوگا (۲)۔

ابن قدس نے تائیدی سے نقل کیا ہے کہ امام احمد نے دوران جنگ ان اسلوں سے اتفاق کے جوڑ کا ثبوت دیا ہے، ان سے

(۱) نمایه کتابخانه / ۷۸۵۴۸۸۲، المبدأ ۳۴۰، بعضی ۹، شرف
تذکره / ۱۳-۱

(۲) الفتح والهدایہ ص ۳۳۴ حاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۱۱۲، تہذیب العقائد ص ۴۹۴،
الفتاویٰ ص ۱۶/۸، المعجم والاکلیل ص ۲۷۸، جامعہ المدنی ص ۳۰۰

قتل کے علاوہ میں استعمال کو منع کیا ہے، اس لئے کہ وہ ان جنگ
میں جانوں کا تلف و اس کے اسٹوں و جانوروں پر قبضہ جائز
ہے تو اس سے تباہ بھی جائز ہوگا جیسا کہ اہل حرب کے اسٹوں
سے تباہ جائز ہے ابو خطاب نے کہا: اس مسئلہ میں وہ نہیں
ہیں (۱)۔

ثانیہ کی رائے اور یہی مقابلہ کے نزدیک دوسری رائے ہے جس کا ذکر
ابو خطاب نے کیا ہے۔ یہ ہے کہ باغیوں کے جن اسٹوں اور کھوڑوں پر قبضہ
کر لیا گیا ہے اس کے لئے اس میں سے کچھ بھی استعمال جائز نہیں ہے۔ (۲)
کہ ضرورت ہو تو اس صورت میں نہیں جہت مثل و اسلازم ہوگا۔ جیسے کہ
ایک مفصل شخص دوسرے کا کھانا استعمال کر لے تو کھانے کی قیمت اس سے (۳)
کر لی لازم ہوتی ہے (۴) اور اس لئے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "لا
یحل مال امرئ مسلم الا بطیب نفس منہ" (۵) (کسی مسلمان کا
مال صرف اس کی رضامندی سے ہی استعمال کرنا جائز ہے)۔ اور اس
نے بھی کہ جس کا مال لیا جائز نہیں ہے اس کے مال سے اتنا بھی
بخیر اس کی جائز اور بغیر ضرورت جائز نہیں ہے، اور اس لئے بھی کہ
اسلام نے ان کا مال مہصوم کر دیا ہے، اور ان سے قتال تو صرف اس
لئے مباح ہے کہ انہیں امانت کی طرف لوٹایا جائے، لہذا مال مہصوم
ہی رہے گا، ورجب جنگ ختم ہو جائے گی تو ان کا اسلحہ، گھڑا، ہتھیار
کی طرح ان کو لوٹا جائے گا، جب ہوگا، جنگ ختم ہوئے سے قبل اس لئے نہیں
لوٹایا جائے گا کہ وہ ہم سے قتال میں اس کا استعمال کریں گے (۶)۔

(۱) الفی ۱۱۶/۸۔

(۲) نہیۃ المحتاج ۳۸۷/۷، المہذب ۲۲۱/۲۔

(۳) حدیث: "یحل مال امرئ مسلم..." کو نام احمد (۲۲۵/۵) طبع
المکرمہ (۱) نے ابو حنیفہ راجع سے روایت کیا ہے غشی نے مجمع میں اسے
روایت کیا ہے اور کہا اس کو نام احمد اور بخاری نے روایت کیا ہے بخاری کے
رجحان صحیح کے رجال ہیں (مجمع فروغ ۳۸۷/۷ طبع احمدی)۔

(۴) نہیۃ المحتاج ۳۸۷/۷، المہذب ۲۲۱/۲، کشاف المحتاج ۱۶۳۔

باغیوں سے قتال میں شرکین سے مدد:

۳۰- مالکیہ، ثانیہ اور حنبلیہ کا اتفاق ہے کہ باغیوں سے قتال میں
کفار سے استعانت و مدد حرام ہے۔ اس سے کہ قتل کا مقصد باغیوں
کا قتل نہیں بلکہ انہیں باز رکھنا ہے، ورنہ اگر مقصد اس کا قتل
نہیں گے، اور اگر کفار سے تعاون کی ضرورت جائے تو گرجن کفار
سے مدد کی جارہی ہے انہیں کفار میں رہنے کی قدرت ہو تو جائز ہوگا،
اور ایسی قدرت نہ ہو تو جائز نہیں ہوگا۔

جیسا کہ ثانیہ اور حنبلیہ نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ باغیوں
سے قتال میں ایسے اہل مدد کا تعاون مباح بھی جائز نہیں ہے جو پیچہ
پیچہ نہ رہیں مگر باغیوں کے قتل کی رائے رکھتے ہوں (یہ رائے فقہاء و
حنبل کی ہے) جیسا کہ تفسیر طبری میں ہے۔

حنبلہ جمہور کے ساتھ اس بات پر متفق ہیں کہ اہل شرک سے
استعانت جائز نہیں ہے اگر اہل شرک ہی کا حکم نافذ ہوتا ہو، لیکن اگر
اہل مدد کا حکم چلتا ہو تو وہ باغیوں کے کسی گروہ سے استعانت
میں کوئی حرج نہیں ہے، خود مدد کی ضرورت نہ ہو، اس لئے کہ اہل مدد
میں کوئی مدد دہنی کے لئے قتال کرتے ہیں، اور باغیوں کے خلاف
اہل شرک کا تعاون ایسا ہی ہے جیسے جنگی سطوں سے کام لیا جائے (۱)۔

باغیوں سے معرکہ کے مقتولین و مرثیہ کی نماز جنازہ:

۳۱- اہل مدد میں سے جو قتل ہو وہ شہید ہوگا، اس لئے کہ وہ اللہ کے
علم کے لئے قتال میں مارا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فقاتلوا
الشیعۃ" (۲) (تو اس سے لڑو جو زیادتی کر رہا ہے)، اس شہید کو نہ

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۳۱۶/۳، مہذب الروایۃ ۴۹۹/۳، المحتاج و الاذنی
۴۸۷/۱، المہذب ۲۲۰/۲، نہیۃ المحتاج ۳۸۷/۷، الفی ۱۱۶/۸، کشاف
المحتاج ۱۶۳۔

(۲) سورۃ حجرات ۹۔

جہوہ نے غسل و تہنیں «ر نماز جنازہ کے حکم میں باغیوں میں سے خوارق اور غیر خوارق کے درمیان فرق نہیں کیا ہے»۔

باغیوں کی باغی لڑائی:

۳۴- اگر باغیوں کے ائمہ میں بانم لڑائی ہو جائے اور امام الہدوں کو کامیاب میں رستا ہو تو پھر امام کی پیروی کی جائے گی۔ اگر امام الہدوں نے فرقہ طغی پر میں، بین امام الہدوں فریقوں کو کامیاب میں نہیں رہتا ہو اور اس بات کا اطمینان ہو کہ امام سے قتال کے لئے دونوں فریق متحد ہو جائیں گے تو دونوں میں سے ہر فریق حق سے زیادہ قریب ہو اس فریق کو امام اپنے ساتھ لے گا، اگر دونوں فریق برابر رہیں میں ہوں تو امام اپنی رائے اختیار سے کسی ایک کو اپنے ساتھ لے گا، اس عمل سے مقصود ایک فریق کے مقابلہ دوسرے فریق کی مدد نہیں ہو کی بلکہ دوسرے فریق کے خلاف اپنے فریق سے مدد لینا مقصود ہوگی، پھر دوسرا فریق شکست کھ جائے تو امام اس پہلے فریق سے قتال میں لے گا جس کو اپنے ساتھ، یا قتال تاکہ اس فریق کو اطاعت اختیار کر لینے کی دعوت دے دے اس لئے کہ اس فریق سے استغاثت کی وجہ سے اسے فائدہ حاصل ہو چکا ہے، منافعیہ اور حنابلہ نے اس کی صراحت کی ہے (۲)۔

حنفیہ اور مالکیہ کی جن کتابوں سے ہم نے رجوع کیا ہے ان میں اس صورت کا حکم نہیں ملتا۔

حنفیہ کی کتابوں میں آیا ہے کہ اگر کوئی باغی اپنے لشکر میں دوسرے باغی کو قتل کر دے پھر باغیوں پر اہل عدل غاصب جائیں تو قتال پر کچھ بھی نہیں ہوگا، چونکہ مقتول کا خون مباح تھا، اگر سے کسی عاقل

غسل دیا جائے گا اور نہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اس لئے کہ وہ یہ معرکہ میں شہید ہو ہے جس میں قتال کا حکم تھا، لہذا وہ کفار سے معرکہ میں شہید ہونے والے کے مشابہ ہو گیا، حنابلہ کی ایک روایت یہ ہے کہ سے غسل دیا جائے گا و نماز جنازہ پڑھی جائے گی، یہی امام ابو حنیفہ اور ابن اہمہ کا قول ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "صلوا علی من قال لا إله إلا الله" (۱) (۲) لا إله إلا الله سنے و لے پر نماز جنازہ پڑھو، آپ نے معرکہ کے کفار مقتولین کا استثناء فرمایا تو ان کے مدد و لوگوں کے لئے اصل حکم ہی باقی رہے گا (۳)۔

جہاں تک باغی مقتولین کا تعلق ہے تو مالکیہ، منافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ انہیں غسل دیا جائے گا، کفن دیا جائے گا اور ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی، حضور ﷺ کے اس ارشاد کے عموم کی وجہ سے کہ "صلوا علی من قال لا إله إلا الله"، اور اس لئے بھی کہ وہ مسلم ہیں لیکن ان کے لئے شہادت کا حکم ثابت نہیں ہوا، لہذا انہیں غسل دیا جائے گا و نماز جنازہ پڑھی جائے گی، یہی حکم حنفیہ کے نزدیک بھی ہے خواہ باغیوں کا اگر وہ ہویا نہ ہو، یہ حنفیہ کی صحیح رائے ہے (۴)، اور مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے اہل حرہ، پر نماز جنازہ نہیں پڑھی، لیکن انہیں غسل دیا گیا، کفن پہنایا گیا اور تدفین کی گئی (۵)۔

(۱) حدیث: "صلوا علی من قال لا إله إلا الله"۔ مکتوبہ قلعی (۵۶۴ طبع دارالکتاب) لے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے ابن عمر نے کہہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما سے کہہ دیا کہ ایک راوی ہیں۔ کوئی بن میں سے جھوٹا ہے (۱) (۲) ۳۵۴ طبع شرکت المطابع المکیہ۔

(۳) المجلد ۲، ۴۴، حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۲۳۳ حاشیہ العینی علی تبیین الحقائق ۳۹۶، ۳۹۷، ۱۱۲/۸۔

(۴) المجلد ۲، ۴۴، حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۲۳۳ حاشیہ العینی علی تبیین الحقائق ۳۹۶، ۳۹۷، ۱۱۶/۸، ۱۱۷۔

(۵) المجلد ۲، ۴۴۔

(۱) المغنی ۸/۱۱۷۔

(۲) المہذب ۳/۲۲۰، المغنی ۸/۱۱۰۔

نے قتل کر دیا ہوتا تو قاتل پر کچھ بھی وجہ نہیں ہوتا، لہذا باقی قاتل پر بھی دیت یا قصاص واجب نہیں ہوگا، اور نہ ہی اس پر نادم ہوگا، اور اس نے بھی قتل کے وقت اہل مدینہ کو ولایت حاصل نہیں تھی، لہذا یہ قتل موجب جزا نہیں بنائیت، نہ ارا حرب میں قتل موجب جزا نہیں ہوتا۔

مقتبہ حنفیہ کہتے ہیں: اگر باقی کی شہ پر غلبہ آجائے، پھر باغیوں کا دوسرا رد سے جنگ کرے، اور شہر والوں کو گرفتار کرنا چاہے تو اہل شہر پر واجب ہوگا کہ اپنے لوگوں کے قاتل کے لئے مقدمات کریں۔^(۱)

حنفیہ نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر باغیوں کے لشکر میں ایک اہل مدینہ تارے، اہل مدینہ تاجر کو قتل کر دے یا اہل مدینہ قیدی کرے قیدی کو قتل کر دے پھر یہ لوگ قبضہ میں آئیں تو قصاص واجب نہیں ہوگا، اس لئے کہ یہ قتل موجب جزا نہیں بنائیت، نہ ارا حرب، نہ ارا حرب میں کسی صورت پیش آئے تو نہ، واجب نہیں ہوتی، اس لئے کہ باغیوں کے لشکر اور ارا حرب، دونوں میں یکساں طور پر ولایت حاصل نہیں ہے۔^(۲)

باغیوں کا شمار سے مدد لینا:

۳۳- حنفیہ، ثانیہ اور حنبلیہ کی رائے ہے کہ باقی اہل حرب سے مدد لیں اور نہیں لیں، یہاں ان سے معاملہ دہریس دہریس ان اہل حرب پر کامیابی حاصل ہو تو ہمارے لئے اس امان کا اعتبار نہیں

ہوگا، اس لئے کہ امان کی صحت کے لئے یہ شرط ہے کہ انہیں لازماً مسلمانوں سے باز رکھا جائے، لیکن یہاں انہوں نے مسلمانوں سے قتال کرنے کی شرط قبول کی ہے، لہذا انہیں امان حاصل نہیں ہوا، اہل مدینہ ان سے قتال کریں گے، اور ان کے جو قیدی اہل مدینہ کے ہاتھوں گرفتار ہوں گے وہ جنگی قیدی کے حکم میں ہوں گے۔^(۱)

اگر باقی امان یا مدد لوگوں (مستائین) سے مدد طلب کریں تو جو نئی یہ لوگ باغیوں کی اعانت کریں گے عہد شکن قرار پائیں گے اور اہل حرب کے حکم میں ہو جائیں گے، اس لئے کہ انہوں نے مسلمانوں سے مدد تعرض کی شرط توڑ دی، اور ان کا معاملہ دہریس کے برخلاف بنتی ہوتا ہے، لیکن اگر انہیں عہد شکنی پر مجبور کیا گیا ہو اور انہیں قوت بھی حاصل ہو تو ان کا عہد برقرار رہے گا۔^(۲)

اگر باغیوں نے اہل ذمہ سے مدد لی اور انہوں نے باغیوں کی مدد کی اور ان کے ساتھ مل کر قتال کیا تو ثانیہ اور حنبلیہ کے نزدیک دو را میں ہیں:

ایک رائے یہ ہے کہ ان کا عہد ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ انہوں نے اہل حق سے قتال کیا تو ان کا عہد باقی نہیں رہا، جیسا کہ انہوں نے خود ہی تمنا قتال کیا ہو، اس رائے کے مطابق یہ ذمی اہل حرب قرار پائیں گے، ہر حال میں انہیں قتل کیا جائے گا، ان کے رخصیوں کو بھی مارا جاتا جائے گا، نہیں عام بنایا جائے گا، اور ان پر حربیوں سے قتال کے تمام احکام جاری ہوں گے۔

دوسری رائے یہ ہے کہ ان کا عہد نہیں ٹوٹے گا، اس لئے کہ اہل ذمہ کو انہیں معلوم کہ کون حق پر ہے، رکون باطل پر، لہذا اس مسئلہ میں

(۱) الہدیہ و فتح و الخیار ص ۱۳۸ الحدائق ۱۲/۳۳ تبیین الفتاویٰ ص ۲۹۵

طہ ص ۲۹۵

(۲) فتح القدیر ص ۱۶۳

(۳) بدیع الصنائع ص ۱۳۱-۱۳۲

(۱) فتح القدیر ص ۱۶۳ نہایۃ المحتاج ص ۸۸۷/۷۸۸

(۲) نہایۃ المحتاج ص ۸۸۷/۷۸۸، اہلباب ص ۲۲۱، الفی ص ۱۳۱-۱۳۲، کشوف

الاحتجاج ص ۱۶۶

لیکن شافعیہ اور حنابلہ نے صراحت کی ہے کہ ذمی قتل کے دوران یا اس کے بغیر اہل عدل کا جو کچھ نقصان کریں اس کے وہ ضامن ہوں گے، اس لئے کہ ان کے لئے تاویل نہیں ہے^(۱)۔

باقی کو مادل کی جانب سے امان فراہم کرنا:

۳۴- حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ اہل عدل میں سے کوئی شخص اگر کسی مانی کو مالا دے دے تو اس کا مال جائز ہوگا اس سے کہ باغی سے اختلاف کاخ سے بڑھ کر نہیں ہے، اور کاخ کو مالا دینا جائز ہے تو باقی کو مالا دینا بھی جائز ہوگا بلکہ باغی مال کا مستحق بدرجہ اولیٰ ہوگا، اس لئے کہ وہ مسلمان ہے، اور یہاں اوقات اس سے مناظرہ کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ توبہ کر لے، اور یہی وقت ممکن ہے جب سے فریق مانی کی جانب سے مکمل اطمینان ہو، اگر کوئی باغی مان کے ساتھ آئے اور کوئی مالا اسے عہد اقل کرے تو قاتل پر بیت واجب ہوگی^(۲)۔

باغیوں کے مام کے تصرفات

اگر باغی اور ملامت کے کسی شہ پر غالب ہو جائے اور یہ امام مقرر نہیں اور یہ امام بحیثیت حاکم تصرفات انجام دے جیسے رفاقہ جہر، بشارت، تاریکی، مصولی، حدود، وغیرہ تصرفات کا فائدہ، قاصیوں کی تقرری تو کیا یہ تصرفات ماند ہوں گے، ورنہ ان کے آثار اہل عدل کے حق میں مرتب ہوں گے؟ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

الف- زکاۃ، جزیہ، عشر اور خرچ کی وصولی:

۳۵- فقہاء کی رائے ہے کہ باغی جن علاقوں پر غالب آگئے ہوں،

اس کے سبب پیدا ہو گیا، اس رائے کی رو سے یہ ذمی بھی اس بات میں باغیوں کی طرح ہونے کے ان کے قیدی، میدان سے ہونے والوں و رزخیوں کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

حنفیہ و مالکیہ نے شافعیہ و حنابلہ سے اس مسئلہ میں اتفاق کیا ہے کہ اگر باغیوں کی درخواست پر ذمی اس کی مدد کریں تو ان کا عہد فائدہ نہیں ٹوٹے گا جیسا کہ باغیوں کی جانب سے یہ فعل نقصان نہیں ہے جو اہل ذمہ و باغیوں میں شامل ہوئے وہ اس بات سے نہیں ملے ہیں کہ معاملات میں اسلامی احکام کی پابندی کریں گے اور دلائل اسلام والوں میں سے کہنا نہیں گئے^(۱)۔

اگر باغی ان کو اپنی مدد پر مجبور کریں تو اس میں ایک ہی رائے ہے کہ ان کا عہد نہیں ٹوٹے گا، اور ان کا قول قبول کیا جائے گا اس لئے کہ وہ باغیوں کے ماتحت قدرت ہیں^(۲)۔

حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ ایسے ذمی بھی باغیوں کے حکم میں ہوں گے، فقہاء حنفیہ کے یہاں اس جملہ کے اطلاق سے معلوم ہوتا ہے کہ ذمی اور ان قتال اہل عدل کے سامان کا اتفاق کریں تو وہ اپنی طرح صحت نہیں ہوگا جس طرح باغیوں پر نہیں ہوتا ہے^(۳)۔ مالکیہ سے بھی اس کی صراحت کی ہے، چنانچہ انہوں نے ایسے ذمی کے بارے میں جو صاحب تاویل باغیوں کے مطالبہ پر ان کے ساتھ تروٹ کریں، یہ کہا ہے کہ وہ باغیوں کے ضامن نہیں ہوں گے^(۴)۔

(۱) فتح ۱۵۴۳، مجمع والکلیل ۲۷۹/۶، شرح البیہر ۳۳۰، شرح الکبیر و حلیۃ السائق ۳۳۰، المہذب ۲۲۱، نہایۃ المحتاج ۱۸۸/۷، مسمیٰ ۱۲۱/۸، کتاب المحتاج ۱۶۶/۶۔

(۲) مسمیٰ ۱۲۲/۸۔

(۳) فتح القدیر ۳۱۵/۳۔

(۴) شرح البیہر ۳۳۰، شرح الکبیر و حلیۃ السائق ۳۳۰، مجمع والکلیل ۲۷۹/۶۔

(۱) المہذب ۲۲۱، نہایۃ المحتاج ۱۸۸/۷، مسمیٰ ۱۲۱/۸، کتاب المحتاج ۱۶۶/۶۔

(۲) فتح ۱۶۳، رد المحتار و حاشیہ ابن مایہ ۳۱۲/۳۔

وہاں سے جو کچھ رقاۃ، جزئیہ، مشر اور خراج وہ وصول کریں گے ان کا اعتبار ہمارا ہوگا، اس لئے کہ انہوں نے جو کچھ کیا یا یا وہ جائز تاویل کے ساتھ ہو، لہذا وہ مانڈ ہوگا، جیسے کہ حاکم کسی ایسے امر کا فیصلہ دے جس میں جتنی ہی گنجائش ہو، ”ربا غیوں کو مشر و زکاۃ وغیرہ دینے میں لوگوں پر کوئی حرج نہیں ہے، چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس نجدۃ حردی کا نمونہ دیا تھا تو آپ اسے اپنی زکاۃ دے، یا کرتے تھے کسی طرح حضرت سلمہ بن اکوع کا عمل تھا۔

اہل عدس کا امام بلاقول پر غائب آجائے تو جو کچھ باغیوں نے وصول کیا تھا اس میں سے کسی چیز کے مطالبہ کا اسے حق نہیں ہوگا، اور نہ ہی ان لوگوں سے طلب کرے گا جن سے وصول کیا گیا تھا، حضرت ابن عمرؓ اور حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے اسی کے مثل مروی ہے، اور اس سے بھی کہ امام کو وصولی کی ولایت لوگوں کے تنہا کرنے کی وجہ سے حاصل تھی، یہاں امام کی طرف سے حمایت و تحفظ نہیں پایا گیا، اور اس سے بھی کہ اس کا شمار متبرعہ کرنے میں عظیم نہ رہا، یہ یہی مشقت ہے، ممکن ہے وہ طویل عرصہ تک ان ملاقوں پر غائب رہیں، اور اگر ان کی وصولی کا متبرعہ نہ کیا جائے تو اس پوری مدت کی رقاۃ لوگوں سے ملتی پر سکی (۱)۔

ابوصید سے نہ باغیوں سے نہ لوگوں سے وصولی کی ہے، مولوگ و بارود، کریں گے، اس لئے کہ ان سے جسے وصول کیا ہے اسے ولایت صحیحہ حاصل نہیں ہے، لہذا اس کا وصول کرنا عام افراد کے وصول کرنے کی مانند ہوگا (۲)۔

فقہاء و صحیحہ کی رائے ہے کہ اہل حق کے امام نے وصول شدہ مبالغہ

(۱) صحیح مسلم ۴/۳۳۲، تاریخ ۴۳۲/۷، المہذب ۴۳۱/۴، نہلیۃ المساجد ۴۸۵/۸، المصنف ۱۱۸/۸، کشاف المساجد ۱۶۵/۶، الکافی لابن عبدالمیر ۴۸۶/۱، مجمع الجلیلی ۳۳۶/۱۔

(۲) المصنف ۱۱۸/۸۔

کو ان کے معارف میں صرف کر دیا ہو تو دینے، لوں کی طرف سے کفایت کرے گا۔ ”راہیں“ بارود نہیں ”کرنا ہوگا اس سے کہ حق اپنے مستحق تک پہنچ چکا ہے، یمن، رمام نے وہ مبالغہ ال کے معارف میں صرف نہیں کیا ہو تو ان سے وصولی کی گئی ہے اس پر ”فینہ“ بینہ و بین فتنہ لازم ہے کہ دوبارہ کریں اس سے کہ وہ مبالغہ اپنے مستحق تک نہیں پہنچے ہیں، مال بن الہمام کہتے ہیں: ”مشائخ کہتے ہیں کہ مالکان پر خراج کی دوبارہ دہائی لازم نہیں ہے اس سے کہ مبالغہ تک کرنے والے ہوتے ہیں، جو خراج کا مصرف میں خود مالدار ہوں، اگر باغیوں نے یہی حکم مشر کا ہوگا، یمن، رمام مالدار ہوں تو مشائخ نے دوبارہ کرنے کا حق دیا ہے، تمام مبالغہ کی رقاۃ میں یہی حکم ہوگا (۱)۔

ثانیہ ”دنانلہ کہتے ہیں: ”ربا غیوں کا شہر اہل عدس کے قبضہ میں آجائے ”رکاۃ“ ہے، ”طے“ دعویٰ کریں کہ انہوں نے باغیوں کو ”اکرہا“ ہے تو ان کی بات قبول کی جائے گی، ان سے قسم لینے کے سلسلہ میں ثانیہ کی دورائے ہے، اور امام احمد نے کہا: لوگوں سے ان کی زکاۃ پر خلاف نہیں لیا جائے گا۔

”راہر“ یہ ”اکرہا“ ہے، ”طے“ دعویٰ کریں کہ انہوں نے باغیوں کو ”ترہ“ دے دیا ہے تو ان کی بات قبول نہیں کی جائے گی، اس سے کہ ”ترہ“ غرض ہے، لہذا ”دنگلی“ کی بابت ان قاتلوں قبول نہیں کیا جائے گا، جیسے کہ اہل حق پر لینے، ”ملا تہ“ کی ”دنگلی“ کا دعویٰ کرے تو قبول نہیں کیا جائے گا، ”دنانلہ“ کے ”یک“ ”ر سال گزر گیا ہو تو ان قاتلوں قبول کرنے کی گنجائش ہے، اس لئے کہ ظاہر یہی ہے کہ باغی ان سے جز یہ نہیں چھوڑیں گے، لہذا ان قاتلوں قبول کیا جائے گا، اس سے کہ ظاہر کی صورت ان کے حق میں ہے، اور اس لئے بھی کہ اگر اسی طرح بہت

(۱) صحیح فقہیہ ۳۳۳/۳۔

سارے میں بیت جا میں تو اپنے بیوی پر بیٹہ پیش کرنا ان کے لئے مشکل ہوگا، اور بیٹہ اس کو دہر جائز یہ ہے اور نے پر مجبور نہ ہوا پڑے گا۔
جس پر شرط ہے کہ وہ باغیوں کو خرچ کرے، اگر اسے کاہنوں سے تو اس میں دہر میں بیٹہ ایک راے یہ ہے کہ اس کا قول قبول کیا جائے گا اس سے کہ وہ موسم ہے پس اس کی بابت اس کا قول قبول کیا جائے گا جس طرح زکوٰۃ کی اس کی بابت قبول کیا جاتا ہے۔
وہم کی راے یہ ہے کہ قبول نہیں کیا جائے گا اس لئے کہ شرع میں یا اجرت ہے، لہذا اس کی بابت اس کی بات نہیں قبول کی جائے گی جس طرح بیچ میں شمن اور حارہ میں اتہات کی بابت قبول نہیں کی جاتی ہے (۱)۔

گروہی وظیفہ خوروں کا حصہ اپنی فوج پر تقسیم کر دیں تو درست ہے، اس سے کہ وہ محنت و تامل کا عقائد رکھتے ہیں، لہذا یہ اجتہاد کے درمیان فیصلہ کے مستحق ہے، اور اس لئے بھی کہ اس کا متبادرہ راے میں رعیت کو نقصان پہنچا رہا ہے، اور اس لئے بھی کہ ان کی فوج بھی اسلامی فوج میں سے ہے، اور ان سے بھی کفار پر رعب قائم ہے، یہ حکم دونوں صورتوں میں ہے خواہ زکوٰۃ معین ہو یا نہیں، اور تو ہوا فیوں کی شوکت و جوہر زکوٰۃ تک برقرار ہو یا نہیں، ایک قول یہ ہے کہ ان کی تقسیم کا اعتبار نہیں کیا جائے گا تاکہ وہ اس کے درمیان ہمارے خلاف قوت نہ حاصل کر لیں (۲)، گروہی ہے، لہذا ان کی ہوتو اس کا حکم یہی طریقہ ہے، کیونکہ وہ غیر مسلم کی طرف سے عرصہ ہے (۳)۔

ب۔ باغیوں کا فیصلہ اور اس کا نفاذ:

۳۶۔ گروہی کسی شہر پر قابض ہو جائے اور وہاں اہل شہر سے

کسی کو قاضی مقرر کریں جو باغیوں میں سے نہ ہو تو یہ بالافاق درست ہے، اور وہ قاضی حارہ کا اتہا کرے گا، اور اگر وہ قاضی باغیوں میں سے ہو، پھر اہل عدل شہر پر غلبہ میں اس قاضی کے فیصلے قاضی اہل عدل کے سامنے پیش کئے جائیں تو یہ قاضی اس فیصلوں کو نافذ کرے گا جو معنی بر عدل ہوں، ان طرح ان فیصلوں کو بھی نافذ کرے گا جو باغی قاضی نے کسی مجتہد کی رائے کے مطابق لئے ہوں۔ اس لئے کہ اجتہاد ہی امور میں قاضی کا فیصلہ نافذ ہوتا ہے، خود وہ فیصلے قاضی اہل عدل کی رائے کے مخالف ہوں (۱)۔

مالیہ نے کہا: اگر باغی تامل پر ہو اور کسی کو قاضی مقرر کرے اور وہ کسی چیز کا فیصلہ دے تو وہ نافذ ہوگا، اس کے فیصلوں کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا، بلکہ ان میں صحت پر محمول کیا جائے گا اور اس سے اختلاف رفع ہو جائے گا، مگر اس نے کہا: یہ ظاہر مذہب ہے، بین گروہی تامل و بلا نہ ہوتو اس کے فیصلوں پر نظر ثانی کی جائے گی، ابن القاسم نے کہا: ان باغیوں کا فیصلہ کرنا جائز نہیں ہے (۲)۔

شافعیہ اور حنابلہ نے کہا: اگر وہ قاضی اہل عدل کے خون و مال کو مباح سمجھتے، ان میں ہوتو اس کے احکام نافذ نہیں ہوں گے، اس لئے کہ فیصلہ کے لئے عدل اور اجتہاد شرط ہے، اور یہ قاضی نہ تو عادل ہے، اور نہ مجتہد، بین اگر وہ اہل عدل کے خون و مال کو مباح نہ سمجھتا ہوتو اس کے بھی وہ فیصلے نافذ ہوں گے جو فیصلے اہل عدل کے نافذ ہوتے ہیں، اس لئے کہ وہی تامل، لے ہیں جس میں اجتہاد کی گنجائش ہے، لہذا اس کے وہ فیصلے ان میں جتنی کی گنجائش ہے نافذ نہیں ہوں گے، اور اس لئے بھی کہ یہ جائز تامل کے ساتھ فرقہ میں اختلاف ہے، لہذا یہ فیصلہ کی صحت میں مانع نہیں ہوگا، ورنہ

(۱) الفتح ۳۶۱، البدیع ۲۷۲، المغنی ۱۱۸/۸۔

(۲) المشرع الکبیر و صلیح المدون ۳۰۰، الفتح و الاکلیل ۴۹۶، المشرع

المبشر ۳۰۰، الفتح و الاکلیل ۳۶۱۔

(۱) المہر ۲۲۱۔

(۲) نہج المجتہد ۲۸۵، المغنی ۱۱۸/۸۔

(۳) المغنی ۱۱۸/۸، کتاب الفتن ۱۶۱۔

وہ قاضی ہوگا جس طرح مختلف مقدمات مانع نہیں ہوتا ہے، اگر مائی قاضی یہ فیصلہ دے جو جہت کے مخالف نہ ہو تو اس کا فیصلہ مانڈ ہوگا، اور اگر وہ فیصلہ جہت کے خلاف ہو تو رد کر دیا جائے گا، اور اگر وہ وہاں جگہ کے جانے والے تعلقات کا نشانہ باغیوں سے ساتھ ہونے کا فیصلہ دے تو یہ فیصلہ مانڈ ہوگا اس لئے کہ یہ مقدمات ہی مسئلہ ہے اگر باغیوں نے جگہ سے قبل نقصان دیا ہو تو اس کے نشانہ کے ساتھ ہونے کا فیصلہ مانڈ نہیں ہوگا اس لئے کہ یہ فیصلہ اجماع کے خلاف ہے اور اگر مائی قاضی اہل عدل پہ اس نقصانات کے نشانہ کا فیصلہ دے جو وہاں جگہ انہوں نے کئے تو یہ فیصلہ مخالف درجات ہونے کی وجہ سے مانڈ نہیں ہوگا، لیکن جگہ کے علاوہ کئے جانے والے نقصانات کے نشانہ کا فیصلہ دے تو یہ مانڈ ہوگا^(۱)۔

ج۔ باغی قاضی کا خط عادل قاضی کے نام:

۳۷- حنفیہ کے نزدیک قاضی اہل عدل باغیوں کے قاضی کا خط قبول نہیں کرے گا اس لئے کہ وہ قاضی ہیں^(۲)، مثافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک ہمارے امام ان کی تحریر کی بنیاد پر بینہ ثبوت سننے کے بعد فیصلہ صیح قول کے مطابق جاز ہے، لیکن اس پر فیصلہ نہ دینا اور اس کو مانڈ نہ کرنا صحیح ہے تاکہ اس کا اختلاف ہو، لیکن فیصلہ کے فرق کا نقصان بھی نہ ہو، اگر قاضی سے قبول کر لے تو جاز ہے اس لئے کہ باغی قاضی کا فیصلہ مانڈ ہوتا ہے تو اس کی تحریر پر فیصلہ بھی جاز ہوگا، جس طرح قاضی اہل عدل کی تحریر پر فیصلہ جاز ہوتا ہے، اس لئے کہ وہ فیصلہ دے، اور فیصلہ کرے والا اس کا اہل ہے، بلکہ اگر ہمارے کسی شخص کے حق میں نئے کسی شخص کے خلاف فیصلہ ہو تو بھی فیصلہ کا نفاذ ضروری ہے، ایک قول یہ ہے کہ اس کی تحریر کا اعتبار نہیں لیا جائے گا

یہ ممکنہ اس سے باغی قاضی کے منصب کی بندگی لازم آتی ہے۔ اس مسئلہ میں مالکیہ کی کوئی صراحت ہمیں نہیں ملتی، لیکن انہوں نے اپنے قاضی کے لئے عدالت کی شرط لگائی ہے جس کی تحریر قبول کی جائے گی، خود اس قاضی کو منصب قضاء کی غائب جانے والے اہل نے دیا ہوا کافر نے مالک لوگوں کے اصلاح کی رعایت ہو سکتی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باغیوں کے قاضی کی تحریر قبول کرنا درست ہے^(۳)۔

د۔ باغیوں کا اجراءے حدود و دورت پر حدود و کاہ وجوب:

۳۸- باغیوں کے امام کی جاری کردہ حد صحیح و نفع ہوتی ہے، اور کفایت کرتی ہے، چنانچہ مجرم اگر تہم قتل کا مرتکب نہ ہو تو اس پر دو بارہ حد جاری نہیں کی جائے گی، اور اگر قتل ہو تو اس پر اہمیت نہیں ہے، اس لئے کہ حضرت علیؑ نے اہل بصرہ سے قتال کیا اور انہوں نے جو کچھ اہل بصرہ کے تھے انہیں منسوخ نہیں کیا، اس سے کہ انہوں نے جاری کیا، اہل کے وسیع عمل کیا ہے، تو وہ مانڈ ہوں گے، مالکیہ، مثافعیہ اور حنابلہ میں سے ہر ایک نے اس کی صراحت کی ہے^(۴)۔

حنفیہ نے کہا ہے: اگر باغیوں کے امام کا منصب سرد قاضی اس شہر کے اہلیان میں سے ہو جس پر باغیوں نے قبضہ کیا ہے، خود باغیوں میں سے نہ ہو تو اس قاضی پر حد سے حدود واجب ہے، اور وہ مانڈ ہوں گے، اور اگر وہ قاضی باغیوں میں سے ہو، اور باغیوں نے اس کو اہل سے قوت حاصل کر لی ہو تو حد کا وجوب نہیں ہوگا، اس لئے کہ فعل فیہ اور امام میں قطع ہونے کی وجہ سے سرے سے موجب حد بنائی نہیں ہے، یہ ممکنہ تہم قتل کے وقت قتل کے مقام

(۱) المہذب ۲/۲۲۱، الفہامۃ ۲/۲۸۳، اہل ۲/۳۰۸، شافعیہ ۲/۶۶۔

(۲) اہل عدل ۱/۳۳۔

(۳) المشرح المستعبر ۳/۳۰۳، اہل عدل ۱/۶۶، حنفیہ ۲/۳۰۰، اہل ۲/۳۰۰۔

المہذب ۲/۲۲۱، اہل ۱/۱۱۸۔

(۴) المہذب ۲/۲۲۱، الفہامۃ ۲/۲۸۳، اہل ۲/۳۰۸، شافعیہ ۲/۶۶۔

(۵) صیح ۲/۱۶۹، المہذب ۲/۳۴۲۔

بغاث ۳۹۳: بغی

مالکیہ کہتے ہیں: باغیوں کی شہادت قبول کی جائے کی شرطیکہ وہ اہل بدعت نہ ہوں، اگر بدعت والے ہوں تو قبول نہیں کی جائے گی، اور اس میں ۱۱۱-گی شہادت کے وقت کا اعتبار ہوگا۔^(۱)

شافعیہ نے باغیوں کی شہادت ان کی تاویل کی وجہ سے قبول کی جائے گی، بلا یہ کہ وہ لوگوں میں سے ہوں جو آپ سوائسین کے حق میں ان کی تصدیق کی وجہ سے شہادت دیتے ہیں۔ یہی صورت میں اس میں سے بعض کے حق میں شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔^(۲)

حنابلہ نے کہا ہے: باغی اگر اہل بدعت نہ ہوں تو وہ فاسق نہیں ہیں، وہ شخص اپنی تاویل میں خطا پر ہیں، لہذا وہ مجتہدین کی طرح ہیں، ان میں سے جو شخص شہادت دے گا اگر وہ عادل ہو تو اس کی شہادت قبول لی جائے گی۔

ہامد حنینہ سے منقول ہے کہ میں عدالت ورام کے خلاف شہادت کی وجہ سے فاسق قرار دیا جائے گا، لیکن اس کی شہادت قبول کی جائے گی، اس لئے کہ ان کا فسق، یں کی جانب سے ہے تو اس کی وجہ سے شہادت نہیں لی جائے گی۔^(۳)

بغی

دیکھئے ”بغاث“۔

پر ملاہیت حاصل نہیں ہے، اور اگر مجرم دارالسلام لوٹ آئے تو بھی اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی، اسی طرح اگر ان پر ناراضی ہو جائے تو بھی حد وہ اس پر قائم نہیں لے جائیں گے، اور اگر باغیوں نے حد وہ قائم کے ہوں تو اس کا عاودہ نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ ان کا جوہر ہی حد نہیں ہو ہے۔^(۱)

مالکیہ شافعیہ و حنابلہ نے کہا کہ: اگر انہوں نے بغاوت کے دوران یہ قسم کا کتاب یا جس پر حد واجب ہوتی ہے، پھر ان پر غلبہ حاصل ہو اور نکال دیا جائے کہ حد وہ عاودہ ہو تو ایسی صورت میں اس کے درمیان اللہ کی حد وہ جاری کی جائے گی، ملکوں کے فرق میں حد وہ ساکت نہیں ہوں گی، یہی من المسلمہ رہا قول ہے، اس لئے کہ حدت و رزیات میں حکم عام ہے، اور اس لئے بھی کہ وہ مقام جہاد میں اپنے وفات پر واجب ہوتی ہیں، مابعد حد وہ بھی اپنے سہاب کے پائے جائے پر واجب ہوں گی جیسے کہ اہل عدل کے ملک میں ہوتا ہے، اور اس لئے بھی کہ وہ مجرم ایسا زانی یا چور ہے جس کے زنا و رچوری میں کوئی شبہ نہیں ہے تو اس پر حد واجب ہوگی جس طرح دار عدل میں ذمی پر حد واجب ہوتی ہے۔^(۲)

باغیوں کی شہادت:

۳۹- اصل یہ ہے کہ باغیوں کی شہادت قبول کی جائے گی، حنیہ نے صریحت کی ہے کہ اصحاب ہوئی، خونہش، اگر اپنی خواہشات میں عاوی ہوں تو ان کی شہادت قبول کی جائے گی، سوائے بعض ردائض جیسے فرقہ خیز، کے، وریہ لوگ جن کی بدعت کفر کا سبب ہو یا عصیت و لپی و لوگ جن میں فسق و فجور ہو، یہ لوگوں کی شہادت ان کے کفر و فسق کی وجہ سے قبول نہیں کی جائے گی۔^(۳)

(۱) فتح ۱۶، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱

بقرہ

تعریف:

۱- ”بقرہ“ اسم جنس ہے بن سید نے کہا: اس لفظ کا اطلاق پالتو اور وحشی بزر ورمادہ (گائے) پر ہوتا ہے اس لفظ کا واحد ”بقرة“ ہے، اور نہ گویا ہے: اس لفظ پر ”ق“ اس لئے آئی ہے کہ وہ اپنی جنس کا ایک فرد ہے، ورجح لفظ ”بقرات“ ہے۔

مقبول ہے بھینس کو ذبح مشرٹ میں گائے کے برابر رکھا ہے، اور ان دونوں جانوروں کے ساتھ ایک جنس جیسا معاملہ کیا ہے (۱)۔

گائے کی زکاة:

۲- گائے کی زکاة واجب ہے سنت اور اجماع سے اس کا ثبوت ہے۔ جہاں تک سنت کا تعلق ہے تو امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”والذي نفسي بيده، أو والذي لا إله غيره - أو كما حلف - ما من رجل تكون له إبل أو بقرة أو غنم لا يؤذي حقها إلا أتى بها يوم القيامة أعظم ما تكون وأسمه، تطوه بأحفاها، وتطحنه بقر وبها، كما جارت أخراها ردت عليه أولاهها حتى يقضى بين الناس“ (۲) (قسم اس وقت کی جس کے قبضہ میں یہ کی

(۱) المصباح الحميم لسان العرب، القاموس المحيط، متعلقہ مادہ۔

(۲) حدیث: ”والذي نفسي بيده“ کی روایت بخاری (فتح ۳۲۳) طبع منقولہ اور مسلم (۶/۲۸۶ طبع النسخ) نے کی ہے۔

جان ہے۔ یا یوں فرمایا: قسم اس وقت کی جس کے مدد کوئی معذور نہیں) یا جیسی آپ ﷺ نے قسم کھائی (جس شخص کے پاس بھی مت دی گائے یا بکری ہو اور وہ اس کا حق ادا نہیں کرے تو قیامت کے دن جانور کو اس طرح لایا جائے گا کہ وہ جانور انتہائی فرہ اور بڑ ہوگا، پھر کھرہں سے اسے رمدے گا، اپنی سیٹلوں سے اسے مارے گا، جب جب آٹری جانور گزر جائے گا تو پھا جانور اس پر لوٹا جائے گا یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ نہ ہو جائے گا، یہ نہانی اور مخفی نے حضرت مسرتی سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معا کو یس روایت کیا اور میں حکم دیا کہ ہر دفع سے ایک دینار گایوں میں ہر تیس گائے میں ایک تنبیع یا تمیید (یک سالہ جس کا دوسرا سال شروع ہو گیا ہو)، اور ہر چالیس گائے میں ایک مسے (۱۰ سالہ جس کا تیسرا سال شروع ہو گیا ہو) دسویں کریں (۱)۔

صحابہؓ ان کے بعد علماء و اجماع ہے کہ پالتو جانوروں (انعام) پر زکاة واجب ہے، اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، اور بقر (گائے) انعام کی ایک قسم ہے، لہذا بقر پر بھی اسی طرح زکاة واجب ہوئی جس طرح ایش اور بکری پر واجب ہے، محض بعض شرط کے سلسلہ میں اختلاف ہے، جس کی تفصیل ”ندو“ میں (۲)۔

بقر میں: جو ب زکاة کی شرط:

۳- بقر میں: جو ب زکاة کے لئے عمومی شرط ہیں، ان کی تفصیل زکاة کی بحث میں موجود ہے، یہاں اس سے متعلق چند مخصوص شرط

۱. میں: یاں لی جاتی ہیں:

- (۱) حدیث: ”تبع معاد“ کی روایت بخاری (۲۶/۵ طبع المکذوبہ البخاریہ) اور طحاوی (۳۹۸/۱ طبع دار الفکر) کے مطابق ہے وہی ہے اس کی تصحیح اور موفقت کی ہے۔
- (۲) انہی لابن قدامہ ۵۹۱/۲۔

چرنے کی شرط:

۴- جانور کی زکاة میں ”چرنے“ سے مراد یہ ہے کہ جانور سال کے ایک حصہ میں مباح گھاس میں چرتا ہو، خود خود بذات خود چرتا ہو یا کوئی چہرہ سے چراتا ہو، جمہور عام، حسیہ، ثانیہ اور حنابلہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ مویشی جانور کی زکاة میں چرنے کی شرط ہے، اور موسیقی جانور میں بقہ و فحل ہے، لہذا اس کے لئے بھی چرنے کی شرط ہے۔ بین جو گائے کام میں استعمال ہوتی ہو اور اس کو چارہ فراہم کیا جاتا ہو اس پر زکاة واجب نہیں ہے، اس لئے کہ اس گائے میں چرنے کی شرط نہیں پوری ہو رہی ہے۔

۵- مام مالک نے کہا: بقر کی زکاة میں چرنے کی شرط نہیں ہے، لہذا کام میں استعمال ہونے والی، مرنہم یا یا چارہ کھانے والی گائے پر بھی مام مالک کے نزدیک زکاة واجب ہوگی۔

۶- مام مالک نے اپنی رائے پر استدلال اس بات سے بیان کیا کہ جن حادثات میں بقر پر زکاة واجب بتائی گئی ہے وہ احادیث مطلق ہیں، نیز اہل مدینہ کا عمل بھی اسی پر ہے، اور اہل مدینہ کا عمل مالکیہ کے اصولوں میں سے ایک ہے (۱)۔

جانوروں کی زکاة میں چرنے کی شرط لگانے والے علماء حضرت علیؑ سے مروی روایت سے استدلال کرتے ہیں، اس روایت کے راوی کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ بقر کی زکاة کے سلسلہ میں حضرت علیؑ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لیس فی البقر العوامل شئی“ (۲) ”کام کرنے والے جانوروں پر کچھ واجب نہیں ہے“، یہ حضرت عمرؓ بن شعیب کی روایت سے بھی استدلال

ہے جس میں راوی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے اور وہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لیس فی البقر العوامل شئی“ (۳) ”کام کرنے والی گایوں پر کچھ واجب نہیں ہے“، جمہور نے بقر کے سلسلہ میں رد مطلق نصوص کو اہونت اور بکری کے سلسلہ میں ارواں نصوص پر محمول کیا ہے جن میں چرنے کی قید ہے، نیز جمہور نے چرنے کی شرط کے مسئلہ میں بقر کو اس روایت پر قیاس سے رد کیا استدلال کیا ہے (۴)۔

اور اس طرح بھی کہ زکاة میں صفت مسموہ و فزائش کا اعتبار کیا گیا ہے، جانوروں میں یہ صفت صرف چرنے والے جانوروں میں پائی جاتی ہے، کام کرنے والی گایوں میں مسموہ و فزائش کی صفت مفقود ہے، یہی حال چارہ پر پلنے والے جانوروں کا ہے کہ ان میں بھی فزائش کا نصف مفقود ہے، اس لئے کہ چارہ اس کی فزائش کے برابر ہو جاتا ہے، لہذا یہ کہ ان جانوروں کو تجارت کے لئے تیار کیا گیا ہو تو ان میں سامان تجارت کی زکاة واجب ہوگی (۵)۔

جنگلی گائے پر زکاة:

۵- اکثر علماء کے نزدیک جنگلی گائے پر زکاة واجب نہیں ہے، حنابلہ کے نزدیک دو روایتیں ہیں، مسلک ان کا یہ ہے کہ اس پر زکاة واجب ہے، اس لئے کہ جس حدیث میں گائے پر زکاة بتائی گئی ہے جو ابھی مذکور ہوئی وہ مطلق ہے اس میں جنگلی گائے بھی شامل ہے، حنابلہ کی

(۱) حدیث: ”لیس فی البقر“۔۔۔ کی روایت دارقطنی (۲/۱۰۳) طبع شرکت المطابع الخیر) نے کی ہے، خطی نے روایت کے راوی کا نام بن عبد اللہ کی وجہ سے حدیث کو معطل کر دیا ہے ابن عثیم کہتے ہیں: اس (روایت) سے استدلال نہیں کیا جائے گا (ص ۳۹۰ طبع مجلس علمی)۔
(۲) ابن ماجہ قدس سرہ ۵۹۲/۲، المجموع ۳۵۷/۵ طبع مصر ۱۲۷۷ھ۔
(۳) ابن ماجہ ۵۷۷/۲۔

(۱) السنن، ۳۲۸/۱، ابن ماجہ قدس سرہ ۵۷۷/۲۔
(۲) حدیث: ”لیس فی البقر“۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۲/۲۲۹) طبع عزت عبید (ع) نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے کی ہے، نووی نے اس کو حسن بتایا ہے، ص ۳۲۸/۲ طبع مجلس علمی) میں ہے۔

دوسری روایت یہ ہے کہ اس پر زکاۃ واجب نہیں ہے، لیکن قدس نے فرمایا: یہی زیادہ صحیح ہے اور یہی اکثر اہل علم کا قول ہے کہ جنگلی گائے میں زکاۃ جب نہیں ہے (۱)، اس لئے کہ مطلقاً بقر میں وہ داخل نہیں اور نہ وہ مفہوم ہوتا ہے اس لئے کہ اس کو صرف ”بقر“ نہیں کہا جاتا ہے، بلکہ اس میں اصناف کر کے ”بقر الوحش“ (جنگلی گائے) کہا جاتا ہے۔ اور اس سے بھی کعموماً جنگلی گائے میں نصاب کا جوہر جس میں پورے سال چرنے کی صفت بھی پائی گئی ہو نہیں ہوتا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ بقر پانی اور چر کے جانور میں جنگلی گائے درست نہیں ہوتی ہے۔ تو اس میں زکاۃ بھی واجب نہیں ہوگی جس طرح۔ توں میں نہیں ہوتی، نیز یہ پالتو جانوروں (بیۃ الاحیاء) میں سے بھی نہیں ہے۔ تو اس میں بھی رباۃ جب نہیں ہوگی جس طرح دوسرے تمام جنگلی جانوروں میں نہیں ہوتی ہے، اس میں نیز یہ ہے کہ زکاۃ صرف ان جانوروں میں واجب ہوتی ہے جو پالتو ہوں۔ اور جانوروں میں نہیں ہوتی، اس سے کہ پالتو جانوروں میں ۱۰۰ھ اور ۱۰۱ھ میں نسل کی وجہ سے نمونہ کثرت ہوتی ہے، نیز کثرت تعدد اور کم تریت ہونے کی وجہ سے انتفاک بھی بہت ہوتا ہے، یہ ساری باتیں صرف پالتو جانوروں میں پائی جاتی ہیں، اس لئے زکاۃ بھی صرف ان میں ہی واجب ہوگی (۲)۔

پالتو و جنگلی سے مل کر پیدا ہونے والے جانوروں کی زکاۃ:

۶۔ ناسب کی رائے یہ ہے کہ اس جانوروں پر زکاۃ واجب ہے جو جنگلی اور پالتو سے مل کر پیدا ہوئے ہوں، خود نہ جانور جنگلی ہو یا ناسب جنگلی ہو، ان کا استدلال یہ ہے کہ پالتو اور جنگلی سے مل کر پیدا ہوئے۔

(۱) الاصاب ۳۴۳ میں انہوں نے اقوال سے بھی نقل کیا ہے انہی ۲۵۵ھ، مجمع ۱۱۸ھ۔

(۲) منہج ۲۴۳، ۵۴۳، مجمع ۱۱۸ھ۔

جانور ایسا جانور ہے جس کی پیدائش وہ بے جانور سے ہو رہی ہے جن میں ایک پر زکاۃ واجب ہے اور دوسرے پر زکاۃ جب نہیں ہے، تو وہ بقر زکاۃ کے پلو کو ترجیح دی جانے کی جس طرح ایک چہنہ والے اور دوسرے چاروں والے جانوروں سے پیدا ہونے والے جانور پر زکاۃ واجب ہوتی ہے ان پر اس مسئلہ کو قیاس کیا جائے گا اور روشنی دیا جائے گا۔ اور پالتو سے مل کر پیدا ہونے والے جانور پر بھی زکاۃ واجب ہوگی، اس رائے کی رو سے ایسے جانوروں کو زکاۃ کے مسئلہ میں اس جنس کے دوسرے پالتو جانوروں میں شامل کیا جائے گا، اور ان کو ناسب زکاۃ پورا کیا جائے گا، اور یہ بھی پالتو جانوروں کی نوع کا ایک نمونہ قرار پائے گا (۱)۔

امام ابوحنیفہ اور مالک کہتے ہیں: اگر جانور پالتو ہو تو زکاۃ واجب ہوگی، اگر نہیں ہوگی، اس رائے کی دلیل یہ ہے کہ جانور میں مادہ اعتبار ہوتا ہے، اس لئے کہ جانوروں میں مادہ ہی اپنے بچہ کی دیکھ کر پہچانتی ہے (۲)۔

امام شافعی کہتے ہیں: ایسے جانور میں زکاۃ واجب ہی نہیں ہے خواہ اس کی پیدائش جنگلی نہ سے ہوگی ہو یا جنگلی مادہ سے (۳)۔

گائے کی زکاۃ میں سال گزرنے کی شرط:

۷۔ علماء کا اتفاق ہے کہ دوسرے پالتو جانوروں کی طرح بقر کی زکاۃ میں بھی سال کا گزر ضروری ہے، سال گزرنے کا مطلب یہ ہے کہ مالک نصاب ہونے کے بعد پورا قمری سال اس پر گزر جائے تب اس پر زکاۃ واجب ہوگی (۴)۔

(۱) انہی ۲۵۵ھ۔

(۲) بدائع الصنائع ۳۰۲، انہی ۲۵۵ھ۔

(۳) منہج ۱۱۸، ۵۴۳، ۵۴۳، مجمع ۱۱۸، ۵۴۳۔

(۴) منہج ۱۱۸، ۵۴۳، مجمع ۱۱۸، ۵۴۳۔

نصاب مکمل ہونے کی شرط:

جہاں تک نصاب کا تحقق ہے تو اس سال میں فقہاء کے چند اقوال ہیں جن میں دو درجات مشہور ہیں:

۸۔ پہلا درجہ: یہ حضرت علی بن ابی طالب، حضرت معاویہ بن جبلی اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم کا قول ہے، "میں، شہر بن حوشب، طاہر بن عمر بن عبد العزیز، و حسن بصری بھی اسی کے قائل ہیں، زہبی نے اہل شام سے یہی نقل کیا ہے، "ابو حنیفہ مالک، احمد بن حنبل اور شافعی کی بھی یہی رائے ہے یہ سب فرماتے ہیں کہ تمہیں سے کم گایوں پر کچھ بھی واجب نہیں ہے، اگر گائے کی تعداد تمہیں ہو جائے تو اس پر ایک تسبیح واجب ہے (تسبیح دو حاور ہے جو دو سال کا ہو یا دو ہے جس کا ایک سال پورا ہو گیا ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو یا ہو، ورنہ ایک قول یہ ہے کہ یہ وہ ہے جو چھ ماہ کا ہو، تسبیح (یعنی مادہ) کے بارے میں بھی یہی تفصیل ہے) (۱) پھر کچھ واجب نہیں ہے یہاں تک کہ چالیس کی تعداد ہو جائے، چالیس ہونے پر ایک مسہ (دو سال) گائے واجب ہے (۲)، پھر ساٹھ سے پہلے کچھ واجب نہیں ہے، ساٹھ کی تعداد ہونے پر دو تسبیح یا تسبیح واجب ہے، پھر کچھ واجب نہیں ہے یہاں تک کہ دس گایوں کا اضافہ ہو جائے، اس کا اضافہ ہو جائے تو اس پوری تعداد میں سے تمہیں گائے پر ایک تسبیح یا تسبیح واجب چالیس گائے پر ایک مس یا مسہ واجب ہوگا (۳)، پنانچہ ستر گایوں پر ایک تسبیح اور ایک مسہ، اسی گایوں پر دو مسہ، نو گایوں پر

تین تسبیح، ایک سو گایوں پر ایک مسہ اور تسبیح، ایک سو دس گایوں پر دو مسہ اور ایک تسبیح واجب ہوگا، ایک سو بیس گایوں پر تین مسہ یا چار تسبیح واجب ہوگا یعنی مالک کو اختیار ہوگا کہ تین مسہ کا لے یا چار تسبیح کا لے، لیکن بہتر ہوگا کہ فقہاء کی ضرورت اور اس کے فائدہ دکان طریقیہ کے بھر جب جب اس گایوں کا اضافہ ہوگا واجب زکوٰۃ کی قائل ہوتی رہے گی۔ اس رائے کے قائلین کا استدلال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ "فی رسول اللہ ﷺ میں بعثتہ الی البصر امرہ أن یأخذ من کل حالہ دیناراً، ومن البقر من کل ثلاثین تسبیحاً، فو تسبیحہ یوم من کل أربعین مسہاً" (۴) (جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو انہیں حکم دیا کہ ہر بالغ سے ایک دینار وصول کریں، اور گایوں میں ہر تین کی تعداد میں سے ایک تسبیح واجب اور ہر چالیس میں سے ایک مسہ وصول کریں)، اور ابن ابی لیلیٰ اور حکم بن حمید نے حضرت معاویہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے "اوکامس" یعنی تین سے چالیس کے درمیان کی تعداد، اور چالیس سے پچاس کے درمیان کی تعداد کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "لیس فیہا شیء" (اس میں کچھ واجب نہیں ہے) (۵)۔

ان حضرات کا استدلال اس سے بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب کو نصاً: "فرائض البقر لیس فیہا دون الثلاثین من البقر صلفۃ، فإذا بلغت ثلاثین ففیہا عجل رافع جلدع، الی أن تبلغ أربعین، فإذا بلغت أربعین ففیہا بقرۃ مسہ، الی أن تبلغ سبعین، فإن فیہا بقرۃ وعجلا

(۱) حدیث حضرت سہاذ کی تخریج فقیر نمبر ۲ میں مذکور ہوئی ہے۔

(۲) حدیث حضرت سہاذ "اللہ سل علی" میں مذکور ہے۔ "فی روایت دقطنی

(۳) طبع مرکز المطابع القادسیہ (۱) کے ہے، پہلی بار ۱۳۵۷ھ میں طبع ہوا۔

(۴) مطبوعہ طرابلس (۲) ۱۳۲۸ھ میں طبع ہوا۔

(۱) مجموع لحدوی ۱۶/۵۵ طبع الدبئی علی الشرح الکبیر ۱۳۵۸ھ طبع

(۲) مجموع لحدوی ۱۶/۵۵ طبع الدبئی علی الشرح الکبیر ۱۳۵۸ھ طبع

(۳) طبع الدبئی ۱۶/۵۵ طبع الدبئی علی الشرح الکبیر ۱۳۵۸ھ طبع

(۴) طبع الدبئی ۱۶/۵۵ طبع الدبئی علی الشرح الکبیر ۱۳۵۸ھ طبع

(۵) طبع الدبئی ۱۶/۵۵ طبع الدبئی علی الشرح الکبیر ۱۳۵۸ھ طبع

جدعاء، إذا بلغت ثمانين فعليها مسنن، ثم على هذا الحساب^(۱) گائے کی زکاة یہ ہے کہ تیس سے کم گایوں پر کچھ واجب نہیں ہے، تیس کی تعداد ہونے پر چھوٹا اچھا بچہ واجب ہے یہاں تک کہ چالیس کو پہنچ جائے چالیس ہونے پر ایک مسنن گائے واجب ہے، یہاں تک کہ ستر کی تعداد کو پہنچ جائے، ستر پر ایک بقہ واجب چھوٹا بچہ واجب ہے، پھر جب اسی کی تعداد ہو جائے تو اس میں دو مسنن واجب ہے، پھر اسی حساب سے وجوب ہے۔

دو مقررہ تعداد کے درمیان کے لئے جسے ”قصر“ کہا جاتا ہے احکام کی تفصیل ص ۷۲، ”قاص“ میں دیکھی جائے۔

۹- دوسری رقیہ: عید بن مسیب زمری اور ابو قتادہ زہریہ کا قول ہے کہ گائے کا نسب اس سے جو اس کا نسب ہے، گائے میں سے وہی لیا جائے گا جو اس میں یا جاتا ہے، یعنی اس میں عمر کی جو شرط ہے یعنی ہشت خاص، ہشت یون، حق، مذہب، یثرب، گائے میں تیس ہونگی۔ یہی زکاة کے سلسلہ میں حضرت عمر بن خطاب کی تحریر میں بھی مروی ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ اور عبد بنوت میں زکاة ادا کرنے والے شیوخ سے بھی یہی مروی ہے، ابو عبید نے روایت کیا ہے کہ زکاة کے سلسلہ میں حضرت عمر بن خطاب کی تحریر میں ہے کہ گائے میں سے اسی طرح یا جائے گا جس طرح اس میں سے یا جاتا ہے، وہ کہتے ہیں: اس سلسلہ میں، صحیح ہے، دریافت کیا تو انہوں نے کہا: گائے میں وہی واجب ہے جو اس میں واجب ہے، دین ترمذی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے، ان دونوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ انساری سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: پانچ گایوں میں ایک بڑی، اور

اس گایوں میں دو بڑیاں اور پندرہ گایوں میں تیس بڑیاں اور تیس گایوں میں چار بڑیاں واجب ہیں۔

زمری کہتے ہیں: گائے کی زکاة اونٹ کی زکاة کی طرح ہے، یعنی گائے میں عمر کا لحاظ نہیں ہے۔ جس گر بچس گا میں ہوں تو اس میں ایک گائے واجب ہے، بچہ کی تعداد ہونے تک، بچہ سے زمر ہونے پر، گا میں ایک سو تیس تک واجب ہیں، ایک سو تیس سے زائد ہو تو چالیس میں ایک گائے واجب ہے، زمری کہتے ہیں: ہمیں معلوم ہوا کہ صحابہ کا قول کہ تیس میں ایک تبعی و زمر چالیس میں ایک گائے ہے یہ اہل یمن کے لئے تخفیف تھی، پھر اس کے بعد کی تفصیل مروی نہیں ہے۔

حضرت کرمہ بن خالد سے بھی مروی ہے، کہتے ہیں کہ جب مجھے مقام ”سب“ کی زکاة کی مصالحت پر مامور کیا گیا تو یہی بات ثابت چند ایسے شیوخ سے ہوئی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں زکاة ادا کی تھی، انہوں نے مجھ سے باہم مختلف باتیں بتائیں، بعض نے کہا: میں اونٹ کی طرح گائے کی زکاة کا اتنا تھا، کسی نے کہا: تیس گایوں پر ایک تبعی ہے، کسی نے کہا: چالیس گایوں پر ایک مسنن گائے ہے، ابن ترمذی نے بھی اپنی سند سے ابن المسوب اور ابو قتادہ زہری سے اسی طرح ذکر کیا ہے جس طرح زمری سے نقل کیا گیا ہے، حضرت عمر بن عبد الرحمن بن خالد انساری سے مروی ہے کہ گائے کی زکاة اس کی زکاة کی طرح ہے یعنی گائے میں عمر کا لحاظ نہیں ہے^(۲)۔

قربانی میں کافی ہونے والے جانور:

۱۰- قربانی میں صرف اُنعام کافی ہوں گے یعنی اونٹ، گائے، اور بڑی، برخلاف ان حضرات کے جنہوں نے کہا: نعام، وغیرہ نعام

(۱) حدیث ”کتاب رسول اللہ ﷺ“ کو امام ابو ذر نے اپنے مراسل میں روایت کیا ہے، نائی نے کہا: سلیمان بن بلال جو اس روایت کے ایک روایت ہیں، متروک الحدیث ہیں (مصنف لماریہ ج ۲ ص ۳۲۰ طبع مجلس اعلیٰ)۔

(۲) جلیع المجتہد ۱/۲۶۱، انہی ۲/۵۹۲، مکمل ۱/۲۳

ہر ماکول اللحم کی قربانی درست ہوگی^(۱)۔

تفصیل اصطلاح ”اضحیہ“ میں دیکھی جائے۔

ماء کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص صرف اپنی جانب سے ایک گائے کی قربانی کرے تو اس کی طرف سے قربانی ہو جائے گی، خواہ وہ جب قربانی ہو یا نفلی۔

۱۱- ایک گائے کی قربانی میں کئی افراد کی شرکت کے مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔

محب ثامیہ مناجد اور شامی مل کی رائے ہے کہ ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہوگی، سات افراد ایک گائے کی قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں، خواہ وہ سات افراد ایک گھر کے ہوں یا دو گھر کے یا محدود و محدود گھروں کے ہوں، یہ جو قربانی واجب ہو یا نفلی، اور خواہ کسی نے قربان کیا ہو یا دیا ہو یا صرف گوشت کی نیت کی ہو، ہر شخص کی طرف سے اس کی نیت کے مطابق درست ہوگی، مبین محبیہ کے یہ ایک ضروری ہے کہ تمام شرائط قربان کی نیت کی ہو، اگر کسی ایک بے گوشت کی نیت کی ہو تو کسی کی طرف سے قربانی درست نہیں ہوگی۔

ہام مالک کہتے ہیں: گائے، اس اور بکری میں سے ایک رأس ایک شخص کی طرف سے اور ایک گھر والوں کی طرف سے کافی ہوگا خواہ ان کی تعداد ”سات افراد“ سے زیادہ ہو، بشرطیکہ ان میں اس بے قطعاً شریک کیا ہو، میں اگر سب بے ہام مل کر ریہ ہو تو درست نہیں ہوگا، مرنہ ہی دویہ سے رائد انجی افراد کی جانب سے درست ہوگا^(۲)۔

(۱) الحلی ۷/۳۳۳

(۲) المجموع بطوری ۸/۸۸۸ انجی ۱۰ بن قدامہ ۶۱۹/۸ طحاویۃ الرسول ۱۱۹/۴ حاشیہ قلیبی وغیرہ ۲۵۰/۴، مجمع فتح القدیر ۲۹۸/۴ الحلی ۷/۳۳۸ نیل الاوطار ۵/۱۳۵

پہلے قول والوں نے حضرت جابر کی روایت سے استدلال کیا ہے، و فرماتے ہیں: ”محوماً مع رسول اللہ ﷺ البذیۃ عن سبعة، والبقرة عن سبعة“^(۱) (ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بدنہ سات افراد کی جانب سے، اور ایک گائے سات افراد کی جانب سے قربانی کی)، ان ہی سے مروی ہے کہ ”محوماً مع رسول اللہ ﷺ مہلب، فامروا فی مشترک فی الامم والبقرة، کل سبعة منا فی بلدة“^(۲) (ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کہتے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم اہل اور گائے میں شریک ہوں، ہم میں سے ہر سات آدمی ایک بدنہ میں شریک ہو)۔

ہام مالک نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت کو اپنایا ہے، و فرماتے تھے: بدنہ ایک شخص کی طرف سے دو گائے ایک شخص کی طرف سے اور بکری ایک شخص کی طرف سے ہے، اشتراک کا مجھے علم نہیں، حضرت ابن عمر کے علاوہ محمد بن یحییٰ بن یزید سے بھی ایسا ہی مروی ہے، چنانچہ ان کی رائے ہے کہ ایک جان صرف ایک ہی جان (فرد) کی طرف سے درست ہوگی^(۳)۔

ہدی میں گائے:

۱۲- حج کی قربانی میں گائے کا حکم یہی ہے جو اضحیٰ میں ہے، اس سے وہ تفصیل مستثنیٰ ہے جو آدمی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے درست ہونے کی بابت ہے، اس کی تفصیل اصطلاح ”حج“ اور ”ہدیٰ“ میں

(۱) حدیث حضرت جابرؓ مع رسول اللہ ﷺ، ”کی روایت مسلم (۵۵۵/۴ طبع الحلی) نے کی ہے۔

(۲) حدیث حضرت جابرؓ مع رسول اللہ ﷺ، ”کی روایت مسلم (۵۵۵/۴ طبع الحلی) نے کی ہے۔

(۳) طحاویۃ الرسول ۱۱۹/۴، انجی ۱۰، ۲۳۰/۴، الحلی ۷/۳۳۸

دیکھی جاوے۔

گائے کا ذبح:

۱۳- گائے کا ذبح اسی طرح ہے جس طرح بکری کا ذبح ہے، لہذا اگر گائے ذبح کرنے کا ارادہ ہو تو اسے بائیں پہلو پر لیٹا دیا جائے، اس کے تینوں پاؤں باندھ دئے جائیں: آگے والے دونوں پاؤں اور مایاں پاؤں، مایاں پاؤں باندھا جائے تاکہ ذبح کے وقت وہ حرکت نہ کرے، ذبح کرنے والا اپنے بائیں ہاتھ سے گائے کا سر پکڑے اور دائیں ہاتھ میں چھری پکڑے، پھر "بسم اللہ" کہہ کر ذبح شروع کرے، جانور ذبح کرنے والے کا رخ قبلہ کی طرف ہو جہاں تک اس کا تعلق ہے تو اس کو پہنچنے والے کے پیچھے حصہ میں اس طرح ذبح کرنا چاہئے کہ اس کا سر ہو اور ہڈیاں ٹھٹھا بندھا ہوا ہو^(۱)۔

سواری کے لئے گائے کا استعمال:

۱۵- قتلہ کا اتفاق ہے کہ پالتہ جانوروں میں سے سواری اور بار برداری کے لئے اونٹ ہے، جہاں تک گائے کا تعلق ہے تو وہ سواری کے لئے نہیں پیدا کی گئی ہے، بلکہ سواری کے علاوہ دیگر منافع جیسے شیتی، غیرہ میں کام لینے کے لئے پیدا کی گئی ہے، بکریاں دودھ، نسل اور گوشت کے لئے پیدا کی گئی ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَأَن لَّكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةٌ لِّسْفِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ وَعِندَهَا وَعْسى الْمَلِكُ تَحْمِلُون" (۲) (اور تمہارے سے چوپایوں میں سہانہ عبرت ہے، ہم تم کو ان کے پیٹ سے (دودھ) پلاتے ہیں، اور تمہارے لئے ان میں بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے

بدی میں گائے کے اشعار نے کہا جہاں تک تعلق ہے تو ۱۶- امام ابو حنیفہ کے تمام علماء کا اتفاق ہے کہ اشعار (اشان لکھا) سنت ہے اور مستحب ہے، نبی ﷺ نے ایسا کیا ہے اور آپ ﷺ کے بعد صحابہ نے ایسا ہے، اس پر بھی اتفاق ہے کہ اشعار سنت میں سنت ہے خواہ اس کا کوہاں ہو یا نہ ہو، اگر کوہاں نہیں ہو تو کوہاں کی جگہ پر اشعار کیا جائے گا۔

جہاں تک گائے کا تعلق ہے تو شافعیہ کا مسلک یہ ہے کہ اس میں مطلقاً اشعار ہے، خواہ اس کا کوہاں ہو یا نہیں ہو، گائے ان کے نزدیک اونٹ کی طرح ہے، امام مالک کے نزدیک اگر گائے کو کوہاں ہو تو اشعار کیا جائے گا، اگر کوہاں نہیں ہو تو اشعار نہیں کیا جائے گا^(۱)۔

تقلید (قدودہ ڈلنے) کا حکم:

۱۳- تقلید: گلے میں قلاوہ (پنہ) ڈالنا ہے، مدی کی تقلید کا مطلب ہے اس کے گلے میں کھل کا پنہ ڈالا جائے تاکہ پہچان یا جائے کہ یہ جانور قریشی کا ہے تو اس کو نصیب نہ پہنچایا جائے۔

علاء کا اتفاق ہے کہ اس کا قلاوہ ڈالنا مستحب ہے۔ جہاں تک بکری کا تعلق ہے تو شافعیہ کے نزدیک اونٹ اور گائے کی طرح بکری کو بھی قلاوہ ڈالنا مستحب ہے، امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک بکری کو قلاوہ ڈالنا مستحب نہیں ہے۔

ونٹ اور گائے کو جوتوں وغیرہ کا قلاوہ ڈالا جائے گا جس سے معلوم ہو جائے کہ یہ قریشی کا جانور ہے^(۲)۔

(۱) طہیۃ القلوب وغیرہ ۳۲۳۔

(۲) سورہ سونون ۲۱-۲۲۔

(۱) المجموع ۸/۶۰۔

(۲) المجموع ۸/۶۰۔

رہتے ہیں۔

گائے کا پیشاب اور گوبر:

۱۶- غیر ماکول اللحم خواہ وہ انسان ہو یا غیر انسان، اس کے بول ویر ز کے نجس ہونے پر فتہاء کا اتفاق ہے۔

ماکول اللحم جیسے ہونٹ، گائے و بکری کے بول ویر ز کے سلسلہ میں اختلاف ہے۔

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام شافعی کے نزدیک تمام بول ویر ز نجس ہیں خواہ ماکول اللحم کے ہوں یا غیر ماکول اللحم کے، امام مالک، امام احمد اور سلف کی ایک جماعت کی رائے ہے، شافعیہ میں سے ابن زبیر، یحییٰ بن احمد، ابن اسحاق، ابن اسطریٰ اور روی نے، اور حنفیہ میں سے محمد بن حسن نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے کہ ماکول اللحم کا بول (پیشاب) پاک ہے (۱)؛ تفصیل اور استدلال کے لئے اصطلاح "نحاست" دیکھی جائے۔

دیت میں گائے کا حکم:

۱۷- دیت میں گائے کا اعتبار ہے یا نہیں، اس مسئلہ میں علماء کے اقلیت ہیں:

امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی چنے توں قدیم میں اس طرف گئے ہیں کہ دیت میں تین چیزیں اصل ہیں، سب، سونا و چاندی، گائے اس میں نہیں ہے (۲)۔

صحابیہ (امام ابو یوسف، امام محمد)، ثوری، اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک دیت میں پانچ اشیاء اصل ہیں: سب، سونا، چاندی،

(حش کو) تم کھا تے بھی ہو، اور ابن پرہزرقی پر سوار ہوتے ہو، اور رشاد ہے: "اللہ الہی جعل لکم الانعام لتزکبوا مہا ومنہا ما کسبون" (اللہ ہی وہ ہے جس نے تمہارے لئے سواری بنائے تاکہ تم میں سے بعض پر سوار ہو، اور تم ان میں سے بعض کو کھا تے بھی ہو)، اور رشاد ہے: "وجعل لکم من الطلک والانعام ما تزکبون" (۳) (تمہارے لئے وہ شتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سواری دیتے ہو)۔

جن آدمیت میں پتہ کرہ ہے کہ انعام (پالتو جانوروں) پر سواری کی جائے گی، علماء کے نزدیک اس سے مراد بعض انعام یعنی ہونٹ ہیں، اس میں عام اتفاق بول کر خاص مراد لیا گیا ہے (۴)۔

سواری کے سے گائے کا استعمال مناسب نہ ہونے کی دلیل صحیح موسم میں حضرت ابومرہ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیسما رجل یسوق بقرة له فہد حمل عیہا، التفتت الیہ البقرة فقلت: انی لم اخلق لہذا، ولکسی إنما حلفت للحرث، فقال الناس: سبحان اللہ - تعجبا وقرعاً - بقرة تکلم؟" فقال رسول اللہ: لانی لومس بہ وابوبکر وعمر" (۵) (ایک شخص نے ایک گائے پر سامان، حرث لے جا رہا تھا کہ گائے اس کی طرف دیکھا، روئی: میں اس کام کے سے نہیں پیدا کی گئی ہوں، میں تو بھیقتی کے لئے پیدا کی گئی ہوں، لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ میں کہا: سبحان اللہ، کیا گائے بولتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں، ابوبکر اور عمر اس پر ایمان

(۱) سورہ بقرہ ۱۷۲

(۲) سورہ فرقہ ۱۲

(۳) تفسیر القرطبی ۲/۱۹۷، روح المعانی ۲۳/۱۸۸

(۴) حدیث: بیسما رجل یسوق بقرة، کی روایت مسلم (۱۸۵۷۳) سے کی ہے

(۱) تیل و اوطار ۶۰-۶۱

(۲) المغنی ۵/۵۹۷، المجموع للعلوی ۵/۱۹۵، بیرونی ۵/۵۳۳

گائے ورنہ مری، صاحبیں سے کپڑوں کا بھی مسافہ لیا ہے۔ یہی عمر،
عظا، طہاں ورمینہ کے ساتوں مقبلا، کا قول ہے، اس قول کے
مطابق گائے ویت کی فیرونی تیزوں میں سے ایک ہے، ویت والوں
کے سے جاز ہے۔ جیسا کہ صاحبیں کے نزدیک ہے کہ گائے ہی
ویت میں ابتدا دیں، انہیں دوسرے سامان کے دینے کا مکلف نہیں
دلیا جائے گا۔

بکاء

تعریف:

۱- البکاء: ”بکی بکی بکی وبکاء“ کا مصدر ہے (۱)۔

لسان العرب میں ہے: لفظ ”بکاء“ بغیر کے بھی ہے، ورم کے
ساتھ بھی ہے، ورمیہ کہتے ہیں: ورم کے ساتھ بکاء ہے تو ورمیہ ز
مراد ہوتی ہے جو بکاء (رہنے) کے ساتھ ہوتی ہے، رجمیر کے بکاء
جائے تو آسا اور ان کا نشا مراد ہوتا ہے۔

حضرت کعب بن مالک حضرت خزہ کے مرثیہ میں کہتے ہیں:

بکت عیسیٰ وحیٰ لها بکاء

وما بغی البکاء ولا العویل

(میری آنکھ روتی اور اس کو رونے کا حق ہے، حالانکہ وہ بکاء، کچھ
قامہ نہیں پہنچا سکتے)۔

خلیل کہتے ہیں: تمہ کے ساتھ پڑھنے والے سے ”غم مرن“
کے معنی میں لیتے ہیں، اور ورم کے ساتھ پڑھنے والے ”آؤز“ کے
معنی میں لیتے ہیں، اور لفظ ”بکاء“ کا مطلب ہے پر تکلف رہنا، جیسا
کہ حدیث میں ہے: ”فان لم تبکو فتابکوا“ (۲) (اگر رونا نہ
آئے تو رونے کی صورت بنا لو)۔

(۱) القاموس المحیط، لمصباح البیر: بارہ کی۔

(۲) حدیث: ”فان لم تبکو“۔ کی روایت ابن ماجہ (۲۲۳۲ طبع جمع)۔

نے کی ہے پھر کی نے کہ اس کی سند میں اور صحیح ہے اس کا ۲۱۸ تاہل بن
دفع ہے وہ ضعیف و متروک ہے۔



فقہاء کا استعمال بھی اس سے الگ نہیں ہے۔

کے محاسن شمار کرنے کے لئے بھی بولتے ہیں، سم "ندبہ" ہے۔

متحدہ الفاظ:

د- نخب یا نخب:

ن- صیاح و صراخ:

۵- "ن" لغت میں خوب رونے کو کہتے ہیں، شبیب بھی اسی معنی میں ہے (۲)۔

۲- صیاح اور صراخ لغت میں پوری طاقت کے ساتھ آواز لگانا ہے، کبھی ان کے ساتھ رونا بھی ہو سکتا ہے اور کبھی نہیں، "صراخ" کا استعمال مرد کے سے اور عورت پر بھی ہوتا ہے (۱)۔

ھ- عویل:

ب- نیاح:

۶- عویل بلند آواز سے رونے کو کہتے ہیں، کہا جاتا ہے: "نعولت المرأة لعوالاً وعوياً" (۳) (عورت نے زور سے آہ بکا کی)۔

۳- نیاح اور نیاحة لغت میں میت پر آواز کے ساتھ رونے کو کہتے ہیں (۲)۔

اس تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ "نخب" اور "عویل" دونوں کا معنی "خوب رونا" ہے، اور "صراخ" اور "صیاح" معنی میں قریب قریب ہیں، "نواح" میت پر رونے کو کہتے ہیں، "ندب" میت کے محاسن شمار کرنے کو کہتے ہیں، اور "بکاء" آواز کے ساتھ رونے کو کہا جاتا ہے، اور "بکی" بھی آواز رونے کو کہتے ہیں یعنی صرف آنسو بانے پر اکتفا کیا جائے۔

المصباح میں ہے: یہ اس سے قریب ہے جو کماؤں میں آیا ہے کہ: "فاحت المرأة على الميت نوحاً" (عورت نے میت پر نوحہ کیا)، باب "قال" سے ہے، اس سے اسم "نواح" بر وزن غراب ہے، بسا اوقات "نیاح" نون کے زیر کے ساتھ کہا جاتا ہے، یہی عورت کو "نانهة" کہتے ہیں، "نیاحة" نون کے زیر کے ساتھ اسی سے اسم ہے، اور نوحہ کی جگہ کو "مناحة" نیم کے زیر کے ساتھ بولتے ہیں (۳)۔

بکاء کے اسباب:

ج- ندب:

۷- بکاء (رونے) کے متعدد اسباب ہیں: اللہ تعالیٰ کا خوف، خشیت، ترن، شدت مسرت۔

۴- "ندب" لغت میں کسی کام کی طرف بلانے اور اس پر آمادہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے، ندب: میت پر رونے اور اس

مصیبت میں رونے کا شرعی حکم:

۸- رونا کبھی تو بغیر آواز کے صرف آنسو بہانے تک ہوتا ہے، کبھی اپنی ملکی آواز بولتی ہے جس سے احقر اذما ممن ہو، کبھی تیز آواز کے

(۱) القاموس المحیط، المصباح المہیر۔

(۱) القاموس المحیط، المصباح المہیر۔

(۲) القاموس المحیط۔

(۲) القاموس المحیط، المصباح المہیر۔

(۳) المصباح المہیر۔

(۳) المصباح المہیر۔

ساتھ ہوتا ہے جیسے سرخ، نوج، مدب، غیرہ، یہ روئے والے کے فرق سے مختلف ہوتا ہے، کچھ لوگ نرم چھپالینے پر تیار ہوتے ہیں، کچھ جذبات پر قابو پاتے ہیں، اور کچھ لوگ ایسا نہیں کرتے۔

نریا، (روئے) میں ماتھ کا عمل شامل نہ ہو جیسے نریاں چاک کرنا چہرہ دہشہ اور ربوب کا عمل بھی شامل نہ ہو جیسے سرخ، نیچ، ملاکت، یہودی کو دعوت دینا وغیرہ تو ایسا رہا مباح ہے (۱)۔ اس نے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "إِنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَالْقَلْبِ لَمِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ الرَّحْمَةِ، وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَاللِّسَانِ لَمِنْ الشَّيْطَانِ" (۲) (جب تک روئے آنکھ، اور لہ سے ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے اور رحمت کی وجہ سے ہوتا ہے، اور جب ماتھ و زبان سے ہونے لگے تو وہ شیطان کی جانب سے ہوتا ہے) اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْذِبُ بِمَدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِوَحْمٍ" (۳) (آنکھ کے آنسو اور قلب کے حزن کی وجہ سے اللہ عذاب نہیں دیتا، میں اس کی وجہ سے) (اور آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا) اللہ عذاب دیتا ہے یا جسم کرتا ہے۔

اس حالت کے علاوہ میں روئے کے حکم کی تفصیل آئندہ آئے گی۔

اللہ کے خوف سے رہنا:

۹- مومن زندگی بھر اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے، اپنے تمام

امثال اور تصرفات میں اللہ کا تصور رکھتا ہے، پس وہ اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے دُور کے وقت روتا ہے ایسا مومن اس سر اللہ و لوگوں میں شامل ہے جن کے بارے میں اللہ نے بتا دیا ہے، یسے ہوئے فرمایا: "وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَالضَّاهِرِينَ عَلَى مَا أَصَابَهُمُ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ" (۱) (اور آپ خوش خبری سناتے ہیں ان جہاد کرنے والوں کو جن کے دل ڈرتے ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، اور جو عیسیتیں اس پر پڑتی ہیں اس پر صبر کرنے والوں کو اور مازکی پابندی کرنے والوں کو اور) (اس کو) جو شرفی کرتے رہتے ہیں اس میں سے جو ہم نے تمہیں سے رکھا ہے) (اور ان ہی کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے: "إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُ اللَّهِ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ بَتَوْ غُلُوبًا" (۲) (یہاں والے تو ہیں وہ ہوتے ہیں کہ جب) (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل سہم جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان بڑھاتا ہے) میں مراد اپنے پروردگار پر توکل رکھتے ہیں)۔

قرطبی نے اس آیت کی تفسیر میں اس کے قریب معنی، غیر ریوت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کا مدد بتایا ہے کہ وہ سر لہی کے وقت خوف مرڈا محسوس کرتے ہیں، اس لئے کہ ان کا ایمان قوی ہوتا ہے مراد اپنے پروردگار کا خیال کرتے ہیں، گویا وحدہ کے سامنے ہیں، اس آیت کی تفسیر یہ آیت ہے جس میں اللہ فرماتا ہے: "وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ" (اور آپ خوش خبری سناتے ہیں جن کے دل

(۱) سورۃ الحج ۳۵-۳۴

(۲) سورۃ انفال ۲۰

(۱) نیل لاوطار لہو کا فی سہ ۳۹-۴۰ طبع دار الفکر۔

(۲) حدیث: "إِنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ..." کی روایت احمد (۱/۲۳ طبع البیروت) ہے اس کی سند میں علی بن زید بن جعدان ہے جو ضعیف ہے، تہذیب احمد، ابی بن حجر ۳۲۳/۸ طبع دار الفکر (مطابق)۔

(۳) حدیث: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْذِبُ..." کی روایت بخاری (۱/۵۵۳ طبع المستقیم) ہے اس کی ہے۔

جہاد اپنے والوں کو جن کے دل ڈرتے ہیں، اور فرماتا ہے: "اللہیں
اصوٰر و تظلمن قلوبہم بدکر اللہ" (۱) (یعنی) وہ لوگ جو ایمان
لائے اور اللہ کے ذریعے سے نہیں طمینان ہو گیا، اس آیت کا تعلق مال
معرفت اور طمینان قلب سے ہے، "چل اللہ کے مذاہب سے
گھبراہٹ کو کہتے ہیں، اہل اس میں تقاض نہیں ہے، اللہ نے ہماری
آیت میں دونوں معنوں کو جمع فرمایا ہے: "اللہ نزل انھیں
الحديث كتابا متشابها متماثي تفصيرا منه جلود اللہین
يخشون ربهم ثم من جلودهم و قلوبهم الی ذکر اللہ" (۲)
(اللہ نے بہت کلام نازل کیا ہے ایک کتاب بانہم ملتی جلتی ہوئی بار بار
ہم انی پہل اس سے اس لوگوں کی جلد جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں،
کانپ اٹھتی ہے پھر ان کی جلد اور ان کے قلب اللہ کے ذکر کے لئے نرم
ہو جاتے ہیں) یعنی اللہ کے ساتھ ان کے نفس کو یقین کے اعتبار سے
سکون حاصل ہوتا ہے، اگرچہ وہ اللہ سے خوف کھاتے رہتے ہیں۔

۱۰۔ یہ ان لوگوں کے اوصاف ہیں جو اللہ کی معرفت رکھنے والے اور اس
کی معرفت اور عذاب سے ڈرے والے ہوتے ہیں، ان جاہل عوام پر
بدعت پرست گنہگار کی چٹا پیچ کی طرح نہیں جو گمراہوں کی طرح چلاتے
ہیں، ایسا کرے، لے کر دعوت کرتے ہیں کہ یہ خشوع اور مجاہدہ
سے کہا جائے گا کہ تمہاری جگہ تو رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے
اصحاب کے مقام تک، اللہ کی معرفت اور خوف، تعظیم میں نہیں ہوسکتی
ہے، حالانکہ اس مقام کے وہ ہوں ان حضرات کی حالت یہ تھی کہ موعظ
کے وقت اللہ کو جانتے تھے اور اللہ کے خوف سے آدھریہ مرتے تھے،
اسی سے اللہ تعالیٰ سے بتایا کہ اللہ کے ذریعہ اس کی کتاب کی قیامت
منتہ وقت اہل معرفت کی حالت یہ ہوتی ہے کہ: "واذا سمعوا ما
اتوا الی الرسول قرأ عنہم نفیس من اللہ معا عرفوا

(۱) سورہ بقرہ ۲۸۶

(۲) سورہ بقرہ ۲۳۳

من الحق بقولون ربنا اصابنا کما مع الشاہدین" (۱) اور جب
ہو اس (کلام) کو سنتے ہیں جو پیغمبر پر اتار دیا ہے تو آپ اس کی تکلیفیں
نہیں لگاتے کہ اس سے آنسو بہ رہے ہیں، اس سے کہ انہوں نے حق کو
بچا یا۔ جو کہتے ہیں کہ اس بارے پر وردگار نام ایسا لے لے سوتو
نہم کو بھی تصدیق کرنے والوں میں لکھ لے، یہاں حضرت کا وصف اور
ان کا جواب ہوتا ہے، جو لوگ ایسے نہیں ہیں وہ اس کی راہ پر نہیں ہیں اہل
جسے طریقہ اپنا ہوا وہ اس لوگوں کا طریقہ پنا ہے، یہی جو لوگ پکڑوں کا
رہنما حجاز رجال کا صیغہ رچاتے ہیں وہ سب سے بد حال لوگ ہیں،
اور پاگل پن کی تو مختلف قسمیں ہیں، امام مسلم نے حضرت انس بن
مالک سے روایت کیا ہے کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے سوالات کئے اور
بار بار سوالات کئے تو ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے، منبر پر
تہا ہے: "ما یاء سلونی، لا تسالونی عن شیء الا ہینہ لکم،
مادمتم فی مقامی ہذا، فلما سمع ذلك القوم ارموا" (۲)
وردھوا ان یکنون بین یدی نمر قد حضر، قال انس: فجعلت
لکھت بینا وشمالا فذا کل انسان لاف راسہ فی ثوبہ
یکھی... (۳) (مجھ سے پوچھو، تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں
پوچھو گے میں اس کا جواب دوں گا جب تک میں اس جگہ پر ہوں، لوگوں
نے جب یہ سنا تو خاموش رہے، "اللہ بیش محسوس کیا کہ آپ ﷺ ہی
ہونے والے بڑے حادثہ کے سامنے ہوں، حضرت انس کہتے ہیں: میں
نے اس میں بائیں سر رو دیکھا تو یہ دیکھا کہ ہر شخص اپنے سر کو اپنے کپڑے
میں لپیٹے رہ رہا ہے۔) "اللہ کی نے پوری حدیث ذکر کی، امام ترمذی نے
حضرت عرابش بن ساریہ سے روایت کیا ہے، "روایت کو صحیح بتایا ہے،
رہی کہتے ہیں: "وعظما رسول اللہ ﷺ موعظۃ نبیۃ دردت

(۱) سورہ مائدہ ۸۳

(۲) لوم الرجل و ما کا تھی پچھتاواں ہو گیا، وہ اپنے نفس کو موم کہتے ہیں

(۳) حدیث مسلوئی کی روایت مسلم (۳۳۳۳ طبع اہلس) سے کی ہے

لکھا ہوا کہ روایا یہ ہے کہ اس سے وہ پرک چیز تو بدرجہ اولیٰ نہیں ہوتی، اور ایک روایت میں ”ابدا“ (نہیں نہیں) کے الفاظ بھی ہیں، اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”لا یقر بان النار“ (جہنم کی آگ سے قریب نہیں ہوں گے)۔

صاحب روح المعانی نے اللہ کی خشیت سے رونے کی تعریف میں دو مستند روایات ترکی میں جن میں وہ مذکور حدیث بھی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لا یلج النار رجل یحییٰ من خشية الله تعالى حتی یعود الی فی الصرع ولا یجتمع علی عبد غبار فی سبیل اللہ تعالیٰ ودحان جہنم“ (۲) (اللہ کے خوف سے رونے والا اس وقت تک جہنم میں نہیں جائے گا جب تک کہ وہ جہنم میں نہیں رہے گا، اور کسی بندہ پر اللہ کے راستہ کا غبار نہ جہنم کا حصہ بن جائے جس میں ہو سکتے)۔

نماز میں رہا:

۱۳- خلیفہ کی رائے ہے کہ نماز میں اگر کسی تکلیف یا مصیبت کی وجہ سے رہا ہو تو اس سے نماز قاسد ہو جائے گی، اس لئے کہ یہ رونا کلام اناس کی قیل سے ہے، یمن رونے کا سبب اگر جنت یا جہنم کا تذکرہ ہو تو مارا قاسد نہیں ہوتی، اس لئے کہ یہ رونا ریائی خشوع کی علامت ہے جو مارت میں مقصور ہے، لہذا ایسا رونا تسبیح یا دعا کے معنی میں ہوا، اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ: ”انہ کان یصلی باللیل ولہ لزیو کل زیو الموجل من البکاء“ (۳) (آپ ﷺ

مسحاً العیون، ووجلت مسحا القلوب“ (رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک بیٹھ خطبہ دید جس سے ہمیں بہہ پڑیں ہر دل دہل گئے)، پوری حدیث مذکور ہے، وہی نے یمن نہیں کہا کہ ہمیں حال آیا ہر ہم رقص کرنے گئے، منک رہنے گئے، قیام کیا (۱)۔

صاحب روح المعانی آیت قرآنیہ ”الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم“ (۲) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ان کے دل خوف الہی سے دہل گئے کہ ان پر جاہل الہی کی ربوں کا فیضان ہو رہا تھا (۳)۔

۱۱- خشیت الہی سے رونے کا اثر عمل پر پڑتا ہے، اور ثناء و معاف ہوتے ہیں، اس کی دلیل ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”عینان لا تمسهما النار عین ہکت من خشية اللہ وعین ہکت ہکت فی سبیل اللہ“ (۴) (دو قسم کی آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی، ایک وہ آنکھ جو اللہ کی خشیت سے روئی ہو، دوسری وہ آنکھ جو اللہ کے راستہ میں پہرہ دے رہی ہو)۔

صاحب تحفۃ الاحوذی کہتے ہیں: حدیث کے الفاظ ”عینان لا تمسهما النار“ (آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی) یعنی ان آنکھوں کو میں چھوئے گی، تر ہول کر کل مر لایا گیا ہے، اور چھوئے گا

(۱) المرقطی ۷/۳۶۶ طبع دارالکتب المصریہ حدیث مرافضہ ”موطا رسول اللہ ﷺ“ کی روایت ابن ماجہ (۱۶/۱ طبع المکتبۃ المدینہ) (۱۶/۵ طبع عزت عید دھاس) اور حاکم (۹۶/۱ طبع دار الفکر) (۱۶/۵ طبع حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے وہ بھی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔

(۲) ۳/۵۳۵

(۳) روح المعانی ۱۵/۱۵۲ طبع المیزان

(۴) حدیث ”عینان لا تمسهما النار“ کی روایت ترمذی (۱۵/۳۳ طبع المکتبۃ المدینہ) اور ابو یوسف کی ہے جیسا کہ فتح الباری (۸۳/۱ طبع المکتبۃ المدینہ) میں ہے ابن حجر نے اس کی سند کو ضعیف کیا ہے۔

(۱) تحفۃ الاحوذی ۲/۶۹۷ طبع المکتبۃ المدینہ

(۲) روح المعانی ۱۵/۱۹۰-۱۹۱ طبع المیزان حدیث ”لا یلج النار رجل یحییٰ من خشية الله تعالیٰ ودحان جہنم“ کی روایت ترمذی (۱۶/۱ طبع المکتبۃ المدینہ) نے کی ہے اور کہا ہے کہ حدیث ضعیف ہے۔

(۳) حدیث ”کان یصلی“ کی روایت ابو داؤد (۵۵۷/۱ طبع عزت

موت کے وقت اور اس کے بعد رونا:

۱۴- فقہاء کا اتفاق ہے کہ روماً اور بغیرہ کے صرف تنہا کی حد تک جو یہ سوئے سے قبل اور اس کے بعد جائز ہے، یہی حکم ہے جب آواز کے ساتھ رونا غائب آجائے اور دوسرے پر قادر نہ ہو سکے، اور یہی حکم ہے دل کے غم کا بھی۔

فتۃ، کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ بلند آواز سے میٹ کے میسن شمار کر کے دوا دینا حرام ہے، بلا یہ کہ بعض حجابہ سے نروع میں منقول کچھ اس سے مستثنیٰ ہیں۔

فقہاء کا اتفاق ہے کہ نوحہ نہ کرنا، کچھ سے دُریا ہوں چاک نہ کرنا، منہ
نہ چھپانا وغیرہ جیسے کام حرام ہیں، حنفیہ نے اس کے سے نہایت کالفاظ
استعمل کیا ہے، جس سے اس کی مراد نہایت تحریمی ہے، اس طرح
فقہاء کے مابین اس مسئلہ میں اختلاف باقی نہیں رہتا۔

لیکن اگر رہا آوارہ کے ساتھ ہو، البتہ توحہ و پکار یہ چاک گریہ کی
 بغیر دہ ہو تو حقیقہً مالکیہ اور متابلیہ کی رائے میں جائز ہے، مالکیہ نے
 رونے کے لئے اکٹھا ہونے کی شرط لگائی ہے، اگر رونے کے لئے
 اکٹھا ہوں تو مالکیہ کے نزدیک مکروہ ہے (۱)۔

ثانویہ کے روائیک تفصیل ہے، تقلید پانی نے اس کا ذکر کیا ہے، پناچہ مود کہتے ہیں: میت پر رونا قیامت کے دن کی ہول کی کے خوف وغیرہ کی وجہ سے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے، یہ محبت یا رقت کی وجہ سے، مثلاً بچہ پر ہو تو بھی یہی حکم ہے، سین صبر کرنا زیادہ بہتر ہے، یہ نیکی مصلحت، ہر امت، شجاعت، علم جیسی شئی کے مفقود ہو جانے کی وجہ سے ہو

ہوئے اور یہ (قرآن) ان کا خشوع اور بے حیا ہونا ہے۔ (قرطبی)
 فرماتے ہیں: یہ ان حضرات کی مدح ہے اور علم کی پہچان، اور علم کا
 حصہ رکھنے والے ہر شخص کی ذمہ داری ہے کہ اس مقام تک پہنچے،
 چنانچہ قرآن کی سماعت کے وقت خشوع ہو واضح اور براہِ انگلیستی اختیار
 کرے (۱)۔

زچٹری "لکشف" میں "وہ پریدہم حشوعا" کی تفسیر میں کہتے ہیں: یعنی دل کی مری ورنہ نگہ کی مری پر چڑھاتی ہے (۲)۔

کی قیمت پر منگوا کرتے ہوئے طبعی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **فَزَلْ تَرْسَ** سے قبل یہود و نصاریٰ کے علماء جو انسان لائے جب اس کے سامنے تَرْس کی عبادت کی حاجت ہے تو وہ خویزوں کے مل رہتے ہوئے رُپرہتے ہیں، اور قرآن کے مواضع و جہر سے ان کے خشوع میں اضافہ ہوتا ہے، یعنی اللہ کے حکم اور اس کی اطاعت کے لئے سرنگندگی و تذلل میں اضافہ ہوتا ہے (۳)۔

تراویح قرآن کے وقت رونے کا انتخاب اس روایت سے بھی سمجھا جاتا ہے جسے ابن ماجہ نے اور اسحاق بن راہویہ و تہارے اپنی مسندوں میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے: "ابن ہذا القرآن نزل بحزن، فاذا قرأتموه فابکوا، فان لم تبکوا فحسکوا" (۴) (یہ قرآن حزن کے ساتھ مارا گیا ہے، ورنہ جب تم اس کی تلاوت کرو تو رونا، ورنہ سو گناہ مارنا)۔

() المقرضي: ١٠/١٢٢٥

(۴) کتب ۳۶۷، فہم دار احرار۔

(۳) اس سے مراد سورۃ اسراء کی دو آیات ۱۰۷ اور ۱۰۹ ہیں۔ طبری

۱۵/ ۱۸۱- ۱۸۲ طبع مجلسی، روح طبعانی ۱۵/ ۱۹۰ طبع المیزب

(۳) حدیث: ”ابن عبد القادر“ کتبخانہ خیر میں گزری ہے۔

(۱) فتاویٰ کاغذی خاں ولیر اریس مع جہتہاوی الہدیہ ۹۰ ، حامیہ الطلاویں علی

البروفسور / اس کے حاشیہ حسن علیہ السلام، لا، جامعۃ الدینیہ، ۲۳ جولائی

الکلیل ۱۲۱۰ مواهب الکلیل مع الف و کلیل ۲۳۵۲، الف و کلیل مع حاء

المؤيد / ٤٣ -

تو مندوب ہے، یہ رشتہ و صدقہ و فاداری، ہر مصلحت پذیری کے منفقہ ہو جائے گی وچہ سے ہو تو مکروہ ہے یا تصدقہ و ہدیہ پر تسلیم و رضا کے نہ ہونے کی وجہ سے ہو تو رونا حرام ہے (۱)۔

عام ثنائی کہتے ہیں: موت سے قبل رونا جائز ہے، سب موت ہو جائے تو رک جائیں، انہوں نے استدلال نسائی میں حضرت جابر بن عتیق کی حدیث سے کیا ہے جو منقریب آ رہی ہے (۲)۔

فقہاء نے اس مسئلہ میں جو رائے دی ہے اس پر استدلال حدیث سے کیا ہے، چنانچہ ترمذی نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: "أخبرني النبي ﷺ بعد عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه فاصطفى به إلى ابنه إبراهيم، فوجدته يحدو بنفسه، فأخبره النبي ﷺ فوضع في حجره فبكى، فقال له عبد الرحمن: أبكيت؟ أو لم تكن بهيت عن البكاء؟ قال: لا، ولكن بهيت عن صوتين أحققين لأجربين صوت عبد مصيبة، حمش وجوه وشفق جيوب وروية شيطان" (۳) (نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ کا ماتھ پکڑ کر اپنے صاحب زادہ ابراہیم کے پاس تشریف لائے، دیکھا کہ وہ جاں نثی کے عام میں ہیں، نبی ﷺ نے انہیں لے کر پی کوہ میں رکھا، وہ رہ پڑے، حضرت عبد الرحمن نے پوچھا: آپ ﷺ رو رہے ہیں؟ یا آپ ﷺ روتے روتے سے منع نہیں فرمادیتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں میں سے دو قسم کی اہتمام و فاجر نہ ہوں، نہ سے رو کا تھا، یک مصیبت کے وقت آوارہ، چڑو و چنا،

نریبان پھاڑنا اور شیطان کی بیخ)۔

عام بخاری نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ليس منا من لطم الحدود وشفق الجيوب ودعى بدعوى الجاهلية" (۱) (وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو منہ پر تھپتھپ مارے، پٹے پھاڑ لے اور جاہلیت کا نعرہ لگائے)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے: تھپتھپ مارنا، گریباں چاک کرنا، ہر جاہلیت کا نعرہ لگانا جائز نہیں ہے۔

نسائی نے حضرت جابر بن عتیقؓ سے روایت کیا ہے: "أن رسول الله ﷺ جاء بعبد الله بن ثابت فوجدته قد غلب، فصاح بالنسوة وبكبن، فجعل ابن عتيق يسهكن، فقال رسول الله ﷺ: دعهن، فإذا وجب فلا تبكين باكية، فالوا، وما الوجوب يا رسول الله؟ قال: الموت" (۲) (رسول اللہ ﷺ حضرت عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کے لئے تشریف لائے، دیکھا کہ بکری حالت ہے، تو عورتیں چیخ کر رہی تھیں، حضرت بن عتیقؓ نے انہیں خاموش کرنے کے لئے کہا: "وہا الوجوب یا رسول اللہ؟" فرمایا: "جب واجب ہو جائے تو کوئی روتے، ابلیہ زندہ رہے، لوگوں نے دریافت کیا: واجب ہونا کیا ہے یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: موت)۔

قبر کی زیارت کے وقت رونا:

۱۵ قبر کی زیارت کے وقت رونا جائز ہے، اس کی دلیل صحیح مسلم میں

(۱) حدیث: "ليس منا من لطم الحدود..." کی روایت بخاری (صحیح) ۱۳۳۳ طبع انتقادی نے کی ہے۔

(۲) حدیث: جابر بن عتیقؓ "أن رسول الله ﷺ جاء بعبد الله بن ثابت فوجدته قد غلب..." کی روایت بیہودہ (۳۸۲ طبع عزت محمدی) نے کی ہے اس کی سند میں عتیق بن حاتم کی جمالت ہے (ابن عبد بن حجر ۱۰۵/۷ طبع دار الفعارف الطامیہ)۔

(۱) ظہری ۱/۳۳۳ طبع مفتی الکنز ۱/۵۵۳-۵۶۳ طبع ۱۳۵۱ھ۔

ابن عرب بن عتیقؓ ۱۳۶۱ھ۔

(۲) انوار اللعوبی ۵/۳۰۷۔

(۳) حدیث: "بیت عن صوتين أحققين لأجربين" کی روایت حاکم

(۳۰۸ طبع دار الفعارف الطامیہ) نے کی ہے۔

حضرت ابو یوسف سے مروی روایت ہے کہ مائے ماتے میں کہ: "وَأَدَّ السَّبِيحَةَ قَبْرَ امِّهِ فَبَكَى، وَابْكَى مِنْ حَوْلِهِ" (الحج (۱) (بنی علیہ السلام) نے اپنی والدہ کی قبر میں زیارت کی تو رہ پڑے اور اپنے ساتھ والوں کو بھی رلایا۔)

رونے کے لئے عورتوں کا جمع ہونا:

۱۶- رونے کے لئے عورتوں کا اجتماع مالا لکھ کے، ایک اور بغیر آواز کے ہو کر وہ ہے، اور آواز کے ساتھ ہو کر حرام ہے (۲)۔
شافعیہ کے نزدیک وہ بے لے، سماعاً خارج نہیں ہے۔

حنفیہ و حنابلہ نے رونے کے لئے عورتوں کے جمع ہونے کے مسئلہ پر گفتگو نہیں کی ہے، لیکن فقہاء کا اتفاق ہے کہ بغیر آواز کے صرف آنسو کے ساتھ رونا حرام ہے، اگر بہت یا تحریم اس وقت ہوتی ہے جب اسی کے راہ سے جمع ہونا پایا گیا ہو۔

اور جب روئے کے لئے عورتوں کا اجتماع مکرر دیا حرام ہے تو روئے کے لئے مردوں کا جمع ہونا بدرجہ اولیٰ مکرر دیا حرام ہوگا، فقہاء سے صرف عورتوں کا مسئلہ اس لئے بیان کیا کہ ان میں اس بارہان ہوتا ہے (۳)۔

۱. مدت کے وقت بچ کے رونے کا اثر:

۱- ولادت کے وقت اگر بچہ روئے مثلاً چیخ لی آواز سنائی دے تو یہ اس کے رمد ہوئے کی دلیل ہے، خواہ بچہ پڑی طرح ملاحظہ ہو یا ہو جیسا کہ شافعیہ کے نزدیک ہے، یا ملاحظہ نہ ہو جیسا کہ حنفیہ کے

(۱) حدیث: "وَأَدَّ السَّبِيحَةَ قَبْرَ امِّهِ" کی روایت مسلم (۲/۱۷۱) طبع
بجلی کے ہے

(۲) حوالہ الاکلیل ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹

سُراپا تے، اور کہا گیا ہے: مسنونہ سوچ و شیدائش رہنا، جیسے کہ کسی
خلیم نے کہا ہے:
اذا اشبکت ذموع فی حدود
نہیں میں بکئی مہم نہا کئی
(سب آنسو رُساروں سے آمیز ہو جائیں تو حقیقی اور بناوٹی
رونے والے واضح ہو جائیں گے) (۱)۔



حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”تستامرو النیمة فإدا بکت او سکت فہو دصاھا۔ وای ابت
فلا جوار عیھا“ (۲) (نوری سے اجازت لی جائے لی، اگر وہ
رہ پڑے یا خاموش رہے تو یہ اس کی رضا مندی ہے، اور اگر انکار کر دے
تو اس پر جو نہیں ہے)، اور اس لئے بھی کہ اجازت طلب کن نہ وہ منع
نہیں کرتی ہے تو یہ اجازت بھیجی جائے لی جیسے کہ خاموشی، اور وہاں ط
حیا کی دلیل ہے مایہ ندر کی کی نہیں، یونکہ اگر وہ مایہ ندر کرنی تو مار
رتی، یونکہ وہ در رنے سے نہیں شرماتی (۳)۔

۴۔ دمی کا رہنا کیا اس کے صدق گفتاری کی علامت ہے؟

۱۹۔ انسان کا رہنا اس کے صدق گفتاری کی علامت نہیں ہے، اس کی
دلیل سورہ یوسف کی آیت ہے: ”وحاء وہ انہام عشاء
یتکون“ (۳) (وہ یہ لوگ اپنے باپ کے پاس شرم رات میں
رہتے ہوئے پہنچے)، یہ درن یوسف نے رہے کا صوبگ یا تا کہ
ان کے با ان کی بات تھی سمجھ میں حالانکہ ان کی بات جھوٹ
تھی، انہوں نے ہی سار ش رہتا تھی، اور اس پر عمل یا تھا۔
قرطبی فرماتے ہیں: ہمارے علماء نے کہا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے
کہ رہنا انسان کی صدقت قول کی دلیل نہیں ہے، اس لئے کہ ممکن ہے
رہنا بناوٹی ہو، کچھ لوگ ایسا کرے پر تیار ہوتے ہیں اور کچھ لوگ نہیں

(۱) حدیث ”تستامرو النیمة فإدا بکت او سکت“ کی روایت
ابوداؤد (۴/ ۵۷۳، ۵۷۵ طبع عزت ہمدانی) نے کی ہے امام
ابوداؤد نے کہا حدیث کا لفظ ”بکت“ محفوظ نہیں ہے بلکہ حدیث میں وہم
ہے یہ وہم اور یس یا محمد بن علاء روی سے ہوا ہے اصل حدیث لفظ
”سکت“ کے بغیر ہے جس کو امام بخاری (۱/ ۱۹۱ طبع استعین) نے
روایت کیا ہے۔

(۲) مطالب اولیٰ انس ۵/ ۵۶۱ طبع المکتبہ اسلامی۔

(۳) سورہ یوسف ۱۶۔

(۱) القرطبی ۴/ ۱۳۵۔

کے ساتھ عقد صحیح یا صحیح کے قائم مقام عقد فاسد میں جماع نہ کیا گیا ہو، اور نہ بایا ہے: یہ دو عورت ہے جس کا پردہ بکارت زائل ہی نہ ہو (۱)۔

بکارتہ

مختار الفاظ:

الف - عذرة:

۲- عذرة لغت میں مقام مخصوص پر ہونے والی کھال کو کہتے ہیں (۲)، اسی سے "عذراء" ہے یعنی دو عورت جس کی بکارت کسی طرح نہ رائل ہوئی ہو (۳)۔

ہیں "عذراء" لغت اور عرف میں "بکر" کے مرادف ہے، بسا اوقات فقہاء ان دونوں میں فرق کرتے ہیں، چنانچہ عذراء ایسی خاتون کو کہتے ہیں جس کی بکارت سرے سے زائل ہی نہ ہوئی ہو، راہ کہتے ہیں: عرف میں دونوں کو برابر سمجھا جاتا ہو اعتبار کیا جائے گا (۴)۔

ب - شیبہ:

۳- شیبہ: بلی کے درمیان خواہ حرام طریقہ پر ہو، بکارت رائل ہوے نام ہے۔

شیبہ: لغت میں بھری ضد ہے، یہ دو خاتون ہے جس نے ثادی لی "شیبہ ہوئی ہو" رشوم سے راہی تعلق کے بعد کسی بھی وجہ سے اس سے علاحدہ ہوئی ہو، اصمعی سے منقول ہے کہ انہوں کے بعد مرد ہو یا عورت "شیبہ" ہے۔

شیبہ اصطلاح میں دو عورت ہے جس کی بکارت بلی کی وجہ سے

تعریف:

۱- ہکارتہ (ب پر زبر کے ساتھ) لغت میں وہ کھال ہے جو عورت کی شرمگاہ پر ہوتی ہے (۱)۔

بکرہ وہ عورت جس کی بکارت زائل نہ کی گئی ہو، اور مرد کو "ہکر" اس وقت کہا جاتا ہے جب اس نے (شرعی طور پر) کسی عورت سے مباشرت نہ کی ہو، اسی مفہوم میں حدیث ہے: "البکر بالبکر جلد مائة ومفی سنة" (۲) (کنو اور الا کا کنواری لڑکی کے ساتھ ناجائز جنسی تعلق قائم کرے تو اس کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی شہرہ دہری ہے)۔

بکر اصطلاح میں حنفیہ کے نزدیک ایسی عورت کا نام ہے جس سے نکاح یا بغیر نکاح کے جماع نہ کیا گیا ہو، پس جس کی بکارت بغیر جماع کے کوڑے یا مسلسل حیض یا زخم ہو جانے یا دیر تک بلا ثادی کے رو جانے کی وجہ سے رائل ہوئی ہو، پس طور کہ اپنے گھر والوں میں بلوغ کے بعد طویل مدت تک بھیجی رہی ہو، یہاں تک کہ کنواریوں کے شمار سے نکل گئی ہو، تو ایسی عورت حقیقتاً "ارحما بکر" (بارد) ہے (۳)۔

مالکیہ نے اس کی تعریف یہ کی ہے کہ باکرہ وہ عورت ہے جس

(۱) لمصباح لمیر لسان العرب، مادة "بکر"۔

(۲) حدیث ۳۱۶۳ البکر بالبکر... کی روایت مسلم (۳۱۶۳ طبع النسخ) نے

عبود بن صامت سے کی ہے۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۳۰۲۲۲ دار احیاء التراث العربیہ۔

(۱) مہدیہ المدنی علی اشراح الکبیر ۲۸۱/۲ طبع عیسیٰ النسخی مصر۔

(۲) لسان العرب، مادة "عذرة"۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۳۰۲۲۲ مہدیہ المدنی علی اشراح الکبیر ۲۸۱/۲۔

(۴) نہایۃ النکاح ۲۳۳/۲ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، المدنی ۲۸۱/۲۔

بکارت ۴-۵

خود حرام طریقہ پر ہونا اہل ہوئی ہو (۱)۔

شہید اور بکر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

ختم الف کے وقت بکارت کا ثبوت:

۴- جمہور فقہاء نے بکارت اور حیو بت کے سلسلہ میں عورتوں کی شہادت کو قبول کیا ہے، ان کی تعداد کے سلسلہ میں فقہاء میں اختلاف ہے۔

حنبیہ و حنابلہ کے نزدیک ایک ثبوت عورت کی شہادت سے بکارت ثابت ہو جائے گی، وہ عورتوں میں زیادہ احتیاط اور زیادہ اطمینان ہے، حنابلہ میں سے ابو الخطاب نے اس مسئلہ میں مرد کی شہادت کو بھی درست قرار دیا ہے۔

مالکیہ کا مذہب جیسا کہ فیصلہ "مرد ویرے اپنی شہادت میں صراحت کی ہے یہ ہے کہ وہ عورتوں کی شہادت سے بکارت ثابت ہوگی۔

شافعیہ و سنی کے مذہب نکاح میں نکاح ہے کہ اگر مرد ۱۰ عورتوں کو یا ایک عورت کو لائے جو اس کے حق میں ۱۰ بچہ کی تصدیق کے معاملہ میں کوئی دلیل تو قبول کی جائے گی۔

شافعیہ نے کہا: ۱۰ مردوں یا ایک مرد ۱۰ عورتوں یا چار عورتوں کی شہادت سے بکارت ثابت ہوگی (۲)۔

ثبوت بکارت میں عورت کی شہادت قبول کرنے کی علت یہ ہے کہ خاتون کا وہ مقام شرم گاہ ہے جسے مرد صرف ضد ورت کے وقت دیکھ سکتے ہیں، مام مالک سے روای سے نقل کیا ہے کہ "سنت ربی ہے

(۱) لسان العرب، المصباح المہیر، مادۃ "عیب"، مکتبۃ القناع ۵/۲۶۷ طبع المریض۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۵۹۶/۳، طبع در احیاء التراث العربیہ حاشیہ المدنی علی المشرح الکبیر ۵۸۵/۲، ۵۸۸/۳، شرح المہاج ۵۳۵/۳ طبع المکتبۃ المشرقیہ ۶۹۲، مکتبۃ القناع ۵/۱۳ طبع المریض، بعضی ۵۵۵/۱۵۷۔

کہ عورتوں کی شہادت ان امور میں درست قرار دی جاتی ہے جن سے صرف عورتیں واقف ہوتی ہیں، جیسے عورتوں کی ولادت وراثت کے عیب (۱)، وراثت پر بکارت اور حیو بت کو قیاس کیا گیا ہے۔ ان طرح بکارت عین سے بھی ثابت ہوتی ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

عقد نکاح میں بکارت کا اثر:

کنواری عورت کی اجازت کس طرح ہوگی:

۵- فقہاء کا اتفاق ہے کہ نکاح کی اجازت طلح کے وقت کنواری و بالغ عورت کی خاموشی اس کی جانب سے اجازت ہے، اس لئے کہ حدیث میں ہے: "البکر تستأذن فی نفسها، واذبہا صماتہا" (۲) (کنواری سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی، ورنہ اس کی خاموشی اس کی طرف سے اجازت ہے)۔

نیز حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "الأنتم أحق بنفسها من وليها، والبكر تستأذن فی نفسها، واذبہا صماتہا" (۳) (شوہر دیدہ عورت اپنے نفس کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق دار ہے، اور کنواری سے اجازت لی جائے گی، اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے)۔

خاموشی کی مانند بغیر استہزاء کے ہنسی بھی ہے، اس لئے کہ یہ ہنسی بمقابلہ خاموشی رضامندی و صبح دلیل ہے، اسی طرح قسم

(۱) دیمری کے مژکون ابی شہر نے اپنے معنی "معتف" میں روایت کیا ہے جیسا کہ نصب العرب (۸۰/۳) طبع مجلس اعلیٰ میں ہے اور عند العربی سے ہے "معتف" (۳۲۳/۸) طبع مجلس اعلیٰ میں ہے تفصیلاً دیکھنا چاہئے۔

(۲) حدیث ۳ البکر تستأذن کی روایت مسلم (۱۰۳/۳) طبع مجلس سے حضرت ابن عباسؓ سے کی ہے۔

(۳) حدیث ۳ الانیم أحق کی روایت مسلم (۱۰۳/۲) طبع مجلس سے حضرت ابن عباسؓ سے کی ہے۔

مکراہت وغیرہ کے روئے، اس لئے کہ روئے بھی ضمانت مندی
کی دلیل ہے۔

اس مسئلہ میں وہ روئے نے ہر شے کے اندر ان احوال کے
اعتبار پر ہے، اگر قرآن متعارض ہوں یا واضح نہ ہوں تا احتیاط نہ کی
جائے گی (۱)۔

کنواری بالغہ خاتون سے اجازت و مشورہ لیا جمہور کے نزدیک
مستحب ہے، اس لئے کہ اس کے ولی کو اس کے نکاح میں اس پر اجازت
کا حق حاصل ہے، حنفیہ کے نزدیک اجازت لیسنت ہے۔ اس لئے
کہ اس کے ولی کو حق اجبار حاصل نہیں ہے (۲)۔ اس کی تفصیل
اصطلاح ”نکاح“ میں دیکھی جائے۔

۶- مالکیہ نے ذکر کیا ہے کہ چند قسم کی کنواری عورتوں کی خاموشی پر
کتنا نہیں کیا جائے گا بلکہ نکاح کی اجازت طلحی کے وقت ان کے لئے
ہوں کر اجازت دینی ضروری ہے، یہ مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ ایسی کنواری لڑکی جس کو بعد بلوغت اس کے باپ یا باپ
کے بھی نہ رشید ملے ہو، اس لئے کہ ایسی خاتون پہ اس کے والد
کو جبر حاصل نہیں ہے، کیونکہ اس کے والد نے اس کے ساتھ حسن
تعرف کا معاملہ رکھا ہے، مذہب میں معروف قول یہی ہے۔

ب۔ ایسی مجبور رہا کر عورت جس کو اس کے والد نے نکاح کرے
سے روک دیا ہو، ورنہ کئے کا مقصد خاتون کا مغانہ نہیں ہو بلکہ اس کو
نقصان پہنچا ہو، یہ عورت اپنا معاملہ حاکم کے سامنے لے جائے اور

(۱) حاشیہ من عابدین ۲/ ۵۸، حاشیہ الدوسقی علی المشرح الکبیر ۲/ ۲۲۳، ۲۲۷،
طبع دار الفکر قلیوبی علی شرح المہاج ۳/ ۲۲۳ طبع عیسیٰ الجلی مصر، انہی
۱/ ۳۳۳، ۳۳۴ طبع المیاض کتات القناع ۵/ ۳۶۳ طبع المیاض۔

(۲) حاشیہ الدوسقی علی المشرح الکبیر ۲/ ۲۲۳، ۲۲۷، فیلیہ النکاح ۱/ ۲۲۳، کتات
القناع ۵/ ۳۳۳ انہی ابن قدامہ ۱/ ۳۷۰ طبع المیاض، حاشیہ من عابدین
۲/ ۵۸ اور اس کے بعد کے صفحات، فتح القدیر ۳/ ۱۷۳۔

حاکم خواہ اس کا نکاح اس لئے کرنا چاہے کہ اس کے والد نے گریز
کر لیا ہے، اور اس کا نکاح پڑ جائے۔

ج۔ ایسی قیم نفلت کی شمار کنندہ لڑکی جس کا نہ باپ ہو نہ بھی،
اور جس پر فقیر یا زنا کا یا کسی شرم پرست نہ ہونے کی وجہ سے بگاز کا
اموریشہ ہو، ایک قول کے مطابق، بین معتدقوں کی رو سے یہی عورت
پر جبر کا حق ہے۔

د۔ ایسی مادر جس پر جبر نہ ہو، جس کے ساتھ نہیں ہو ہو یعنی اس
کے تعلقہ ولی کے علاوہ کسی اور نے اس کی اجازت کے بغیر شادی کر دی
ہو جو باپ یا اس کے متغیر نہ ہو، کسی کے علاوہ کوئی ہو، پھر اس تک
خبر پہنچانی جائے اور وہ راضی ہو جائے۔

ح۔ ایسی کنواری لڑکی جس کی شادی کسی معیوب شخص سے کی
جاری ہو جس کا عیب عورت کے لئے باعث خیار ہو جیسے جنون،
جذام اور بدمس کے عیوب (۱)، تفصیل اصطلاح ”نکاح“ میں
دیکھی جائے۔

ولی کی شرط یا عدم شرط:

۷- کنواری خاتون اگر صغیرہ ہو تو بالاتفاق وہ اپنا نکاح خود سے نہیں
کر سکتی، بلکہ اس کا ولی اس کی شادی کرے گا۔

کنواری اگر کبیرہ ہو تو جمہور فقہاء سلف و خلف کے نزدیک یہ بھی
اپنا نکاح بذات خود نہیں کر سکتی، صرف ولی اس کا نکاح کرے گا،
مالکیہ کے مشہور مذہب کی رو سے اگرچہ وہ غیر شادی شدہ ہونے کی
حالت میں ساٹھ سال کی ہی کیوں نہ ہوئی ہو یہی حکم ہے (۲)۔

(۱) حاشیہ الدوسقی علی المشرح الکبیر ۲/ ۲۲۳، ۲۲۷، ۲۲۸، المشرح البصیر مع
حاشیہ المصاوی ۲/ ۳۶۷، ۳۶۸ طبع دار طعارت مصر۔

(۲) من عابدین ۲/ ۵۶، حاشیہ الدوسقی علی المشرح الکبیر ۲/ ۲۲۳، ۲۲۷، ۲۲۸،
النکاح ۲/ ۲۲۳ طبع مصطفیٰ الجلی مصر، انہی ابن قدامہ ۱/ ۳۳۳ طبع المیاض۔

حنفی کا مذہب ہے کہ یہی خاتون کے ولی کو حق اجبار حاصل نہیں ہے، وہ خود اپنا نکاح کر سکتی ہے، اگر وہ غیر کفو میں یا مہر مثل سے کم میں اپنا نکاح کرتی ہے تو اس کے ولی کو فتح نکاح کے مطالبہ کا حق اس کے حامد ہونے سے پہلے پہلے حاصل ہے^(۱)۔

امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ آزاد، عاتقہ، مائتہ اور شاری ہوتا اس کا نکاح ولی کے بغیر منعقد نہیں ہوگا، امام محمد سے مروی ہے کہ موقوف رہے گا، تفصیل اصطلاح ”نکاح“ میں دیکھی جائے۔

بکارت کے باوجود اجبار کب ختم ہوگا؟

۸- الف۔ مالکیہ کی رائے ہے کہ والد اسکی باکرہ پر اجبار نہیں کرے گا جس کو اس نے رشیدہ بنالیا ہو، اگر وہ بالغ ہوگئی ہو، مثلاً اس نے لڑکی سے کہا ہوا میں نے تم کو رشیدہ قرار دیا یا میں تمہارا ماتحتہ چھوڑ دیا یا میں نے تم سے پابندی اٹھائی یا اسی جیسے الفاظ عورت کا رشیدہ ہونا اس کے والد کے تکرار سے ثابت ہوگا یا اگر وہ انکار کرے تو بینہ سے ثابت ہوگا۔ اور جب اس پر اجبار نہیں ہوگا۔ ماں اس کی بکارت اور ربان سے اظہار ضروری ہوگا، یہی مذہب میں معروف ہے۔

اس عہد پر کہتے ہیں: والد کو اس پر حیر کا حق حاصل ہے۔

ب۔ باکرہ محرمہ کا باپ اگر اس سے اپنی پسند کے شخص سے نکاح کرنے سے روک دے، اور وہ اپنا معاملہ قضا میں لے جائے اور اس کی پسند کے شخص کا اس کا کفو ہونا ثابت ہو جائے تو حاکم باپ کو حکم دے گا کہ اس کی شادی کرے، اگر باپ پھر بھی سربر کرے تو اس کا حق جبار ختم ہو جائے گا اور حاکم خود اس کی شادی کر دے گا، اس صورت میں عورت کے لئے شادی اور مہر پر ربان سے اظہار

رد المحتار ۲/۲۹۶، ۲۹۸ طبع دار احیاء التراث العربیہ فتح القدیر والفتاویٰ ۱۳۰۵ھ

رضامندی ضروری ہوگا^(۱)۔

شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک اس مسئلہ میں سوائے بعض تفصیلات کے زیادہ مختلف نہیں ہے، جیسے ولی ماضل (شادی سے روکنے والا) کا بار بار ثانی سے سر پر کرنا^(۲)۔

ج۔ حنبلہ کا مذہب ہے کہ اگر والد رشیدہ بگاڑ ہو تو اس کا ولی اس سے شادی کرنے پر مجبور کرے گا، مالکیہ کے معتقد قول کے مطابق قاضی سے مشورہ کرنا ضروری ہوگا^(۳)۔

حنفی کے نزدیک اس صورت حال کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں، اس لئے کہ مطلق صغیرہ خواہ وہ کنواری ہو یا شوہر ویدہ، اس پر اس کے ولی کو حق اجبار حاصل ہے، پھر جب وہ بالغ ہوگی اور ولی مجبر باپ یا والد کے حامد کوئی، مہر ہوتا اس عورت کو نیا رہوٹ حاصل ہوگا۔

حنابلہ کا مذہب ایک روایت کے مطابق یہ ہے کہ ولی محرم صرف باپ ہے، صغیرہ کی شادی اس کے والد، مہر میں کرے گا خود والد ہو، مذہب حنابلہ کی دوسری روایت مذہب حنفی کی مانند ہے۔

شافعیہ کے نزدیک باکرہ کی ثانی میں ولایت بہر صرف باپ اور والد کو حاصل ہے، اگر ”یا“ کو کہیں، حنبلہ باکرہ پر ولایت بہر صرف والد کو حاصل ہے۔

شوہر کی جانب سے زہ چہ کی بکارت کی شرط:

۹- حنفی کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے یک خاتون سے اس شرط پر شادی لی ہو کہ وہ باکرہ ہے، پھر دخول کے بعد، صبح ہو کہ وہ شاری

(۱) حلیۃ المدسوق ۲/۲۳۱، شرح المرقاۃ ۲/۸۷۔

(۲) منهاج الطالبین وحلیۃ القلوب ۳/۲۲۵، کتاب النکاح ۵/۳۳، ۵۵، ۵۲ طبع المبرایض۔

(۳) شرح المددیر مع حلیۃ المدسوق ۲/۲۲۳، حاشیہ ابن ماجہ ۲/۲۹۶، یعنی ۲/۸۹، ۸۸، ۸۷ طبع بیروت ۱۳۳۳ھ۔

نہیں ہے تو اس شخص پر پورا مہر لازم ہوگا، اس لئے کہ مہر استمتاع و لطف اندوزی کی وجہ سے واجب ہوتا ہے، بکارت کی وجہ سے نہیں، اور اس کے معادہ کو نیکی پر محمول کیا جائے گا، مہر سمجھا جائے گا کہ اس کی بکارت کو نہ وغیرہ کی وجہ سے رائل ہوئی ہوگی۔

اگر اس نے مہر مثل سے زائد رقم پر اس سے شادی اس شرط پر کی ہو کہ وہ نہ رے ہے، مہر غیر کنواری کلفتی ہے تو مہر مثل سے زائد رقم واجب نہیں ہوگی، اس لئے کہ زیادتی اپنی پسند و رغبت کے بالتقابل اس نے رکھی تھی جو پائی نہیں گئی تو اس کے بالتقابل رقم بھی واجب نہیں ہوگی۔

شرط بکارت کے خلاف پائے جانے کی وجہ سے فسخ نکاح کا حق ثابت نہیں ہوگا (۱)۔

مالک کے نزدیک اگر کسی نے ایک خاتون سے یہ سمجھ کر نکاح کیا ہو کہ وہ کنواری ہے، پھر، فسخ ہو، کہ وہ شومہ دید ہے، لیکن اس عورت کے والد کو اس کا سلم نہ ہو تو اس بنیا، پر شومہ کو نکاح نہیں ہوگا، والا یہ کہ اس شخص سے یہ بہا ہو کہ میں اس عورت سے اس شرط پر شادی کرتا ہوں کہ وہ عذر ہو (عذر، وہ ہے جس کی بکارت سی رائل کرے ۱۰ لے سے رائل نہ ہوئی ہو) پھر وہ شیبہ ظاہر ہوتی ہے تو شومہ کو اس سے رائل کرے کا حق ہوگا، خواہ اس کے ولی کو اس کا سلم ہو یا نہ ہو، اور شومہ بہت سی نکاح کی وجہ سے ہوتی ہو یا بغیر نکاح کے۔

میں اگر اس نے شرط لگائی ہو کہ عورت باکرہ ہو، پھر، سے بغیر دہلی نکاح کے شیبہ پاتا ہے اور باپ کو اس کا سلم نہیں ہے تو اس صورت میں تردید ہے، یک قول یہ ہے کہ شوہر کو اختیار حاصل ہوگا، مہر دہر قول یہ ہے کہ سے اختیار حاصل نہیں ہوگا، یہی قول زیادہ صحیح ہے کہ ایسی عورت پر بکارت کا لفظ صادق آتا ہے، اور اس لئے بھی کہ بکارت کسکی

کو، نے اچھلنے وغیرہ کی وجہ سے بھی زائل ہو جاتی ہے، اور اگر والد کو معلوم ہو کہ باہمی وہ شیبہ ہوئی ہے، لیکن اس نے پوشیدہ رکھا تو صحیح قول کے مطابق شوہر کو فسخ ورد کا حق ہوگا، اور اگر وہی کی وجہ سے بکارت زائل ہوئی ہو تو بدرجہ اولیٰ فسخ ہوگا۔

اگر اس نے بکارت کی شرط لگائی پھر پلایا کہ نکاح کی وجہ سے وہ شیبہ ہو چکی ہے تو شوہر کو مطلقاً حق فسخ حاصل ہے خواہ والد کو علم ہو یا نہیں ہو (۱)۔

شافعیہ کے نزدیک اگر کسی نے ایک خاتون سے اس کی بکارت کی شرط پر نکاح یا، پھر معلوم ہو کہ شرط مہر جو نہیں ہے تو ظہر قول کے مطابق نکاح صحیح ہوگا، اس لئے کہ معتقہ عدیہ (جس پر عقد ہو ہے) متعین ہے، اس کی ایک شرط صفت کے نہ ہونے سے وہ بدل نہیں آیا ہے، شافعیہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ نکاح باطل ہوگا، اس لئے کہ نکاح کی بنیاد تعین اور مشاہدہ نہیں بلکہ اسما و اور صفات پر ہوتی ہے، لہذا نکاح میں صفت کا بدل جانا اصل صفت کے بدل جانے کی مانند ہے (۲)۔

حنابلہ سے مروی ہے کہ اگر شادی میں شرط لگائی کہ عورت باکرہ ہوگی، پھر اسے رائل کی وجہ سے شیبہ پاتا ہے تو شوہر کو حق فسخ حاصل ہوگا، اور اگر شرط لگائی کہ وہ باکرہ ہو مہر اسے شیبہ پاتا ہے تو اس قدر اہم کہتے ہیں: امام احمد سے مروی حکام میں یہ احتمالات ہیں:

ایک احتمال یہ ہے کہ شوہر کو اختیار حاصل نہیں ہوگا، اس سے کہ نکاح کو صرف آنحضرت کی وجہ سے فسخ ہو جاتا ہے، لہذا نکاح کی شرط کی مخالفت کی وجہ سے فسخ نہیں کیا جائے گا۔

دوسرا احتمال یہ ہے کہ شوہر کو صرف اختیار حاصل ہوگا، اس سے کہ

(۱) الخرش علی مختصر طیل ۳۳۹ ص ۳ طبع دارماد

(۲) شرح منہاج الطالبین ۲۱۵ ص ۳ طبع عیسیٰ الخلی مصر۔

اس نے ایک پسندیدہ دھن کی شرط لگائی، لیکن عورت اس شرط کے خلاف نکلی (۱)۔

حکمی بکارت، نیز جبراً عورت کی اجازت کی معرفت میں اس کا اثر:

۱۰۔ جس خاتون کی بکارت بغیر بلی کے مثلاً، چھلنے کی وجہ سے یا انگلی ڈالنے سے یا حیض کی حدت سے یا اس جیسی دوسری چیز سے زائل ہو جائے تو وہ حقیقتاً برحماً و کرہ ہے، اس مذکورہ امور کی وجہ سے زائل بکارت کا اثر جبراً اجازت ظنی اور اجازت کی معرفت پر نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس عورت نے محل بکارت میں وہی کا تجربہ ہی کر لیا ہے، اور اس لئے بھی کہ اس صورت میں زائل ہونے والی عورت وہ پردہ یعنی کھل ہے جو مقام بکارت پر ہوتی ہے، یہ منہ باللیہ و رتالہ کے نزدیک ہے، ثانویہ کے نزدیک بھی، صحیح قول یہی ہے، ثانویہ کا دوسرا قول، و ہام ابو یوسف، امام محمد کا قول یہ ہے کہ ایسی عورت ثیبہ کے حکم میں ہے، یعنی اس کی حاشی پر اکتفا نہیں کیا جائے گا، یہ نکتہ عذرۃ (پردہ بکارت) زائل ہوئی ہے، اس لئے وہ حقیقتاً ثیبہ ہے۔

ثانیہ سے کہا: جس عورت کی بکارت رما کی وجہ سے رائل ہوئی ہو۔ اگر یہ درپردہ ہو ہو۔ رند رما کی وجہ سے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔ تو وہ حکماً باکرہ ہے (۲)۔

تفصیل اصطلاح ”نکاح“ میں ہے۔

(۱) ابن ابی شیبہ، ۵/۱۵۶، طبع المیاض، کتاب النکاح، ۵/۴۹، ۴۹، طبع المیاض۔

(۲) حاشیہ المدنی علی المشرع الکبیر، ۲/۲۲۳، ابن ابی شیبہ، ۵/۴۹، کتاب النکاح، ۵/۲۷، طبع المیاض، شرح منہاج الطالبین، ۳/۲۲۳، حاشیہ ابن ماجہ، ۲/۳۰۲، فتح القدیر، ۳/۶۹، تبیین الحقائق مع حاشیہ الاقفا، ۳/۱۲۰۔

بغیر جماع کے بالقصد پردہ بکارت زائل کرنا اور اس کا اثر:

۱۱۔ خفیہ، کتاب البیہار، ثانیہ، اپنے صحیح قول میں اس بات پر متفق ہیں کہ اگر شوہر اپنی زوجہ کا پردہ بکارت بغیر جماع کے انگلی وغیرہ سے بالقصد زائل کرے تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے خفیہ کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ازالہ میں ایک آئہ اور دوسرے آئہ کے درمیان فرق نہیں ہے، اب جنایات میں بچوں کے احکام میں وارو ہے کہ شوہر اگر عورت کا پردہ بکارت انگلی سے زائل کر دے تو وہ ضامن نہیں ہوگا، اس کو ”بی“ ہی جائے گی، اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ عمل صرف مکروہ قرار پائے (۱)۔

حاشیہ نے کہا: اس نے ایسی چیز تلف کی جس کے اسیاف کا عقد کی وجہ سے مستحق تھا تو کسی دوسری چیز کی وجہ سے اس کا تاوان نہیں ہے (۲)۔

جہاں تک ثانویہ کا تعلق ہے تو وہ کہتے ہیں: ازالہ شوہر کا اشتقاق ہے۔

ثانویہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ اگرچہ منہ تاسل کے بجائے دوسرے عضو سے زائل کرے تو تاوان دے گا (۳)۔

مالکیہ نے کہا: اگر شوہر نے اپنی بیوی کی بکارت اپنی انگلی سے قصد رائل کر دی تو اس پر تاوان (حکومت بدل) واجب ہوگا جس کی تعیین کا نسخہ کرے گا، اور انگلی سے بکارت زائل کرنا حرام ہے، ایسے عمل پر شوہر کی تادیب کی جائے گی (۴)۔

اس کی تفصیل اصطلاح ”نکاح“ اور ”دیت“ میں ملے گی۔

- (۱) حاشیہ ابن ماجہ، ۲/۳۳۱۔
(۲) کتاب النکاح، ۵/۱۳۔
(۳) شرح المنہاج، ۳/۱۳۲-۱۳۳۔
(۴) حاشیہ المدنی، ۳/۲۷۷-۲۷۸، طبع دار الفکر، المشرع المدنی، ۳/۲۷۷-۲۷۸۔

جماع کے بغیر نگلی سے بکارت دہر کر دینے کی صورت میں
مہر کی مقدار:

۱۲- حنفی روئے ہے کہ اگر شوہر نے اپنی زوجہ کی بکارت بغیر
جماعت کے زائل کر دی پھر وہ اپنی تخلیق کے بغیر طلاق دے دی تو
عورت کا پورا مہر شوہر پر واجب ہوگا، اگر مہر متعین ہو اور "انہ یا نیا"
ہو تو کچھ مہر اور کر دیا گیا ہو تو بقیہ واجب ہوگا۔ اس لئے کہ نگلی وغیرہ
سے بکارت کا زائل کرنا صرف خلوت میں ہی ہوتا ہے (۱)۔

اور مالکیہ نے کہا: اگر شوہر نے مذکورہ عمل کیا تو اس پر اپنی انگلی سے
زائل کرنے والی بکارت کا تاوان اور ساتھ میں آدھا مہر واجب
ہوگا (۲)۔

شافعیہ اور حنابلہ نے کہا: ایسی خاتون کے لئے اس کے نصف مہر کا
فیصلہ کیا جائے گا، اس لئے کہ قرآن کریم میں ہے: "وَأَنْ
طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً
فَصُفِّ مَا فَرَضْتُمْ" (۳) (اور اگر تم نے انہیں طلاق دے دی ہے
قبل اس کے کہ انہیں ہاتھ لگایا ہو، مگر ان کے لئے کچھ مہر مقرر کر چکے
ہو، تو جتنا مہر تم نے مقرر کیا ہے اس کا آدھا واجب ہے)، اس آیت
میں "مس" سے مراد جماع ہے، اور صرف استمتاع، بغیر آنکھ کے
ازالہ بکارت سے مہر کا وجوب نہیں ہوتا ہے، پس اگر طلاق دے دی تو
نصف مہر واجب ہوگا، بکارت کا تاوان نہیں۔

حنابلہ نے آیت سے استدلال کے علاوہ یہ علت بھی بتائی ہے کہ
اس خاتون کو جماع اور خلوت سے قبل طلاق دی گئی ہے، لہذا اسے
صرف متعین مہر کا نصف ہی ملے گا، اور اس لئے کہ اس نے وہی تکلف

کی جس کے خلاف کاہنہ کی وجہ سے مستحق تھا، تو دوسری چیز کی وجہ
سے اس کا تاوان نہیں ملے گا (۱)۔

بکارت کا دعویٰ اور قسم لینے پر اس کا اثر:

۱۳- مالکیہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے کسی خاتون سے یہ سمجھ کر نکاح
کی کہ وہ بکارت ہے اور کہا کہ میں نے اسے شہید کیا، مگر خاتون کہتی
ہے کہ میں اس نے مجھے بکارت پایا، تو یہی صورت میں عورت کا توں
بیمین کے ساتھ مستحب ہوگا اور مرد شہید ہو، خواہ وہ یہ دعویٰ کرتی ہو کہ اب
بھی وہ بکارت ہے یا یہ دعویٰ کرتی ہو کہ اس وقت بکارت تھی اور شوہر نے
اس کی بکارت زائل کر دی، مذہب کا مشہور قول یہی ہے، تحقیق کے لئے
اس کو ایک ماہ نہیں جائے گا، مگر مرد شہید نہیں ہو، اور صحیح تصدیقات
انجام نہ دیتی ہو یا صغیر ہو تو اس کے باپ کو قسم دلائی جائے گی، عورتیں
اس کو سب سے زیادہ حد ہے، مرد و خورانی ہو تو عورتیں، کچھ کر
تحقیق کریں گی، اگر شوہر دعویٰ کو لائے جو شوہر کے حق میں اس چیز
کے خلاف دہی، یہ جس میں عورت کی تصدیق کی جاتی ہے تو یہی
صورت میں من دعویٰ کی شہادت پر عمل کیا جائے گا، یہی حکم یک
عورت کی دہی کا بھی ہے، لہذا اس وقت عورت کی تصدیق میں کی
جائے گی، بقیہ خواہ یہ شہادت عورت کے دعویٰ پر اس سے حلف پینے
کے بعد آئے، اور اگر باپ یا دوسری، تکلف ہو کہ عورت نکاح کے
درمیان ہی سے نہیں بلکہ چھلنے وغیرہ کی وجہ سے یا زمانہ کی وجہ سے شہید
ہوئی ہے، اور اس نے شوہر سے یہ بات چھپائی ہو تو صحیح توں کے
مطابق شوہر کو حق فسخ حاصل ہوگا اگر شوہر نے بکارت کی شرط لگائی
ہو، اور شوہر باپ سے یا دوسرے دہی سے جس نے شادی کرائی ہے

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۳۰-۳۳۱

(۲) حاشیہ الدرر ج ۲ ص ۲۷۷-۲۷۸ طبع دار الفکر

(۳) سورہ بقرہ ص ۲۳۷

(۱) نہایہ المحتاج مع حاشیہ ابوہیاء نور الدین ص ۳۵۶ کتاب النکاح

بلاغ

خیا حاصل نہیں ہوگا^(۱)۔

تفصیل اصطلاح ”نکاح“، ”صدق“، ”شرط“ میں دیکھی جائے۔

مہر کی رقم واپس لے گا۔

گر نکاح کی وجہ سے شہہ ہوئی ہے تو لٹا دی جائے لیٰ خود اوپ کو علم نہ ہو^(۲)۔

تفصیل اصطلاح ”نکاح“، ”صدق“ اور ”عیب“ میں دیکھی جائے۔

بلاغ

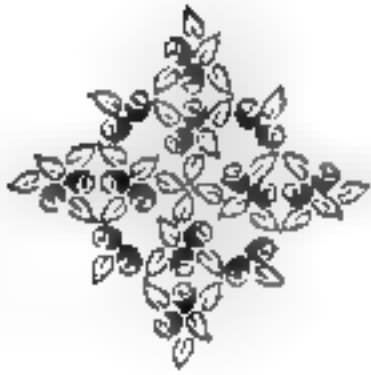
”تہلغ“۔

ثامنیہ نے کہا: اپنی بکارت کے دعویٰ میں بغیر یمن عورت کی تصدیق کی جائے گی کسی طرح ثبوت کے دعویٰ میں بھی۔ والا یہ کہ وہ عقد نکاح کے بعد دعویٰ کرے کہ وہ نکاح سے قبل شہہ تھی تو یہی صورت میں اس سے لازماً قسم لی جائے گی۔ خطیب شرمینی کہتے ہیں: اس صورت میں وہی سے قسم لے کر تصدیق کی جائے گی تاکہ عقد کا ثبوت لازم نہ آئے اور عورت سے زوال بکارت مناسب نہیں چھوڑا جائے گا۔

گر وہی نے عقد سے پہلے اس کے ہا کرہ ہونے کا بیہ پیش کر دیا تاکہ اسے اس پر حق اجبار حاصل ہو تو یہ بیہ قبول کیا جائے گا۔ اور اگر عورت سے تو عقد کے بعد بیہ پیش کر دیا کہ عقد سے قبل اس کی بکارت زائل ہوئی تھی تو عقد بطل نہیں ہوگا^(۳)۔

حنا بد نے کہا: جس نے کسی عورت سے اس شرط پر شادی کی ہو کہ وہ کنواری ہے اور دخول کے بعد دعویٰ کرے کہ اس نے اس کو شہہ پلایا اور وہ انکار کرے تو اس کی وطنی کے بعد عدم بکارت کے سلسلہ میں اس کا قول قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے کہ یہاں بیہ میں سے ہے جو محمی رزقی میں ابہد محض شہہ کے دعویٰ پر اس کا قول قبول نہیں کیا جائے گا۔

گر کوئی حامل خاتون کو ہی لے کر وہ عورت دخول سے پہلے شہہ تھی تو اس کا قول قبول کیا جائے گا، اور شہہ کو خیار حاصل ہوگا، ورنہ



(۱) حاشیہ الدرر فی شرح الکبیر ۲/ ۲۸۱، ۲۸۲ طبع دار الفکر۔

(۲) حاشیہ القیم علی مسند ابن کثیر ۳/ ۲۳۳ طبع مکتبۃ المدینہ مصر۔

(۳) مطالب علی ایضاً ۵/ ۱۳۱ طبع المکتبۃ المدینہ دمشق۔

بعض فقہاء کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا^(۱)، اس میں اختلاف اور تفصیل ہے جو اصطلاح ”صوم“ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ب- تذکرہ ذبح سے متعلق احکام:

۳- خنزیر، مٹاغیر اور دنبہ متعلق میں کچھ ذبح کے دوران مذبح کی متعینہ رکوں کے ساتھ بلعوم کا کانا بھی ضروری ہے یہ رگیں ہیں؛ حلقوم یعنی سانس کی مانی، وہیں یعنی راس کی اونٹوں چوب کی رگیں جن کے درمیان حلقوم اور مری ہوتے ہیں، وہیں سے ہی جسم کی نثر رگیں نکلتی ہوتی ہیں، اور وہ دونوں دماغ سے ملتی ہیں، ان کے ساتھ مری (بلعوم) کا کانا بھی ضروری ہے۔

جہاں تک مالکیہ کا تعلق ہے تو انہوں نے بلعوم کاٹنے کی شرط نہیں لگائی ہے، بلکہ انہوں نے پورے حلقوم اور پورے وہیں کے کاٹنے کی شرط لگائی ہے^(۲)۔

د- میں سقہ رکنا کافی ہوتا ہے، اس مسئلہ میں اختلاف ہے جس کا دہائی دائرہ وکیل ہے:

خنزیر مذہب ہے کہ اگر ذابح نے تمام رگیں مکمل کاٹ دیں تو کھانا حلال رہے گا، اس لیے کہ ذبح پالیا گیا، یہی حکم اس صورت میں ہے جب کوئی ہی تین رگیں کاٹ دی جائیں، امام ابو یوسف کہتے ہیں؛ حلقوم اور مری کو اور وہیں میں سے ایک رگ کا کانا ضروری ہے، امام محمد کہتے ہیں؛ رگ کا کانا ضروری ہے۔ کئے کا اعتبار ہوگا، قدوری نے

(۱) الاختیار شرح الفقار ۱/۳۱، ۳۳ طبع دار المعرفہ، بیروت، شرح الکبیر و جامعہ الدرر علی ۱/۵۲۳، ۵۲۴، المہذب ۱/۸۹-۹۰، نیل المصاب بشرح دیکل الطالب ۱/۹۹-۱۰۰ طبع مکتبہ

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۵/۱۸۶-۱۸۷، الاختیار شرح الفقار ۳/۳۴، ۳۳ طبع مصطفیٰ لکچری ۱/۳۶، المہذب ۱/۵۹، نہایہ المحتاج ۱/۱۰۰، ۱۰۱، المشرع الکبیر ۲/۹۹، مختار السبیل فی شرح الدیکل ۳/۳۱، ۳۳ طبع مکتبہ الاسلامی، نیل المصاب بشرح دیکل الطالب ۲/۵۸-۵۹ طبع المکتبہ

بلعوم

تعریف:

۱- بلعوم لغت اور اصطلاح میں کھانے اور پینے کی مانی اور حلق میں نکلنے کے مقام کو کہتے ہیں^(۱)۔

بلعوم سے متعلق احکام:

بلعوم- اس اعتبار سے دو حصہ کے آری حصہ (یعنی بلی) اور معدہ کے درمیان کھانے پینے کی مانی کا نام ہے۔ اس سے کچھ احکام متعلق ہیں، کچھ احکام روزہ ٹوٹنے سے متعلق ہیں، کچھ احکام متعلق ذبح اور اس میں قطع بلعوم سے ہے، اور کچھ احکام کا تعلق بلعوم پر جناہت و زیہ دتی اور اس پر وہیت سے ہے۔

نہ- روزہ و راس کو توڑنے سے متعلق احکام:

۲- عقبہ کا اتقاق ہے کہ روزہ کے دوران بلعوم (طلق) کے اندر جو بھی کھانا پانی یا داخل ہو وہ فی الجملہ روزہ کو توڑ دیتی ہے، اس کی تفصیلات اصطلاح ”صوم“ میں دیکھی جائیں۔

گرتی کرنے کی کوشش کرے اور قی بلعوم سے آگے بڑھ جائے تو

(۱) المصباح لمیر، مختار الصحاح، لسان العرب، العرب فی ترتیب العرب، المشرع الکبیر ۲/۹۹، المصباح المہذب ۱/۵۹، رد المحتار علی الدر المختار ۵/۱۸۷، مختار السبیل فی شرح الدیکل ۳/۳۲ طبع مکتبہ الاسلامی، نیل المصاب بشرح دیکل الطالب ۲/۵۹ طبع مکتبہ

ج- جنائیت سے متعلق احکام:

۴- قتل کا اتفاق ہے کہ مرد اور چار کے علاوہ حصوں میں ہونے والے زخموں کی دہشتیں ہیں: جائفہ اور غیر جائفہ۔

ثانیہ اور ثانیہ نے فرمایا: جائفہ وہ زخم ہے جو دھت یا پشت یا سر یا سینہ کے کسی حصہ یا خلق یا مٹانہ کے اندر وہی حصہ تک پہنچ جائے۔ حنفی نے کہا: اگر گردن کے ایسے مقام تک زخم پہنچ جائے کہ اس مقام تک پانی کا قطرہ پہنچنے سے روڑہ ٹوٹ جاتا ہو تو یہ جائفہ ہے۔ اس لئے کہ روڑہ اسی وقت ٹوٹ جاتا ہے جب جوف تک پہنچ جائے۔

جائفہ زخم میں دیت کا تہائی حصہ واجب ہوتا ہے، اگر وہ بالکل آر پار ہو جائے تو جائفہ کے حکم میں ہے (۱)، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فی الجائفة ثلث الملیة" (۲) (جائفہ میں دیت کا تہائی حصہ ہے)، اور حضرت ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے بالکل آر پار ہو جانے والے جائفہ میں دیت کا فیصد (۳) اس سے جائفہ آر پار ہو جائے تو جائفہ ہو جاتے ہیں، یہ حنفی، ثانیہ اور حنبلیہ کے نزدیک ہے۔

مالیہ کہتے ہیں: جائفہ دیت اور پشت کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے اور اس میں خمس دیت کا تہائی واجب ہے، اگر وہ آر پار ہو جائے تو دو

امام محمد کا قول امام ابو یوسف کے ساتھ نقل کیا ہے، رثی نے امام ابو حنیفہ کے قول: "ان رکوں کا شکت جائے تو حلال ہوگا" کو امام محمد کے قول کے مفہوم پر محمول کیا ہے، صحیح یہ ہے کہ یہ بھی تین رکوں کا شکت جائفہ کا کافی ہوگا۔

ثانیہ کے نزدیک مرقوم مری، چین کا کافی شکت ہے، اس لئے کہ اس میں روح جلد نکل جاتی ہے اور ذبیحہ کے لئے آرام دہ ہے، اگر مرقوم مری کے کانٹے پر کتسا کرے تو بھی کافی ہے۔ اس لئے کہ مرقوم سانس کی مالی ہے اور مری کھانے کی مالی ہے۔ اور ان دونوں کے شکت جانے کے بعد روح باقی نہیں رہتی (۱)۔

مالکیہ نے مکمل مرقوم، اور یہ وہ مالی ہے جس سے سانس گذرتی ہے، اور مکمل چین کانٹے کی شرط کافی ہے، مری کٹنے کی شرط انہوں نے نہیں رکھی ہے (۲)۔

حنابلہ نے مرقوم اور مری کٹنے کی شرط کافی ہے اور ان دونوں میں سے بعض حصہ کا شکت جائفہ کافی قرار دیا ہے، دونوں کو بالکل جدا کر دینے کی شرط نہیں رکھی ہے، اس لئے کہ ایسی صورت میں محل ذبح میں سے حصہ کا کٹنا یا جائفہ ہے جس کے ساتھ رمد کی باقی نہیں رہتی، حنبلیہ چین کانٹے کی شرط کافی ہے، دن تیسرے ایک قول یہ ذکر کیا ہے کہ چار رکوں میں سے تین کا کافی ہے، اور کہا: یہ رائے زیادہ قوی ہے، ان سے دریافت کیا گیا کہ جو شخص مرقوم اور چین کو کاٹے میں رمد کی بھری ہوئی ہڈی کے سپرے سے اس کا یا حکم ہے؟ کہا: اس میں اختلاف ہے، صحیح قول یہ ہے کہ ایسا جائز و حلال ہے (۳) تفصیل کے لئے اصطلاح "تذکیہ" دیکھی جائے۔

(۱) الاختیار شرح مختار ۲۲۵ طبع دار المعرفۃ بدائع لمصالح فی ترتیب الاشراف ۲۹۶، محمد فتح القدیر ۸۱۳، المہذب فی فقہ الامام ابی حنیفہ ۲۰۰-۲۰۱، مدار السبیل فی شرح الدیلمی ۲۵۲-۲۵۳ طبع مکتب الاسلامی، نیل المصاب شرح منہج المصالح ۳۵۲ طبع المدارج۔

(۲) حنفیہ صلی الجائفة قلت۔ کوہین بلشیر (۲۱۰-۲۱۱) طبع کرد الدرد الاشراف (۲) نے مرزا دہلوی کا ہے اس کے دیگر طریق ہیں جن سے یہ قوی ہو جاتی ہے (صوبہ الریہ للریثی ۳۵۲ طبع مجلس اعلیٰ)۔

(۳) حضرت ابو بکر کے مراد عبد اللہ راق نے اپنے "مستط" (۲۶۹) طبع مجلس اعلیٰ میں دہلوی کا ہے۔

(۱) الاختیار شرح مختار ۳۳۳، المہذب ۲۵۹۔
(۲) اشراف الکبیر ۹۹۲۔
(۳) مدار السبیل فی شرح الدیلمی ۲۲۲-۲۲۳ مکتب اسلامی، نیل المصاب شرح منہج المصالح ۱۵۹ طبع المدارج۔

بلغم، بلوغ ۱-۲

جائزہ ہوں گے^(۱)۔

تفصیل کے لئے اصطلاح ”جنايات“ اور ”ذريات“ دیکھیں جائے۔

بلوغ

بلغم

تعریف:

۱- بلوغ لغت میں بچپن کو کہتے ہیں کہ جاتا ہے: ”بلغ الشيء وبلغ بلوغاً وبلوغاً“ دیکھیں۔

دیکھئے ”تخمة“۔

”بلغ الصبی“ کا مطلب ہے کہ بچہ بلوغ ہو گیا اور حرام شرت کی پابندی کا وقت پایا، اسی طرح ہے: ”بلغت الفتاة“ بڑی ہوئی^(۱)۔

اصطلاح میں انسان کے بچپن کی حد ختم ہو جانا کہ وہ شرقی احرام کا تکلف قرار پائے، بلوغ ہے، یا بچہ کے اندر ایسی قوت کا پیدا ہو جانا جس سے وہ بچپن کی حالت سے نکل کر، مہری حالت میں پہنچ جائے^(۲)۔

متعلقہ الفاظ:

الف- کبر:

۲- کبر، درمغرو، نون نسبی الفاظ ہیں، یک مہی و مہری مہی کی بہت کبھی یہ مہری ہوتی ہے اور کسی اور کی بہت، موصوفہ چھوٹی ہے، میں مقما، کبر بنی کو درمعنوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

۱- انسان و نساں و نساں کے مرحلہ سے گذر کر ضعف و پیری کے مقام

(۱) لسان العرب لکھو، المصباح لکھو: ”بلغ“، رد المحتار علی الدر المنثور، ۵/۱۷۷۔

(۲) شرح المرقاۃ فی ۲۹۰/۵، المشرح لکھو علی اقرب طبع ۱۳۳۸ھ

دار المطابع مصر۔

المشرح الکبیر ۳۷۰-۳۷۱، شرح المرقاۃ فی عل غفر فلیل ۳۵-۳۶

بلوغ ۳-۶

تک پہنچ جائے (۱)۔

شارع نے ان دونوں میں فرق یہ ہے، ”رکبا“ کا لفظ اچھے خواب کے لئے استعمال کیا ہے، اور ”علم“ کا لفظ اس کے برعکس کے لئے مخصوص کیا ہے۔

دوم: بچپن کی حد سے نکل کر جو اپنی کے مرحلہ میں داخل ہوا مراد لیا جائے، تو یہ اصطلاحی بلوغ کے مفہوم میں ہوگا۔

بچہ احتلام اور علم کا استعمال اس سے خاص معنی میں کیا گیا، یعنی خود بیدار شخص کا یہ کھنا کھانا و جراثیم کر رہا ہے خواہ اس کے ساتھ نزال ہو یا نہ ہو۔

ب- وراک:

۳- وراک لغت میں لفظ ”ادرک“ کا مصدر ہے، ”ادرک العصبی والفتاة“ اس وقت کہتے ہیں جب لڑکا اور لڑکی مانع ہو جائیں، لغت میں وراک مطلق بول ”عل مانا“ لیتے ہیں، کہا جاتا ہے: ”مشیت حتی ادرکتہ“ (میں چلا یہاں تک کہ اس سے جا ملا)، اس لفظ سے حیوان اور پہلوں میں بلوغ بھی مراد لیا جاتا ہے، جیسا کہ یہ لفظ روایت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: ”ادرکتہ بصری“ میں نے اسے دیکھ لیا۔

پھر اس لفظ کا استعمال بلوغ کے معنی میں کیا گیا ہے۔ اس طرح علم، احتلام اور بلوغ اس معنی میں مترادف الفاظ قرار پاتے ہیں۔

فقہاء نے لفظ وراک کا استعمال بلوغت کو پہنچنے کے معنی میں یا ہے، اس طرح یہ لفظ اس اطلاق کی رو سے ”بلوغ“ کے مساوی ہو جاتا ہے۔

دوسرا ہفت:

۵- مردت قرب ابلاغ ہونے کو کہتے ہیں، ”راہق العدم والفتاة“ کا مطلب ہوا کہ لڑکی اور لڑکا بلوغ کے قریب پہنچ گئے لیکن ابھی بالغ نہیں ہوئے۔

بعض فقہاء لفظ وراک مطلق بول کر چلتی کا وقت آنا مراد لیتے ہیں (۲)۔

اس لفظ کا اصطلاحی معنی بھی وہی ہے جو نفوی معنی ہے۔ اس طرح مردت اور بلوغ دو متضاد الفاظ قرار پائے (۱)۔

ج- کھنڈ:

ج- صمم، احتلام:

۶- انشد لغت میں تجربہ و علم کے مقام تک انسان کے لئے پہنچنے کو کہتے ہیں، ”اشد“ ایسا مرحلہ ہے جو بچپن کی حد سے ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے، یعنی انسان کامرواں کے مقام تک پہنچنے سے لے کر چالیس سال کی عمر تک، کبھی لفظ ”اشد“ کا اطلاق وراک اور بلوغ پر ہوتا ہے، اور کہا گیا ہے کہ بلوغ کے ساتھ رشد و چنگی محسوس کی جائے تو

۴- احتلام لفظ ”احتلم“ کا مصدر ہے، علم اسم مصدر ہے، لغت میں خود بیدار شخص کے خواب کو کہتے ہیں خواہ خواب اچھا ہو یا برا، البتہ

(۱) القاموس المحیط، المصباح الحیر، التخریجات للبحرانی، ۱/۱۰۰، الاشارة لفظ لسان النعمان ص ۱۲۲۔

(۲) لسان العرب المحیط، المصباح الحیر، طبع المکتب، التخریجات للبحرانی، الکتاب فی البقاء العرب فی ترتیب العرب، العلم بالمعرب ص ۳۹۹ طبع مجلس، حقیقۃ القلم فی ۳۳ طبع مجلس۔

(۱) لسان العرب المحیط، المصباح الحیر، التخریجات للبحرانی، ۱/۱۰۰، ”حق“ ابن ماجہ ص ۳۱/۵۔

میرے بال نکل آئے ہیں، چنانچہ لوگوں نے میرے زیر ناف کو ہولا تو
، یکھا کہ بال نہیں اٹھے ہیں تو مجھے قیدیوں میں شامل کر دیا۔
جہاں تک آثارِ مصحابہ کا تعلق ہے، تو ایک بڑی بات ہے کہ حضرت عمرؓ
نے اپنے عامل کو نکھار کر صرف ایسے لوگوں کو قتل یا جائے (ن) کے
زیر ناف) پر استے چل چکے ہوں، اور نیز صرف سب سے لوگوں
سے یا جائے (ن) پر استے چل چکے ہوں، نیز ایک ایک ان کے
نے اپنے اشعار میں ایک خاتون کی تھیب سزا دی تو اس بڑے کو
حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا، وہاں ایک ایک اس کے زیر ناف ہوں
نہیں اٹھے ہیں، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: ”مردوں نکل آئے ہوتے
تو میں تم پر لارہا نہ جاری کرتا“ (۲)۔

۱۳- تیسرا قول: انہما بعض صورتوں میں بلوغ کی علامت ہے اور
بعض صورتوں میں نہیں، یہ ثانیہ، بعض مالکیہ کا قول ہے۔
چنانچہ ثانیہ کی رائے ہے کہ انہما کا لڑکی اور جس کا
مسلمان ہونا معلوم نہ ہوا ان کے بلوغ کا حکم لگانے کا متقاضی ہے،
مسلمان مرد و عورت کے لئے نہیں، نہ ثانیہ کے زیر ایک عمر یا
اور بلوغ کے درمیان بلوغ کی علامت ہے، خود حنفی بلوغ میں، ثانیہ
کہتے ہیں: اسی لئے اگر اہتمام نہ ہو مرد و عورت اس شخص کو بھی دیں کہ
اس کی عمر پندرہ سال سے کم ہے تو شخص بہت کی وجہ سے اس کے
بلوغ کا حکم نہیں، یا جائے گا۔

ثانیہ ثانیہ نے مسلم، وغیرہ مسلم کے درمیان فرق اس سے کیا
ہے کہ مسلم کے والدین اور اس کے مسلمان رشتہ داروں کے درمیان

(۱) علیہ قرع کے قول: ”حکمت معہم یوم القریظہ“ کو ابو داؤد (۵۶۰/۳) طبع
عزت عید دھاس) اور ترمذی (۱۳۵/۳) طبع انجلی) نے روایت کیا ہے
ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے
(۲) دونوں روایتیں کو صاحب انجلی (۵۰۹/۳) نے ذکر کیا ہے
دیکھئے المشرع الکبیر والذی صلی ۲۹۳، طبع المبارکی ۱۴۰۵ء۔

ایک روایت ہے جیسا کہ المذونہ کے ”باب القذف“ میں ہے، ایسا
عقوب بن القاسم کا ”باب القذف“ میں ہے، سو قی کہتے
ہیں: وہ اس کا ظاہر یہ ہے کہ اللہ کے حق اور آدمیوں کے حق میں فرق
نہیں (۱)۔

۱۴- دوم: بات مطلقاً بلوغ کی علامت ہے۔ یہ مالکیہ و حنابلہ کا
مسک ہے۔ و امام ابو یوسف کی ایک روایت ہے جسے ابن عابدین
اور صاحب جوم نے نقل کیا ہے، یمن ابن عمرؓ نے نقل کیا ہے کہ
امام مالک اس شخص پر حد قائم نہیں کرتے جس کا بلوغ انبات کے
مذہب کے ذریعہ ثابت نہ ہوا ہو، اس لئے کہ بلوغ میں شبہ اقامت حد
سے مانع ہے۔

اس قول کے اختیار کرنے والوں نے ایک حدیث بھی اور پھر
”دار مصحابہ“ سے استدلال کیا ہے، حدیث یہ ہے کہ نبی ﷺ
حضرت سعد بن معاذ کو بنی قریظہ کے حق میں حکم فیصلہ دیا تو
انہوں نے ان کے جنگجوؤں کو قتل اور ان کے بچوں کو گرفتار کرے گا
فیصلہ دیا اور حکم دیا کہ ان کے زیر ناف کو کھول کر دیکھا جائے، جس کے
بوں نکل آئے ہوں وہ جنگجوؤں میں داخل ہے، اور جس کے بال نہیں
اٹھے وہ بچوں میں داخل ہیں، یہ فیصلہ نبی ﷺ کو پہنچا تو آپ ﷺ
نے فرمایا: ”لقد حکمت فیہم بحکم اللہ من فوق سبعۃ
اربعۃ“ (۲) (یقیناً تم نے ان کے سلسلہ میں سات آمان کے اپنے
سے نازل اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے)۔

اس واقعہ کے سلسلہ میں علیہ بن عبید قرعی کہتے ہیں: قریظہ کے
دن میں ان کے ساتھ تھا، انہوں نے حکم دیا کہ مجھے دیکھا جائے کہ یا

(۱) المشرع الکبیر و ما فیہ الذی صلی ۲۹۳۔
(۲) حدیث ”لقد حکمت فیہم“ کو امام شافعی نے مختصر اصول دینی
درج ۸۷ مکتب ۱۱ (۱۱) میں روایت کیا ہے اس کی اصل بخاری (۱۱۱۱)
۱۱۱۱ طبع انتہی) اور مسلم (۳۸۹/۳) طبع انجلی) میں ہے۔

ثانیہ نے اس کے حکم کو اس کے خراج ہی تک محدود رکھا ہے، و
قریبہ کاغز تھے (تو یہ حکم کاغزی کے سے رکھا)۔ بن رشد وغیرہ مالکیہ
نے اس حکم کو اس موقع سے عام رکھا ہے، یعنی احکام ظاہرہ کے مدار
ایک نوع کا قیاس کرتے ہوئے اسے عام کیا ہے^(۱)۔

عورت کی مخصوص خدمات بلوغ:

۱۵- عورت کے لئے دوا تیش مزید ہر ای سی ہے مخصوص ہیں: یک
حیض کہ وہ عورت کے بلوٹ کی علامت ہے، حدیث نبوی ہے: "لا
يقبل الله صلاة حائض الا بحضار" (۴) (اللہ تعالیٰ کسی حیض والی
(ہائض) خاتون کی ساریں قبول کرتا مگر نماز (دوپہ) کے ساتھ)۔

مالک نے حیض کا علامت ہوا اس صورت کے ساتھ مخصوص کیا ہے کہ حیض کے ۷ دن میں کوئی ذریعہ اختیار نہ کیا گیا ہو، ورنہ (اگر حیض کسی سبب سے لے آیا گیا ہو) تو علامت نہیں ہوگا۔

عورت کے بلوغ کی دوسری علامت حمل ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے طریقہ یہ جاری فرمایا ہے کہ بچہ کی تخلیق مرد کے منی اور عورت کے ماہِ دم سے ہوتی ہے، لہٰذا تعین فرماتا ہے: فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ، خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ يُخْرَجُ مِنْ بَيْنِ الصُّبُلِ وَالْثَوَابِ“ (۳) (سو انسان کو، یقیناً پتا ہے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا ہے، وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت و سلیوں کے درمیان سے نکلتا ہے)، جس کے ساتھ علامت میں سے کوئی

(۱) $\frac{1}{2} \log \frac{1}{2}$

(۲) حدیث: لا یقبل اللہ صلاۃ حائض (لا سحار)۔ کی روایت
ابوداؤد (۱/۲۴۱ طبع مکتبۃ المدینہ) ورمحکم (۱/۲۵۱ طبع دار الفکر)
طحاوی (اشنانیہ) ۷ کی ہے محکم نے اسے صحیح بتایا ہے نیز ہی ۷ ال
کی موافقت کی ہے۔

(۳) سورگھار قہر ۵-۷

واقفیت حاصل رہا تو سن ہے، اور اس لئے بھی کہ مسلم بچہ انبات کے
معاہدہ میں مجرم ہے، چونکہ وہ ساتوات و کے درمیان قبل از وقت
انبات اس مقصد سے رہتا ہے کہ اس کی ذات پر سے پابندی ہوتی
جائے اور ولایت حاصل ہو جائے، برخلاف کافر کے کہ وہ ایسی غفلت
نہیں کرتا ہے (۱)۔

۱۴۔ بعض مالکیہ کی رائے ہے کہ انہاں کو بطور عاقلیت قبول کرنے کا دائرہ اس سے وسیع ہے جہاں تک شافعیہ گئے ہیں۔ چنانچہ ابن رشد کہتے ہیں: آدمی اور آدمی کے درمیان کے امور جیسے ذبح، قطع، قتل میں انہاں علامت ہے۔

سین جو امور انسان اور اللہ کے درمیان میں تو ان امور میں
اہمیت علامت نہیں ہے، اس میں فقہاء مالکیہ کے درمیان اختلاف
نہیں ہے۔

بعض مالکیہ سے اسی قول پر اس مسئلہ کی بنیاد رکھی ہے کہ جس کے موئے زیر ناف نکل گئے ہیں لیکن اس کو اعتقاد نہیں ہوا ہے، انہما کے ترک اور مخرمات کے ارتکاب کی وجہ سے اس شخص پر نفاق نہیں ہے، ورنہ باطن میں اس پر حقوق و آزادی لازم آتی ہے، نہ حد لازم جاتی ہے، خواہ حاکم نے وہ چیز اس پر لازم نہ کر لی ہو، اس لئے کہ اس شخص کے موئے زیر ناف دیکھے جائیں گے،، جیسا حالہ ہوا ہی کے مطابق فیصد کیا جائے گا (۲)۔

۱۔ ساری دنیا کی دلیل ہی حدیث ہے جو نفاذِ حق سے متعلق ہے۔
 ذکر ہوئی ہے۔

() نہایت اجماع ۳۷۷ شرح المنہج وحاشیہ الفصل ۳۸ ۳۹ ۴۰ صاحب
بھی ۷۷۷ وفتح الباری میں ابن حجر ۷۷۷ ماہنامہ فی کقول کاغز کے سلسلہ میں
حوالہ کیا ہے وہ ہم نے ذکر کیا اور مسلمان کے سلسلہ میں ان کے قول میں
تفاوت پایا ہے لیکن یہ اختلاف کتب ما فیہ میں نہیں ملتا۔

(۳) الدرس فی علی المشرح الکبیر ص ۲۹۳۔

بلوغ ۱۶-۱۸

آئے۔ یا ان دونوں شرم گاہوں سے منی خارج ہو تو سے بالغ قرار دیا جائے گا۔ لیکن اگر صرف منی سے منی خارج ہو یا صرف فرج سے حیض آئے تو بلوغ کا حکم میں لگایا جائے گا (۱)۔

۱۸- کتابہ میں سے ابن قدامہ نے اس قول پر کہ دونوں علامتوں میں سے جو پہلے ظاہر ہو جائے اس پر کفایت کیا جائے گا، استدلال اس بات سے کیا ہے کہ عورت سے مرد کی منی نکالنا محال ہے اور مرد سے حیض آنا محال ہے۔ لہذا اس دونوں میں سے کسی ایک علامت کا ظاہر ہونا اس بات کی دلیل ہوگی کہ محض مرد ہے یا عورت، اور جب اس کا مرد یا عورت ہوا متعین ہو گیا تو لازم ہوا کہ وہ علامت بلوغ کی دلیل قرار پائے، جیسے کہ اس علامت کے ظہور سے قبل جنس کی تعیین ہو جائے (تو جنس کے مطابق علامت بلوغ کی دلیل ہوتی ہے)، اور اس لئے بھی کہ دو ذکر سے نکلنے والی منی ہے، یا فرج سے نکلنے والا حیض ہے۔ لہذا وہ بلوغ کی نشانی ہے جیسے کہ مرد سے نکلنے والی منی اور عورت سے نکلنے والا حیض بلوغ کی نشانی ہوتا ہے، ابن قدامہ کہتے ہیں: اور اس لئے بھی کہ جب فقہاء نے دونوں شرم گاہوں سے ایک ساتھ دونوں چیزوں (منی اور حیض) کا نکالنا بلوغ کی دلیل تسلیم کیا تو ان دونوں میں سے کسی ایک کا نکالنا بدرجہ اولیٰ بلوغ کی دلیل ہوگا، اس لئے کہ دونوں کا ایک ساتھ نکالنا ان دونوں میں تعارض و تضاد علامت کا متقاضی ہے، چونکہ صحیح حیض مرد کی منی کا (یک ساتھ نکلنے کا) تصور نہیں کیا جاسکتا، تو لازم ہوگا کہ اس میں سے ایک غیر محال سے نکلے، ملا فقہاء قرار دیا جائے، اور ان دونوں میں سے کوئی ایک وہ منی ہے بہ نسبت کوئی ترجیح نہیں رکھتا تو بیحد دونوں کی دلالت باطل ہو جائے گی، جیسے وہ بیحد جب متعارض ہو جائے تو دونوں کی دلالت ساتھ ہو جاتی ہے، لیکن اگر کسی ایک سے نکالنا بغیر کسی معارض کے پایا

(۱) فتاویٰ الحکام ۳۳۹ ص ۳۳۹

علامت پائی جائے تو سابقہ طریقہ پر بلوغ کا حکم لگایا جائے گا، اگر ایسی کوئی علامت نہ پائی جائے تو عمر سے بلوغ ثابت ہوگا، اس تفصیل کے مطابق جو متحدہ بحث کے مقامات پر مذکور ہے۔

۱۶- مالکیہ نے مرد و عورت کے لئے علامات بلوغ میں وہی مذکور علامتوں کے علاوہ غسل کا ہر روز رہنا، ماک کے سرے کا چڑا پین اور زکام و ناپن بھی شمار کیا ہے۔

شافعیہ نے مرد کے لئے سابقہ علامات کے علاوہ مونچھ کے مونچھوں سے بڑھ کر بھری پن و رصق کے نکلنے کا بھی روئے دیکھی شمار کیا، اور عورت میں پستان کا ابھرنا بھی شمار کیا ہے (۱)۔

منث کی فطری علامات بلوغ:

۱- منث اگر غیر مشکل ہو (جس کا مرد یا عورت کی جانب غلبہ واضح ہو) اور اس سے نہ کریا منث میں شامل کیا گیا ہو تو اس کی علامات بلوغ اسی جنس کے اعتبار سے ہوگی جس میں شامل کیا گیا ہے۔

میں منث مشکل ہو (یعنی مرد یا عورت کی جانب اس کے اعضا کا غلبہ واضح نہ) تو اس کے لئے مرد کی علامات بلوغ ہی ہوں گی جو مردوں یا عورتوں کی علامات ہوتی ہیں، لہذا انہی علامات وغیرہ مشتمل علامات یہ مخصوص علامات کی بنیاد پر اس کے بلوغ کا حکم لگایا جائے گا، اسی تفصیل کے مطابق جو پیچھے گزر چکی ہے، یہ مالکیہ اور حنابلہ کا قول ہے، اور یہی بعض شافعیہ کا قول ہے۔

دوسرے قول جو شافعیہ کے نزدیک معتد بھی ہے یہ ہے کہ دونوں شرم گاہوں میں علامت کا وجود ضروری ہے، لہذا اگر منث کے عضو تاسل (مکر) سے منی کا اثر ہو اور اس کی شرم گاہ (فرج) سے حیض آئے (۲)۔

(۲) ابن حجر ۵/۵۷۷، حاشیہ المدخل ۳۳۳ ص ۳۳۳، شرح المنیر علی اقرب المسالك ۳۳۳ ص ۳۳۳، شرح المساجع مع حاشیہ ۳۳۶ ص ۳۳۶، فتاویٰ الحکام ۳۳۸ ص ۳۳۸، اسی وشرح الملک ۵۱۲، ۵۱۳۔

بلوغ ۲۱-۲۲

لڑکی کے لئے بلوغ کی "نی عمر خفیہ" شافعیہ کے ظہر قوں اور اسی طرح حنابلہ کے نزدیک (۱) نو قمری سال ہے، اس لئے کہ یہ سب سے کم و عمر ہے جس میں لڑکی کو حیض آتا ہے، اور اس لئے کہ حدیث نبوی ہے: "اذا بلغت الجارية تسع سنين فھي امرأۃ" (۲) (جب لڑکی نو سال کی ہو جائے تو وہ پوری عورت ہے)، مگر "یہ ہے کہ یہی لڑکی کا حکم عورت کا ہے، شافعیہ کی دوسری روایت میں نو یں سال کا نصف ہے، اور ایک قول ہے کہ نو یں سال میں داخل ہو جاتا ہے، اور اس لئے کہ یہ سب سے کم و عمر ہے جس میں لڑکی کو حیض آتا ہے (۳)۔
حنث کے لئے بلوغ کی ادنیٰ عمر پورے نو قمری سال ہیں، اور ایک قول ہے کہ نو یں سال کا نصف ہے، اور ایک قول نو یں سال میں داخل ہو جانے کا ہے (۴)۔

بلوغ کا ثبوت:

بلوغ دین، دین طریقوں سے ثابت ہوتا ہے:

پر باطنیہ: اقرار:

۲۲- چاروں مسالک کے فقہاء متفق ہیں کہ صغیر اگر مرہق ہو اور عموماً پوشیدہ رہنے والی عورتوں جیسے انزال، احتلام اور حیض میں سے کسی کی بنیاد پر بلوغ کا قیاس کرے تو اس کا قیاس درست ہوگا، اور اس کے حق میں اور اس کے خلاف بالغوں کے احکام جاری ہوں گے،

(۱) رد المحتار ۵/۲۷۷، شرح منہاج الطالبین مع جامعہ الفقہاء فی ۹۹۱، کشف القناع ۷/۵۳۲۔

(۲) حدیث "اذا بلغت الجارية تسع سنين فھي امرأۃ"۔ نو قمری سال کی اپنی سن (۳۲۰/۱) طبع دائرة المعارف العلمیہ (۱) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب اس قول کی مستحکم تفسیر ملے گی۔

(۳) شرح منہاج الطالبین ۵/۹۹۱، الاشارة الى الفقہاء علی ۲۳۲۔

(۴) انصاف ابن قدامہ ۱/۶۵۷، ۲/۶۱۱، کشف القناع ۷/۵۳۲۔

عام ابو حنیفہ کی رائے ہے کہ لڑکے کے لئے عمر کے ذریعہ بلوغ ٹھہر دینے پر ہے، اور لڑکی کے لئے ستر دینے پر ہے، اس سے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "ولا تفرقوا ما لکم من بعضہ الا بالنسب" (۱) (اور تم تم کے مال کے پاس نہ جاؤ گے، اس طریق پر کہ جو مستحسن ہو یہاں تک کہ وہ اپنی پختگی کو پہنچ جائے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "اشد" (خارو برس کی عمر ہے یہ اس لفظ کے سلسلہ میں کئی فی مختلف عمر میں سب سے کم ہے لہذا سے ہی حقیقاً لے یا لیا، یہ قیاس کی اشد (عمر بوخت) ہے، بچی جلدی بالغ ہوتی ہے، لہذا اس کے لئے ایک سال کم کر دیا گیا (۲)۔

بلوغ کی دینی عمر جس سے قبل دعویٰ بلوغ درست نہیں:

۲۱- شرک کے لئے بلوغ کی ادنیٰ عمر مالکیہ، شافعیہ کے نزدیک پورے نو قمری سال مکمل کر لینا ہے، شافعیہ کے ایک دوسرے قول کے مطابق نو یں سال کا نصف گزر جانا ہے، اسے نو یں سالے "شرعاً اہمداً" میں ذکر کیا ہے (۳)۔

شافعیہ کے نزدیک بلوغ کی ادنیٰ عمر بارہ سال ہے (۴)، حنابلہ کے نزدیک ہر سال ہے، اور ابی کا یہ قیاس اس وقت قبول کیا جائے گا کہ بچہ احتلام کے ذریعہ بالغ ہو چکا ہے جب اس کی عمر ہر سال ہو جائے (۵)۔

(۱) سورۃ النساء ۳۳۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۵/۳۲۲، الاشارة الى الفقہاء علی ۶۶۱، البحر الرائق شرح کتب اللغات ۳/۹۶۔

(۳) جامعہ الفقہاء علی المشرع الکبیر ۳/۲۹۳، شرح منہاج الطالبین ۱/۳۰۰، ہدایۃ المحتاج ۱/۳۰۶، الاشارة الى الفقہاء علی ۲۳۲۔

(۴) رد المحتار علی الدر المختار ۵/۹۷۔

(۵) کشف القناع ۷/۵۳۲۔

مٹانغیہ نے بعض صورتوں کا استثناء یہ ہے جن میں حیثیت صاف
لایا جائے گا، اس لئے کہ وہ حقوق میں دھرم کے بائیں مل ہے
جیسے کہ وہ مال غنیمت میں جنگجو کا حصہ طلب کرے (کہ اس کا یہ مطالبہ
دھرم کے حق پر اثر انداز ہوگا)۔

دوسرا طریقہ ذرا بات:

۲۳- چاروں مسالک کے فقہاء نے قرا بلوغ کی صحت کے لئے
شرط لگائی ہے کہ وہ مشوک حیات میں نہ ہو یہ امام شافعی کے الفاظ
میں: اس کا قرا قبول کیا جائے گا جب وہ بالغ کے مشابہ ہو، اگر وہ
مشابہ نہ ہو تو قبول نہیں کیا جائے گا، خواہ اس کا باپ اس کی تصدیق
کرے اور حنفیہ نے اس مفہوم کو پورا ادا کیا ہے کہ ظاہر حال اس کی
تکلیف نہ کرتا ہو، بلکہ ایسی حالت میں ہو کہ اس جیسے شخص کو حکام
ہو سنا ہو، یہ ہے کہ قرا کے وقت اس کی جسمانی حالت بالغوں
کی طرح ہو، اس کی پہچان پر شک نہ ہوتا ہو۔

مالکیہ کے علاوہ فقہاء مذاہب نے اس کے قول قبول کرنے کا مطلق
ذکر کیا ہے، لیکن مالکیہ نے اس میں تفصیل کی ہے، چنانچہ کہا ہے: اگر اس
پر شک ہو تو جنابت اور طلاق سے متعلق امور میں اس کی تصدیق کی
جائے گی، جس شبہ کی وجہ سے حد جاری نہیں کی جائے گی، اصل بچپن کی
حالت کا تسلسل (اصحاب) مانتے ہوئے اس پر طلاق، قلع نہیں ہوگی،
لیکن مالی امور میں اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی، لہذا اس نے
"بیت شائے" دینے کا قرا کیا اس حال میں کہ وہ بالغ ہے، پھر اس کے
باپ نے کہا کہ وہ بالغ نہیں ہے تو اس پر ضمان نہیں ہوگا (۱)۔

بعض مالکیہ نے بلوغ کے سلسلہ میں دھرم حق قاتوں اس صورت

مالکیہ کے کہہ: اس کا قول بلوغ کے سلسلہ میں قبول کیا جائے گا خواہ وہ
ہو یا شاک، اور خواہ وہ صاحب ہو یا مطلوب، صاحب ہونے کی مثال یہ
ہے کہ وہ بلوغ کا دعویٰ اس سے کرے تاکہ اسے مال غنیمت میں حصہ
ملے یہ وہ لوگوں کی ضمانت کرے یا شمار جمعہ میں شامل ہو، مری تعدا اس
سے پوری ہو، اور مطلوب ہونے کی مثال یہ ہے کہ اس نے جنابت کی
ہو، ورنہ بالغ نہ ہونے کا دعویٰ کرے تاکہ اپنی ذات سے حد یا قصاص کو
یہ وہ بیعت و ضمانت ضائع نہ کرے، پر تاہم اس کو دہرائے، اور ایت ہی
اس نے طلاق دی ہو اور بوقت طلاق عدم بلوغ کا دعویٰ کرے تاکہ
اس پر طلاق لازم نہ ہو۔

قرا بلوغ کا قول اس شرط کے ساتھ ہی قبول کیا جائے گا کہ وہ
بلوغ کی ادنیٰ عمر سے گزر چکا ہو، بلکہ اس سے قبل اس کے بلوغ کا
بہت بھی قیاس نہیں کیا جائے گا چنانچہ حنفیہ کے نزدیک بارہویں پورے
ہونے سے قبل نہ کے کا قرا قبول نہیں کیا جائے گا، اور حنبلیہ کے
رہنیک ہن پورے پورے ہوئے سے پہلے اس کا قرا قبول نہیں کیا
جائے گا، اور حنفیہ "مناہد" ہوں کے نزدیک لڑکی کا قرا نوہن
پورے ہوئے سے پہلے قبول نہیں کیا جائے گا، بلوغ کا قرا سب سے
کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسا معنی ہے جس کی اطلاع خواہی شخص کے
درمیان ہی حاصل ہو جاتی ہے، اس کی اطلاع کے حصول کا تکلف کرنا
شدید تنگی کا باعث ہے۔

اس پر بینہ کا بھی تکلف نہیں کیا جائے گا۔

مقدمہ میں جمہور کے نزدیک اسے حلف بھی نہیں لایا جائے گا،
کیونکہ اگر وہ فی الواقع بالغ نہ ہو تو اس کی یحیٰ کی کوئی حیثیت نہیں
ہوگی، اس سے کٹانغیہ کی یحیٰ کا اعتبار شمار نہیں ہے، اور اگر وہ بالغ
ہو تو اس کی یحیٰ تحصیل حاصل ہے (ایسی ہی کو حاصل کرنا ہے جو پہلے
سے حاصل ہے)۔

(۱) ابن ماجہ ۵۲۷، المعجم ۱۵۱، السنن ۱۵۱، الترمذی ۱۵۱، شرح الکبیر ۲۹۳،
شرح مع الجلیل ۱۵۱، نہایۃ الحاج ۶۱۵-۶۱۶، مشکوٰۃ القصاب
۵۶۱/۱

بلوغ ۲۴

میں قبول کرنے کا دیریا ہے جب وہ وہوں انبات (موئے زیر ناف) کے ذریعہ بلوغ کا دعویٰ کریں، انبات اور اس کے علاوہ دیگر مذکورہ کی علامات کے درمیان فرق یہ ہے کہ انبات کی واقفیت حاصل کرنا آسان ہے، نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ عقیدہ کے لڑکوں میں سے جن کے بلوغ کا شک ہو ان کے موئے زیر ناف کھول کر دیکھے جائیں، لیکن شرم گاہ کھولنا چونکہ اصلاً حرام ہے، اس لیے فقہاء نے کہا کہ انبات و عدم انبات کے سلسلہ میں مشکوک شخص کا قول قبول کیا جائے گا، لیکن ابن العربی نے اس سے اختلاف کیا ہے اور کہا ہے: اس کے انبات کو دیکھا جانا چاہئے، البتہ یہ اور راستہ نہیں بلکہ تینہ کی مدد سے دیکھا جائے، مالکیہ میں سے ابن اخطان نے ان کی تردید کی ہے، اور کہا ہے کہ اسے نہ تو یہ اور راستہ دیکھا جائے گا اور نہ تینہ کی مدد سے، اور اگر وہ انبات کے ذریعہ بلوغ کا دعویٰ کرے تو اس کی بات قبول کی جائے گی۔

فقہاء کے نزدیک احکام شرعیہ کے لزوم کے لئے بلوغ شرط ہے:

۲۴- فقہاء کی رائے ہے کہ شارع نے واجبات اور محرمات کے احکام اور احکام کے آثار مرتب ہونے کوئی انجملہ بلوغ کی شرط سے مستکیا ہے، اور انہوں نے اس پر استدلال چھ دلائل سے کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُمُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ" (۱) اور جب تم میں سے لڑکے بلوغ کو پہنچ جائیں تو انہیں بھی اجازت لینا چاہئے جیسا کہ ان کے اگلے لوگ اجازت لے چکے ہیں) اس آیت

(۱) سورہ نور ۵۹۔

میں بلوغ کی وجہ سے اجازت طلب کرنے کو، جب تر رد کیا گیا۔

ب۔ ارشاد باری ہے: "وَابْتَغُوا الْيَنَامَىٰ حَتَّىٰ يَظَاهُوا السَّكَّاحَ فَإِنْ اسْتَمَعْتُمْ سَمِعْتُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ" (اور قرضوں کی جانچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ عمر نکاح کو پہنچ جائیں تو اگر تم ان میں ہوشیاری، یقین و توازن کے حوالہ اس کا مکرر دے، اس آیت میں بھی نکاح کی عمر تک پہنچ جانے کو یتیم سے مالی ولایت ختم ہو جانے کا جب تر ادرا یا یا بشر طیکہ و رشید (عقل و رشید والا) ہو۔

ج۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعدؓ کو یس بھیجتے ہوئے فرمایا: "عَلَيْكَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارٌ أَوْ عَدْلُهُ مَعَاظِرُهُ" (۲) (ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر معافری (یعنی کپڑا) لو، اس میں بھی اتمام کو۔ یہاں سب بتایا گیا۔

د۔ ایک دلیل واقعہ بتا رہا ہے کہ جن قیدیوں کے بلوغ میں شبہ ہو ان کے بارے میں دیکھا گیا کہ اگر ان کے موئے زیر ناف نکل آئے تو انہیں قتل یا یا، اگر ریریا میں نکلے تو قتل میں یا یا، اس واقعہ میں بھی انبات کو قیدی کے قتل کے جواز کی علامت بتایا گیا۔

هـ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ" (۳) (اللہ تعالیٰ کسی حیض آنے والی عورت کی نماز بغیر پٹے کے قبول نہیں کرتا)، اس میں حیض کو عورت کی نماز کے فاسد ہونے کا سبب بتایا گیا اگر وہ بغیر پٹے نماز پڑھتی ہے۔

و۔ حدیث ہے کہ "عَسَلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ" (۴) (جمعہ کے دن کا غسل ہر احتلام والے پر واجب ہے)،

(۱) سورہ نساء ۶۱۔

(۲) حدیث مسند احمد من کل حالِم... کی تخریج (تقریباً ۹) میں گذر چکی ہے۔

(۳) حدیث مسند احمد لا یقبل اللہ... کی تخریج (تقریباً ۱۵) میں گذر چکی ہے۔

(۴) حدیث مسند احمد یوم الجمعة... کی روایت بخاری (صحیح ۵۷۷) میں ہے

التقریب اور مسلم (۵۸۱/۲ طبع اعلیٰ) میں ہے۔

عام بخاری نے اس حدیث کا معنی ان کا تم کیا ہے: ”بچوں کے بلوغ اور ان کی کوئی قلوب“، اس خبر کہتے ہیں: مقصود وہ ان یعنی بچوں کی کوئی بقیہ حتام پر قیاس سے مستثناء ہوتی ہے اس کیفیت سے کہ وجوب حتام سے متعلق ہوتا ہے (۱)۔

ز۔ حدیث ہے: ”رفع القلم عن ثلاثة عن الصغير حتى يكبر“ (۲) (تین اشخاص سے قلم اٹھایا گیا ہے۔ بچہ سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے)، اس حدیث میں بچپن کی حد سے نکل جانے کو گناہ کرنے پر سزا دینے کے سبب بتایا گیا۔

مذہبات ہونے کے سلسلہ میں وہ یہ امر ان جیسے دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ شمارت نے عموماً پبلیک حتام اور ہم حتام کو بلوغ کی شرط سے مستثنا کیا ہے، پس جو ہونے کی ملاحضوں میں سے کسی ملامت کی وجہ سے بالغ قرار پائے وہ مکمل مرد یا مکمل عورت ہے، اور اگر عاقل ہے تو بچہ مردوں اور عورتوں کی طرح تکلف پابند حتام ہے، اس پر دوسرے حتام لازم ہوں گے جو ان لوگوں پر ہوتے ہیں، اور اسے وہ حق ملے گا جو دوسروں کو ملتا ہے، بعض فقہاء نے اس پر اجماع نقل کیا ہے، چنانچہ ابن المنذر نے کہا: فقہاء کا اجماع ہے کہ فرائض اور احکام حتام والے عاقل پر واجب ہوں گے (۳)، ابن حجر کہتے ہیں: علماء کا اجماع ہے کہ مردوں اور عورتوں پر حتام کی وجہ سے عبادات، حدود اور سارے احکام لازم ہوں گے (۴)۔

(۱) فتح ۵۶۸ طبع استنبیہ۔

(۲) حدیث: ”رفع القلم عن...“ کی روایت ابو داؤد (۵۵۸/۳) طبع عزت حیدر عباسی، اور حاکم (۵۹۳/۲) طبع دائرۃ المعارف العلمانیہ کے ہے حاکم کی روایت میں ”الصبي حتى يكبر“ کے الفاظ ہیں حاکم نے اس کو صحیح بتایا ہے اور بھی نے اس کی موافقت کی ہے۔

(۳) کشاف القناع ۳۳۳

(۴) فتح ۵۶۸ طبع ۲۷۷

جن احکام کے لئے بلوغ شرط ہے:

الف۔ جن کے وجوب کے لئے بلوغ شرط ہے:

۲۵۔ فرائض و عبادات کی جاآوری اور عبادات کے ترک کے احکام کے لئے بلوغ شرط ہے، مابقی پر یہ واجب نہیں ہیں، اس لئے کہ نبی ﷺ کا قول ہے: ”رفع القلم عن ثلاثة عن الصغير حتى يكبر“ (۱) جیسے نماز (۱)، روزہ (۲) اور حج کے احکام (۳)، البتہ زکاة میں اختلاف ہے۔

لیکن اس کے باوجود بچہ کے ولی کو چاہئے کہ سے عبادات سے بچائے اور نماز وغیرہ کا حکم دے تاکہ وہ ان کا عادی ہو جائے، اس لئے کہ نبی ﷺ کا قول ہے: ”مروا أبناءكم بالصلاة لسبع، واضربوهم عليها لعشر، وفرقوا بينهم في المضامع“ (۴) (اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز کا حکم دو، دس برس کی عمر میں نماز کے لئے انہیں مارو، اور ان کے سونے کے بستر علاحدہ کر دو)۔

اس کے باوجود اگر بچہ مبادات ادا کرے یا مستحبات انجام دے تو وہ اس کی جانب سے صحیح ہوں گے اور اسے ان پر اجر ملے گا، اور قصاص اور

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۲۳۳-۲۳۵، بدائع ۱/۱۸۹، حاشیہ الدسوقی علی شرح الکبیر ۱/۲۰۰، نہایہ الکتاب مع حاشیہ ۱/۳۷۳-۳۷۴، شرح منہاج الطالبین ۱/۱۲۰-۱۲۱، کشاف القناع ۱/۱۵۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۲۳۵، بدائع الصنائع ۲/۸۷۲، حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر ۱/۵۰۹، شرح الررکانی ۲/۲۰۸، نہایہ الکتاب ۳/۱۸۰، شرح منہاج الطالبین ۲/۳۳، کشاف القناع ۲/۳۰۸۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۱۲۱، بدائع الصنائع ۲/۱۲۰، ۱۶۰، مع تجلیں ۱/۳۳۶، حاشیہ الدسوقی ۲/۵۲، نہایہ الکتاب ۳/۱۳۳، ۱۳۵، شرح منہاج الطالبین ۲/۸۵، کشاف القناع ۲/۳۷۳، ۳۷۴۔

(۴) حدیث: ”مروا أبناءكم بالصلاة لسبع...“ کی روایت ابو داؤد (۳۳۳) طبع عزت حیدر عباسی کے ہے اور نووی نے یہاں حاشیہ میں (ص، ۱۷۱) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

بلوغ ۲۶-۲۸

طرح گذر (۱)۔

ان میں سے ہر ایک کی تفصیل اپنے مقام پر اور اصطلاح ”صفر“ میں دیکھی جائے۔

حدود جیسے چوری کی حد (۱) و زانیہ (۲) (تحت لگانے) کی حدود سب نہیں ہوں، امتداد اس کی تاویب کرنا جائز ہے۔

ب۔ تن حکام کی صحت کے لئے بلوغ شرط ہے:

۲۶۔ بلوغ ہر اس عمل کی صحت کے لئے شرط ہے جس میں مکمل اہلیت کی شرط ہوتی ہے، ان میں ساری طایعات ہیں جیسے عمارت، قنات (۳)، ولایت علی اشتر (۴)، ورش و ست فی جملہ (۵)، اور ان ہی میں دو تصرفات ہیں جن میں صرف ضرر ہی ہے جیسے مہ (۶)، عماریت (۷)، وقف (۸)، و رکعت (۹)، و ان ہی میں ہے: طلاق، و جواہر کے معنی میں ہے، جیسے خیر و ریاء (۱۰)، و طلع (۱۱)، و حق ورائی

بلوغ سے ثابت ہونے والے احکام:

۲۷۔ یہ ایک حد تک دشوار امر ہے کہ ان تمام احکام کا احاطہ کیا جائے جو محض بلوغ آنے سے ثابت ہوتے ہیں، ذیل میں ان احکام کی بعض مثالیں ہیں جو محض اس وجہ سے ثابت ہوتے ہیں کہ لڑکا یا لڑکی کو اہتمام آیا یا اسوں نے بلوغ کی حدوتوں میں سے کوئی عداوت، نیکی۔

اہل۔ طہارت کے باب میں:

احادیث: تخم:

۲۸۔ ثانویہ اور حنبلیہ کے ہر ایک سرمایہ کی حالت میں تخم یا چہ ایسی چیز سے باطن ہو جو خود باطن خصوصاً ہے جیسے عمر کے درمیان بلوغ تو اس پر لازم ہے کہ تخم کا عاود کرے، ورنہ من ماز پڑھنا چاہتا ہے، اس لئے کہ بلوغ سے پہلے تخم نقل نماز کے لئے تھا، کیونکہ اگر اس نے مثلاً ظہر کے لئے تخم یا قنات ظہر کی ماز اس کے حق میں نقل تھی، بلکہ ”یہ تخم سے فرض کی“ کی درست نہیں ہوگی، اس کے برعکس اگر کسی نے منو یا یا غسل یا پھر باطن ہو تو منو، غسل کا عاود لازم نہیں ہوگا، اس لئے نقل کے لئے منو، غسل بھی مایہ کی کوہرے سے تخم روایت ہیں، جہاں تک تخم کا تعلق ہے تو وہ باحت، جو زکوہ پیدا کرتا ہے، مایہ کی کوہرے نہیں کرنا، مالکیہ کا مشہور قول بھی یہی ہے

(۱) بدائع الصنائع ۱/۱۷۷، حاشیہ الدسوقی علی المشرع الکبیر ۳۳۲/۳۳۳، نہایت المحتاج ۲۱۷/۲۱۸، شرح منہاج الطالبین ۱۹۶/۱۹۷، کتاب القناع ۲۹۶۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۱۶۸/۱۶۹، حاشیہ الدسوقی علی المشرع الکبیر ۳۳۳/۳۳۴، نہایت المحتاج ۲۱۵/۲۱۶، کتاب القناع ۱۰۳۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۲۹۹/۲۹۹، بدائع الصنائع ۱/۳۳، حاشیہ الدسوقی علی المشرع الکبیر ۳۳۹/۳۳۹، المشرقی علی مختصر فیصل ۱/۳۸، فیصل علی شرح الحج ۵/۳۳، نہایت المحتاج ۲۶۶/۲۶۷، کتاب القناع ۲۹۳۔

(۴) رد المحتار علی الدر المختار ۲۹۵/۲۹۵، ۲۹۶/۲۹۶، ۱۲/۱۲، نہایت المحتاج ۲۳۱/۲۳۱، حاشیہ الدسوقی علی المشرع الکبیر ۳۳۰۔

(۵) حاشیہ الدسوقی علی المشرع الکبیر ۱۶۵/۱۶۵، ۱۸۳/۱۸۳، رد المحتار علی الدر المختار ۲۹۳/۲۹۳، نہایت المحتاج ۲۷۷/۲۷۷، شرح منہاج الطالبین ۱۸۳/۱۸۳، کتاب القناع ۱۶۶/۱۶۶۔

(۶) کتاب القناع ۲۹۸/۲۹۸۔

(۷) اخصی و المشرع الکبیر ۵/۵۵۵۔

(۸) نہایت المحتاج ۵۶۱/۵۶۱، کتاب القناع ۲۵۱/۲۵۱، رد المحتار ۳۵۷/۳۵۷۔

(۹) بدائع الصنائع ۱/۵، الدسوقی ۲۲۹/۲۲۹، ۳۳۰، شرح منہاج الطالبین مع حاشیہ التبعی ۲/۲۳، کتاب القناع ۳۶۲/۳۶۲۔

(۱۰) رد المحتار علی الدر المختار ۳۳۳/۳۳۳۔

(۱۱) رد المحتار ۵۵۸/۵۵۸، نہایت المحتاج ۸۸/۸۸، کتاب القناع ۳۳۳/۳۳۳۔

(۱) بدائع الصنائع ۵/۸۲، حاشیہ الدسوقی علی المشرع الکبیر ۱۱۴/۱۱۴، نہایت المحتاج

۱۶۳/۱۶۳، شرح منہاج الطالبین مع حاشیہ التبعی ۳۷۰/۳۷۰، کتاب القناع

۲۷۳/۲۷۳۔

کہ تیمم باحتیجہ رہتا ہے رفع پاؤں کی نہیں رہتا۔

حنفی کا مسلک اور بھی مالکیہ کا ایک قول ہے کہ تیمم پاؤں کی کو اس وقت تک کے لئے رفع کر دیتا ہے جب پانی مل جائے اور اس کے استعمال کی قدرت ہو اس کا تقاضا یہ ہے کہ بچہ نے اگر تیمم یا پھر رفع ہو تو اس پر تیمم عاودہ نہیں ہے^(۱)۔

دوم - نماز کے باب میں:

۲۹- بڑا بڑا ٹوٹا ہوا نماز والا جماعت واجب ہے جس نماز کے وقت میں وہ باطل ہوے ہوں اور اس نماز کو "نہیں کر چکے ہوں" حتیٰ کہ مالکیہ جنہوں نے کہا ہے کہ نماز کو اس کے مقتضی یعنی عصر کی نماز اس کے بالکل آخری حصہ تک مؤخر کرنا حرام ہے اور اسی طرح صبح کی نماز بھی بالکل آخری وقت تک مؤخر کرنا حرام ہے، انہوں نے بھی یہ کہا ہے کہ اگر وقت عصری میں باطل ہوتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ نماز دہکرے، اور اس کے لئے پینا خیر حرام نہیں ہوگی^(۲)۔

۳۰- اگر اس نے وقت کی نماز پڑھ لی، پھر اس نماز کا وقت نکلنے سے پہلے باطل ہو تو اس نماز کا عاودہ لازم ہوگا، اس لئے کہ بلوغ سے پہلے جو نماز اس نے پڑھی ہے وہ اس کے حق میں نفل ہے، کیونکہ وہ نماز اس پر واجب نہیں ہوئی تھی، لہذا پہلی نماز واجب کی طرف سے کافی نہیں ہوگی، یہ حنفی، مالکیہ اور حنابلہ کا مسلک ہے، مالکیہ نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ اگر ظہر کی نماز پڑھی پھر جمعہ کی نماز سے پہلے باطل ہو گیا تو اس پر لوگوں کے ساتھ جمعہ کی نماز واجب ہوگی۔

اسی طرح اگر جمعہ کی نماز پڑھ لی، پھر باطل ہو اور دوسرا جمعہ اسے

لائے ان لوگوں کے ساتھ دوبارہ جمعہ پڑھنا اس پر واجب ہے، اور اگر جمعہ فوت ہو جائے تو ظہر کی نماز میں گناہ اس سے کہ اس کا پابا عمل ہو وہ وہ جمعہ کی نماز ہو، نفل واقع ہوا ہے تو فرض کی طرف سے کافی نہیں ہوگا^(۱)۔

ثانیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر نماز پڑھ لی اور وقت کے مدبر باطل ہو تو اس پر عاودہ نہیں ہے، وہ کہتے ہیں: اس سے کہ اس نے وقت کی عاودہ کی "اندر ہی ہے" اور اگر وہ درمیان نماز باطل ہو تو جو نماز وہ پڑھ رہا ہے اسے پورا کرنا لازم ہوگا، اس کا عاودہ واجب نہیں ہوگا مگر عاودہ کرنا مستحب ہے^(۲)۔

۳۱- جس نماز کے وقت میں وہ باطل ہوا ہے وہ نماز اس پر واجب ہوگی جیسا کہ مذکور ہوا، اسی کے ساتھ اس پر یہ بھی واجب ہوگا کہ متصل پہلے کی دو نماز بھی پڑھے جو وہ نماز کے ساتھ جمع کی جاتی ہے، مثلاً، اگر غروب شمس سے قبل باطل ہو تو ظہر، عصر، دنوں پڑھے، اور اگر فجر سے پہلے باطل ہو تو مغرب، عشاء، دنوں پڑھے، بن قدامہ کہتے ہیں: یہ قول عبدالرحمن بن عوف، ابن عباس، ابن عباس، مجاہد، نخعی، زہری اور ربیعہ کا ہے، یہی امام مالک، امام شافعی، لیث، یحییٰ، ابو ثور اور عام تابعین کا ہے، اہل امام مالک نے کہا: پہلی نماز اس وقت واجب ہوئی جب اتنا وقت مل جائے جس میں پانچ رکعت پڑھی جاسکتی ہوں، یعنی پہلی نماز مکمل اور دوسری نماز کی کم سے کم ایک رکعت کا وقت مل جائے، حنابلہ کے نزدیک اگر عقیقہ تحریر کے برابر وقت مل جائے تو بھی، دنوں نمازیں واجب ہوں گی، ثانیہ کے نزدیک ایک رکعت کا وقت پالیسے پر واجب ہوگی۔

اس قول کی دلیل یہ ہے کہ مذکورہ حالت میں دوسری نماز کا وقت ہی

(۱) ابن ماجہ بن ابی ۱/۱۶۱، رد المحتار ۱۲۰ طبع محمد مصطفیٰ، دار الفکر، دمشق ۱۵۵ھ

بہار ۳/۵۳، کتاب القضاء ۲/۲۶۹، المجموع للحوی ۲/۲۲۱ طبع

بہار ۳/۵۳، کتاب القضاء ۲/۲۶۹، المجموع للحوی ۲/۲۲۱ طبع

(۲) جوہر الاکلیل ۱/۳۳

(۱) شرح فتح القدیر ۲/۳۳۲، جوہر الاکلیل ۱/۹۶، کتاب القضاء ۱/۲۲۶

(۲) المجموع ۳/۱۲

پہلی نماز کا بھی وقت ہوتا ہے، یعنی سورہ فیہ میں خیر کو عصر تک اور مغرب کو
عشائ تک موثر رہنا ممکن ہوتا ہے تو اس اعتبار سے عصر کا وقت ہی خیر
کا بھی وقت ہے، ورنہ ہی طرح مغرب اور عشاء کا معاملہ ہے۔ تو
دوسری نماز کا وقت پانے سے کیا اس نے پہلی نماز کا بھی وقت پایا۔
اس مسئلہ میں حنفیہ، شافعی، و حسن بصری نے اختلاف کیا ہے،
چنانچہ ان حضرات کی رائے ہے کہ وہ صرف وہی نماز پڑھے گا جس
کے وقت میں باطلح ہوا ہے (۱)۔

سوم- روزہ:

۳۲- اگر بچہ نے رمضان میں رات سے روزہ رکھا پھر ان میں وہ
بالغ ہو گیا جب کہ وہ روزہ سے ہے تو اس پر اس روزہ کی تکمیل
بد ختلاف واجب ہے، اس لئے کہ جیسا کہ رٹی ثانی نے کہا: دوران
مہادت وہ اہل وجوب میں سے ہو گیا تو یہ ایسا ہی ہوا جیسے کوئی بالغ
شخص نفل روزہ شروع کرے پھر اس کو تکمیل کرنے کی نذر مان لے (تو
اس پر اسی روزہ کی تکمیل واجب ہوتی ہے)۔

اگر اس نے اسی حال میں روزہ رکھا تو اس پر تیسرا نہیں ہے، بلکہ وہ
حنا بلہ کے نزدیک ایک قول کے مطابق اس پر تیسرا واجب ہوگی۔

اگر بچہ نے رات سے روزہ نہیں رکھا پھر دن میں بالغ ہو گیا تو اس
مسئلہ میں، مجتہدوں پر فقہاء کا اختلاف ہے، ان کے بقیہ حصہ میں
کھائے پینے سے گریز کرنا اور اس دن کے روزہ دینی تیسرا۔

۳۳- مساک (بقیہ حصہ ۱ میں نہ لکھا، پیا) کے مسئلہ میں فقہاء کا
اختلاف درج ذیل ہے:

حنبلہ و حنا بلہ کا مذہب و ربیعی ثانی کا ایک قول ہے کہ ان کے
بقیہ حصہ میں اس پر مساک واجب ہے، اس لئے کہ اگرچہ وہ روزہ رکھا

وقت نہیں پایا لیکن اساک کا وقت اس نے پایا ہے۔

ان حضرات نے فرضیت رمضان کے، و ربیعہ منسوخ کئے جانے
سے پہلے فرض عاشوراء کے سلسلہ میں، روحدیث سے استدلال کیا
ہے، جس میں نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں کان منکم أصبح
معطراً فلیمسک بقیۃ یومہ، و من کان أصبح صائماً
فلیتم صومہ“ (۱) (تم میں سے جس نے بغیر روزہ کے صبح کی ہو وہ
بقیہ ان اساک کرے، و روزہ روزہ سے ہو وہ پورا روزہ پورا کرے)، یہ
حضرات کہتے ہیں کہ حکم (امر) وجوب کا مستثنیٰ ہوتا ہے، اور یہ مہینہ
کی خدمت و احترام کے لئے ہے۔

ثانیہ کا مذہب جو ان کے نزدیک صحیح ہے یہ ہے کہ اس حال
میں اساک مستحب ہے، واجب نہیں ہے، صرف وقت کی حرمت کی
وجہ سے اسوں نے مستحب قرار دیا ہے، مساک اس حال میں واجب
نہیں ہوتا ہے، اس لئے کہ غرض یعنی بچپن کی وجہ سے وہ بے روزہ تھا، تو
یہ اس مسافر کے مشابہ ہوا جو سفر سے واپس آجائے اور اس مریض کے
مشابہ ہوا جو شفا پ ہو جائے۔

مالکیہ کا مذہب ہے کہ اس وقت اساک نہ واجب ہے نہ مستحب،
جیسے کہ صاحب غدر کے لئے اگر غدر کی وجہ سے ایسا رہا ہو تو
اساک نہ واجب ہوتا ہے اور نہ مستحب (۲)۔

۳۴- روزہ دینی قضا کے مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف درج ذیل ہے:

ثانیہ کا مذہب ایک قول کے مطابق یہ ہے کہ قضا واجب ہے،
حنا بلہ نے تفصیل کی ہے کہ جس نے بے روزہ صبح کی پھر دن میں بالغ
ہوا تو اس پر قضا واجب ہے، اس لئے کہ اس نے وقت وجوب کا ایک

(۱) حورۃ من کان أصبح منکم... کی روایت بخاری (صحیح ۲۰۰۳)
طبع انتقادیہ اور مسلم (۲/۹۸ طبع المکتبۃ) نے کی ہے۔

(۲) شرح فتح القدیر لابن ابراہیم ۲/۴۸۲، جوہر المکمل ۱/۴۶۱، تہذیب
۱/۵۱۳، نہایۃ المحتاج ۳/۱۸۳، الفی ۳/۵۳، کتاب الفتن ۲/۴۰۹۔

بلوغ ۳۵

نصاب کا مالک ہو، لیکن غیر حنفیہ کے نزدیک بلوغ سے قبل شروع ہونے والا سال ہی بلوغ کے بعد وراثہ ہے گا۔

غیر حنفیہ کے نزدیک ایک بچہ اگر رشد کے ساتھ بالغ ہو ہے تو اس پر یہ بھی لازم ہوگا کہ جب سے اس کی طبیعت میں ماں کی جگہ ہے اس کا ولی اس کی طرف سے زکاۃ نہ کا تا رہا ہو تو گزرے ہوئے تمام سالوں کی بھی زکاۃ اُترے (۱)۔

لیکن اگر لڑکا اس حال میں بالغ ہو کہ دوسریہ ہے اور اس کے نتیجے میں اس پر حرم پابندی برقرار ہے تو حنفیہ کے نزدیک نیت شرط ہونے کی وجہ سے دوسرے سے زکاۃ اُترے گا، اس کی جانب سے ولی انجام نہیں دے گا، فقہاء حنفیہ کہتے ہیں: "الغیر قاضی صرف بقدر زکاۃ ماں اس کے پر اُترے گا تاکہ دوسرے اُترے، لیکن ساتھ میں ایک امین بھی جیسے گا تاکہ وہ زکاۃ کی رقم غیر مصرف میں نہ صرفی کر دے، دوسریہ پر واجب طہارت بھی ہے اس کے رشد، رہاں کا نفع اس کے برعکس ہے، ان طہارت کی "انگلی کے لئے چونکہ نیت شرط نہیں ہے، اس سے اس کا ولی ان کی "انگلی اُترے گا (۲)۔

حماں تک ثانیہ قاضی ہے، تو رٹی نے کہا ہے: دوسریہ بذات خود رقاۃ اُتیں اُترے گا، لیکن اگر ولی اس کو جارت دے دے، مستحق رقاۃ خمس کی تعیین کر دے تو اس کے سے "رکعتیں ہوگا، جیسے کہ انجلی کے لئے، دست ہے کہ دوسریہ کو "انگلی کا مکمل بنائے، "اس کی جانب سے رقاۃ کی "انگلی ملی یا اس کے نائب کی موجودگی میں ہوئی چاہے، اس لئے کہ دوسریہ تنہا ہوگا تو خمس ہے ماں ضابطہ کر دے یا اس کی "انگلی کا جھوٹا عرونی کرے، رٹی نے اس مسئلہ پر مشکوٰۃ میں کی کہ ملی آیا رقاۃ اُترے گا یا اس کے رشد تک موثر کرے گا (۳)۔

جز پالیا اور اس کی انجام دہی ایک مکمل روزہ کے بغیر ممکن ہے، لیکن جس نے رات سے روزہ رکھا اور صبح روزہ کی حالت میں رہا پھر بالغ ہو، تو اس پر قضا نہیں ہے، حنا بلہ میں سے ابو الخطاب کو اس سے اختلاف ہے۔

حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ نے اپنے صحیح قول میں کہا ہے کہ، یہ شخص پر قضا واجب نہیں ہے اس لئے کہ وہ پورا وقت نہیں پاتا، ان حضرات نے روزہ و نماز میں فرق یہ یوں کیا کہ، ایک نماز کے وقت میں بالغ ہونے پر روزہ واجب ہو جاتی ہے، اس لئے کہ نماز میں وجوب کا سبب اس کی "انگلی سے متصل ہوتا ہے، لہذا اس کے حق میں اہمیت پائی گئی، لیکن روزہ میں وجوب کا سبب دل ہے، اس لئے میں اہمیت نہیں پائی گئی ہے یہ سبب حنفیہ نے بتائی ہے۔

معنی میں ہے کہ امام اوزاعی کی رائے یہ ہے کہ لڑکا اگر ماہ رمضان کے دوران بالغ ہو جائے تو بلوغ کے قبل رمضان کے گزرے ہوئے دنوں کی قضا کرنی ہوگی، اگر ان دنوں میں روزہ نہ رکھا ہو، یہ رائے عام اہل علم کی رائے کے خلاف ہے (۱)۔

چہارم - زکاۃ:

۳۵ - بلوغ پر وجوب زکاۃ کے مسئلہ میں فقہاء میں اختلاف ہے، مشہور فقہاء کے نزدیک اس پر زکاۃ واجب ہے، اس لئے کہ وجوب زکاۃ کا تعلق مال سے ہے۔

حنفیہ کے نزدیک بالغ بلوغ پر زکاۃ واجب نہیں ہے، اس لئے کہ رقاۃ ایک عبادت ہے جو مکلف شخص پر لازم آتی ہے اور بچہ مکلف لوگوں میں شامل نہیں ہے، پس جب بچہ بالغ ہو جائے تو حنفیہ کے نزدیک اس کی زکاۃ کا سال اس کے بلوغ کے وقت سے شروع ہوگا اگر وہ

(۱) ماہد مرجع۔

(۱) ابن ماجہ ص ۴۴، مسند احمد ۶/۲۲۲، رقاۃ ص ۴۔

(۲) ابن ماجہ ص ۵/۹۳، فتح القدیر والفتاویٰ ص ۱۹۸۔

(۳) نہایۃ الحاج ص ۳۶۱۔

یلوغ ۳۶-۳۷

مالکیہ و حنابلہ نے جہاں تک دم ان کا حکام، یوحے میں اس مسئلہ پر گفتگو نہیں ہے۔

پنجم- حج:

۳۶- رخصت حج رہے پھر باغ ہو تو اس پر دم، حج واجب ہوگا۔ جو اس کے حق میں حج مایم ہوگا۔ رطلوث سے پہلے یا نیا حج اس کے لئے ہائی نہیں ہوگا اس پر تہذیب ہر ابن المہدی نے اہانت نقل کیا ہے۔ اس سے کہ بن کریم رحمۃ اللہ علیہ کا رٹا ہے: "اسی اویہد لی اجند فی صدور المؤمنین عہذا، لہما مملوک حج بہ اہلہ فعات قبل لی یعنی فقد قصی حجه، و لی عتی قبل لی یسوت فیصح، و لہما غلام حج بہ اہلہ قبل ان یلوکہ فقد قصی حجه، و لی یبلغ للیصح" (۱) (میں چاہتا ہوں کہ مومنین کے سینوں میں عہد کی تجدید کریں، جس غلام کو اس کے گھر والوں نے حج کر یا "رہہ جز" ہوے سے پٹے کر یا تو اس نے اپنا حج ادا کر لیا، اور اگر مرے سے پٹے کر "ہو یا تو وہ حج کرے، اور جس بچہ کو اس کے گھر والوں سے ہوٹ سے پٹے حج کر یا اس نے اپنا حج پورا کر یا، اور اگر باغ ہو جائے تو چاہے کہ حج کر لے، اور اس لئے بھی کہ حج چاہئے عبادت ہے جسے اس سے جو ب کے وقت سے پہلے انجام یا تو وقت پر جو ب سے وہ حج، لغ نہیں ہوگا، رٹی کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ حج چوری رمد کی کا عمل ہے جو کر نہیں ہے، تو حالت کمال میں اس کی ادائیگی معتبر ہوگی (۲)۔

(۱) حدیث: "لہما مملوک .. کو نام ثانی (یو یخ لہی ۲۹۰ طبع دار الفکر) اور نام طوسی (۲۵۷/۲ طبع مطبعہ لا نور الحدیث) نے ابن عباس پر توفا نقل کیا ہے ان مجر نے فتح المبارکی (۷۰۳ طبع استغبر) میں سے حج بتایا ہے۔

(۲) مس ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، شرح فقہ ہدیر ۳۲۲/۲

۳۷- اگر مردانہ لڑکا (یا مرہقہ لڑکی) اس حال میں باغ ہو کہ وہ میقات کے اندر احرام کی حالت میں ہے، تو اگر اس کا یوٹ اس وقت ہو واجب و دمید اس عرفہ میں مقیم ہے یا قوف عرفہ سے قبل باغ ہو، یا قوف عرفہ کے بعد باغ ہو، یمن سویر کی عید فجر سے پہلے لوٹ کر عرفات میں قوف کر یا "رٹا سب حج مکمل کے تو اس کا فریضہ حج "ہو یا"۔

امام ثانی "اور نام احمد کا مسلک یہ ہے کہ اس کا فریضہ حج " ہو جائے گا۔ اس پر دم واجب نہیں ہوگا ورنہ اس حج کے سے احرام کی تجدید نہ کرے گا، اس لئے کہ حضرت بن عباس سے مروی ہے، کہتے ہیں: "اور مایم قوف عرفات میں جز، ہو تو اس کا وہ حج کافی ہوگا، لیکن اگر حج یعنی جز، انہ میں آرز" ہو تو حج فرض کی طرف سے یہ حج کافی نہیں ہوگا"۔ اور اس مسئلہ پر قیاس یہ کیا ہے کہ غلام کے مدد و "اکونی آرز" باغ شخص عرفات میں احرام باندھے اور حج کے مناسک پورے کر لے تو اس کا حج فرض ادا ہو جائے گا، تو اسی طرح جو لڑکا عرفہ میں باغ ہو اس کا فرض حج ادا ہو جانا چاہئے۔

حنیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر بلوث کے بعد قوف عرفہ سے قبل احرام کی تجدید کر لے تو حج فرض ادا ہو جائے گا، اور اگر احرام کی تجدید نہ کرے تو فرض حج "نہیں ہوگا، اس سے کہ اس کا احرام غل منعقد ہو ہے تو یہ احرام فرض میں نہیں بدلے گا، فقہاء حنفیہ کہتے ہیں: احرام آرز حج کے لئے شرط ہے لیکن وہ رکن کے مشابہ ہے، اس لئے ہم نے عبادت میں احتیاط کے بطور احرام کو شہر رکن تھہر یا۔

امام ثانی سے ایک روایت ہے، جیسا کہ مختصر مزی میں ہے کہ اس صورت میں اس پر دم واجب ہوگا، یعنی اس سے دم واجب ہوگا کہ وہ بغیر احرام میقات سے گزرنے والے ہی طرح ہے۔

امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ اس سے حج فرض دی نہیں ہوگا، وہ

بلوغ ۳۸-۳۹

ہوئی۔ اس لئے کہ اس کی بنیاد میں ضعف ہے لہذا قاضی و جانب رجوع پر موقوف رہے گا۔

امام ابو یوسف کہتے ہیں: "انہوں کو خیار حاصل نہیں ہوگا، جیسے باپ یا "ا" کے لئے ہوئے نکاح میں اختیار نہیں ہوتا ہے۔ کتہہ ری لڑکی کو خیار حاصل ہو اور عقد نکاح کا اسے علم ہو تو محض خاموشی سے خیار ساقط ہو جائے گا۔" بلوغ یا علم نکاح کے آخر مجلس تک خیار باقی نہیں رہے گا۔ یعنی اگر وہ بالغ ہوئی اس حال میں کہ وہ نکاح سے واقف ہے، یا بلوغ کے بعد نکاح کا علم ہوتا ہے تو بلوغ یا علم ہونے کے وقت فوری فسخ کرنا ضروری ہے، اگرچہ لڑکی یا بھٹی خاموش رہی تو خیار باطل ہو جائے گا، خواہ وہ مجلس (بلوغ یا علم) تہلیل نہ ہوئی ہو، اسی طرح مجلس بلوغ یا مجلس علم نکاح کے "تشریک بھی اختیار باقی نہیں رہے گا، اگر لڑکی کو مسئلہ یہ معلوم ہو کہ سے خیار بلوغ حاصل ہے یا یہ نہ معلوم ہو کہ یہ خیار آخر مجلس تک باقی نہیں رہے گا، اور خیار سے لاسمی یا عینی مذہب میں ہوگا، اس لئے کہ "لا سلام میں جس و لاسمی کا مذہب معتبر نہیں ہے، یہ اسے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف کی ہے۔

امام محمد کہتے ہیں کہ لڑکی کا خیار اس وقت تک باقی رہے گا جب تک وہ جان نہ لے کہ اسے خیار حاصل ہے، بالغ ہونے کے "ارشہ زکی۔ خواہ شہ پہلے سے ہو یا دوبارہ رہی ہو، رشہ نے اس سے زانیہ تحقیق قائم کیا ہو، پھر وہ بالغ ہوئی۔ انہوں کا خیار خاموشی سے باطل نہیں ہوگا جب تک کہ صریح رضامندی یا دلالت رضامندی جیسے بوسہ، بیاہ، چھو، بھر ادا کرنا نہ پائے جائیں، یہ خیار مجلس سے اٹھ جانے سے بھی باطل نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس کے خیار کے استعمال کی مدت پوری عمر ہے، لہذا جب تک رضامندی نہ پائی جائے خیار باقی رہے گا (۱)۔

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ج ۲ ص ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸

گر صغیر دلی شادی تراضی سے کہو میں نزدیکی اور اس کا باپ یا ۱۰۰ فاسق ہو تو امام ابوحنیفہ کی فقہ روایت میں اسے خیار حاصل ہوگا۔ اور یہی امام محمد کا قول ہے (۱)۔

۴۰- مالکیہ کے نزدیک اگر صغیر کے ولی نے خود وہ باپ ہو یا کوئی اور، اس کا عقد ایسی شرائط پر رد ہے جو عقد میں لگائی گئی ہوں اور وہ شرائط ایسی ہوں کہ مکلف کی جانب سے واقع ہونے پر لازم ہوتی ہوں، مثلاً لڑکی کے لئے یہ شرائط لگائی گئی کہ اگر لڑکے کے لئے اس لڑکی کے رہتے ہوئے دوسری شادی کی تو اس لڑکی کو یا اس دوسری بیوی کو طلاق ہوگی۔ یہ صغیر نے اپنا عقد نکاح خود سے شرط پر کر لیا اور اس کے ولی نے ان شرائط کی اجازت دے دی پھر وہ بائع ہو اور بلوغ کے بعد ان شرائط کو پسند کرتا ہے، اور حال یہ ہو کہ اس نے بیوی سے دخول نہ کیا ہو، نہ بلوغ سے پہلے نہ بلوغ کے بعد، شرائط کو جانتے ہوئے، تو صغیر کو اختیار ہوگا کہ یا تو نکاح کو باقی رکھ کر شرائط کی پابندی کرے یا شرائط کی پابندی نہ کرے اور ایک طلاق دے کر نکاح فسخ کر دے، اور اس کی ثوبت اس وقت آئے گی جب شرائط ختم کرنے پر عورت راضی نہ ہو، اس مسئلہ میں صغیر کا حکم وہی ہے جو صغیر کا ہے، تفصیل کتب فقہ کے باب الولایۃ میں دیکھی جائے (۲)۔

اگر صغیر نے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا عقد نکاح کر یا تو اس کے ولی کو اختیار ہوگا کہ ایک طلاق سے اس کا عقد فسخ کرے، اس لئے کہ یہ نکاح صحیح ہے، صرف تنہا کی بات ہے کہ نکاح لازم نہیں ہے، مالکیہ میں سے اس امور سے کہا ہے کہ اگر ولی نے بچہ کا عقد نکاح نہیں کیا جب کہ فسخ نکاح ہی مفاد و مصلحت کا تقاضا تھا، یہاں تک کہ لڑکا نہ ہو گیا، ولی کی ولایت سے نکل گیا تو نکاح جائز ہو گیا، اب خود لڑکے

کو غور کا اختیار حاصل ہونا چاہئے کہ نکاح کو باقی رکھے یا رد کر دے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بلوغ کے بعد لڑکے کو اختیار کا حق ملے (۱)۔
تفصیل باب "الولایۃ" میں دیکھی جائے۔

۴۱- شافعیہ اپنے ایک قول میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ اگر صغیر کی شادی اس کے باپ نے کسی عیب والی عورت سے کیا ہو تو نکاح صحیح ہوگا۔ ربا بایع ہونے پر اس کو خیار حاصل ہوگا لیکن مذہب شافعیہ یہ ہے کہ نکاح صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ یہ نکاح دہندہ خوش حالی کے خلاف ہے (۲)۔

اگر صغیر کی شادی اس کے باپ نے غیر کفو میں کر دی تو صح قوں کے مطابق یہ نکاح اس صورت میں درست ہے، اس لئے کہ مرد کو اپنے غیر کفو کو فراش بنانے میں کوئی عار نہیں ہوتا، البتہ اسے خیار حاصل ہوگا، ایک قول یہ ہے کہ عقد صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ ولایت مصلحت سے وابستہ ہے، اور غیر کفو میں شادی کا مصلحت کے خلاف ہے (۳)۔

اگر باپ یا ۱۰۰ نے صغیر کی شادی غیر کفو میں کر دی تو بایع ہونے پر صغیر کو خیار حاصل ہوگا، اس لئے کہ یہ شادی خلاف ظہر قوں کی رو سے صحیح واقع ہوئی ہے، اور عدم کفو کے نقص کی وجہ سے خیار ثابت ہوگا۔

فقہ قول کے مطابق یہ شادی باطل ہے (۴)۔

۴۲- حنابلہ کے نزدیک باپ کے علاوہ کسی اور کو صغیر کی شادی کرنے کا جواز نہیں ہے، پس اگر باپ نے صغیر کی شادی کی تو اس صورت میں صغیر کو خیار حاصل نہیں ہوگا، لیکن باپ کے علاوہ کسی اور

(۱) مہدۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر ۲۳۱/۲۔

(۲) نہایۃ النکاح ۲۵۵/۳ طبع المکتبۃ الاسلامیہ المبرک۔

(۳) نہایۃ النکاح ۲۵۶/۳۔

(۴) نہایۃ النکاح ۲۳۹/۳۔

جامع المقصولین ۲۹۰ طبع مولیٰ المکتبۃ الاسلامیہ۔

(۲) مہدۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر ۲۳۱/۲، الشرح علی مختصر ظہر قوں ۱۹۹/۳۔

ہفتم۔ بلوغ کی وجہ سے ولایت ملی انفس کا ختم:

۴۳۔ حنفیہ کے نزدیک آزاد عورت پر ولایت نکاح کے تحقق سے ولایت ملی انفس مکلف ہونے (یعنی بلوغ و عقل) سے ختم ہو جاتی ہے، لہذا مکلف آزاد عورت کا نکاح ولی کی رضا مندی کے بغیر درست ہے، اور اس پر طلاق و ورثت وغیرہ حکام مرتب ہوں گے۔

ننداری لڑکی کی پرورش اس کے بالغ ہونے پر ختم ہو جائے گی جس طرح عیس، وغیرہ سے عورتیں بالغ ہوتی ہیں، اگر وہ لڑکی نو عمر ہو تو باپ اسے اپنے ساتھ رکھے گا خود اس پر نسب کا اندیشہ نہ ہو، والد مہجور نہ ہو تو بیٹی اور چچا بھی رکھ سکتے ہیں بشرطیکہ ان دونوں کی جانب سے لڑکی پر اندیشہ نہ ہو، ورنہ قاضی کسی قائل اعتماد عورت کو متعین کر کے یہ لڑکی اس کے سپرد کر دیگا، اور عورت پر باپ کی ولایت اس وقت ختم ہوگی جب وہ اچھی عمر والی ہوگئی ہو اور اس کی رائے میں چنگل آگئی ہو، تو پھر وہ جہاں چاہے رہ سکتی ہے جب کہ اس پر اندیشہ نہ ہو، اور اگر وہ لڑکی شیبہ ہو تو والد اپنے ساتھ نہیں رکھے گا والا یہ کہ اسے اپنے نفس پر اطمینان نہ ہو تو باپ اور دادا ساتھ رکھیں گے، ان دونوں کے علاوہ ہرے لوگ عیس جیسا کہ ابتدا میں ہے۔

لڑکے پر باپ کی ولایت اس وقت ختم ہوگی جب وہ بالغ و عاقل اور صاحب مانع ہو جائے، والا یہ کہ اس کے نفس پر اطمینان نہ ہو مثلاً وہ فساد ہو، اور اس پر اندیشہ ہو تو والد کو اسے اپنے ساتھ رکھنے کی ولایت حاصل ہوگی تاکہ ختم ہر کار کو دیکھ کر اس سے کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو تو اس کی تادیب کر سکے، کنواری، شیبہ اور لڑکے کے حق میں داد کے لئے بھی ایسی احکام ہیں جو باپ کے لئے اوپر مذکور ہوئے^(۱)۔

مالکیہ کے نزدیک صغیر کے حق میں ولایت ملی انفس اس کے

نے اس کی شادی کی تو نکاح باطل ہوگا، اور ایک روایت میں ہے کہ باپ کے علاوہ کسی ورثہ رانی شادی بھی درست ہے، اور بالغ ہونے پر صغیر کو اختیار حاصل ہوگا جیسے کہ امام ابوحنیفہ کا مسلک ہے، اور بیان کیا ہے کہ نوہر کی عمر ہونے پر اختیار حاصل ہوگا، اس سے پہلے اگر طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی، اور اس کا اختیار باطل ہوگا، اسی طرح اگر نو سال پورے ہونے پر اس کے شوہر نے بھی لی اور اس نے اختیار استعمال نہیں کیا تو اختیار باطل ہو جائے گا^(۲)۔

صغیر کے ولی کو یہ حق نہیں ہے کہ اس کی شادی ہی معیوب خاتون سے کرے جس کے عیب کی وجہ سے نکاح رد کر دیا جاتا ہے، اسی طرح صغیرہ کے ولی کو بھی ایسے معیوب مرد سے اس کی شادی کرے کا اختیار نہیں ہے جس عیب کی وجہ سے نکاح فسخ کر دیا جاتا ہے، اس لئے کہ ولی کی ذمہ داری ہے کہ ان دونوں کے مفاد، رہنمائی کے مطابق کام کرے، اور ایسے نکاح میں ان دونوں کا کوئی معا نہیں ہے، پس اگر غیر مکلف بڑے یا بڑی کے ولی سے قائل رہے عیب مرد و عورت سے شادی عیب کو جانتے ہو جیتے کر دی تو یہ نکاح صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ ولی سے ان دونوں کے سے ایسا مفاد یا ہے جو جائز نہیں ہے، اور اگر ولی کو علم نہ ہو کہ شوہر معیوب ہے تو عقد صحیح ہو جائے گا، عین عیب کا علم ہوے پر عقد کو فسخ کرنا، جب ہوگا، عیس، ہنسی، میں اس کے برعکس تحریر ہے جس سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ فسخ مباح ہوگا، مبالغہ میں سے بعض نے کہا کہ نکاح فسخ نہیں کیا جائے گا، اور ان دونوں کے اختیار کے لئے بلوغ کا اثر کیا جائے گا^(۳)۔

تفصیلات باب النکاح اور ولایت میں دیکھی جائیں۔

(۱) شرح نسبی لارادت ۱۸۵۲، طبع مکتبہ دارالمطرب مطالب ولی النفل شرح غایۃ المستفی ۱۳۹۵ھ۔

(۲) نسبی ۱۸۹۹ھ، ۵۳۶۵ھ، مطالب ولی النفل شرح علیہ النہی ۱۵۳ھ۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار، ج ۱، ص ۳۱، ۳۲۔

ہشتم۔ ولایت علی المال:

۴۴۔ ولایت علی المال صغیر کے عقل کے ساتھ بالغ ہونے سے ختم ہو جاتی ہے۔ خود ولایت کا ہونا لڑکی، اور اس پر سے پابندی اٹھ جاتی ہے۔ لیکن اس کے لئے باتفاق فقہاء شرط ہے کہ وہ رشید ہو، اس نے کہ فقہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَابْتَغُوا الْيُسْرَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا الْمَكَاحَ، فَإِنْ أَمَسَّكُمْ فَمَا لَهُمْ وَشِدَا فَاذْلَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ" (۱) "اور عقیموں کی جانچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ عمر تکاح کو پہنچ جائیں تو اگر تم اس میں ہوشیاری رکھ لو تو اس کے حوالہ سے مال لے لو۔"

اس مسئلہ میں اختلاف و تفصیل ہے جس کے لئے ابواب حجر کی جانب رجوع کیا جائے (۲)۔



اٹھ کی بلوغ سے ختم ہو جائے گی، یعنی وہ تکاح کی عمر کو پہنچ جائے گا۔ جب چاہے وہ جائز ہے، لیکن اگر اس کی خوبصورتی وغیرہ کی وجہ سے اس پر فساد کا مدیشہ ہو یا اس کے دوست اور پیارے لڑکے ہوں اور اس سے اس کو فاسد خدق و عادت پرانی ہو تو وہ والد کے ساتھ ہی رہے گا جب تک کہ اس کے خدق اچھے نہ ہو جائیں، "اور اگر لڑکا بلوغ کے وقت پختہ عقل ہو تو جب چاہے جائز ہے۔ یونکہ اس کی ولایت کی نسبت سے پابندی ختم ہو چکی ہے، "اور اگر لڑکا بالغ ہو جائے تو وہ پیار یا محبوب ہو تو مشہور قول کے مطابق اس سے ماں بی بی پرورش ساتھ ہو جائے گی۔

جب تک لڑکی کا تعلق ہے تو ماں کا حق حصانت اور ولایت علی انفس اس وقت تک باقی رہے گی جب تک اس کی ثانی نہ ہو جائے (۱) کہ شافعیہ کے نزدیک صغیر خود لڑکا ہو یا لڑکی محض بالغ ہونے سے اس پر ولایت ختم ہو جائے گی (۲)۔

مناجہ کے رد ایک حصانت صرف بچہ یا معتود پر ثابت ہوتی ہے۔ عاقل بالغ پر حصانت نہیں ہے، اگر وہ مرد ہے تو والدین سے ملنا نہ تنہا ہو سکتا ہے، اگر عورت ہے تو دو تہائیں روکتی ہے، اس کا باپ اسے اکٹھے رہنے سے روک سکتا ہے، اس لئے کہ اسے اطمینان نہیں ہے کہ لڑکی کے پاس ایسے لوگ آئیں جو اسے بگاڑ دیں اور لڑکی اور اس کے خاندان کو عار لگ جائے، "اور اگر اس کا باپ نہ ہو تو اس کے ولی اور خاندان والوں کو حق ہے کہ اس کو تنہا رہنے سے روک دیں (۳)۔

(۱) سورۃ نساء ۶۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۵/۹۵، ۹۶، البحر الرائق شرح کنز الدقائق ۸/۱۹۰-۱۹۱، حلیۃ الدعویٰ علی المشرع الکبیر ۳/۲۹۶، شرح الریاض ۵/۲۹۳، ۲۹۷، الخرش ۵/۲۹۳، ۲۹۷، نہایت المحتاج ۳/۳۲۵-۳۲۶، ۳۵۰-۳۵۲، ۳۵۳، شرح منہاج طالبین ۳/۲۲۹-۲۳۰، ۲۳۲، ۲۳۳، ابن قدامح المشرع الکبیر ۳/۵۱۲، ۵۱۶-۵۱۷، تفسیر القرطبی ۲/۳۲، ۳۳، کتاب النکاح ۳/۱۱۷-۱۱۸۔

(۱) حلیۃ الدعویٰ علی المشرع الکبیر ۳/۲۹۲-۲۹۳، الخرش ۳/۲۰۷-۲۰۸، ۲۹۱، شرح الریاض ۳/۲۳۳، ۲۹۰۔

(۲) نہایت المحتاج ۳/۳۲۵ اور اس کے بعد کے صفحات شرح منہاج طالبین ۳/۳۰۰۔

۳ یعنی ۷/۱۱۳۔

بجول کر سام پیچہ آیا تو وہ اپنی نماز پر بناء (نی نماز کو مکمل) کرے گا اور تجدد ہو کر لے گا۔

اگر نمازی کو نماز میں تلخیر پھوٹ جانے میں خوب کٹریں بدست میں نہ گئے وہ اپنی نماز کی بناء کرے گا (یعنی نماز پوری کرے گا)۔

اگر سوائے نے اذان کے دوران عمدۃ السہوات کر لی تو بناء کرے گا اور بارہا نہیں لے گا۔

اگر خطبہ جمعہ کے دوران مسجد سے لوگ نکل جائیں پھر طویل فصل سے پہلے لوٹ آئیں تو امام اسی خطبہ کو جاری رکھے گا جو اس کی موجودگی میں دے رہا تھا، پھر سے شروع نہیں کرے گا۔

اسی طرح لفظ بناء کا استعمال فقہی قاعدہ پر تفریع یعنی اس پر مسئلہ کی تخریج کے لئے بھی ہوتا ہے۔

متعلقہ الفاظ:

الف- ترمیم:

۲- ترمیم عمارت کی اصلاح کو کہتے ہیں^(۱)۔

ب- عمارۃ:

۳- عمارۃ موہنی ہے جس سے جگہ کو تباہ کیا جائے، اس لفظ کا اطلاق گھر کی تعمیر پر بھی ہوتا ہے، عمارۃ کی ضد خراب یعنی میران ہے، شراب اس جگہ کے لئے بولتے ہیں جو تباہ رہنے کے بعد دیرینہ مٹائی ہو جائے^(۲)۔

ج- اصل:

۴- ”اصل“ لغت میں کسی چیز کے نچلے حصہ کو کہتے ہیں۔

(۱) أساس بناء، مادة ”بنی“۔

(۲) الصحاح، المصباح، تہذیب اللغۃ، مادة ”خریب“۔

بناء

تعریف:

۱- ”بناء“ لغت میں ایک شئی کو دوسری شئی پر اس طرح رکھنے کو کہتے ہیں جس سے اس کو پائیدار کرنا مقصود ہو^(۱)۔

اس کا اطلاق گھر وغیرہ کے بناء پر ہوتا ہے، اس کی ضد دم (سُرمَا) ”رغش (تورنا) ہے۔

لفظ ”بناء“ کا اطلاق بیوی کے ساتھ ازدواجی تعلق پر بھی ہوتا ہے، کہا جاتا ہے: ”بنی علی اہلہ“، ”بنی باہلہ“ (اپنی زوجہ سے جماع کیا)، ان دونوں میں پہلا جملہ زیادہ فصیح ہے اور اس سے عقد نکاح کے بعد جماع مراد ہوتا ہے، اس کی اصل یہ ہے کہ مرد جب شادی کرتا ہے تو ولین کے لئے نیا خیمہ بناتا ہے اور اسے تمام ضروریات سے آراستہ کرتا ہے^(۲)۔

فقہاء اس لفظ کا استعمال گھر وغیرہ کے لئے کرتے ہیں، نیز عہد امت میں ایسا خلل آجائے جس سے اس کی تجدید ضروری نہ ہو تو پہلی نیت سے ہی اس عہد کو مکمل کر لینے کے لئے بھی بناء اس لفظ کا استعمال کرتے ہیں۔

اس کی مثال مندرجہ ذیل ہے:

مہبوق (جس کی رکعت چھوٹی ہوئی ہے) نے امام کے ساتھ

(۱) الکلیت، ماده ۱۳۵۔

(۲) أساس بناء، مادة ”بنی“۔

کی تعمیر واجب ہوتی ہے، جیسے مجبور شخص کے سے گھر کی تعمیر، اگر اس میں واضح طور سے اس کا ایسا مفاد ہو کہ وہ بعد میں حاصل نہ ہو سکتا ہو۔

کبھی مکان بنانا حرام ہوگا، جیسے مشہد کی مسافت، لی جہیوں مشہد عام راستہ پر مکان بنایا جائے یا سو ملب کے سے بنایا جائے، یا نقصان پہنچانے کی نیت سے مشہد پر وہی کی ہو بند کرنے کے سے بنایا جائے۔

کبھی کتب ہوتا ہے، جیسے مساجد، مدرس، پتھر، ورم، ینے کام کے لئے تعمیر جس میں مسلمانوں کا عمومی فائدہ ہو اور کسی واجب و ممانعت کی تکمیل اس پر منحصر نہ ہو، ورنہ تو اس کی تعمیر واجب ہوگی، اس لئے کہ کسی واجب کی تکمیل جس چیز پر منحصر ہو وہ چیز بھی واجب ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ کبھی مکان کی تعمیر ضرور ہوتی ہے، جیسے بحیرہ ورت، انچی مارتیں بنی جائیں (۱)۔

مکان کی تعمیر کا لیمہ:

۷۔ یہ کتب ہے، جس طرح سی خوشی کے حصوں پر پیشانی کے رالہ پر یہ لکھے جاتے ہیں، "مکان کی تعمیر کے لیے یہ کو" لیمہ" کہتے ہیں، "اس کی نجات کے لیے یہ کی طرح تاکید میں ہے (۲)۔

بعض ثانویہ نے اس لیمہ کے وجوب کا یک قول کر لیا ہے، اس لئے کہ امام شافعی نے مختلف اقسام کے ملبوں کے در کے بعد کہا، انہی میں سے لیمہ ہے "میں اس کے ترک کی جازت میں دیتا۔

اصطلاح میں "صل" وہ ہے جس پر دوسری چیز کی بنیاد رکھی جائے، اس کے با متعلق لفظ "نزل" ہے، نزل اس لفظ کا استعمال "رجوع" و "بکمل" یہ قاعدہ جو چیز یا مکان کو جمع کر لے اور اس پر جس سے کوئی چیز منقرض ہو جیسے باپ جس سے اس کی اولاد منقرض ہوتی ہے، ان سب معافی کے لئے ہوتا ہے (۱)۔

۵۔ عقار:

۵۔ عقار (غیر منقولہ جامد اور زمین) منقولہ کے برعکس ہوتا ہے۔ یہ وہ ٹھوس ملکیت ہے جو زمین میں پائیدار ہوتی ہے (۲)۔

جہد حکم:

۱۔ بناء (بمعنی مکان بنانا)

۶۔ بناء و تعمیر اصلاً مباح ہے، خواہ وہ سات گز سے زائد ہو، جہاں تک حدیث میں وارد ممانعت کا تعلق ہے: "إذا أراد الله بعبد شراً أحصر له اللبن والطين، حتى يبنى" (۳) (جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کا برا چاہتا ہے تو اس کے لئے اعٹ اور مٹی کو چھوڑ دینا دیتا ہے تاکہ وہ تعمیر کرے) تو امام مناوی نے وضاحت کی ہے کہ اس ممانعت کا تعلق اس صورت سے ہے جب تنافر کے سے بنایا جائے، یا ضرورت سے راند بنایا جائے (۴)۔ مکان پر بھی بقیہ پانچوں احکام مرتب ہوتے ہیں، چنانچہ کبھی مکان

(۱) الکلیت، ۱۰۷، "اس"۔

(۲) الکلیت ۱۸۵، ۳۔

(۳) حدیث "إذا أراد الله بعبد شراً أحصر له اللبن والطين" کو عمرانی نے تحریج الاحیاء (۲۳۱/۳ طبع انجلی) میں اور دوسری طرف حضرت مانسری حدیث کے بطور منسوب کیا ہے اور اس حدیث کو جدید بنایا ہے۔

(۴) حاشیہ التعلیل ۱/ ۹۵، فیض الفقہ ۱/ ۲۶۳ طبع انجاریہ و "نظر" تھکوتی جس کی طرح ہے۔

(۱) روحہ الفقہ ۴/ ۳۳۲ حاشیہ ابن ماجہ ۵/ ۲۲۱، مکی ۷۔

(۲) مواہب الجلیل ۳/ ۳۴۱، طبع المکتب ۲/ ۱۳۳۔

بعض مالکیہ نے اسے مکروہ بتایا ہے، اور بعض مالکیہ سے مرہی ہے کہ یہ ولیمہ مباح ہے۔
تفصیل اصطلاح ”ولیمہ“ میں دیکھی جائے۔

بناء کے حکام:

نف۔ کیا عمارت منقولہ اشیاء میں ہے؟

۸۔ خفیہ نے صریحت کی ہے کہ عمارت منقولہ سامانوں میں سے ہے (۱)۔

بقیہ مالک میں عمارت کا شمار غیر منقولہ سامانوں میں ہے (۲)۔
تفصیل کے لئے اصطلاح ”عقار“ دیکھی جائے۔

ب۔ عمارت پر قبضہ:

۹۔ بیع میں عمارت پر قبضہ اس طرح ہوگا کہ یہ ار کے لئے عمارت کو خالی کرے، ورنہ یہ رکوس میں تصرف پر قہر ہے۔
جیسا کہ حنفیہ اور شافعیہ سے صریحت کی ہے، یہ قیاباً فرماتے ہیں: تصرف پر قہر رت دے کی ایک مثل یہ ہے کہ مکان کی کچھلی اس کے حوالہ کرے، بشرطیکہ فروخت کنندہ نے عمارت کو اپنے سامان سے خالی کر دیا ہو، اور کوئی شری یا حسی رکاوٹ بھی نہ ہو، فقہاً فرماتے ہیں: اس سے کہ عمارت سے قبضہ کو مطلق رکھا، اس سے احکام ثابت کئے، میں قبضہ کی کیفیت یہاں نہیں کی، ”رغبت میں قبضہ کی تعریف متعین نہیں ہے، لہذا عرف کا اعتبار کیا جائے گا،“ و عرفہ میں قبضہ کی وہ مثل ہے جو ہم سے کر کے (۳) تفصیل کے لئے اصطلاح ”قبضہ“ دیکھی جائے۔

بیع فروخت شدہ مکان میں شفعہ:

۱۰۔ اگر زمین کے ساتھ مکان بھی منساقر منت یا جا رہا ہو تو یہ مکان میں شفعہ جاری ہوگا، بین اگر تہا مکان علی فروخت کیا جائے تو اس میں شفعہ ثابت نہیں ہوگا، یہی جمہور فقہاء کا مسلک ہے۔

امام مالک اور عطاء کے نزدیک اور یہی امام احمد کی ایک روایت ہے کہ مکان میں بھی شفعہ ثابت ہوگا خواہ اسے تہا فروخت کیا جائے (۱)۔
نکھتے: اصطلاح ”شفعہ“۔

د۔ مباح زمینوں میں تعمیر:

۱۱۔ جمہور فقہاء کی رائے میں مباح زمین پر تعمیر جائز ہے، خود حاکم سے اجازت نہ لی ہی ہو، صرف عمارت کی اجازت کافی ہے، ورنہ اس لئے بھی کہ یہ مباح ہے جس طرح کبزی کا نذر شکار کرنا مباح ہے، لیکن نہ تک بعض علماء نے اس کے لئے حاکم کی اجازت ضروری قرار دی ہے، اس لئے اختلاف سے بچنے کے لئے اجازت لے لینا مستحب ہے (۲)۔ یہ رائے شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ، حنفیہ میں سے امام ابو یوسف و امام محمد کی ہے۔

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: حاکم کی اجازت کے بغیر تعمیر جائز نہیں ہے (۳)۔ ان کی دلیل وہ حدیث ہے: ”لیس للمعمّر الا ما طابت به نفس امارہ“ (۴) (انسان کو صرف اس چیز کا حق ہے جس پر اس

(۱) روح المعانی ۶/۵، البحر الرائق ۷/۲۱۶، المغنی لابن قدامہ ۵/۳۱۵، جلد ۲، ۲۲۸-۲۲۹۔

(۲) مغنی المحتاج ۳/۳۶۱، کاشانی ۱/۲۲۵۔

(۳) فتح القدر ۳/۳۸۔

(۴) حدیث ”لیس للمعمّر الا ما طابت به نفس امارہ“ کو طبرانی نے حضرت سجاد سے روایت کیا ہے جیسا کہ نصب الرایہ (۳/۲۹۰) مجمع البحس اطنی (۱) میں ہے و طبری نے فرمایا: اس میں صحت ہے۔

(۱) البحر الرائق ۷/۲۱۶، حاشیہ ابن ماجہ ۳/۳۸۔

(۲) مغنی المحتاج ۳/۳۶۱، جلد ۲، ۲۲۸-۲۲۹، حاشیہ المدنی ۳/۷۶۔

(۳) مغنی المحتاج ۳/۳۸، حاشیہ ابن ماجہ ۳/۳۳۔

کر یہ دکر دے اور مکان اپنی ملکیت میں لے لے تو صاحب مکان کی رضامندی سے وہ یہ ترستا ہے، بشرطیکہ مکان توڑنے سے زمین کو نقصان نہ ہو، اور مکان توڑنے سے زمین کو نقصان ہو تو مالک زمین ٹوٹی ہوئی حالت میں مکان کی جو قیمت ہو، اس کے مکان کا مالک بن جائے گا، اس میں مالک مکان کی رضامندی ضروری نہیں ہوگی۔

حصبہ کے نزدیک مطلق کر یہ داری، اور ایسی برائیداری جس میں توڑنے کی شرط لگائی گئی ہو، دونوں کے درمیان فرق نہیں ہے (۱)۔

مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کسی نے طویل مدت جیسے توڑے سال (ن حضرات کے مطابق جو اسے درست سمجھتے ہیں) کے لئے زمین کر یہ پر لی تاکہ اس میں تعمیرات کرے اور ایسا کیا، پھر مدت پوری گذر گئی، اور مالک چاہتا ہے کہ برائیدار کو نکال دے اور اس کی تعمیرات کی منہدم شدہ حالت کی قیمت اسے دے اور اس کی بات قبول نہیں کی جائے گی، بلکہ اس پر وجہ ہوگا کہ اپنی زمین میں تعمیرات کو باقی رہنے دے اور آئندہ کے لئے اہمیت مثل وصال کرے، جو یہ برائیدار پر دینی زمین اس کی ملکیت ہو، کسی صورت پر وقف ہو (۲)۔

شافعیہ و حنابلہ کے نزدیک اگر مدت اجارہ ختم ہوئے کے بعد مکان بنائے کی شرط لگائی گئی ہو تو برائیدار پر لازم ہوگا کہ شرط پوری کرتے ہوئے مکان بنالے، ورنہ اسے سے مکان کو بچنے والے نقصان کا تاوان زمین کے مالک پر نہیں ہوگا، اور یہی زمین کو برائیدار درست کرے کی ذمہ داری کر یہ داری پر ہوگی، اس لئے کہ مکان توڑنے پر وہیں راضی ہوئے ہیں، اور اگر معاملہ میں کوئی شرط نہیں لگائی گئی ہو

بلکہ دونوں نے معاملہ کو مطلق رکھا ہو تو یہی صورت میں کرایہ دار کو ہن مکان ٹالنے کا حق ہوگا، یہ تکہ مکان اس کی ملکیت ہے لہذا وہ اس کو حاصل ترستا ہے، البتہ مکان توڑنے کے بعد زمین کو برائیدار کرنے کی ذمہ داری اس پر ہوگی، اس لئے کہ زمین کا نقصان اس نے دھڑے کی ملکیت میں مالک کی اجازت کے بغیر پہنچایا ہے، ورنہ کر یہ داری مکان توڑنے سے انکار کرے تو اسے اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا، الا یہ کہ مالک زمین توڑنے کے نقصان کے تاوان کی ضمانت دیتا ہو تو یہی صورت میں برائیدار کو توڑنے پر مجبور کیا جائے گا۔

حماں تک مالک کا تعلق ہے تو اسے میں چیز اس کا اختیار ہے، یہ تو برائیدار کو مکان کی قیمت دے اور مکان کا مالک ہو جائے، یہ مکان توڑے اور نقصان کے تاوان کا ضامن ہو، یہ مکان باقی رہنے دے اور برائیدار سے اہمیت مثل وصال کرے، تفہیم اصطلاح "اجارہ" میں دیکھی جائے (۱)۔

ج - عاریتہ لی ہوئی زمین میں تعمیر:

۱۵ - اگر کسی نے عاریتہ کوئی زمین مکان بنانے کے لئے لی تو عاریتہ کی مدت ختم ہونے یا عاریتہ سے رجوع کر لینے کے بعد تعمیر کرنے کا اسے حق نہیں ہے، اگر ایسا کرتا ہے تو اس کا ہٹایا ہوا مکان توڑ دیا جائے گا اور اس کا حکم غاصب کا ہوگا، اور اس پر ضروری ہوگا کہ زمین کو برائیدار کرے اور زمین کے نقصان کا تاوان دے، اس لئے کہ یہ عمل عدوان مریاقتی ہے (۲)۔

اگر اس نے عاریتہ سے رجوع کئے جانے سے قبل تعمیر کی، تو اس پر شرط لگائی گئی ہو کہ رجوع کے وقت بلا معاوضہ مکان توڑ دینا

(۱) فتح القدیر ۲/۵۸، روض الطالب ۲/۲۰، انہی ۵/۹۰۔

(۲) حاشیہ الدرر فی ۳۳۹۔

(۱) شرح روض الطالب ۲/۲۰، انہی ۵/۹۰۔

(۲) روض الطالبین ۵/۳۳، انہی ۵/۳۳۹۔

عی اہل ہے (۱)۔

ی۔ مساجد کی تعمیر:

۱۷۔ شہر میں، گاؤں اور محلوں میں حسب ضرورت مساجد کی تعمیر فرض کفایہ ہے (۲)، اور وہ ان بڑے اعمال خیر میں سے ہے جن کی شارع نے زنجبیدی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”فِي تَبُوتِ اٰدَمَ الْاَلٰهَ اَنْ تَوْفَعُ وَبَدَكَرَ فَيُهَا اَسْمَهُ“ (۳) (وہ) یہ گھر میں ہیں جن کے لئے اللہ نے اجازت دی ہے کہ نہیں بند یا جائے (بنایا جائے) اور ان میں اس کا نام لیا جائے، اور صحیح حدیث میں ہے: ”مَنْ مَسِيَ مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ، مَسِيَ اللّٰهُ لَهُ مِنْهُ فِي الْحِجَةِ“ (۴) (جس نے اللہ کی خوشنودی کے لئے مسجد کی تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی جیسا گھر جنت میں تعمیر کرے گا)، مساجد کی تعمیر میں جو امور ملحوظ رکھے جائیں گے ان کے لئے مسجد کی اصطلاح دیکھی جائے۔

ک۔ نجاست آمیز اینٹ سے تعمیر:

۱۸۔ شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ نجاست آمیز مو، شی، سے گھر میں بنیدہ کی تعمیر نہ درست کی وجہ سے جائز ہے جس طرح نجاست کو زمین میں بٹا رکھا، نہ نہ درست کی وجہ سے جائز ہے، اور یہی کہتے ہیں: ایسی چیز کے فروخت کرنے کی صحت پر عملی ایماٹ ہے (۵)۔

(۱) ابن ماجہ ۵/۵، کتاب الخراج ۱۱/۲۔

(۲) کتاب الخراج ۲/۳۳ طبع عالم الکتاب ص ۲۔

(۳) سورہ نور ۳۶۔

(۴) حدیث میں بھی اللہ... کی روایت بخاری (۱) ۵۳۳ طبع منتقہ

اور مسلم (۳) ۲۲۸۷ طبع الخلیفہ نے کی ہے۔

(۵) اہلبی ۵۵/۲، منی الخراج ۱۱، الخراج ۲۵/۲۔

ہوگا تو شرط پر عمل کرتے ہوئے توڑنا ضروری ہوگا۔

گر توڑنے کی شرط نہ لگائی گئی ہو تو مفت نہیں توڑے گا، خواہ عاریت مطلقا ہو یا کسی وقت تک کے لئے مفید ہو، اس لئے کہ مکان قائل احترام مال ہے، لہذا اسے مفت میں توڑا نہیں جائے گا، اس صورت میں عاریت پر دینے والے شخص کو ان تین باتوں میں سے کسی ایک کا اختیار ہوگا جو مطلق جارد کے سلسلہ میں مذکور ہو میں، یہ تفصیل غیر حنفیہ کا کافی جملہ مسلک ہے (۱)۔

حنفیہ نے مطلق عاریت اور موقت (ی متعین وقت تک کے لئے) عاریت کے درمیان فرق کیا ہے، اگر عاریت موقت ہو اور مالک وقت سے قبل واپس لے لے تو توڑنے کی وجہ سے مکان کو پہنچنے والے نقصان کا وہ ضامن ہوگا، اس لئے کہ عاریت پر لینے والے کو مالک کی طرف سے دھوکا ہوا ہے، لیکن عاریت مطلق ہو تو اس صورت میں مالک پر کوئی ضمانت نہیں ہوگا، اس لئے کہ عاریت پر لینے والے کو دھوکا ہوا ہے، لہذا وہ نہیں لیا ہے، یہاں تک اس کے معاملہ کے مطلق ہونے پر متماکر تے ہوئے یہ نہیں کر یا کہ مالک اسے بدل عرصہ تک چھوڑے رہے گا (۲)۔

ط۔ موقوفہ راضی میں تعمیر:

۱۶۔ اگر کسی نے کر یہ پر لی ہوئی وقف کی زمین میں متولی وقف کی جائز کے بغیر تعمیر کر لی تو اس کا مکان توڑا جائے گا اور توڑنے سے زمین کو نقصان نہ پہنچتا ہو، اور وہ زمین کے ان منافع کا ضامن ہوگا جو اس کے ماتحتوں رقم ہوئی ہیں، اس مسئلہ میں ایسی صراحت فقہیہ کی ہے، غیر حنفیہ کے نزدیک ہر غصب شدہ دھن کی منفعت میں ضمان () روض الطالب ۲/۳۳۳-۳۳۴، روض الطالبین ۲/۳۳۸-۳۳۹، الخ (۱) ۲۳۹/۵، الدر المنثور ۲/۳۳۹۔ (۲) فتح القدیر ۲/۶۷۷-۶۷۸، حاشیہ ابن ماجہ ۲/۵۰۵، ۵۰۶۔

ل-قبروں پر تعمیر:

۱۹- قبر کو چننے کرنا اور اس پر تعمیر کرنا اس صورت میں مکروہ ہے جب قبر کسی زمین میں ہو جو میت کی طلبیت رہی ہو یا غیر آما، زمین میں ہو اور اس عمل سے فخر و مباہات مقصود نہ ہو، بین اُردو قبر کی موقوفہ قبرستان میں ہو تو تعمیر کرنا حرام ہوگا، اور تعمیر کر دینی بوجہ سے منہدم کر دیا جائے گا، اس لئے کہ اس عمل سے دوسرے لوگوں کو تنگی ہو جائے گی، اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ قبیہ کی محل میں ہو یا گھر ہو یا مسجد ہو (۱)۔

قبر و مساجد تعمیر کرنے کی ممانعت اتنی ہے ایک متعلق علیہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا: "لن یبني الله اليهود والنصارى، اتحدوا قبور ابيائهم مساجد" (۲) (اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے، انہوں نے اپنے اہل بیت کی قبروں کو مساجد بنالیا، اس کی تعمیل اطاعت "قبر" میں بھیجی جائے۔

م-مشترکہ مقامات پر تعمیر:

۲۰- یہ مقامات پر مخصوص شخصی تعمیر جابر نہیں ہے جن مقامات سے عام لوگوں کے حقوق متعلق ہوں جیسے عام راستے، صحراء میں عید گاہ، حج کے مقامات جیسے میدان عرفات، رمزا، اند، اس لئے کہ اس سے لوگوں کو تنگی ہوگی، اور اس لئے بھی کہ یہ مقامات تمام مسلمانوں کے ہیں، لہذا اسی ایک کا انفرادی حق بنالیا درست نہیں ہوگا (۳)۔

ن-حمام کی تعمیر:

۲۱- امام احمد کی رائے ہے کہ حمام کی تعمیر مطلقاً مکروہ ہے، اور عورتوں کے لئے حمام بنانا مزید سخت مکروہ ہے، امام احمد کا قول منقول ہے کہ: جس نے عورتوں کے لئے حمام تعمیر کیا وہ دل نہیں ہے (۱)، بقیہ عمر کے لئے ایک حمام کی تعمیر جاز ہے (۲)۔

دوم-عبادات میں بناء:

یہاں پر "بناء" سے مراد عبادت "تضع ہو جانے کے بعد اسے مکمل کرنا ہے۔

۲۲- اگر کسی نے پاکی کی حالت میں نماز کی نیت با ندھی، پھر اس نے بالتعمد منہ توڑ یا تو با اتفاق فقہاء اس کی نماز باطل ہو جائے گی (۳)، لیکن اس کے ارادہ کے بغیر ہو، بخو، دشوٹ جاتے تو اس صورت میں فتاویٰ اختلاف ہے۔

جنبہ کے لئے ایک اس کی ماریا باطل نہیں ہوگی، لہذا وہ پاک ہو کر اسی ماریا پر "بناء" (بچی ہوئی ماریا کی تکمیل) کرے گا، یہی امام شافعی کا قول قدیم ہے (۴)۔

مالیہ کے لئے ایک نماز میں بناء صرف وہ شخص کرے گا جس کا منہ نکسیر پھرنے کی وجہ سے ٹوٹا ہو (۵)۔

شافعیہ کے جدید قول میں نماز باطل ہو جائے گی، بناء نہیں کی جائے گی، یہی حنابلہ کا مسلک ہے (۶)۔

(۱) کشاف الفقہاء، ۱۵۸۔

(۲) جوہر الاکلیل، ۱۹۵/۲، ص ۳۲/۵۔

(۳) روحہ الطالبین، ۲۷۵/۲، البدائع، ۲۲۰/۱، ۲۲۱، ۲۲۳، طہیۃ الرسول، ۲۰۷/۱۔

(۴) البدائع، ۲۲۰/۱، ۲۲۱، ۲۲۳۔

(۵) طہیۃ الرسول، ۲۰۷/۱۔

(۶) روحہ الطالبین، ۲۷۵/۲، کشاف الفقہاء، ۱۵۸/۱۔

(۱) مفتی الکتاب، ۶۳، سہبوعہ اشباک، ۳۲۷/۱۔

(۲) حدیث: "لن یبني الله اليهود..." کی روایت بخاری (فتح، ۲۰۰/۳) طبع (ترغیب) اور مسلم (۱/۳۷۱ طبع مجلس) کے کی ہے۔

(۳) ایضاً ۵۷۶/۵، مفتی الکتاب، ۳۶۵/۲، البدائع، ۲۶۵/۱۔

بناء ۲۳-۲۵، بناء بالزوجه، بناء فی العبادات، بنان

تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”حدث“ اور ”رعاف“۔ مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، دیکھئے: اصطلاح ”طواف“۔

بناء بالزوجه

دیکھئے ”ذول“۔

بناء فی العبادات

دیکھئے ”استئناف“۔

بنان

دیکھئے ”جمع“۔

نماز میں بھول جانے والے کا، اپنے یقین پر بناء کرنا:

۲۳- اگر کوئی شخص نماز میں رعاف کی تعداد یا کسی رکن کی انگلی کے بارے میں بھول جائے تو اصل یہ ہے کہ اس نے وہ عمل نہیں کیا، لہذا یقین جتنی کم تعداد پر بناء ریاضہ دے گی ہوگا^(۱)، دیکھئے اصطلاح ”شک“۔

جمعہ کے خطبہ میں بناء:

۲۴- جمعہ کی نماز پر ہے، لے کر درمیان نماز منتہی ہو جائے اور طویل اصل سے قبل، پس اس میں تو خطیب اپنے خطبہ پر بناء کرے گا (یعنی نماز جمعہ، کرے کے لئے دوبارہ خطبہ دینے کی نہ مرت نہیں ہوگی) (۲)، دیکھئے اصطلاح ”خطبہ“۔

طواف میں بناء:

۲۵- فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر کسی نے طواف شرم یا چہ فرض نماز شروع ہوئی تو وہ طواف کو روک کر جماعت کی نماز میں شامل ہو جائے گا، پھر (نماز کے بعد) اپنے طواف پر بناء کرے گا (یعنی آگے طواف جاری رکھے گا)، اس لئے کہ نماز پر احسان ایک شرم عمل ہے، اس سے طواف منقطع نہیں ہوگا جس طرح معمولی عمل سے منقطع نہیں ہوتا ہے (۳)۔

اگر نماز فرض کے علاوہ ہو تو پچھلے طواف پر بناء کے صحیح ہونے کے

(۱) روضۃ اللہ میں ۱۹۹۰ء، حلیۃ النبوی ۱۵۵۵، کشاف الفتاویٰ ۱/۳۰۱۔

(۲) روضۃ اللہ میں ۱۸۸۰، کشاف الفتاویٰ ۲/۳۳۔

(۳) ہمیں ۱۹۹۵ء، حلیۃ النبوی ۱۵۸۰، النبوی ۲/۳۲، کسی الطالب

حرم ہے^(۱)۔

ثانیہ کے نزدیک اپنے نانا کے قطرہ منی سے پیدا ہونے والی لڑکی اس کے لئے حلال ہے، اس لئے کہ قطعہ زنا قابل احترام نہیں ہے۔ لیکن اختلاف ہے جس کی خاطر ایسا نکاح مکروہ ہے^(۲)۔
تیسرے اصطلاح ”نکاح“۔

بنت

تعریف:

۱- بنت اور اہلۃ کے الفاظ ”ابن“ (بیٹا) کی مؤنث ہیں۔ لہذا ”ولدہ“ وہوں (لڑکا ہونے) کے لئے ہوتے ہیں^(۱)۔

جہاں حکم اور بحث کے مقامات:

بنت (بیٹی) سے متعلق حکم وہ ہیں جن میں ام مندرجہ ذیل ہیں:

سب- نکاح:

۲- بیٹی کا نکاح: بیٹی بیٹی سے نکاح سراسر کے لئے حرم ہے۔ بیٹی سے کیا یہ مقدمہ طل ہے^(۲)، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”حُرِّمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْهَانَكُمْ وَبَنَاتِكُمْ“^(۳) (تمہارے) پر حرم کی فی ہیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں)۔ اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے۔

۳- زنا سے پیدا ہونے والی بیٹی سے نکاح: حنفیہ مالکیہ اور حنبلیہ کا مذہب ہے کہ زنا سے پیدا ہونے والی بیٹی بیٹی سے بھی نکاح حرام ہے، اس لئے کہ وہی (جماع) جزائیت کا سبب ہے، اور اپنے جزء سے استحصاء

(۱) الصحاح لمیسر، مادۃ ”ابن“، اور مادۃ ”ولد“، المغرب، مادۃ ”ولد“، مختار الصحاح، مادۃ ”بنی“۔

(۲) فتح القدیر ۴/۵۵۷، کتاب النکاح ۴/۳۸، حاشیہ النکاح ۴/۳۸، ۱۶۔

(۳) سورہ نساء ۳۳۔

نکاح میں اہلیت:

۴- فتاویٰ کا اتفاق ہے کہ باپ کو پنی کنہ ری مانوغ بیٹی و مانوغ پگل یا بے قہ ف بیٹی کا نکاح کرنے کا حق حاصل ہے خواہ بیٹی پر تہر کر کے ہو^(۲)۔

مانوغ ثیبہ بیٹی کے نکاح کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ کنہاری مانوغ بیٹی کے نکاح کا جہاں تک تعلق ہے تو جمہور کے نزدیک باپ کو اس پر اجہار کا حق ہے، حنفیہ کا اس سے اختلاف ہے، مانوغ ثیبہ (شوہر و بیوہ) بیٹی کا نکاح باپ حیر اجہار کے لئے گاہ۔
تفصیل ”نکاح“ اور ”اہلیت“ میں دیکھی جائے۔

ب- بیٹی کی وراثت:

۵- بیٹی اگر تنہا ہو تو میراث کا نصف حصہ سے ملے گا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَا يَكُنْ لِوَاٰحِدَةٍ مِّنْهُمَا النِّصْفُ“^(۳) (اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لئے نصف (حصہ) ہے)، اگر بیٹیاں دو یا دو سے زائد ہوں تو ان میں وہ تہائی حصہ ملے گا، ارشاد ہے: ”فَلَا يَكُنْ

(۱) اہدایہ فتح القدیر ۲/۲۶۵، ارشاد فی شرح مختصر طیل ۳/۳۰۳، شافعی

النکاح ۲/۵۲۔

(۲) لکھنؤ شرح النکاح ۳/۳۱۸۔

(۳) فتح القدیر ۲/۳۵۷۔

(۴) سورہ نساء ۱۱۔

بنت الابن

تعریف:

۱- "بنت الابن" نام دو بیٹی ہے جو بیٹے کے والد سے متوفی سے نسبت رکھتی ہو، خود اس کے باپ کا سلسلہ سب (متوفی سے) کتنا ہی دور ہو، اس میں بیٹے کی بیٹی (پوتی) اور بیٹے کے بیٹے کی بیٹی (پاپوتی) اور اس سے نیچے کی بھی آجہ میں گئی (۱)۔

اجمانی حکم اور بحث کے مقامات:

بنت الابن (پوتی) کے لئے فقہ اسلامی میں مخصوص احکام ہیں، جن میں ان میں سے کچھ نام کا ذکر ہم اجمالاً کرتے ہیں:

نکاح:

۲- اپنی پوتی اور اس سے بیٹے کی پوتیوں سے نکاح کرنا حرام ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: حُرْمَتُ عَدِیْبِكُمْ اَمْهَانَکُمْ وَبَنَاتُکُمْ (۲) بنت سے مراد "مؤنث نر" (ولاد) ہے خواہ وہ دوسری نسل میں ولاد ہو، لہذا اس میں بیٹے کی بیٹی اور بیٹی کی بیٹی دونوں شامل ہیں، اور اس لئے بھی کہ اس پر مجتہدین کا جماع ہے (۳)۔

مَسَاءَ فَوْقَ اَنْسَبٍ لِهِنَّ تَنْتَ مَا مَرَّکَ (۱) (اور اگر وہ سے زامہ عورتیں (بی) ہوں تو ان کے لئے دو تہائی (حصہ) اس (مال) کا ہے جو مورث چھوڑ گیا ہے)، یہ حکم عام صحابہ کرام کے نزدیک ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ بیٹیوں کا حکم ہی ہے جو ایک بیٹی کا ہے اگر بیٹی کے ساتھ کوئی بیٹا بھی ہو تو بیٹا کو، بیٹیوں کے لئے اندھے گا، اور بیٹا نہیں عصبہ بناوے گا، ارشاد ہے: "يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلَّذِیْکُمْ مِّثْلُ حَظِّ الْاُنْثٰی" (۲) (لہذا تمہیں تمہاری ولاد (کی میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے)۔
تفصیل اصطلاح "ارث" میں دیکھئے۔

ج- نفقہ:

۶- فقہاء کا اتفاق ہے کہ غیر شادی شدہ غریب بیٹی کا نفقہ اس کے باپ پر واجب ہے اگر وہ مالدار ہو، اگر بیٹی خود ہی مالدار ہو تو اس کے لئے نفقہ واجب نہیں ہوگا۔
اگر بیٹی بالغ اور غریب ہو تو اس کا نفقہ بھی بعض شرائط کے ساتھ واجب ہوگا (۳)۔
تفصیل کے لئے اصطلاح "نفقہ" دیکھی جائے۔

(۱) سورہ سائرہ ۱۱۔

(۲) سورہ نساء ۱۱۔

(۳) فتح القدیر ۳/۳۳۳-۳۳۴، کتاب النکاح ۵/۸۱، لکھنؤ، علی المصباح ۸۳، ۸۴، شرح علی مختصر فیصل ۳/۲۰۵، ۲۰۶۔

(۱) نظام القرآن لابن العربی ۲/۳۷۲۔

(۲) سورہ نساء ۳۳۔

(۳) اہدایع المتابعین فی فقہ القدر ۲/۵۸، ۵۹، کتاب النکاح ۵/۶۹۔

بنت لابن ۳-۴، بنت لبون، بنت مخاض

تفصیل کے لئے اصطلاح ”بکاح“ دیکھی جائے۔

ج- صلبی بنیاں ہوں تو عام صحیحہ نرہ کے مرد ایک پوتوں
و ارث نہیں ہوں گی، والا یہ کہ ان پوتوں کے ساتھ رشتہ میں ان کے
برہہ یا ان سے نیچے کوئی نرہہ والا نہ ہو تو اس وقت وہ پوتوں کو عصہ
بنائے گا، اور عورتوں کے برہہ ایک مرد کے حساب سے حصہ
ملے گا^(۱)، تفصیل کے لئے اصطلاح ”فرعش“ دیکھی جائے۔

زکاۃ:

۳- خلیفہ اور حنا بلہ کے نزدیک پوتی کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے، اس
سے کہ ان کے درمیان ملاک کے منافع ایک دوسرے سے جڑ
ہیں^(۱)، ثانیہ کہ ہر ایک پوتی کو زکاۃ دینا اس حالت میں جائز نہیں
ہے جب پوتی کا نفقہ دہرہ و سب ہو^(۲)۔
ملاحظہ ہے پوتی کو زکاۃ دینا جائز نہ رہا ہے اس لئے کہ پوتی کا
نفقہ اس کے دہرہ و سب نہیں ہوتا ہے^(۳)۔

بنت لبون

فرعش:

دیکھئے ”ابن لبون“۔

۴- پوتی کے سے میراث میں چند حالات ہیں جو اجماعاً مندرجہ ذیل
ہیں:

الف- ایک پوتی کے لئے نصف ہے۔

ب- دہرہ و سب مرد پوتوں کے لئے، و تہانی ہے۔

ج- انوں حالتوں کے لئے بشرط ہر ایک صلبی بنیاں موجود نہ
ہوں، صلبی بنیوں کی عدم موجودگی میں پوتی ان کے تمام مقام
ہوتی ہے۔

ج- نر پوتوں کے ساتھ کوئی والا نرہہ نہ ہو تو دائیں عصہ
بنائے گا، اور اس وقت ایک مرد کو عورتوں کے برہہ حصہ ملے گا۔
د- ایک صلبی بیٹی کے ساتھ دائیں چھا حصہ ملے گا تا کہ صلبی بیٹی کا
نصف و پوتی کا سب (چھا حصہ) مل کر نہ بنت (و تہانی)
ہو جائے۔

بنت مخاض

دیکھئے ”ابن مخاض“۔

(۱) التہذیب مع فتح القدیر ۲۱۴-۲۲، الفی ۲۴۷-۲۴۸۔

(۲) المجموع ۲۲۹، الفی علی الصباغ ۲۳۴۔

(۳) طہرۃ النکری ۲۹۸، ۲۹۹۔

(۱) شرح اسرعیہ ص ۳۰۔

جسم کو نہ سرا ہے والا ہوتا ہے، سے بے ہوش نہ رہے والا نہیں ہوتا،
پھر اس پر استدلال کرتے ہوئے بڑی نفیس گفتگو فرمائی ہے جو اس کی
کتاب "الفرق" میں دیکھی جاسکتی ہے (۱)۔

بخ

بھنگ استعمال کرنے کا شرعی حکم:

۴- جمہور فقہاء کی رائے ہے کہ تین مقدموں میں بھنگ کا استعمال جس
سے نشہ آجائے حرام ہے، اور بغیر عذر اس سے نشہ لینے پر تعزیر کی
جائے گی (۲)، فقہاء کے نزدیک علاج معالجہ میں اس کا استعمال اور کسی
ماکارہ عضو کو کاٹنے کی غرض سے از لہ عقل (بے ہوش) کے لئے اس کا
استعمال جائز ہے (۳)۔

حنبلہ کے نزدیک غیر علاج میں بھنگ کے استعمال اور اس سے نشہ
آجانے پر جہاں اسے حد کے حکم میں مختلف آراء ہیں (۴)۔

بھنگ استعمال کرنے کی ہدایت:

۵- جس چیز کا استعمال حرام ہے، اس کے استعمال کرنے پر
حد ثابت ہوتی ہے اس کی تعریف فقہاء کے نزدیک یہ ہے: "نشہ پیدا
کرنے والا مشروب"۔ اس تعریف کی بنیاد پر فقہاء کا مذہب
ہے کہ بھنگ اور اس جیسی دیگر جامہ شہاء سے نشہ پینے والے پر حد
جاری نہیں کی جائے گی، خود بھنگ استعمال کرنے کے وقت سیپ، پگھلا ہو
ہو، بلکہ ایسے ٹھنڈے کو توڑ کر پی کر ہی جائے گی (۵)۔

(۱) الفرق لعراقی ۱/۲۱۸، ۲۱۷ (فرق ۲۰)۔

(۲) الخرشنی ۱/۸۳، منی الکتاب ۲/۱۸۷، نحو الکتاب ۱/۶۹۔

(۳) الخرشنی ۱/۸۳، جامع المالکین ۳/۱۵۶، ابن ماجہ ۵/۲۹۳ طبع بلاق،
مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۳/۲۳۳۔

(۴) ابن ماجہ ۵/۳۰۷، مختصر الفتاویٰ لمصر ۵/۹۹، فتح القدیر ۳/۳۰۷،
۳/۱۸۳، ۱۶۰۔

(۵) الخرشنی ۱/۸۳، منی الکتاب ۲/۱۸۷، نحو الکتاب ۱/۶۹۔

تعریف:

۱- بخ (بھنگ) (ب پر زمرہ کے ساتھ) لغت اور اصطلاح میں ایک
نشہ آور پودہ ہے، یہ شیش کے مادہ ہوتا ہے اور درمیں آرام پڑتا
ہے (۱)۔

متعلقہ غلط:

سب - فیون:

۲- شیش سے کشید کردہ نرم مادہ ہے، یہ تین قسم کے ہیں آمروہ، کا
مجموع ہے جن میں ایک مورفین ہے (۲)۔

ب- شیشہ:

۳- شیشہ آب سردی کا ایک قسم کا پتہ ہے، اس میں سے ایک
درام کے قدر استعمال کیا جائے تو بہت زیادہ شہید آرماتا ہے (۳)،
یہ بہت ہی تیزی سے اس خیرشہی اور اس عابدین کے تانی ہے، لیکن
قرنی سے نشہ لائے والا اور بے حس کرے والا کے درمیان فرق بیان
کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شیشہ

(۱) القاسمی الحید، ابن ماجہ ۵/۲۹۳ طبع بلاق۔

(۲) اصحاح فی الادویہ والعلوم۔

(۳) ابن ماجہ ۵/۲۹۵ طبع بلاق، منی الکتاب ۲/۱۸۷، مجموع فتاویٰ
ابن تیمیہ ۳/۲۳۳۔

پنج ۶-۷، بندق، بنوۃ، بہتان، بہیمۃ، بول

بھنگ کی طہارت کا حکم:

۶- فقہاء کا اتفاق ہے کہ بھنگ پاک ہے، اس لئے کہ متہاء کے
بروہیک نشہ و رشی کے نہیں ہونے کے لئے شرط ہے کہ وہ سیال
ہو^(۱)۔

بہتان

بحث کے مقامات:

دیکھئے "افتہ اذان"۔

۷- فقہاء اس کا ذکر "بواب لثرتہ" "نجاسات" اور "خایات" میں
کرتے ہیں۔

بہیمۃ

بندق

دیکھئے "ایمان"۔

دیکھئے "صید"۔

بول

بنوۃ

دیکھئے "تشاء الخاچہ"۔

دیکھئے "ہن"۔

(۱) متحدہ الکتاب ۲۸۹، مفتی الکتاب ۷۷، الخرش ۸۳، کسی الطالب ۱۹۱،
حاشیہ واحدہ الطالبین ۱۹۱۔

بیات

دیکھئے "بیوتہ"

بیان

تعریف:

۱۔ بیات: لغت میں اظہار اور توضیح کو کہتے ہیں، اور پوشیدہ و مبہم کی وضاحت کو کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "عَلَّمَ الْبَيَانَ" (۱) اس کو کو بیانی سکھائی (یعنی ایسا حکام سکھایا جس سے وہ اپنے مافی الضمیر اور اپنی بیانی نہ، رتوں کو بیان کرتا ہے، اس بعف بیات کے وسیعہ انسان کو تمام حیوانات پر متیاری حاصل ہے (۲)۔

اہل اصول اور فقہاء نے "بیان" کی جو تعریف کی ہے وہ اس لغوی مبہم سے جدا حد میں ہے (۳)۔

چنانچہ اصولیوں کے نزدیک بیان کی تعریف ہے: کسی ایسے شئی حکم کی مراد کو بتانے والا کہ وہ حکم بذات خود مراد کو نہ بتاتا ہو، کبھی اس لفظ کو منطق بول رہا ہوں (وہ مفہوم جس کی وضاحت کی جارہی ہے) مراد یا جاتا ہے، اور کبھی اس لفظ کا اطلاق وضاحت کرنے والے کے عمل پر بھی یا جاتا ہے، ان تینوں معانی میں اس لفظ کے استعمالات کی وجہ سے اس کی تفسیر میں اختلاف کا اتفاق ہو ہے، چنانچہ مختلف مسالک اوراء نقل کرنے کے بعد عبدری کہتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ "بیان" ان



(۱) سورہ احزاب ۳۴

(۲) المعردات للراغب ۶۹، المصباح للمبر، ترتیب القاسم الحمید، المعربہ کشف الاسرار عن اصول المعربوی ۱۴۳ طبع در کتاب العربی، ادبہ دہلوی ۱۶۷۷-۱۶۸۰ طبع اعلیٰ۔

(۳) اعریات المعربہ ج ۱۔

مور کے مجموعہ کا نام ہے (۱)۔

اصولیین کے نزدیک بیان سے متعلق احکام:

۴- قول اور فعل کے ذریعہ بیان:

فقہاء اور اکثر متکلمین کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فعل سے بھی بیان اسی طرح حاصل ہوتا ہے جس طرح قول سے حاصل ہوتا ہے۔

فعل سے بیان حاصل ہو جانے کی دلیل یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ میں دو اس رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھائی، اور اس طرح نبی ﷺ کے لئے نماز کے اوقات کی وضاحت ہوئی۔ عمل سے کی (۱)، اور جب رسول اللہ ﷺ سے نماز کے اوقات دریافت کئے گئے تو آپ ﷺ نے پوچھنے والے سے فرمایا: ”صل معنا“ (۲) (ہمارے ساتھ نماز پڑھو)، اور جب آپ ﷺ نے فرمایا: ”صلوا کما راہتمونی اہل“ (۳) (نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو)، پھر آپ ﷺ نے دو دن دو مختلف اوقات میں نماز پڑھی، اور اس طرح عمل سے اوقات نماز کی وضاحت فرمائی، حج میں آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ”خلوا عني مناسککم“ (۴) (مجھ سے مناسک حج حاصل کرو)، اور اس لئے بھی کہ بیان اطہار ”قامام“ ہے، تو یہ ظہار سے اوقات قول کے بجائے فعل بعمل سے زیادہ واضح ہوتا ہے، اس سے کہ

متعلقہ الفاظ:

نفس-تفسیر:

۲- تفسیر لغت میں شرف و خبر کو کہتے ہیں ثن میں تفسیر کا مطلب ہے تہمت کے معنی، اس کے شان نزول، قصہ و واقعہ، اور اس کے ردول کے سبب کی وضاحت ایسے اسلوب میں کرنا جس سے اس کا معنی واضح ہو جائے۔

یہ اپنے عموم کے ساتھ تفسیر سے مختلف ہے، اس لئے کہ بیان کبھی بولنے والے کی دلائل حال جیسے خاموشی سے بھی ہوتا ہے، جب کہ تفسیر ہمیشہ سے الفاظ سے ہی ہوگی جو معنی پر واضح دلائل کرتے ہوں (۲)۔

ب- تاویل:

۳- تاویل کا مطلب لفظ کو اس کے معنی ظاہر سے کسی اور سے ایسے معنی کی طرف پھیرنا ہے جس کا احتمال ہو بشرطیکہ دو احتمال قرآن اور حدیث کے مطابق ہو (نیکمے: تاویل)، تاویل اور بیان کے درمیان فرق یہ ہے کہ تاویل ایسے کلام میں ہوتی ہے جس سے اول جملہ میں معنی مراد سمجھ میں نہیں آتا، اور بیان ایسے کلام میں ہوتا ہے جس سے اس کا معنی مراد اس کے بعض حصہ کی نسبت سے ایک نوع کے خفا کے ساتھ سمجھ میں آتا ہے (۳)، لہذا بیان تاویل سے زیادہ عام ہے۔

(۱) حدیث ”امامت جبریل“ کو ترمذی نے حضرت ابن عباس سے مصلح نقل کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے (سنن ترمذی ۱/۲۸۰، ۲۸۱ طبع انجلی بصرہ ۱۴۱۱ھ)۔

(۲) حدیث ”صل معنا“ کی روایت مسلم (۲/۲۲۸ طبع انجلی) نے مصلح کی ہے۔

(۳) حدیث ”صلوا کما راہتمونی“ کی روایت بخاری (صحیح ۱/۱۱ طبع انتقار) نے کی ہے۔

(۴) حدیث ”خلوا عني مناسککم“ کی روایت مسلم (۴/۳۳۳ طبع انجلی) اور احمد (۳/۳۱۸ طبع میریہ) نے کی ہے الفاظ امام احمد کے ہیں۔

(۱) ارشاد راجس ۶۸۔

(۲) دستور العلماء ۱/۲۵۹، ۲۵۹، ۲۳۰ تاریخ کردہ مؤسسہ لاطینی مکتوبات۔

(۳) دستور العلماء ۱/۲۵۹، تحریحات للبحر جانی، دار ”المیان“۔

بیان تقریر:

۶- بیان تقریر: جو حقیقت ہے جو مجاز کا احتمال رکھتی ہو وہ عام جو
شخص کا احتمال رکھتا ہو اور اس کے ساتھ کوئی شے مل کر اس احتمال کو
متمم کرے وہ بیان تقریر ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "فسجد
الملائکہ کلہم اجمعون" (۱) (پناچی سارے کے سارے
فرشتوں نے سجد کیا)، اس آیت میں حق کا صیغہ تمام، مگر کو عام
ہے۔ اس میں یہ احتمال ہے کہ بعض ملائکہ مراد ہوں ہیں "کلہم
اجمعون" کے الفاظ نے اس احتمال شخص کو متمم کر دیا، یہ وہی
تقریر ہے (۲)۔

بیان تفسیر:

۷- بیان تفسیر: ایسی چیز کا بیان ہے جس میں خدا ہو جیسے شہرک در
مجلس منیرہ، مثلاً اللہ تعالیٰ کا رضاء ہے: "اقیموا الصلوة واتوا
الزکوة" (۳) (اور مارجام کرو۔۔۔ زکوٰۃ دیا کرو)، یہ آیت مجمل ہے،
اس لئے کہ اس کے ظاہر کی حکم پر عمل ناممکن ہے، اس پر عمل کرنے کے
لئے مراد سے حقیقت بیان سے ہوئی، پھر اس آیت کا بیان حدیث
میں ملتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے قول "عمل سے نماز کی
مشاحت کی اور رزاق کی مشاحت کے سے فرمایا: "ہاتوا ربیع
العشود" (۴) (چالیسواں حصہ) (۵) تو یہ بیان تقریر ہو (۵)۔

حدیث ہے: "امر اصحابہ بالخلق عام الحلیۃ، فلم
یصلوا ثم لما راوہ خلق بفسدہ خلقوا فی الحال" (۱)
(نبی ﷺ نے حدیبیہ کے سال اپنے اصحاب کو خلق (سرمندہ) کرنے
کا حکم دیا تو کسی نے نہیں کیا پھر سب صحابہ نے دیکھا کہ آپ ﷺ
نے خود خلق فرمایا ہے تو انہوں نے بھی فوراً خلق کر لیا)، اس واقعہ سے
معوم ہو کہ ظہر مراد فعل سے بھی اسی طرح حاصل ہوتا ہے جس طرح
قول سے حاصل ہوتا ہے۔

کرنی ابو حنیفہ مری، بعض متکلمین کہتے ہیں بیان صرف
قول سے ہوتا ہے، ان حضرات کے نزدیک اصول یہ ہے کہ مجمل کا
بیان متصل ہی ہوگا، اور فعل قول سے متصل نہیں ہوتا ہے (۲)۔
تفصیل کے لئے اصولی ضمیمہ دیکھئے۔

بیان کے انواع

۵- بیان کہتے ہیں: بیان کی چند قسمیں ہیں بیان تقریر، بیان تفسیر،
بیان تفسیر، بیان تبدیلی، بیان ضرورت، یہ پانچ قسمیں ہیں (۳)۔
یہ امارہ مناسب ہے کہ بیان کی مشافہت تقریر، تفسیر، تبدیلی کی
طرف جنس کی مشافہت اپنے نوع کی طرف کی قبیل سے ہے جیسے علم
طب، یعنی بیان جو تقریر ہے، اسی طرح مجر میں، مرضہ مرث کی
جانب بیان کی مشافہت ہی کی اپنے سبب کی جانب مشافہت کی قبیل
سے ہے۔

(۱) سورہ ہجر ۳۰۔

(۲) کشف الاستر ۳/۱۰۵، ۱۰۷، اصول السنن ۲/۲۸۔

(۳) سورہ نور ۵۶۔

(۴) حدیث: "ہاتوا ربیع العشود" کی روایت ابو داؤد (۳/۲۲۸) شیعہ عزت علیہ
دعائے حضرت علی سے کی ہے بخاری نے اس کو صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ
ابن حجر کی التلخیص (۳/۲۲۸) طبع شرکۃ المکتبۃ المعیہ میں ہے۔

(۵) کشف الاستر ۳/۱۰۷، اصول السنن ۲/۲۸۔

(۱) حدیث: "امر لیسٰی ﷺ" کی روایت بخاری (صحیح ۲/۲۳۲) طبع
مکتبہ المدینہ کی ہے۔
۲- اصول السنن ۳/۲۷، اور دارالمؤلفین ۳/۲۷۔
(۳) اصول ابو داؤد ۳/۱۰۵۔

بیان تفسیر:

۸- بیان تفسیر و بیانات ہے جس میں موجب حکام کی تبدیلی ہو، اس کی وہ قسمیں ہیں:

اول: تحقیق بشرطہ: جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "فَإِنْ أَرَادْتُمْ لَكُمْ فَاتَوُوهُنَّ أَجْزَاءَهُنَّ" (۱) (پھر وہ اگر تمہارے لئے دودھ پلانے میں تو تم نہیں اس کی اجرت دے دو)، اس آیت سے واضح ہو رہا ہے کہ مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) سے اجرت کا معاملہ کرنے کے بعد اس کی اجرت کی ہوائیگی اس وقت تک جب تک کہ وہ دودھ پلانے پالیا جائے، وجوب اجرت کا آثار دودھ پلانے کے وقت سے ہوگا، تو یہ بیان اس حکم کی تبدیلی ہے جس کی رو سے نفس عقد اور معاملہ سے ہی بدل و اجرت واجب ہو جاتی ہے (۲)۔

دوم: استثناء اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا" (۳) (تو وہ ان کے درمیان پچاس سال کم ایک ہزار برس رہے)، "الف" (ہزار) ایک مقررہ تعدد کو بتاتا ہے، جو تعدد اس سے کم ہو وہ یقیناً "الف" کے علاوہ کچھ اور ہوگا، لہذا اگر استثناء نہ ہوتا تو ہمیں یہی علم ہوتا کہ وہ ایک ہزار برس رہے، لیکن استثناء کے ذریعہ ہمیں معلوم ہو گیا کہ وہ ان میں نو سو پچاس برس رہے، اس طرح یہ استثناء اس مفہوم میں تبدیلی کر دیتا ہے جو لفظ "الف" (ہزار) سے وضع ہو رہا تھا (۴)۔

بیان تبدیلی:

۹- بیان تبدیلی کا نام ہے، یعنی کسی حکم شرعی کو بعد کی کسی دلیل شرعی

سے ختم کر دینا (۱)، فتح ثار کے حق میں محض بیان ہے اس بات کا کہ یہ حکم ختم ہو گیا ہے، اس میں منسوخی کا مفہوم نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ کو تو یہ معلوم تھا کہ فلاں وقت میں وہ حکم دوسرے حکم سے ختم ہو جائے گا، لہذا اللہ تعالیٰ کی نسبت سے وہ مانع محض بیان ہے، منسوخ کرنے والا نہیں (۲)۔

اصولیں کے ایک رائج یہ ہے کہ یہ امر غیبی میں شائبہ ہے، جو ثابت بھی ہوتا ہے اور نہیں بھی، بعض اصولیں نے فرمایا: شائبہ نہیں ہے۔ یہاں تک کہ یہ بھی کہا: کسی غیبی میں شائبہ ہی نہیں ہے (۳)۔ تفسیرات اصطلاح "شائبہ" اور اصولی ضمیمہ میں لکھی جا رہی ہیں۔

بیان ضرورت:

۱۰- بیان ضرورت ایسا بیان ہے جو غیر لفظ کے معنی حاصل ہوتا ہے، اس کی چار قسمیں ہیں:

پہلی قسم: وہ بیان جو منطوق کے حکم (الفاظ میں بیان کئے گئے حکم) میں ہوتا ہے، جیسے مذکور حکم سی خاموش حکم پر لا رے، اس کی مثال میں قراء نے قرآن کریم کی یہ آیت پیش کی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلَا تُمْنِ الْوَرِثَةُ" (۴) (اور اگر مورث کے کوئی املا نہ ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کا ایک تہائی ہے)، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کے حکام میں میراث کی اضافت ماں اور باپ دونوں کی جانب فرمائی، پھر ماں کے حصہ کا بیان کیا، تو یہ اس بات کا بیان ہو کہ اقیہ حصہ باپ کا ہے، یہ باپ کے حصہ کی صراحت کے ترک کا بیان نہیں ہے بلکہ

(۱) تحریقات البحر جالی۔

(۲) کشف الاستر ج ۳/ ۱۵۷۔

(۳) اصول السنن ج ۲/ ۵۳۔

(۴) سورہ نساء ۱۱۔

(۱) سورہ طلاق ۶۔

(۲) اصول السنن ج ۲/ ۳۵۴۔

(۳) سورہ نکوۃ ۱۳۔

(۴) اصول السنن ج ۲/ ۳۵۴۔

بیان ۱۱

ایک سو اور ایک دینار ہے تو اس میں عطف کو پہلے لفظ (یعنی "یک سو") کے لئے بیان بنایا گیا اور اس سے بھی معطوف کی جنس سے قرآن ر دیا گیا (یعنی "ایک سو" کے لفظ کی وضاحت حرف عطف "و" کے بعد والے لفظ "ایک سو" سے کرتے ہوئے "یک سو" کو جنس درہم سے تسلیم کیا گیا۔ اور ایک سو درہم اور ایک درہم یہ ایک سو دینار اور ایک دینار کا قرآن مامایا) یہ دئے خفیہ کی ہے۔

مام ثانی کہتے ہیں: ایسی صورت میں قرآن کرنے والے پر صرف معطوف (حرف عطف کے بعد کا لفظ یعنی یک درہم یہ یک دینار) مام ہوگا، اور "ایک سو" کی جنس کی وضاحت میں قرآن کرنے والے کا قول مجتہد ہوگا، اس لئے کہ وہ لفظ مبہم ہے تو اسی شخص سے اس کا بیان طلب کیا جائے گا اور عطف بیان کے لئے لائق نہیں ہوتا، اس لئے کہ عطف کو بیاں کے لئے میں بنایا ہے (۱)۔

ضرورت کے وقت سے بیان کی تاخیر:

ہو لفظ جس میں بیان کی ضرورت ہو جیسے محل اور عام، مجاز اور مشقہ کے، محل متعلق اور مطلق، اگر اس کا بیان مؤخر ہو جائے تو اس کی دھورتیں ہیں:

۱۱- پہلی صورت: ضرورت کے وقت سے مؤخر ہو جائے، یہ وقت ہے کہ اگر اس وقت بیان نہ ہو تو مکلف کے سے حکم کے مقصد کی معرفت ممکن نہ ہو، یہ صورت فوری اجابات میں ہوتی ہے، تو ایسی تاخیر جائز نہیں ہے، اس لئے کہ کسی کو جانتے بغیر انجام دینا ان تمام لوگوں کے نزدیک ممتنع ہے جو تکلیف مالا یطاق (امت سے بالا مام) کی ممانعت کے قائل ہیں، لیکن علماء نے امت سے بالاتر مام کا مکلف بنانے کو درست قرار دیا ہے، وہ مذکورہ صورت کے

بند سے کلام میں باپ کی وراثت کے ذکر کی وجہ سے باپ کا حصہ منصوص (اثنا ظ میں مذکور) کی مانند ہو گیا (۱)۔

دوسری قسم: ایسا سکوت جو منکظم کی ولایت حال سے بیان ہوتا ہو، جیسے صاحب ثروت کسی وعدہ کو دیکھ کر خاموش رہیں، اسے بدلے کا حکم نہ دیں تو یہ باعتبار حال اس کے حق ہونے کا بیان ہوگا، مثل کے طور پر ہی علیہ السلام نے لوگوں کو مختلف قسم کے معاملات اور غیر لغز و منت کرتے دیکھا لیکن س پر تیسہ نہیں فرمائی، انہیں وہ عمل کرتے رہنے دیا تو یہ اس بات کی دلیل ہوتی کہ وہ سارے معاملات شریعت میں مباح ہیں کیونکہ بنی علیہ السلام کے لئے جائز نہیں ہے کہ لوگوں کو کسی غلط و ممنوع عمل پر باقی رہے، یہ (۲)۔

تیسری قسم: وہ سکوت جسے جھوٹا قسم کرنے کی ضرورت کی وجہ سے بیان بنایا گیا ہے، جیسے باپ اپنے باپ کو بیٹے کو تیسہ ضرورت کرتے دیکھتا ہے لیکن ممتنع نہیں کرتا ہے تو اس کی خاموشی بیٹے کے لئے تجارت کی جائز ہوئی تاکہ معاملہ کے سارے طریق کو جھوٹ سے محفوظ رکھا جاسکے، اس سے کہ جھوٹ سے نہیں نقصان ہوگا، نقصان مضمر کے دفع کرے کا حکم ہے، یہ بات مضمر ہے کہی ہے، مام ثانی نے فرمایا: خاموشی جائز تصور نہیں کی جائے گی، اس لئے کہ باپ کے منع نہ کرے میں ہی احتمالات ہیں، کبھی خاموشی بیٹے کے تصرف پر رضامندی کی وجہ سے ہوتی ہے، کبھی سخت غصہ کی وجہ سے ہوتی ہے یا لاپرواہی کی وجہ سے ہوتی ہے، مرقاٹل قتال ہر حجت نہیں بن سکتا (۳)۔

چوتھی قسم: ایسا سکوت جسے ضرورت کلام کی وجہ سے بیان قرار دیا گیا ہو، جیسے کوئی شخص کہنے لگاں کا مجھ پر ایک سو اور ایک درہم ہے، یا

(۱) کشف الاسترار ۳/۱۳۷، حوالہ سرخسی ۵۰/۲۔

(۲) کشف الاسترار ۱/۱۳۸، حوالہ سرخسی ۵۰/۲۔

(۳) کشف الاسترار ۳/۱۵۱، حوالہ سرخسی ۵۱/۲۔

(۱) کشف الاسترار ۳/۱۵۲، حوالہ سرخسی ۵۲/۲۔

احکام کے مراتب بیان اور دیگر متعلقہ تفصیلات کے لیے اصولی ضمیمہ دیکھا جائے۔

فقہاء کے نزدیک بیان سے متعلق حکام

اقرار کر وہ مجہول فی کابیان:

۱۳- اگر کسی شخص نے کسی مجہول فی کاترکیب اور سے مطلق رکھا، مثلاً کہا: مجھ پر ایک فی ہے، یا ایک حق ہے، تو اقرار کرنے والے پر وہ لازم ہوگا، اس لئے کہ حق مجہول صورت میں بھی لازم ہوتا ہے جیسے کوئی ایسا مل ضائع کر دے جس کی قیمت وہ نہ جانتا ہو یا ایسا زخم لگا دے جس کے تاوان کی معرفت اسے نہ ہو، یا اس پر کسی حساب کا کچھ باقی رہ گیا ہو جس کی مقدار اسے نہ معلوم ہو، اور وہ "اقرار کے پراضی کر کے اپنا مدعا ثابت کرنے کا جتہ ہے، تو اقرار کر وہ فی کی جہالت اقرار کے صحیح ہونے میں مافعی نہیں ہوگی، اور اقرار کرنے والے سے کہا جائے گا کہ مجہول فی کی وضاحت کرو، اگر وہ وضاحت نہ کرے تو حاکم اسے وضاحت پر مجبور کرے گا، اس سے کہ اس کے صحیح اقرار کے نتیجے میں اس پر لازم جو چیز واجب ہوتی ہے اس سے عہدہ ہوگا وضاحت دے گی، اور یہ بیان وضاحت کے درجہ میں ہوگا، پس وضاحت میں مدعی کی چیز بتائے گا جو وہ میں ثابت ہوئی ہو خواہ کم ہو یا زیادہ، اور وہ وضاحت میں دیکھی چیز کا نام لے جو وہ میں ثابت نہیں ہوئی تو اس کی بات قبول نہیں کی جائے گی، جیسے وہ یہ کہے کہ میری مراد اسدوم کا حق یا ایک مٹھی مٹی وغیرہ ہے، یہ رائے خفیہ، مالکیہ اور حنبلی کی ہے، اور یہی ثنائیہ کا ایک قول ہے۔

ثنائہ کا نام قول یہ ہے کہ اگر مسمیٰ اقرار جواب دعویٰ میں، قیام ہو اور وہ وضاحت نہ کرے تو یہ اس کی جانب سے نکار مانا جائے گا، اور اس پر یحکم پیش لی جائے گی، اگر پھر بھی تر پر مصر رہا تو اس کو یحکم

عقد جو ز کے قائل ہیں، اس کے قوت پر پیش آنے کے قائل نہیں ہیں، تو عدم قوت دونوں گروہ علماء کے نزدیک متفقہ ہے، ان لئے ابو بکر قاضی نے مذکورہ صورت کے ممتنع ہونے پر تمام ارباب شریعت کا جہالت قائل کیا ہے۔

۱۲- دوسری صورت: حکم دے جانے کے وقت سے پہلے جو عمل کی ضرورت کے وقت بیان سے یہ صورت ان وجوہات میں ہوتی ہے جو فوری نہیں ہوتیں، جس حکم کا کوئی خلاف نہیں ہوتا جیسے متاعی اور مشتبہ ک، یا حکم کا ظاہر تو ہو مگر خلاف ظاہر میں اس کا استعمال ہوا ہو جیسے جمعیوں کے درمیان بیس کی تانچہ، اور اسی طرح سچ کی تانچہ وغیرہ، اس صورت کے سلسلہ میں یہ رہنمائی ہیں، جن میں انہم رہنمائی مندرجہ ذیل ہیں:

۱- مطلقاً جو ز کا رتق، جن نہ مان کہتے ہیں: اسی کے قائل ہمارے عام علماء و فقہاء و متکلمین ہیں، قاضی نے یہی رائے امام شافعی سے نقل کی ہے، اسی کو رازی نے "المحصل" میں اور ابن الناصب سے اختیار کیا ہے، ہاجی نے کہا: اسی پر ہمارے ائمہ اصحاب ہیں، اور قاضی نے یہی رائے امام مالک کی بتائی ہے۔

۲- مطلقاً ممانعت کا رتق، یہ رائے ابو اسحاق مروزی، ابو بکر میرانی، ابو حامد مروزی، ابو بکر قاتق، واکو ظاہری اور ابہری سے نقل کی گئی ہے، قاضی نے کہا: یہی معتزلیہ اور اشعریہ کا قول ہے۔

۳- تیسرا رجحان یہ ہے کہ اگر مجلس کا بیان نہ تبدیل ہو مگر تفسیر و مقارن (ساتھ ہوگا کیا طاری) (بعد میں آنے والا ہوگا) دونوں درست ہیں، اور اگر یہ بیان تفسیر ہو تو مقارن درست ہے، طاری کسی حال میں درست نہیں ہے، سمعانی نے خفیہ میں سے ابو زید سے یہ رائے نقل کی ہے (۱)۔

(۱) دلائل و احکام ص ۲۳، ۲۵، طبع مجلس، تیسرا قول فقہ الشیعی رازی حنفی ص ۲۰۷، طبع دار الفکر، مکتبہ اسلامیہ، ص ۲۸۴، قول ابن الناصب ص ۲۸۴۔

» بیان تک دونوں بیویوں کے نفقہ لازم ہونے کے مسئلہ میں،
بیان کے الفاظ »رودہ الحال من سے بیان ثابت ہوتا ہے جیسے مٹی
اور اس کے »حق، ان مسائل میں فقہاء کے رد یک تفصیلات میں جو
اصطلاح »طلاق« میں دیکھی جائیں۔

غلام کی مہم آزادی کا بیان:

۱۵- اگر کوئی شخص اپنے غلاموں سے کہے تم میں سے ایک آزاد
ہے، یا تم میں سے ایک کو میں نے آزاد کیا، اور کسی ایک متعین غلام کی
نیت کرتا ہے تو واجب ہے کہ اس کی وضاحت کرے، اور اگر ان
غلاموں میں سے کوئی حاکم کے سامنے معاملہ پیش کرے تو حاکم آزاد کو
وضاحت پر مجبور کرے گا، اور وہ آزاد غلاموں میں سے ایک غلام کی
آزادی کی وضاحت کرے تو دوسرے غلام کو حق ہوگا کہ آقا سے حلف
اٹھوائے کہ اس نے اس دوسرے غلام کی آزادی کا ارادہ نہیں کیا تھا،
اور اگر آقا یوں کہے میں نے اس کا ارادہ کیا تھا بلکہ اس کا ارادہ کیا تھا،
تو اس کے اقرار پر اس کی گرفت کرتے ہوئے دونوں آزاد
ہو جائیں گے (۱) تفصیل کے لئے دیکھئے اصطلاح »حق«۔

سے نکول کر یہ مقرر ہو گیا جائے گا، »رودہ من سے حلف یا جائے گا (۱)۔
گر اس نے کسی مجہول مٹی کا قرا لیا، اور سب کی وصاست کر لی تو
دیکھا جائے گا، اگر سب ایسا ہو کہ جماعت اس کے لئے مضرت ہو جیسے
غصب اور بیعت، مثلاً اس نے کبلا میں نے فلاں کا مل غصب کیا، یا
میرے پاس ملک کی امانت ہے تو اس کا قرا صحیح ہوگا، اور اسے
مصب شدہ سب یہ مجہول امانت کے بیان اور ان دونوں کی تعیین پر
مجبور کیا جائے گا مگر سب ایسا ہو جس کے لئے جماعت مضرت ہو
جیسے بیعت، اور جارہ تو قرا صحیح نہیں ہوگا، اور اسے پتہ ہوئی یا کرا یہ پر لی
ہوئی مٹی کے یہ پرمجور نہیں کیا جائے گا (۲)۔

مہم طلاق میں بیان:

۱۴- اگر شوہر نے اپنی بیویوں سے کہا: تم دونوں میں سے ایک
کو طلاق ہے، اور ان میں سے ایک متعین بیوی کا ارادہ کیا تو اس پر
طلاق پر جائے گی، اگر شوہر پر بیان لازم ہوگا اور اس کی تصدیق کی
جائے گی، اس لئے کہ شوہر اس پر طلاق، اتع رے کا مالک ہے تو اس
کا بیان بھی درست ہوگا، اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اس سے
»گائی خود اسی کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے تو اس بابت اس کا قول قبول
کیا جائے گا، اور اس کے بیان کے وقت تک دونوں بیویاں اس سے
محدود رہیں گی، کیونکہ حرام، اور مباح بیوی متعین نہیں ہے۔

اور شوہر پر فوراً یہ لازم ہوگا، اگر وہ دائیہ کرے تو گناہ ہوگا، اور اگر
بیان سے کرے تو قید کیا جائے گا اور تعزیری لی جائے گی (۳)۔

(۱) فتح القدیر ۲۸۵/۱-۲۸۶ طبع الامریہ البتاہ شرح الہدایہ ۵۳۹/۷-
۵۳۰، المصنوع ۵/۳۵، الفی لابن قدامہ ۵/۷۸ طبع المریضہ المصنوع
۴/۳۳ طبع المصنوع، جوہر الاکلیل ۲/۱۳۷، المصنوع الاکلیل ۲/۲۳۱۔

(۲) المصنوع ۵/۳۵، المصنوع ۵/۳۳، المصنوع ۵/۳۳۔

(۳) نہایت المحتاج ۱/۳۳۳، شرح المصنوع ۳/۳۳۳، المصنوع ۳/۳۳۳۔

= الفہم ۸۸/۵۳، المصنوع المصنوع ۱۲۲/۱-۱۲۳، الاشباہ والنظائر لابن قیم
۱۶۹ طبع المصنوع المصنوع، المصنوع ۳/۳۵، ابن ماجہ ۳/۳۲، ۳۳،
فتح القدیر ۳/۱۵۹ طبع الامریہ البتاہ فی ۳/۱۲۶، الفی لابن قدامہ
۲/۵۱۷۔

(۱) کسی الطالب ۳/۳۳۳-۳۵۳، الفہم البتاہ ۳/۳۳۳-۳۵۳، الفہم
المصنوع المصنوع ۳/۳۳۳، الاشباہ والنظائر لابن قیم ۳/۱۶۹، الفی
لابن قدامہ ۳/۳۳۳ طبع المریضہ۔

ہوتا ہے جیسے مکان کا ایک کمرہ^(۱)۔

گھر خواہی سے بنا ہوا ایٹھ "رگزار" ریختہ سے یا کڑی سے
بنایا یا "دن" سے یا پوشتین یا بال سے یا کھال سے بنایا ہو، اور
مختلف نوٹ کے ٹیموں سے گھر، "ہوب" کے سے "بیت" کا لفظ
بولا جاتا ہے^(۲)۔

اس کا اصطلاحی معنی لغوی معنی سے الگ نہیں ہے۔

بیت

تعریف:

۱- لغت میں "بیت" کا ایک معنی گھر ہے، گھر وہ ہے جس کی دیوار اور
چھت ہو خواہ اس میں کوئی رہنے والا نہ ہو، اس لفظ کا اطلاق غلیٹ کے
گھر پر بھی ہوتا ہے، "بیت" کی جمع "بیات" اور "بیوت" آتی ہے۔

"بیت" کا اطلاق محل پر بھی ہوتا ہے، اسی معنی میں حضرت جبریل
علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: "بشروا علیہ بیت
فی الحمة من لصب"^(۱) (حضرت صبیحہؓ کو بہت میں موتی کے
ایک محل کی خوش خبری دے رہے تھے)، اسان العرب میں ہے: یعنی انہیں
ایک جوب و موتی سے بے گھر کی خوش خبری دے رہے تھے۔

لفظ "بیت" مسجد کے لئے بھی بولتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
"فی بیوت ادن اللہ ان ترفع"^(۲) ((۱۰))، یہ گھر میں ہیں
جن کے لئے اللہ نے اجازت دی ہے کہ انہیں بلند کیا جائے۔

زجاج نے کہا: اس سے مراد مساجد ہیں^(۳)۔

"بیت" کبھی مستقل ہوتا ہے، "کبھی سی مستقل مسکن کا ایک حصہ۔

(۱) حدیث: "بشروا علیہ بیت" کی روایت بخاری (صحیح ۶۱۵) طبع
مستقیم (اور مسلم ۸۸۳) طبع عینی (الباقی) نے کی ہے الفاظ بخاری
کے ہیں۔

(۲) سورہ نور ۶۶۔

(۳) لسان العرب، المصباح الحیر، العربی فی ترتیب العربیہ الکلیات لابن ابقاء
۱/ ۳۳۳-۳۱۲ مؤرخہ معروف کے ساتھ۔

متعلقہ الفاظ:

الف-دار:

۲- دار لغت میں اس کا نام ہے جو بیوت، منازل اور غیر مستطیل صحن
پر مشتمل ہو، "دار" کا لفظ مکان اور خالی حصہ دونوں کو شامل ہوتا ہے۔
بیت اور دار کے درمیان فرق یہ ہے کہ "دار" بیوت اور منازل پر
مشتمل ہوتا ہے^(۳)۔

ب-منزل:

۳- منزل لغت میں نزول (اترنے) کی جگہ کا نام ہے، کچھ جگہوں کا
عرف یہ ہے کہ منزل وہ ہے جس میں بیوت، چھت، صحن اور مطبخ ہو
جس آبی اپنے بال بچوں کے ساتھ رہتا ہے^(۴)۔

"منزل" دار سے چھٹا اور بیت سے بڑا ہوتا ہے، منزل میں کم از
کم دو یا تین بیت ہوتے ہیں۔

ان الفاظ کے معانی کے سلسلہ میں لگ بگ حقائق اور زمانوں

(۱) الموطا للشافعی ۸/ ۱۶۰-۱۶۱ طبع اتحاد۔

(۲) روح المعانی ۱۱/ ۳۰ طبع المکتب الاسلامی۔

(۳) الکلیات لابن ابقاء ۱/ ۳۳۳-۳۳۴ لسان العرب، المصباح الحیر، ۱/ ۳۳۳-۳۱۲۔

(۴) الکلیات لابن ابقاء ۱/ ۳۳۳ لسان العرب، المصباح الحیر، ۱/ ۳۳۳۔

میں علاحدہ علاحدہ عرف رہا ہے^(۱)۔

گھر کفر و خست سما جائز ہے^(۱)، «زمین کفر و خستگی میں گھر ضم و داخل ہوتا ہے، امام مالک نے ببلہ گھر کی کفر و خستگی میں «وز میں بھی شامل ہوگی جس پر گھر بنا ہے، «وہی طرح زمین کفر و خستگی میں عمارت بھی شامل ہوتی، «وہ عمارت کے معاملہ میں زمین کی شمولیت «زمین کے معاملہ میں اس زمین پر موجود عمارت وغیرہ کی شمولیت۔ خود یہ معاملہ شریعہ کفر و خست کی شکل میں ہوا کسی «داخل میں۔ اس وقت ہوگی جب کہ اس کے برعکس کی شرط نہ لگائی گئی ہو اور نہ اس کا عرف ہو، ورنہ شرط یہ عرف کے مطابق عمل ہوگا۔

چنانچہ اگر باغ نے زمین سے عمارت کی علاحدگی کی شرط لگا دی، یہ عرف ایسا ہو کہ باغ وغیرہ میں عمارت کو زمین سے علاحدہ سمجھا جاتا ہو تو ایسی صورت میں عمارت کے معاملہ میں زمین داخل نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر باغ عمارت سے زمین کی علاحدگی کی شرط لگا دی، یہ عرف ایسا عرف جاری ہو تو زمین کا معاملہ کرنے میں عمارت اس میں داخل نہیں ہوگی^(۲)۔

تفصیل کے لئے اصطلاح ”بیع“ دیکھی جائے۔

ب- خیاری بیعت:

۶- گھر کی خریداری میں خریدار کو خیاری بیعت اس وقت حاصل ہوگا جب اس نے گھر کا معاویہ نہیں کیا ہو اور گھر کی رویت حاصل نہیں ہوئی ہو، اس لئے کہ گھر من اشیاء میں سے ہے نہ کی تعمیل ضروری ہے، یہ رائے منقولی ہے «وہ ثانیہ «تابلہ کا یک قول ہے^(۳)، یہ فقہاء کہتے

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱،

بیت ۷-۸

فی کل شریکۃ لم تقسم، ریعۃ، لو حانط (۱) (نبی ﷺ) نے ہر اس شرکت میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو، وہ زمین ہو یا باغ (۲)، اور اس میں عمارت بھی داخل ہوگی، یہ جمہور متا کا مسلک ہے (۳)۔

خفیہ کے ر ایک شریک اور پڑوسی کو مملوک زمین کے ضمن میں شفعہ حاصل ہوگا، اور یہ اس وقت ہوگا جب شفعہ کی شرطیں پائی جائیں (۴) تفصیل اصطلاح "شفعہ" میں ہے۔

د-اجارہ:

۸- گھر کے کرایہ کے معاملہ کا مقصود چونکہ گھر کی منفعت کو یک متعین مدت کے لئے فروخت کر دینا ہے، تو منفعت کے اندر بھی وہ شرط ہوگی جو عقد بیع کے اندر بیع کے لئے شرط ہے، اور وہ یہ ہے کہ اس منفعت سے انتفاع میں کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو، مثلاً یہ کہ وہ حرام ہو جیسے شراب، آلات ہوا، رخت، برکاء و شت۔

پس جمہور متا کے ر ایک ما جاز مقصد کے سے گھر کو اگر یہ پر دینا جائز نہیں ہے، مثلاً کرایہ پر لیے، الا اس کو شراب نوشی یا جو کھینے کی جگہ بنانا چاہتا ہو یا اس کو ٹیکس یا مندر وغیرہ بنانا چاہتا ہو، اور کسی صورت میں نہ تے بجا حرام ہوگا جس طرح نہ تے دینا بھی حرام ہوگا، اس لئے کہ اس میں معصیت پر عامت ہے (۵)۔

(۱) حدیث: "مساوۃ فی کل" کی روایت مسلم (۳/۳۹۸) طبع عیسیٰ المابلی النجفی نے لکھا ہے۔

(۲) جامعہ الذریقی ۳/۲۷۳ اور اس کے بعد کے صفحات، مفتی الکتاب ۲۹۱، ۲۹۷، ۲۹۸، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، انجلی لابن قدامہ ۵/۸۰، ۸۵، نیل الاوطار شرح مفتی واخبارہ ۵/۸۵، ۸۶۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۵/۳۸، ۳۹۔

(۴) روحہ الماکین ۵/۱۹۳، اشرح البیہر ۴/۱۰، کتاب القناع ۳/۵۵۹، الاخیار ۲/۶۰، حاشیہ ابن ماجہ ۵/۲۵۱۔

ہیں: غائب کی بیعت درست ہے، "اور یہ ایسی بیعت ہے جس کو معاملہ کے فریقین یا اس میں سے ایک نے نہیں دیکھا ہو، اور شرعیہ ارکو، بیکھتے ہفتہ خیار حاصل ہوگا، اگر گھر کی رہیت میں حجت، پوراہوں، طح، حرام اور نہ ہا دینا معتبر ہوگا۔

ثامنیہ کا اظہار قول: "وہا بلکہ راجح قول یہ ہے کہ اگر کسی مسان نے کسی چیز شریکی بیعت اس نے نہیں دیکھا، اور نہ اس کا وصف اس سے بتایا گیا تو یہ عقد درست نہیں ہے (۱) تفصیل کے لئے "بیعت" اور "خیار رہیت" کی اصطلاحات دیکھئے۔

ج-شفعہ:

۷- ستر وخت کی جانے والی زمین کے تابع ہو کر فروخت شدہ گھر میں اس شریک کو حق شفعہ ہوگا جس نے اپنا حصہ علاحدہ نہیں کیا ہو، پڑوسی کو شفعہ حاصل نہیں ہوگا، کیونکہ حضرت جابرؓ کی حدیث ہے فرماتے ہیں: "قصی النبی ﷺ بالشفعة فی کل ما لم یقسم، فإذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة" (۲) (نبی کریم ﷺ) نے ہر اس چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو، اگر حد بندی کر دی جائے اور راستہ علاحدہ ہو جائے تو شفعہ نہیں ہے، زمین سے علاحدہ عمارت میں شفعہ نہیں ہے، اس لئے کہ شفعہ کی شرط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ فروخت کی جائے، بل شری زمین ہو، اس لئے کہ زمین عی وائی طور پر باقی رہتی ہے، "اور اس کا نہ رہی، نگہ رہتا ہے، عمارت زمین کے ضمن میں لی جاتی ہے، اس لئے کہ حضرت جابرؓ کی حدیث ہے: "قصی رسول اللہ ﷺ بالشفعة

(۱) مفتی الکتاب ۵/۸۸، کتاب القناع ۳/۱۶۵، انجلی لابن قدامہ ۵/۸۰، ۸۵۔

(۲) حدیث: "قصی النبی ﷺ" کی روایت بخاری (بیعت ۲۳۶) طبع مترجم (۱) نے لکھا ہے۔

گھر کی چیزوں میں پڑوسی کے حق کی رعایت:

۹- حدیث شریف میں پڑوسی کے حق کی بڑی تاکید آئی ہے، اس کے حق کی رعایت اور حفاظت کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "عمارال جبریل یوصی بالجار حتی ظنت انه سیدہ" (۱) (مجھے حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ پڑوسی کو وارث بنادیا جائے گا)۔

اور ارشاد ہے: "والله لا یؤمن بالله لا یؤمن بالله لا یؤمن بالله" (۲) (خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا، خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا، خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا، کون یا رسول اللہ؟ فرماؤ: جس کے شر سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں)۔

اسی لئے جار نہیں ہے کہ گھر کا مالک گھر میں کوئی ایسا قدم اٹھائے جس سے اس کے پڑوسی کو نقصان ہو، جیسے پڑوسی کی دیوار کے پہلو میں بیت لٹا، کے سے رُحاح کو دے، یا ملاں پہ تمام بنائے یا در بنائے یا لوماری کی کان دی اس جیسا کوئی ایسا پیشہ شروع کرے جس سے گھر کے پڑوسی کو ادیت ہو۔

یسے مور جو دیوں گھر میں کے رمیان انجام دے جائیں، جیسے دیوں کے رمیان تیار کریں، یا رقام کرسا، تو اس کی حالتیں میں: یا تو وہ پڑوسی کی ملک میں محبوس ہو، اور دوسرے کے لئے صرف پردہ بن جائے، تو ایسی حالت میں دوسرے کو اس دیوار میں ضرور سماں تصرف کا حق مطلقاً نہیں ہوگا، چنانچہ دوسرے کے لئے

(۱) حدیث: "عمارال جبریل"۔ "کی روایت بخاری (صحیح ۲۳۱/۱۰ طبع منقحہ) اور مسلم (۲۰۲۵/۴ طبع صحیح ابوالکلی) نے کی ہے۔
(۲) حدیث: "والله لا یؤمن بالله"۔ "کی روایت بخاری (صحیح ۲۳۳/۱۰ طبع منقحہ) نے کی ہے۔

حرام ہوگا کہ اس پر نگریاں رکھے یا اس پر ہل بنائے یا محراب بنائے یا ایسے تصرفات کرے جو پڑوسی کو نقصان پہنچیں، اس کی مضبوطی کو متاثر کریں، اس مسئلہ میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے (۱)، اس لئے کہ فقہی قاعدہ بالکل عام ہے کہ "لا ضرر ولا ضرار" (نہ دتہ، نقصان پہنچانا ہے اور نہ بدلتہ میں نقصان پہنچانا ہے) اور اس لئے کہ نبی ﷺ کا قول عام ہے: "لا یحمل مال امرئ مسلم الا بطیب نفس" (۲) (کسی مسلمان کا مال اس کی خوش دلی کے بغیر حائل نہیں ہے)۔

اگر تصرف ایسا ہو جو پڑوسی کو نقصان پہنچائے اور نہ ضرر کرے تو جار ہے، بلکہ مالک کے لئے مستحب بہتر ہے کہ پڑوسی کو دیوار کے استعمال اور اس میں تصرف کی اجازت دے، اس لئے کہ اس میں پڑوسی کو آرام اور قاعدہ پہنچانا ہے۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح "ارتفاق" اور "جوار"۔

گھروں میں داخل ہونا:

۱۰- متباہ کا اتفاق ہے کہ دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت داخل ہونا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر حرام فرمایا ہے کہ دوسرے کے گھروں میں باہر سے جھانگیں، یا ان میں ان کے مالک کی اجازت کے بغیر داخل ہوں، تاکہ کوئی شخص کسی کی پوشیدہ چیز نہ دیکھے، یہ حرمت ایک حد تک ہے اور وہ حد اجازت ظنی ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے گھروں کو لوگوں کی رہائش کے لئے خاص فرمایا ہے، اور

(۱) الحنفی ۶/۲۵۳، روایت طحاوی ۲/۱۱۱۔

(۲) حدیث: "لا یحمل مال"۔ "کی روایت احمد (۲/۵) طبع المکتب الاسلامی) ورنجی (۱۰۰/۱) طبع دہلوی (۱/۱) نے کی ہے۔ عیسیٰ نے اس کو داقطی کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند حیدر ہے (دیکھئے نصب الرایۃ ۳/۱۶۹ طبع دہلوی)۔

گھروں کے اندر جھانکنا بھی حرام ہے، نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "لو أن امرؤاً اطلع عليك بغير إذن، فحدفته بحصاة لفساد عيه لم يكن عليك حرج" (۱) (اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں بغیر اجازت جھانکے، تو تم اسے تھپتھپانے سے مار کر اس کی سنگھڑ پھوڑ دو تو تم پر کوئی باز پرس نہیں ہے)۔

گھر میں داخل ہونے کی مباحث:

۱۱- اللہ تعالیٰ نے یہ آیت گھر میں بغیر اجازت داخل ہونا مباح قرار دیا ہے جس میں کوئی نہیں رہتا ہو، ارشاد ہے: "ليس عليكم حرج أن تدخلوا بيوتاً غير مسكونة لعلها منافع لكم والله يغفم ما قبلون وما تكتفون" (۲) (تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں ہے کہ تم ان مکانات میں داخل ہو جاؤ (جن میں) کوئی رہتا نہ ہو) اور ان میں تمہارا کچھ سامان ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو، کیونکہ اجازت طلب کرنے کی سبب یہ تھی کہ حرمت پر نظر پڑ جانے کا اندیشہ تھا، تو جب یہ سبب نہیں رہی تو حکم بھی نہیں رہا (۳)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: "مسند ان"۔

عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنے گھر میں کسی کو گھومنے کی اجازت دے جب تک شوہر سے اجازت نہ لے لے، یہ اس سے ظن

(۱) حدیث ۳۳۷۰ "لو أن امرؤاً..." کی روایت بخاری (طبع ۱۲/۳۳۳ طبع انتقیر) اور مسلم (۱۶۹۹/۳ طبع عیسیٰ المابلی) نے کی ہے، لفظ بخاری کے ہیں۔

(۲) سورہ نور ۲۹۔

(۳) آیت میں وارد لفظ "منافع" سے مراد تمام قسم کا نفع ہے اس لئے کہ داخل ہونے والا اپنے کسی نفع کے لئے داخل ہوگا، بیعت غیر مسکونہ سے مراد ظہر کے لئے مدرسہ، محل، دکان، اختیار خانہ وغیرہ جگہ ہے جہاں اس سے اس مقصد کے لئے چلایا جاتا ہے (تفسیر القرطبی ۱۲/۲۲۱)۔

لوگوں کو گھروں سے لطف و نرم حاصل کرنے کا اندر کی طور پر مالک بنایا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا، وَاسْأَلُوا عَلَى أَهْلِهَا، ذَنبَكُمْ حَتَّى تَخْرُجَ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" (۱) (اے ایمان والو تم اپنے (خاص) گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل مت ہو جب تک کہ اجازت حاصل نہ کرو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو تمہارے حق میں یہی بہتر ہے تاکہ تم خیال رکھو)۔

فقہاء نے جنگ کی حالت کو اس حکم سے مستثنیٰ رکھا ہے، لہذا ایسے گھر میں داخل ہونا جائز ہے جہاں سے دشمن سامنے ہو جاتا ہو، مجاہدین ایسے گھر میں داخل ہو سکتے ہیں تاکہ وہاں دشمن سے مقابلہ کریں (۲)۔ یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب ظلم یا ظن غائب ہو کہ اس گھر میں نسب و بطور موجود ہے چنانچہ امام یا اس کے نائب کے لئے جائز ہے کہ نسب و یوں کے گھر پر چھاپہ ماریں، نصرت عمرؓ نے ایک نوحہ کرنے والی عورت کے گھر پر چھاپہ مارا اور اس کو درود سے مارا یہاں تک کہ اس کا وہ پڑ گیا، نصرت عمرؓ سے اس سلسلہ میں پوچھا گیا تو کہا کہ کسی عورت کے لئے حرمت نہیں ہے، یعنی اس لئے کہ وہ حرام کام میں مشغول ہے (۳) اور وہ باندیوں کے حکم میں ہوگئی، حضرت عمرؓ نے گھر کی حرمتوں کو توڑنے پر تعزیری سزا جاری فرمائی، یہ تھا ایسے شخص کے ساتھ ہو جو رات کی تاریکی کے بعد دوسرے کے گھر میں کپڑے میں لپیٹا لپیٹا پایا گیا تو حضرت عمرؓ نے سو کوڑے مارے (۴)۔

جس طرح بغیر اجازت گھروں میں داخل ہونا حرام ہے اسی طرح

(۱) سورہ نور ۲۹، تفسیر القرطبی ۱۲/۲۱۳-۲۱۴۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۵/۱۲۶، اسلم المبرک ۳/۵۳-۵۵ طبع عیسیٰ بنی مصر۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ۳/۱۸۰-۱۸۱۔

(۴) مصنف حدیث ۲۰۱۷۔

ہو تو یہ دعا پڑھے: ”اللہم بقی أسألك خیر المولع وخیر المخرج باسم اللہ ولجنا، وباسم اللہ خوجنا، وعسی اللہ ربنا توکلنا“^(۱) (اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بہتر داخل ہونا اور بہتر نکلنا۔ اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے ہم نکلے، ہر اپنے رب اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا) پھر اپنے گھر والوں کو نام پڑھے۔

گھر میں مرد اور عورت کی فرض نماز:

۱۳- فقہاء کا اتفاق ہے کہ گھر میں مرد اور عورت کے لئے فرض نماز کی ادائیگی درست ہے، اور حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ مرد فرض نماز میں گھر میں پڑھے تو اس کی نماز ہو جائے گی، لیکن وہ گنہ گار ہوگا، اس نے کہ حنابلہ کے نزدیک جماعت کی نماز مرد اور عورت رکتوں کے لئے لوگوں پر واجب ہے۔

شافعیہ کی رائے ہے کہ جماعت فرض کنایہ ہے، مانگیہ اور حصہ کے نزدیک جماعت سنت مکتدہ ہے، لیکن فقہائے مذہب کا اتفاق ہے کہ جماعت نماز کی صحت کے لئے شرط نہیں ہے، صرف حنابلہ میں سے ان میں قائل اس سے مستثنیٰ ہے۔

فقہاء کا اتفاق ہے کہ مسجد میں جماعت سے باہر گھر میں تب نماز سے افضل ہے، اس لئے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صلاة الجماعة افضل من صلاة أحدکم وحده بخمسين وعشرين درجة“^(۲) (جماعت کی نماز

مطلب ہو کہ جائزہ و رت کی وجہ سے شوم اس بات سے راضی ہوگا) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”لا یحل للمرأة ان تصوم ورویجھا شاهد إلا بإذنہ، ولا تلدی فی بیتہ إلا بإذنہ“^(۳) (کسی عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ روزہ رکھے اور اس کا شوم موجود ہو جب تک کہ اس سے اجازت نہ لے لے، اور نہ شوم کی جارت کے بغیر اس کے گھر میں بی کوآنے کی اجازت ہے)۔

سپنے گھر میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے کی دعا:

۱۴- رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے آداب میں سے گھر میں داخل ہوتے وقت، گھر سے نکلنے وقت، عار ہے۔

چنانچہ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے: ”باسم اللہ ونوکلک علی اللہ اللہم انی أعوذ بک ان أصل، أو أصل أو أزل أو أدل أو اظلم أو اظلم أو اجهل أو یجهل علی“^(۴) (شروع اللہ کے نام سے، میں سے اللہ پر بھروسہ کیا، اے اللہ میں آپ کی پادشاهت میں ہوں اس سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، یا پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا جہالت کا کام کروں یا میرے ساتھ جہالت و نادانی کا معاملہ کیا جائے)۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا حضرت ابو مالک اشعرؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل

(۱) مطالبہ حق، ۲۵۸/۵، شرح الفقہ، ۳۰۷/۳۔

(۲) حدیث: ”لا یحل للمرأة“۔ کی روایت بخاری (صحیح ۲۹۵/۹ طبع انتقادی) کے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”کان ادا عرج“۔ کی روایت ابو داؤد (صحیح ۳۲۷/۵ طبع عزت عید دہاس) اور ترمذی (صحیح ۳۹۰/۵ طبع مصطفیٰ لمبانی) کے کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱) حدیث: ”اذا ولج“۔ کی روایت ابو داؤد (صحیح ۳۲۸/۵ طبع عید دہاس) نے کی ہے اس کی سند میں شرح بن عید حنفی اور روایت حدیث ابو مالک کے درمیان اختلاف ہے لہذا حدیث ضعیف ہے دیکھئے تہذیب الفقہ، ۳۲۹/۳۲۸/۳ طبع دارصادر)۔

(۲) حدیث: ”صلاة الجماعة“ کی روایت بخاری (صحیح ۱۳۱/۲ طبع انتقادی) اور مسلم (صحیح ۳۲۹/۱ طبع مجلس) کے کی ہے الفاظ مسلم کے ہیں۔

تہ نماز سے بچیں گنا افضل ہے) اور ایک روایت ہے: ”سبع وعشرین درجة“ (ساتھیں درجہ افضل ہے)۔

عورتوں کے حق میں گھر ہی میں نماز افضل ہے، اس لئے کہ حضرت ام سلمہؓ کی مرفوع حدیث ہے: ”خیر مساجد النساء فہر بیوتہن“^(۱) (عورتوں کی سب سے بہتر مسجد ان کے گھروں کا اندرون ہے) اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صلاة المرأة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرة، وصلاتها فی محلا علیہا الفصل من صلاتها فی بیتها“^(۲) (گھر میں عورت کی نماز گھر میں نماز سے افضل ہے، اور گوشہ میں نماز گھر میں نماز سے افضل ہے)۔ اور حضرت ام حمید ساعدیہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں ”پ“ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قد علمت وصلاتک فی بیتک خیر لک من صلاتک فی حجرة، وصلاتک فی حجرة خیر لک من صلاتک فی دارک، وصلاتک فی دارک خیر لک من صلاتک فی مسجد قومک، وصلاتک فی مسجد قومک خیر لک من صلاتک فی جماعة“^(۳) (مجھے معلوم

ہے کہ خوابگاہ میں تمہاری نماز گھر میں نماز سے بہتر ہے، اور گھر میں تمہاری نماز مکان میں تمہاری نماز سے بہتر ہے، اور مکان میں تمہاری نماز اپنی قوم کی مسجد میں تمہاری نماز سے بہتر ہے، اور اپنی قوم کی مسجد میں تمہاری نماز جامع مسجد میں تمہاری نماز سے بہتر ہے)۔

نام نہادی کہتے ہیں: شہر کے لئے منتخب ہے۔ پٹی بڑی کو مسجد کی جماعت میں شرکت کی اجازت دے۔ اس سے کہ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لا تسمعوا اماء اللہ مساجد اللہ، ولكن لیحرجن وھن تھلات“^(۱) (اللہ کی بندہ یوں کو اللہ کے گھروں سے مت روکو، لیکن وہ اس طرح باہر نہیں کہ وہ خوشبو رکھ کئے ہوئی ہوں)، اور حضرت ابن عمرؓ کی مرفوع حدیث ہے: ”إذا استأذنکم نساؤکم بالبعث الی المسجد فاذنوا لھن“^(۲) (جب تم سے تمہاری عورتیں رات میں مسجد جانے کی اجازت چاہیں تو انہیں اجازت دے دو)۔

لیکن اگر عورت کے گھر سے باہر نکلنے اور جماعت میں شامل ہونے سے قہر پیدا ہوتا ہو تو مسجد کی جماعت میں شامل ہونا عورت کے لئے حرام ہوگا، رشوہر کو اس سے روکنے کا اختیار ہوگا اور اس پر اسے گناہ نہیں ہوگا، حدیث میں وارد عورت کو روکنے کی ممانعت کو خبی تنزیہی پر محمول کیا گیا ہے، اس لئے کہ گھر میں رہنے کا عورت پر شوہر کا حق واجب ہے تو اس واجب کو وہ فضیلت کے لئے ترک نہیں کرے گی^(۳)۔

(۱) حدیث حضرت ام سلمہؓ صحیح مساجد النساء - ”کی روایت احمد (۲۹۷/۱) طبع لیبیہ (۱) کے ہے مبنوی نے انیس میں وہی سے نقل کیا ہے نہیں نے فرمایا کہ اس کی سند کو ٹھیک ہے (فیض القدیر ۳/۳۹۷ طبع مکتبہ الجارید)۔
(۲) حدیث ”صلاة المرأة فی بیتها“ - ”کی روایت ابوہریرہؓ (۳۸۳/۱) طبع حیدرآباد کے ہے مبنوی نے انیس میں وہی سے نقل کیا ہے نہیں نے فرمایا کہ اس کی سند کو ٹھیک ہے (۱۹۸/۳ طبع دارالاحیاء الامیر)۔
(۳) حدیث ”ام حمید“ - ”کی روایت احمد (۳۷۱/۱) طبع لیبیہ (۱) کے ہے اور ابن حجر نے اس کو حسن بتایا ہے جیسا کہ ثل لاوطار (۳/۱۶۱) طبع دارالکتب لیبیہ ہے۔

(۱) حدیث ”لا تسمعوا اماء اللہ“ - ”کی روایت ابوہریرہؓ (۳۸۱/۱) طبع عیسیٰ الخلی نے کی ہے اور مبنوی نے انیس میں وہی سے نقل کیا ہے نہیں نے فرمایا کہ اس کی سند کو ٹھیک ہے (۱۹۸/۳ طبع دارالاحیاء الامیر)۔
(۲) حدیث ”إذا استأذنکم نساؤکم“ - ”کی روایت بخاری (۳۳۷/۲) طبع انتقد اور مسلم (۳۲۷/۱) طبع عیسیٰ الخلی نے کی ہے۔
(۳) روایت امامین ۳۳۱/۱، شرح المنیر ۲۲۳/۲، حقیار ۵/۵، شافعی ۵۵۵/۱، المجموع ۵۵۵/۱، ۱۹۹/۱۔

گھر میں غل نماز:

۱۴- گھر میں غل نمازیں پڑھنا مسنون ہے (۱)۔

حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "صلوا ایہا الناس فی بیوتکم، فإن أفضل صلاة الموء فی بیتہ إلا المكتوبة" (۲) (لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو، انسان کی سب سے افضل نماز اس کے گھر کے اندر کی ہے، سوائے فرض نمازوں کے)۔

گھر میں غل نماز کی افضلیت کی وجہ یہ ہے کہ گھر کی نماز اخلاص سے زیادہ قریب اور ریا و دکھاوے سے دور ہوتی ہے، اس لئے کہ اس میں عمل صالح کو پوشیدہ رکھا جاتا ہے جو عمل صالح کا اعلان کرنے سے افضل ہے۔

گھر میں نوافل ادا کرنے کی ایک ملت ارشاد نبوی ﷺ میں اس طرح آئی ہے: "اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم، ولا تتعلموها قہوراً" (۳) (اپنی کچھ نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو اور آئیں قبرستان نہ بناؤ) تو جس گھر میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا اور جس میں نماز نہیں پڑھی جاتی وہ گھر وہ ان قبر کی طرح ہے، اس لئے یہ نیکی بات ہے کہ انسان اپنی نماز کا ایک حصہ اپنے گھر میں ادا کرے تاکہ گھر کو اللہ کے ذکر اور تقرب سے آباد رکھے، یہ مفہوم حضرت جابرؓ کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إذا قضی أحدکم الصلاة فی مسجده، فلیجعل لیبتہ بصلیہا من

(۱) ابوداؤد ۴۱۳۷

(۲) حدیث: "صلوا ایہا الناس۔" کی روایت بخاری (۱/۲۱۳ طبع مترجم) نے کی ہے دیکھئے: ابن قدامہ ۴/۳۱۲۔

(۳) حدیث: "اجعلوا فی بیوتکم۔" کی روایت بخاری (۱/۲۱۳ طبع مترجم) اور مسلم (۱/۵۳۸ طبع عیسیٰ الماری الحلی) کے کی ہے۔

صلاتہ، فإن اللہ جاعل فی بیتہ من صلاتہ خیراً" (۴) (جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پوری کر لے تو اپنی نماز کا ایک حصہ اپنے گھر کے لئے رکھے، اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر فرمائے گا)۔

گھر میں اعتکاف:

۱۵- اعتکاف کا اتفاق ہے کہ مرد کے لئے اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے، یعنی گھر کی وہ جگہ جو نماز کے لئے تیار و عدا حدہ کرنا ہی ہو۔

مالک، شافعیہ اور حنابلہ کی رائے ہے کہ عورت کے لئے بھی اسی طرح اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف جائز نہیں ہے، ان حضرات کا استدلال حضرت ابن عباسؓ کی حدیث سے ہے: "سئل عن امرأة جعلت علیہا - نبي بذوت - أن تعتکف فی مسجد بیتہا، فقال: بدعة، وأنقص الأعمال إلى اللہ البدع، فلا اعتکاف إلا فی مسجد تقام فیہ الصلاة" (ان سے یک یک خاتون کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کی نہ رہائی تھی تو آپؓ نے فرمایا: یہ بدعت ہے، اور اللہ کو سب سے ریا و ما پسند یہ عمل بدعات ہیں، لہذا اعتکاف صرف اسی مسجد میں ہونا جس میں مارتقام کی جاتی ہے)، اور اس لئے بھی کہ گھر کی مسجد حقیقتاً رحماً مسجد نہیں ہے۔

اور اگر ایسا جائز ہوتا تو امہات المؤمنین سے یوں جواز کے سے ایک بار ہی یہی ایسا یا ہوتا۔

حنفی کے نزدیک عورت کے لئے اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف

(۱) حدیث: "إذا قضی" کی روایت مسلم (۱/۵۳۸ طبع عیسیٰ الحلی) کے کی ہے۔

البیت الحرام

کرنا جائز ہے، اس لئے کہ عورت کے حق میں اعتکاف کی جگہ یہی ہے جہاں اس کی نماز افضل ہے، جیسا کہ مرد کے حق میں یہ بات ہے، اور عورت کی افضل نماز اس کے گھر کی مسجد میں ہے، لہذا اعتکاف کی جگہ بھی اس کے گھر کی مسجد ہوئی، جیسا کہ فقہاء حنفیہ نے یہ بھی کہا کہ عورت کے لئے گھر میں اعتکاف کی جگہ سے باہر گھر میں ہی نکلتا جا رہا نہیں ہے، جیسا کہ حسن کی روایت میں ہے (۱)۔

تعریف:

۱- "البیت الحرام" کا اطلاق کعبہ پر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو "البیت الحرام" کہا ہے، ارشاد ہے: "جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ لِقَوْمٍ يُذَكِّرُونَ" (اللہ نے کعبہ کے مقدس گھر کو قافلوں کے باقی رہنے کا یاد دہانہ بنا دیا ہے)۔

کعبہ کو اس کی عظمت و شرف کے اظہار کے لئے "بیت اللہ" بھی کہا جاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَوَضَّعْنَاهُ يَوْمَئِذٍ لِلْعَالَمِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ" (۲) (میرے گھر کو پاک رکھنا وہ دن کے لوگوں اور قیام کے لوگوں کو سجدہ کرنے والوں کے لئے)۔

اطلاق مسجد حرام، حرم مکہ، اس کے رد کے لئے منقذات تک پہنچتا ہے جن کے منقذات معروف ہیں (۳)۔

گھر میں رہنے کی قسم کا حکم:

۱۶- اگر کسی نے قسم کھانی کہ گھر میں نہیں رہے گا، اس کی کوئی نیت نہیں ہے، پھر وہ بالوں کے گھر یا کیمپ یا خیمہ میں رہتا ہے تو اس قسم کھانے والا شخص شہر میں کارہ ہے تو وہ حائث نہیں ہوگا، اور اگر قسم کھانے والا بیہوش و گاوڑی کا رہنے والا ہے تو حائث ہو جائے گا، اس سے کہ بیت (گھر) اس جگہ قائم ہے جہاں رات گزاری جاتی ہے، درمیان قسم کھانے والے شخص کے عرفی مقصود سے "بیت" ہوتی ہے، اور بیہوش کے رہنے والے بال کے بنے گھر میں رہتے ہیں، تو اگر قسم کھائے والا شخص دیہاتی ہو تو حائث ہو جائے گا، نہ خلاف اس کے کہ قسم کھائے والا شخص شہری ہو (کہ وہ حائث نہیں ہوگا) (۴)۔



(۱) سورۃ مائدہ ۹۷۔

(۲) سورۃ فتح ۲۶۔

(۳) اقرطبی ۱۰۲/۸، تفسیر آیت ۳۱ اُنْهَآ اَللّٰیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّا لَمُسْرِحُوْنَ
فَجَعَلْنٰهُ سُوْرَةً تَوْحٰیْدًا ۲۸، دستور العلماء ۳۰/۲-۳۱، اعلام الساجد
للمرکز ۵۹۵۸، تفسیر اقرطبی ۱۳/۲ اور اس کے بعد کے صفحات،
تفسیر آیت ۳۱ اَوَّلَ تَبٰی وَضِعَ (سورۃ آل عمران ۷۷)،
الاحکام السلطانیۃ للماوروی ۱۵۷، ۱۵۸۔

(۴) فتح القدیر ۴۰۹/۲، شرح المصیر ۲۵/۱، المجموع ۸۰/۱، کشاف

القناع ۳۵۳۔

(۵) اہموس للفرحانی ۱۶۷/۸ (دیکھئے "مسائل")۔

جہاں حکم:

۲- امیت الحرام زمین میں اللہ کی عبادت کے لئے بنائی جانے والی پہلی مسجد ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "إِن أَوَّل بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ" (سب سے پہلا مکان جو لوگوں کے لئے وضع کیا گیا وہ وہ ہے جو مکہ میں ہے) (سب کے لئے) (مکہ) (الہامی) (جہاں کے لئے رہنما ہے)۔

حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زمین پر بنائی جانے والی پہلی مسجد کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مسجد حرام" (۱)۔

کعبہ اور مسجد حرام کے احکام کے لئے دیکھئے: اصطلاح "کعبہ" اور "مسجد حرام"۔

بیت الزوجیہ

تعریف:

۱- "بیت" لغت میں گھر کو کہتے ہیں، "بیت الزوجیہ" آدمی کا گھر (۱)۔

"بیت الزوجیہ" ایسا متعین افراد کی مقام ہے جو بیوی کے سے مخصوص ہو، جس میں شوہر کے باشعور افراد خانہ میں سے کوئی دوسرا شخص نہ رہتا ہو، گھر کا اپنا مخصوص دروازہ ہو، اور دیگر گھریلو سہولیات ہوں خواہ بیت کے اندر ہوں یا دار کے اندر، اور ان میں کسی دوسرے فرد کی شرکت بیوی کی رضامندی کے بغیر نہ ہو (۲)، یہ شرط ان غریب لوگوں میں نہیں ہے جو بعض گھریلو سہولیات میں مشغول ہوتے ہیں (۳)۔

بیت الخلاء

بیوی کی رہائش میں ملحوظ امور:

۲- حنفی کی فقہی پر رے (۴)، حنبلی کی رے (۵)، یہی مائتبیہ کی

دیکھئے "فتاویٰ ابن قیم"۔

(۱) لسان العرب، المصباح المہر، المغرب، مادۃ: بیت۔

(۲) بیت الزوجیہ، بعض قوانین میں اس کے لئے "بیت الطاہر" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۶۶۴-۶۶۳ طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت، مصر علی قرب المساک ۲/۳۳۳-۳۳۲، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹۔

(۴) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۶۶۴، ۶۶۳ طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت، مصر علی قرب المساک ۲/۳۳۳-۳۳۲، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹۔

(۵) انشی ابن قدامہ ۲/۵۶۹ طبع مطبعہ المیوس عہد، شافعی افتاء

۲/۶۰۵ طبع مکتبۃ المصنف، دار احیاء التراث العربی، بیروت، مصر علی قرب المساک ۲/۳۳۳-۳۳۲، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹۔

(۶) سورۃ مائدہ، ۹۶۔

(۷) حدیث حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ

مکہ میں پہلی مسجد کونسی ہے؟ (مسلم ۱/۳۷۰ طبع المکتبۃ، بیروت، مصر علی قرب المساک ۲/۳۳۳-۳۳۲، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹۔)

بیت الزہدیت ۳

عموماً عورت کی حالت کے نمایاں ہو اس لئے کہ وہ سادہ زندگی ہے
نہ ہونے کا ہونا کمزور ہونا کچھ اور (۱)۔

خبر کی خام روایت یہ ہے کہ صرف شوہر کی حیثیت کا اعتبار یہ
جائے گا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”اَسْكُنُوا مِنْ حَيْثُ
سَكَنْتُمْ مِنْ وَجْدِكُمْ“ (۲) (ان (مطلعات) کو اپنی حیثیت کے
موافق رہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو)، اس آیت میں خطاب
شوہروں سے ہے حنفیہ میں سے علماء کی بڑی تعداد اسی کی قائل ہے،
اور امام محمد نے اسی کی صراحت کی ہے (۳)۔

ثانیہ کا تیسرا قول بھی یہی ہے کہ بیوی کا گھر شوہر کی مالی
وسعت، تنگی اور متوسط حالت کے اعتبار سے ہوگا جس طرح نفقہ میں
ہوتا ہے (۴)۔

بیوی کے گھر کے لئے شرائط:

۳- فقہاء کی رائے ہے کہ (۵) بیوی کے گھر میں مندرجہ ذیل امور کی
رعایت کی جائے گی:

(۱) شرح منہاج الطالبین و جامعہ فقہیہ ۲/۳۲۳ طبع مکتبہ المدینہ مصر، تہذیب
الکتاب ۱۸/۶۷ طبع المکتب الاسلامی (۱)۔

(۲) سورہ طہ: ۱۳۱۔

(۳) ابن ماجہ ۲/۶۶۲-۶۶۳، فتح القدیر ۲/۳۰۷-۳۰۸۔

(۴) اہم ۲/۱۳۳ دار المعرفہ۔

(۵) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶،

بیت الزہدیت ۳

ایک شوہر کے بے شعور بچے کے علاوہ شوہر کے دوسرے افراد خاندان سے خالی ہو، اس لئے کہ بیوی کو اپنے مخصوص گھر میں دوسرے کی شرکت سے ضرور پہنچے گا، نیز اسے اپنے سامانوں کے تین اطمینان نہیں ہوگا، ورنہ دوسروں کی شرکت اس کے لئے اپنے شوہر کے ساتھ رہنے پہنچنے میں رکاوٹ بنے گی، "بیت الزہدیت" (بیوی کے خصوصی گھر) کے تحقق سے اس سے پرہیز، اتفاق ہے۔

بہن و مکات جس میں بیوی کا مخصوص گھر بھی واقع ہے، اس مکات میں شوہر کے اقارب یا شوہر کی دوسری بیویاں رہتی ہوں اور یہ بیوی ان کے ساتھ رہنے پر راضی نہ ہو تو فقہائے حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر مکان کے اندر بیوی کا ایسا علاحدہ گھر ہو جس کو بند کرے اور وہ مرد ہو اور اس گھر کے ساتھ دیگر سہولیات فراہم ہوں تو ایسا گھر بیوی کے لئے کافی ہوگا، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایسی صورت میں مکان کے بقیہ حصہ میں شوہر کے اقارب کے رہنے پر بیوی کو اعتراض کا حق نہیں ہوگا، بشرطیکہ ان میں سے کوئی فرد بیوی کو اپنے اندر نہ چھوڑتا ہو، فقہاء حنفیہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں شوہر اپنی دوسری بیوی کو بھی اس مکان میں رکھ سکتا ہے بشرطیکہ سہولیات (یعنی بہن و سہیلیاں وغیرہ) مشہد نہ ہوں، کیونکہ یہ سہولیات ہی ہنگامے کا سبب بنتی ہیں (۱)۔

عائقی مسک بھی فی جہد یہی ہے (۲)۔

بعض حنفیہ کا یہ قول جسے ابن عابدین نے پسند لیا ہے، یہ ہے کہ اگر شوہر اور کم رتبہ بیوی کے درمیان فرق لیا جائے گا، وہی حیثیت اور مالدار بیوی کو تو پورا مکان علاحدہ دینا ہوگا، لیکن متوسط حیثیت کی بیوی کے لئے مکان کا ایک گھر کافی ہوگا (۳)۔

مالکیہ نے اس کی تفصیل ذکر کی ہے، وہ اسی جیسی ہے، جیسا کہ صاحب المشرع المالکی نے اس کی صراحت کی ہے، وہ کہتے ہیں: بیوی کو حق ہے کہ شوہر کے اقارب مثلاً شوہر کے والدین کے ساتھ ایک مکان میں رہنے سے انکار کر دے، اس لئے کہ ایک ساتھ رہنے میں شوہر کے اقارب بیوی کی حالت سے آگاہ ہوں گے جس سے بیوی کو ضرر ہوگا، لیکن کم رتبہ بیوی ان کے ساتھ رہنے سے انکار کرنے کا حق نہیں رکھتی ہے، اسی طرح اگر ذی حیثیت بیوی پر شوہر کے گھر والوں نے اپنے ساتھ رہنے کی شرط لگا رکھی ہو تو اسے بھی انکار کا حق نہیں ہوگا، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب اس قارب کی نظر بیوی کی پوشیدہ چیزوں (ستر وغیرہ) پر نہیں پڑتی ہو، مالکیہ نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ شوہر اس کے ساتھ دوسری بیوی سے پتی چھوٹی اولاد کو رکھ سکتا ہے، اس صورت میں کہ بیوی کو بوقت دخول اس بچہ کا علم ہو یا اس بچہ کی پرورش کرنے والا اس کے باپ کے علاوہ کوئی نہ ہو تو وہ بیوی کو بوقت دخول بچہ کا علم نہ ہو (۱)۔

حنابلہ کہتے ہیں: اگر شوہر نے اپنی دو بیویوں کو یک مکان میں سمجھ لیا، ہر ایک کو علاحدہ گھر میں، تو یہ درست ہے بشرطیکہ ان میں سے ایک کا گھر اس جیسی عورتوں کی رہائش کے مثل ہو، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر اس جیسی عورت کی رہائش کے لئے پورا مستقل مکان ہوتا ہو تو شوہر نہ پرہیز کرے، بلکہ ایسا کرے گا (۲)۔

شوہر یا بیوی کا خاںم خود اور خاںم بیوی کی جانب سے ہو یا شوہر کی جانب سے، مکان میں رہتا ہے، اس سے کہ اس کا نفقہ شوہر پر واجب ہے، اور خاںم ایسا ہی فرہم ہوتا ہے جس کے سے بیوی کو دلچسپی جاز ہے جیسے کہ آراء عورت (۳)۔

(۱) المشرع المالکی ص ۵۱۲، ۵۱۳۔

(۲) المغنی ۲/۲۶۷، ۲۷۷، کتاب النکاح ۵/۱۹۷۔

(۳) حاشیہ ابن عابدین ۲/۶۵۳-۶۵۵، شرح فتح القدر ۳/۱۹۹، ۲۰۱، حاشیہ

(۱) رد المحتار ۲/۱۳۳۔

(۲) نہایت الخ ۳/۵۵۳۔

(۳) رد المحتار ۲/۱۳۳۔

مخصوص گھر میں رکھے (۱)۔

بیوی کے لئے اپنے مخصوص گھر سے نکلنے کی اجازت؟
اصل یہ ہے کہ بیوی کو شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے مخصوص گھر
سے ماہ تک کے کا حق نہیں ہے، بین مخصوص حالات اس حکم سے مستثنیٰ
ہیں، ان حالات کے سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، ایسی ہم حالتیں
مندرجہ ذیل ہیں:

الف- اپنے گھر والوں سے ملاقات:

۵- خنہ کے راجہ ایک راجہ یہ ہے کہ عورت اپنے مخصوص گھر سے
۶- ہفتہ اپنے والدین سے ملاقات کے لئے اور ہر سال اپنے محرم رشتہ
داروں سے ملاقات کے لئے نکل سکتی ہے خواہ اس کا شوہر اجازت نہ
دے (۲)۔

نیز بیوی اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی عیادت اور
جنازہ میں شرکت کے لئے نکل سکتی ہے (۳)۔

لام ابو یوسف سے مروی ہے کہ بیوی اپنے والدین سے ملاقات
کے لئے ۴ ہفتہ اپنے گھر سے اس صورت میں نکل سکتی ہے جب
والدین اس سے ملاقات کی قدرت نہ رکھتے ہوں، ورنہ اگر والدین
ملاقات کر سکتے ہوں تو بیوی نہیں نکلے گی (۴)۔

مالکیہ نے جائز قرار دیا ہے کہ عورت اپنے والدین سے ملاقات
کے لئے اپنے گھر سے نکل سکتی ہے، اور ہفتہ میں یک بار والدین سے

ب- بیوی کا گھر اس کی سوکن کی رہائش سے خالی ہو، اس لئے کہ
وہ ان کے درمیان غیرت ہوئی ہے، اور انھارنے سے وہ ان میں
اختلاف و جنگ پیدا ہوگا، الا یہ کہ وہ دونوں ایک ساتھ رہنے پر راضی
ہو جائیں، اس لئے کہ حق انہی دونوں کا ہے (وہ اس پر راضی ہوسکتی
ہیں)، البتہ اس رضامندی کے بعد پھر رجوع (یعنی علاحدہ رہائش
کے مطالبہ) کا نہیں حق ہوگا۔

ج- بیوی کا گھر اچھے و نیک پڑوسیوں کے درمیان ہو، ایسے
پڑوسی جن کی شہادت قبول کی جاتی ہے تاکہ بیوی کو اپنی جان و مال
کا اطمینان حاصل ہو، اس کا مطلب یہ ہوا کہ بغیر پڑوسیوں کے گھر
شہری رہائش نہیں ہے اگر سے اپنی جان و مال کا اطمینان نہیں۔

۱- بیوی کے گھر میں وہ تمام چیزیں ہوں جو ان جیسی عورتوں کی
زندگی کے سے عموماً ضروری ہوتی ہیں، جیسا کہ گذرا، اگر گھر کی تمام
ضروری چیزیں ہوں۔

بیوی کے گھر میں شیر خوار بچہ کی رہائش:

۴- فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر عورت پر اپنے بچہ کو دودھ پلانا متعین
ہو جائے، یا اس سے ثامی سے قبل ۱۰۰۰ پلائے کے لئے خود کو اجازت
پر دیا ہو پھر ثامی کی ہوتو شوہر کو حق نہیں ہے کہ ۱۰۰۰ پلائے کے حاملہ
کو فتح کرے، اسی طرح اگر شوہر نے بیوی کو ۱۰۰۰ پلانے کی
اجازت دے رکھی ہو تو بھی معاملہ فتح کرانے کا حق نہیں ہے، ان
دونوں صورتوں میں بیوی کا حق ہے کہ اپنے ساتھ شیر خوار بچہ کو اپنے

(۱) ابن ماجہ بن ۲/۳۷۷، حاشیہ الدرر ۳/۱۳۱-۱۳۲، نہیہ ۱۹/۵۷۳-۵۷۴،
کشاف ۱۹/۵۱۹۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ بن ۲/۳۵۹۔

(۳) البحر الرائق ۳/۲۱۲-۲۱۳ طبع دار المعرفہ۔

(۴) حاشیہ ابن ماجہ بن ۲/۶۷۳۔

= الدرر بن علی ۱۰/۵۱۰-۵۱۱، شرح الرقاعی ۳/۲۶۳-۲۶۴،
الخرشی ۳/۱۸۶-۱۸۷، نہیہ ۱۹/۵۷۳، شرح منہاج ۱۹/۵۷۳،
۳/۵۷۳-۵۷۴، لمہدب ۲/۶۷۳، کشاف ۱۹/۵۷۳-۵۷۴، ۱۹/۶۷۳،
مطالب ۱۰/۶۷۳، النہی لابن قدامہ ۲/۵۶۹-۵۷۰۔

بیت الزوہدیت ۶

شہد ہو، ان طرح اس کی عیادت اور ان کے جنازہ میں شرکت کر سکتی ہے خود شوہر سوچتا ہو، اور اس نے اپنے جانے سے پہلے نہ جازت دی ہو اور منع کیا ہو، اور اگر اس نے جانے سے قبل منع کر دیا ہو تو عورت کے لئے نکاح جائز نہیں ہے اور باہر نکلنے سے مراد سفر کے ساتھ نکلتا ہے، اور مرد سوچتا ہو، اور شوہر سے مراد شوہر سوچتا ہو، کی ہے۔^(۱)

حنابلہ نے اجازت دی ہے کہ بیوی اپنے شوہر کی اجازت سے اپنے والدین سے ملاقات کے لئے جاسکتی ہے، شوہر کی اجازت کے بغیر جانے کا حق نہیں ہے، اس لئے کہ شوہر کا حق واجب ہے جسے کسی غیر واجب امر کی وجہ سے ترک کرنا جائز نہیں ہوگا، خواہ ملاقات کا جو بھی جب ہو، اور شوہر کی اجازت کے بغیر صرف ضرورتاً نکل سکتی ہے، اور شوہر کو حق نہیں ہے کہ بیوی کو اپنے والدین سے ملاقات کرنے سے منع کرے، بلکہ یہ کہ اس کو ترغیب احوال سے اس بات کا اندازہ ہو کہ بیوی سے والدین کے ملاقات کرنے سے ضرر حاصل ہوگا، تو ایسی صورت میں شوہر کو حق ہوگا کہ دفع ضرر کے لئے والدین کو بیوی سے ملاقات کرنے سے منع کرے۔^(۲)

ب- عورت کا سفر کرنا اور رہائشی گھر سے باہر رات گزارنا:
۶- تنقیہ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک عورت فرض حج کی ادائیگی کے لئے اپنے رہائشی گھر سے باہر نکل سکتی ہے، اور شوہر کو حق نہیں ہوگا کہ اسے روک دے، اس لئے کہ حج اصل شرع کی رو سے فرض ہے، اور

ملاقاتیں اجازت دی جانے میں شریک اس کی دلت پر اطمینان ہو تو خود نوہوں ہو اور اس کی حاضرت کو ممانعت پر ہی محمول کیا جائے گا یعنی اس پر اطمینان ہی کیا جائے گا جب تک کہ اس کے خلاف ظاہر نہ ہو جائے، اور اگر شوہر نے قسم کھائی کہ بیوی اپنے والدین سے ملاقات نہیں کر سکتی تو شوہر کو اپنی قسم میں حاضرت بنایا جائے گا باوجود کہ تافہی بیوی کو ملاقات کے لئے نکلنے کا حکم دے گا، اور جب وہ عملاً نکلے گی تو شوہر حاضرت ہو جائے گا، یہ اس صورت میں ہے جب اس کے والدین انی شہر میں رہتے ہوں، اور اگر وہ رہتے ہوں تو بیوی کو ملاقات کا حکم نہیں دیا جائے گا، اور بیوی کو والدین سے ملاقات کے لئے جانے کا حق اس صورت میں نہیں ہوگا جب شوہر نے اللہ کی قسم کھائی ہو کہ بیوی نہیں نکلے گی، اور اس جملہ کو مطلق رکھا ہو یعنی مخصوص ملاقات سے ممانعت کے بجائے مطلق نکلنے سے ممانعت کی قسم کھائی ہو، اور یہ اطلاق لفظ میں بھی ہو اور نیت میں بھی، پس شوہر کے خلاف فیصلہ کر کے اس کے نکلنے کا حکم نہیں دیا جائے گا خواہ وہ اپنے والدین سے ملاقات کی درخواست کرے، اس سے کہ جس صورت میں اس کے مخصوص ملاقات کی ممانعت کی اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شوہر بیوی کو نہ پہنچانا چاہتا ہے، لہذا شوہر کو حاضرت بنایا جائے گا، برخلاف اس کے کہ اگر اس نے قسم میں عمومیت رکھی تو اس سے بیوی کو نہ پہنچانے کا مقصد ظاہر نہیں ہوتا ہے، لہذا شوہر کے خلاف اس کے نکلنے کا فیصلہ کر کے شوہر کو حاضرت نہیں بنایا جائے گا، اور اگر اس کی دلت کے بارے میں اطمینان نہ ہو تو دوبارہ اس میں نکلنے کی خواہ وہ باہر نکلنے والی ہی بیوی نہ ہو، اور نہ کسی کا کل اعتماد خاتون کے ساتھ نکلے کی، اس لئے کہ نکلنے سے جو فساد کا شکار ہوگی^(۱)۔

ثانویہ سے اپنے معتمد قول میں بیوی کو اجازت دی ہے کہ اپنے گھر والوں سے ملاقات کے لئے خود وہ محارم ہوں جاسکتی ہے جہاں

(۱) شرح منہاج الطالبین وحاشیہ ص ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲،

بیت انزویہ ۷-۹

صورت میں شوہر کے لئے مستحب ہے کہ بیوی کو جانے کی اجازت دے، تاکہ اس میں سدرجی ہے اور شرکت سے بیوی کو روکنا قطع رنجی ہے۔ نیز شوہر کی عدم اجازت یا اوقات اس کی غفلت پر بیوی کو آواز نہ ملتی ہے، بسبب کہ اللہ تعالیٰ نے پیچھے طریقہ سے زندگی گزارنے کا حکم دیا ہے لہذا شوہر کو چاہئے کہ بیوی کو نہ روکے، نہ کہ تنہا لے اس صورتوں کے حکم کی سرکشتی نہیں کی ہے۔

۷- ضروریات کی تکمیل کے لئے نکاح:

۹- جمہور فقہاء کی رائے میں بیوی کے سے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے رہائشی گھر سے نکلتا اس صورت میں جائز ہے جب بیوی کو کوئی اچانک ضرورت پیش آجائے اور قابل اعتماد شوہر یا بیوی کا کوئی محرم اس کو پورا نہ کرے۔

اسی طرح اپنی بعض لازمی ضروریات پوری کرنے کے سے بھی نکل سکتی ہے جیسے مکان کے کسی حصہ سے یا مکان کے باہر سے پانی لانا، اسی طرح کھانا لانا، نیمہ دہی وغیرہ۔ ریات جن سے انسان بے نیاز نہیں ہوتا، اور شوہر ان ضروریات کی تکمیل نہ کرے، اسی طرح شوہر نے بیوی کو بُری طرح مارا ہو، یا اسے کافی کے پاس جا کر پناہ طلب کرنے کی ضرورت ہو تو بھی نکل سکتی ہے (۲)۔

خفیہ نے صراحت کی ہے کہ اگر عورت کا گھر غصب کردہ ہو تو وہ اس گھر سے نکل سکتی ہے، اس لئے کہ مقصود گھر میں رہائش حرام ہے،

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲/۳۵۹، ۶۶۳، الخواکیر الدیوانی ج ۲/۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳،

بیت الزہدیہ ۱۰

معتی ہے جب گھریا اس کا کچھ حصہ انہدام کے قریب ہو اور اس کا
اشارہ مقررینہ پایا جارہا ہو نیز شوہر کی اجازت سے وہ کسی علمی
مجلس میں شرکت کے لئے جاسکتی ہے شوہر کی اجازت کے بغیر نہیں
جاسکتی ہے۔

رباٹھی گھر میں رہائش سے بیوی کے نکاح کے اثرات:
۱۰۔ فقہاء کی رائے ہے کہ عورت اگر رہاٹھی گھر میں رہائش سے
ملاوہ نکاح کرے۔ خود گھر سے باہر نکلنے کے بعد وہاں رہائش سے
انکار ہو یا ابتدا ہی اس گھر میں جانے سے انکار کرے جب کہ اس
نے اپنا مہر متخل وصول کر لیا ہو ورنہ نہ وہاں رہائش کا مطالبہ کیا ہو
تو عورت کو نفقہ اور رہائش کا حق اس وقت تک نہیں ملے گا جب تک کہ
وہ وہاں رہے۔ لہذا اس لئے کہ عورت نے انکار کر کے شوہر کا حق
جس فوت کر دیا جس کی وجہ سے نفقہ واجب ہوتا ہے، لہذا ایسی عورت
مافرمان قرار پائے گی (۱)۔



اور حرام سے گریز، جب ہے، اور اس صورت میں اس کا نفقہ سائنو
نہیں ہوگا، یہی حکم اس صورت میں ہے جب عورت اپنے گھر میں
جانے سے انکار کر دے (۱)۔

ثانیہ (۲) اور حجاب (۳) نے صراحت کی ہے کہ عورت اپنے
رہاٹھی گھر سے باہر کام کرنے کے لئے نکل سکتی ہے اگر شوہر نے اس
کی اجازت دی ہو، اس لئے کہ یہ حق خود ان دونوں کا ہے۔ اور ان
دونوں سے نہیں نکل رہا ہے۔ عورت نے نفقہ نکاح سے قبل اپنے کو
وہ دھپانے کے سے شرکت پر دیا ہو پھر اس نے ثانی کی بیعت پر
پلنے کے لئے وہ باہر نکل سکتی ہے، اس لئے کہ یہ عقد اجارہ صحیح ہے،
اور شوہر اس اجارہ کو فسخ کرنے یا عورت کو رضاعت سے روکنے کا حق
نہیں رکھتا جب تک کہ اجارہ کی مدت ختم نہ ہو جائے، اس لئے کہ عقد
جارہ کے منافع کی ملکیت عورت نے شوہر سے نکاح سے قبل حاصل کی
ہے اور ساتھ ہی شوہر کو اس کا علم تھا۔

ثانیہ نے صراحت کی ہے کہ عورت اپنے رہاٹھی گھر سے نکل سکتی
ہے اگر سے کسی ناسق دیور سے اپنی جان یا مال کا اللہ پیشہ ہو یا عاریت پر
گھر، اپنے والا شخص عورت کو گھر سے نکال دے، اسی طرح ثانیہ نے
صرحت کی ہے کہ عورت شوہر کی مطلقاً اجازت سے کسی خرم کے
ساتھ باہر اور سفر پر نکل سکتی ہے (۲)۔

حبیہ (۵) اور ثانیہ (۶) نے صراحت کی ہے کہ عورت اپنے
رہاٹھی گھر سے شوہر کی اجازت کے بغیر بھی اس صورت میں نکل

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۶۳۶-۶۳۷، البحر الرائق ۳/۹۵، شرح فتح
الہدیہ ص ۱۹۶، بدائع الصنائع ۳/۱۹۳، حامیہ الدسوقی علی الشرح
الکبیر ۲/۵۱۳، شرح الترغیب ۳/۲۵۱، مواہب الجلیلیں ۳/۱۱۸، نہیہ
الکتاب ۷/۱۹۶، منهاج العالمین مع حامیہ التقدیری ۳/۷۸،
روحہ العالمین للہوئی ۹/۵۸-۵۹، مطالب ولی اسی ۵/۶۳۴،
کشاف القناع ۵/۳۶۷، ۳/۷۱، اسی لابن قدامہ ۷/۶۲، ۶۲۔

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۳۷۷، شرح فتح الہدیہ ۳/۱۹۶۔
(۲) تحفۃ الکتاب شرح منهاج ۳/۳۳۱۔
(۳) کشف القناع ۵/۱۹۶، مطالب ولی اسی ۵/۲۷۲، ۲۷۳۔
(۴) ہامیہ الکتاب ۷/۱۹۶۔
(۵) البحر الرائق شرح کنز الدقائق ۳/۲۱۲-۲۱۳۔
(۶) نہیہ الکتاب ۷/۱۹۶۔

بيت المال ۱-۲

ملک میں قبضہ نہ ہو، لیکن اس کا مالک متعین نہ ہو بلکہ وہ تمام لوگوں کا مال ہو، قاضی ماوروی اور قاضی ابو یعلیٰ کہتے ہیں: یہ ہے وہ مال ہے جس کے مستحق مسلمان ہوں، عین مسلمانوں میں سے کوئی اس کا مالک متعین نہ ہو، دیا مال بیت امان کے حقوق میں سے ہے۔ پھر کہتے ہیں: "بیت امان کی جگہ کا نہیں بلکہ اس شعبہ کا نام ہے" (۱)۔

خلیفہ وغیرہ کے مخصوص ہول کے خزانے "ہیت مل القلعة"
(مخصوص ہیت اہمال) کہلاتے ہیں۔

۳۔ ”یون بیت المال“ اور ”بیت المال“ میں فرق ملحوظ رکھنا چاہیے۔ ”یون بیت المال“ وہ ادارہ ہے جہاں آمد و خرچہ اور عمومی ماحول کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ یہ مادی و مادی و مادی کے سوا ایک خدمت کا ایک یون (محکمہ) ہے۔ اس باتوں حضرات کے عہد میں چار یون ہوا کرتے تھے، ایک نوچ کا، یون، دوسرا اعمال کا، یون، تیسرا آوریوں کا، یون، اور چوتھا بیت المال کا، یون (۲)۔ یون کو بیت المال کے ماحول میں تصرف کا اختیار نہیں ہوتا، اس کا کام صرف ریکارڈ رکھنے تک محدود رہتا ہے۔

دیون دراصل فتنہ یار جس کو کہتے ہیں، ہندوئے سام میں سے جس کو کہتے تھے جس میں بیت لہال سے دھیندہ پانے والوں کے نام درج

(۱) احکام اسلام سے لاپنی بیٹی کو ۲۳۵ لکھس ۷۳۵ روپے لاکھ کام اسلامیہ لغزشی اپنی بہن شاوردی مرض ۲۱۳ طبعی الجملی، اس میں یہ بتا رہا ہے کہ بیت المال کی اعتباری شخصیت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ اس کے نمائندوں کے توسط سے طبی شخص کا معاملہ کیا جائے گا، اس کا اپنا مالی ذمہ ہوگا جس کی رو سے اس کے حق میں اور اس کے اوپر حقوق بہت ہوں گے، اس کی جانب سے اور اس کے خلاف دعویٰ دائر کیا جائے گا، اس کا نمائندہ پہلے امام کسبیں ہونا تھا یا دوسرا شخص جس کے ذمہ وہ کیا گیا ہو، اور اب اس کا نمائندہ یہ رہا یا نہ رہا متعلقہ ذمہ دار ہوتا ہے۔

(۲) ۴۰۳ و ۴۰۴

بيت المال

۱۰۰

۱۔ بیت المال، لغت میں ایسی جگہ ہے جو مال کی حفاظت کے لئے بنائی گئی ہو خواہ وہ جگہ خاص ہو یا عام۔

جہاں تک اصطلاح کا تعلق ہے تو ”بیت مال المسلمین“ اور ”بیت مال اللہ“ کے الفاظ ابتدائے اسلام میں ایسے مقام یا مکان کے لئے استعمال ہوتے تھے جن میں اسلامی حکومت کے منظور عمومی اموال جیسے مئی، خمس، غنائم وغیرہ ان کے مصارف میں خرچ کرے تک حفاظت کے لئے رکھے جاتے تھے۔ پھر اس مفہوم کو بتانے کے لئے صرف ”بیت المال“ کا لفظ بولا جانے لگا، اور منطق ”بیت المال“ بولنے سے یہی مفہوم مراد ہونے لگا۔^(۱)

بعد کے اسلامی ادوار میں اس لفظ ”ہیت اہمال“ کا مفہوم مزید وسیع ہوا اور اس جہت و شعبہ کے لئے استعمال ہونے لگا جو مسجدوں کے عمومی مال جیسے نقود، سامان اور اسلامی اراضی وغیرہ کا مالک ہوتا ہے۔

یہاں پر عمومی مال سے مراد ہر وہ مال ہے جس پر مسلمانوں کے

() کتاب الخراج راجع ۳۴۲ھ کا قاضی ابو یوسف کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دور میں اراضی امیر بہ بیت المال کے اموال میں شمار نہیں ہوتی تھیں، لیکن ابن عابد بن اور حنا بن حنفیہ کے کلام میں صراحت ہے کہ یہ اراضی بیت المال کے اموال میں ہیں۔ دیکھئے اصطلاح ”ارض خود“ اور اصطلاح ”ارضاد“۔

بیت المال ۳

پرنکس یا جانا ہو تو، یون میں اس کے ساتھ مقدمہ مصاحبت و اس سے لے جانے والے پرنکس کی مقدمہ درکار کرے۔

اسلام میں بیت المال کا آغاز:

۳۔ بعض مراجع سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت عمر بن خطابؓ نے بیت المال قائم کیا، ابن الاثیر نے اس کا ذکر یہ ہے (۲)، لیکن بیشتر مراجع میں مذکور ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے مسلمانوں کے لئے بیت المال قائم کیا تھا۔

چنانچہ ابن عبد البر کی "الاستیعاب" اور ابن حجر کی "تہذیب التہذیب" میں معتبیب بن ابی قحطہ کی سوانح میں مذکور ہے کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے "بیت المال" کا دمہ اڑا دیا تھا (۳)، بلکہ ابن الاثیر نے ایک دوسرے مقام پر ذکر کیا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کا ایک بیت المال آج کے مقام پر (مدینہ کے ضلعات میں) تھا، اور آپؓ میں سکنت رکھتے تھے، یہاں تک کہ جب وہ مدینہ منتقل ہو گئے تو ان سے کہا گیا کہ کیا وہاں اس کی گمرانی کے لئے کسی کو مامور کر دیا جائے، آپؓ نے کہا: نہیں، چنانچہ آپؓ کے موالی مسلمانوں پر شرف کرتے تھے، تاکہ اس میں کچھ بھی باقی نہیں بچتا، جب آپؓ مدینہ منتقل ہو گئے تو بیت المال اپنے گھر میں بنایا، جب حضرت ابو بکرؓ انتقال ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے امانت و رس کو جمع کیا اور بیت المال کو کھولا تو اس میں ایک دینار کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا جو تیلے سے رزیا تھا تو سبھوں نے حضرت ابو بکرؓ کے سے

ہوتے تھے (پھر اس کے مفہوم میں توثیق پیدا ہو جیسا کہ مذکور ہوا۔

کاتب دیوبند کے فرض میں سے یہ ہے کہ بیت المال کے قوانین کی حفاظت عدولانہ پرنکس کے مطابق کرے، نہ تو زائد ہو نہ رعایا پر ظلم ہو ورنہ کم ہو کہ بیت المال کا حق متاثر ہو (۴)۔

بیت المال سے متعلق امور میں کاتب دیوبند کی ذمہ داری ہے کہ بیت المال کے قوانین و اس کے پرنکسوں کی حفاظت کرے، قاضی ماہر کی و قاضی ابو یعلیٰ نے کاتب کی ذمہ داریوں میں چھ کام بتائے ہیں جو مختصر و رت ذیل ہیں:

الف۔ کام کی سی تعیین کر دوسرے سے متاثر ہو جائے، اور کام کے گوشوں کی تفصیل جن کے حتام مختلف ہوتے ہیں۔

ب۔ ملک کی حالت کا ذکر، آیا وہ حالت کے درمیان ہو یا صبح کے درمیان، اور ملک کی زمین کے مشرق یا مغرب ہونے کی بابت تفصیلی طور پر یا حتام ملے پائے ہیں۔

ج۔ ملک کے شرف کے حتام کا ذکر، ملک کی ارضی کی بابت ملے شدہ امور، یا و شرف مقدسہ ہے یا شرف طیبہ (رہمن پر متعین و رہنم کی شکل میں وظیفہ)۔

د۔ برعلاقہ کے بل و دمہ در مقدمہ یہ میں ان پر جو کچھ متاثر کیا گیا اس کی تفصیل ذکر کرے۔

ه۔ اگر ملک میں معدنی و سائل ہیں تو معدنی جہاں اور معدنی نقد و کا ذکر تاکہ ان سے نکلنے والے و سائل پر لی جائے و ملی مقدمہ معلوم ہو۔

و۔ اگر ملک کی مرحدہ راجہ ب سے ملے ہو اور ان کے ساتھ یونی مصاحبت کی رہے، والا سلام میں ان کے موالی کے داخل ہوئے

(۱) جامعہ التعلیم دہلی شرح لکھنؤی سہ ۱۹۰۰ طبع پرنکس لکھنؤ۔

(۲) جوبلی دہلی ۱۳۳۷۔

(۱) الماوردی دہلی ۲۰۷، جوبلی دہلی ۲۲۸، ۲۲۹۔

(۲) الکامل لابن الاثیر ۲۹۰/۲ دارالحدیث المشریہ مقدمہ ابن عدلون: ۱۰۲۔

دیون الاعمال والجنایات دہلی ۲۲۲ طبع القاہہ۔

(۳) الاستیعاب بمائش ۵۵۳ صاحب ۲۵۵ طبع المکتبۃ النجاریہ ۱۲۵۸ھ۔

بیت المال ۳-۵

رحمت کی دعا کی (۱)۔

کہتے ہیں: حضرت ابو بکرؓ نے حکم دیا تھا کہ ان کے نقد کے لئے بیت المال سے جو کچھ لیا گیا ہے ان کی وفات کے بعد وہ سب واپس رو دیا جائے (۲)۔

امام ابو یوسفؒ کی ”کتاب الخراج“ میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ خلافت میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے اہل حیرہ کے ساتھ اپنے معابد و مآبہ میں کچھ: میں نے اس کے لئے طے کیا کہ۔ جو حاجتیں جو کام کرنے کے قابل نہیں ہو جائے یا وہ کسی مسیبت کا شکار ہو جائے یا جو پختہ تو مالہ رتھ سب فقیہ ہو جائے اور اس کے اہل مذہب اس پر صدقہ کرنے لگیں، میں نے اس کا حق یہ معاف کر دیا اور ان کی نیز ان کے اہل و عیال کی کفالت بیت المال سے کی جائے کی جب تک وہ ویرالاسلام اور راجحہ میں مقیم ہیں۔ اور میں نے ان پر شرط لگائی کہ جن چیزوں پر ان سے مسح ہوئی ہے وہ وصول کی جائیں یہاں تک کہ وہ سے بیت المال میں جمع کرادیں (۳)۔

۴۔ جس تک وہ بڑی کا قلع ہے تو کتب سنت وغیرہ کے جن مرتب تک ہماری رسائی ہوگی ان میں عہدہ بابت میں اس فنکو ”بیت المال“ کے نام کا استعمال نہیں ملتا، لیکن متعدد احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بیت المال کے کچھ کام اس وقت موجود تھے، اس سے کہ لی، جس غنایم، صدقات کے وصول، موقوفہ کے لئے اطمینان و ضمانت وغیرہ عمومی امور یا ضابطہ سمجھے جاتے، اور صرف خراج کے بقت تک محفوظ رکھے جاتے تھے (۴)۔

(۱) اکابر ۲/۲۹۰۔

(۲) اکابر ۲/۲۹۱۔

(۳) کتاب الخراج ص ۳۲-۳۵ طبع المکتبۃ ۱۳۸۲ھ۔

(۴) مسند احمد ۱/۵۹۹، الخراج لابن یوسف ص ۳۶، الترتیب الاداریہ

۳۹۸، ۴۰۱، ۴۱۳۔

حضرت عمرؓ کے دور کے بعد سے تمام اسلامی دور میں بیت المال کا عمل جاری رہا، یہاں تک کہ سب سے موجودہ جدید نظام کیا تو موجودہ دور میں بعض اسلامی ممالک میں بیت المال کا کام صرف کشیدہ اور لاوارث اموال کی حفاظت تک محدود رہ گیا اور بیت المال کے دور کا کام وزارت مایات اور وزارت خزانہ انجام دینے لگے۔

بیت المال کے اموال میں تصرف کا اختیار:

۵۔ بیت المال میں تصرف کا اختیار صرف خلیفہ یا اس کے نائب کو ہے (۱)، اس لئے کہ امام ان امور میں مسلمانوں کا نائب ہے جن میں کوئی متعین شخص صاحب تصرف نہیں ہوتا، بیت المال کے حقوق میں تصرف کرنے والا ہر شخص امام کے اختیار سے اپنا اختیار حاصل کرتا ہے ضروری ہے جیسا کہ رواج بھی ہے کہ خلیفہ کسی مانت در اور قدرت رکھنے والے شخص کو بیت المال کا ذمہ دار متعین کرے، خلیفہ کی نیابت میں بیت المال میں تصرف کرنے والا شخص ”صاحب بیت المال“ کہلاتا ہے، اور وہ خلیفہ کی جانب سے مفوضہ اختیار کے مطابق تصرف کرتا ہے۔

بیت المال کے اموال میں خلیفہ کو تصرف کے اختیار حاصل ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی و خواہش سے تصرف کرے گا جس طرح اپنے ذاتی مال میں تصرف کرتا ہے، اگر وہ ایسا کرتا ہے تو کہا جائے گا کہ بیت المال میں فساد آگیا ہے یا اس کا نظام درست نہیں رہا، اور ایسی صورت حال کے لئے مخصوص احکام ہیں جن کی تفصیل آ رہی ہے، ان امور میں خلیفہ کا تصرف اس طرح ہوگا جس طرح خلیفہ کے مال میں بی قیمت تصرف کرتا ہے، جیسا کہ حضرت عمرؓ بس خطابؓ نے کہا: اس مال میں میری حیثیت خیم کے مالی کی ہے، اگر مجھے ضرورت میں رہی تو

(۱) جوہر الاکلیل ۱/۲۶۰۔

بیت المال ۶

نہیں لوں گا، ورنہ رستہ ہونی تو معرفت کے مطابق کھائیں گا اور جب خوش حالی ہوں تو وہ روہں گا^(۱)، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مال میں وہ پتی صوبہ کے مطابق ایسا تصرف کرے گا جو مسلمانوں کے لئے بہتر ہو۔ اس کے یہ وہ منافع میں ہو، محض خواہش مرضی اور خود مرضی سے تصرف نہیں کرے گا^(۲)۔

قاضی ابویعلیٰ نے وضاحت کی ہے کہ امت کے امور میں امام کی دس ذمہ داریاں ہیں، ان میں لینی اور صدقات کی حسب شرع وصولی، وظائف و بیت المال سے دیئے اشراجات کی تعمیر و مرافقہ پر پختہ ہوئے اور تقدیم و تاخیر کے بغیر ان کی اپنے وقت پر وصولی^(۳)، و امام کو یہ حق ہے کہ بیت المال سے ایسے لوگوں کو نعمات دے جن سے مسلمانوں کو کھانا نامہ دیو اور دشمن کے خلاف قوت حاصل ہو، و اس جیسے دیگر امور جن میں مصلحت ہو۔

ابتداءً اسلامی حکومت میں طریقہ یہ تھا کہ کسی شہر یا صوبہ کا عامل (گورنر) امام کی جانب سے مقرر ہو کر بیت المال کے لئے وصولی اور خرچ میں امام کا نائب ہوتا تھا، اور اس کے لئے ضابطہ مقرر تھا کہ معتبر شرعی طریقہ پر تصرف کرے، یہ اختیار قاضیوں کو حاصل نہیں تھا^(۴)، اور بعض شہروں میں صاحب بیت المال شہر کے گورنر کے بجائے برہنہ رستہ خلیفہ کے ماتحت ہوتا تھا۔

بیت مال کے ذرائع آمدنی:

۶- بیت المال کے ذرائع آمدنی مندرجہ ذیل اصناف ہیں، ان میں سے ہر ایک پر قبضہ کی نوعیت علاحدہ ہے جس کی تفصیل آ رہی ہے:

(۱) الخراج لابن یوسف دس ص ۱۱ طبع انتقادیہ۔

(۲) الخراج لابن یوسف دس ص ۱۰۔

(۳) الاحکام السلطانیہ لابن یعلیٰ دس ص ۱۲۱۔

(۴) الاحکام السلطانیہ لابن یعلیٰ دس ص ۵۲۔

الف۔ زکاۃ اور اس کی انوار: جسے امام مصلوں کرے گا خود موالیہ عام و کی زکاۃ ہو یا مصل باطلہ، جیسے چھنے، لے جانے، پیرا، اور نقد اور سامان تجارت، مسلم تاجر اس کے شر جب وہ عاشر کے پاس سے پتی تجارت کا سامان لے کر گزریں۔

ب۔ متقولہ عام کاٹس، و غنیمت راضی و جب بد او کے علاوہ وہ مال ہے جو قتال کے ذریعہ کنار سے حاصل ہو، چنانچہ اس غنیمت کاٹس (پانچوں حصہ) بیت المال میں داخل کیا جائے گا تاکہ اس کے مصارف میں خرچ کیا جائے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ“^(۱) (اور جانے رہو کہ جو کچھ تمہیں حاصل ہو سواں کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول کے لئے اور (رسول کے) قرابت داروں کے لئے یتیموں کے لئے اور مسکینوں کے لئے اور مسافروں کے لئے ہے)۔

ج۔ زمین کے معادن سے نکلنے والے سونا، چاندی و لوہا وغیرہ کا ٹیس^(۲)، و رہا گیا ہے کہ سمندر سے نکالے گئے موتی، غیر وغیرہ میں بھی اس کے مشابہت کاٹس ہوگا^(۳)۔

د۔ رکار (خمس) کاٹس، رکار بیت المال ہے جسے کسی شخص نے زمین میں کھنڈن کر دیا ہو، یہاں اس سے ”مال جاہلیت اور کفار کے وہ خزانے ہیں جو کسی مسلمان کو ملیں، تو اس کاٹس بیت المال کو دیا جائے گا و ٹیس کے بعد بقیہ مال پانے والے شخص کا ہوگا۔

هـ۔ لٹی: یہ ہر وہ متقولہ مال ہے جو بغیر قتال اور بغیر گھوڑوں و سواروں سے حملہ کے کفار سے حاصل ہو^(۴)۔

(۱) سورۃ انفال دس ص ۱۔

(۲) ابن ماجہ ص ۳۳۳۔

(۳) الخراج لابن یوسف دس ص ۱۱، ۱۲۔

(۴) الاحکام السلطانیہ لابن یعلیٰ دس ص ۲۳۵، ابن ماجہ ص ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱۔

بیت المال ۶

نی کی چند قسمیں ہیں:

(۱) وہ راضی و جامد ہو جنہیں مسلمانوں کے خوف سے غنہ چھوڑ کر بھاگے جائیں۔ یہ راضی و جامد ہو وقف ہوں یا جس طرح قتال کے ذریعہ غنیمت میں حاصل راضی وقف ہوتی ہیں، اور ان کے منافع ہر سال تقسیم کئے جائیں گے، شافعیہ نے اس کی صراحت کی ہے (۱)۔ اس مسئلہ میں اختلاف بھی ہے (دیکھئے جلد ۱)۔

(۲) وہ منقولہ اشیاء جو وہ چھوڑ کر چلے جائیں، ان اشیاء کو فوری تقسیم کر دیا جائے گا وقف نہیں کیا جائے گا (۲)۔

(۳) گذر سے حاصل یا شایا شریعت یا ایسی اراضی کی اہل بیت جن کے مالک مسلمان ہوں، وہ نہیں کر یہ پانچ مسلمان یا دینی کو یا شایا ہو، یا ایسی اراضی کی اہل بیت جنہیں ان کے مالک اہل و مر کے قبضہ میں برقرار رکھا گیا ہو خواہ صلحی برقرار رکھا گیا ہو یا نہ، وراثت ان پر قبضہ کرنے کے بعد انہیں مالکان اہل و مر کو دے دیا جائے گا، وہ نہیں شریعت اور کریں گے۔

(۴) جرینہ جہیز یہ وہ مال ہے جو مسلمانوں کے ملک میں رہائش کی وجہ سے گذر پر لازم ہوتا ہے، یا بیخ اور قد رت رکھنے والے مرد پر ایک متعین مقدار مال بطور جہیز واجب ہوتا ہے، یا پھر بڑے شہر پر لازم کیا جاتا ہے۔ ایک متعین مقدار دینی جائے، اور ایسا محض جہیز ہے، نہ کرے جس پر جزیہ کی دیکھی، وجہ نہیں ہے تو اس کی حیثیت جہیز کی نہیں بلکہ مدیہ کی ہوگی (۳)۔

(۵) اہل ذمہ کے مشرک یہ وہ ٹیکس ہے جو اہل ذمہ سے ان کے لیے موال پر یا جاتا ہے، جن کو تجارت کے لئے وہ دارالحرب لاتے

ہیں یا جنہیں لے کر وہ دارالحرب سے دارالاسلام آتے ہیں، یہ دارالاسلام میں ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرتے ہیں، اہل اہل ذمہ سے یہ ٹیکس سال میں ایک مرتبہ یا جائے گا جب تک کہ دارالاسلام سے نکل کر چلے، یا رولٹ دارالاسلام نہ آئیں۔

ان طرح یہ مشرک جہیز یا مالہ وہ سے بھی یا جائے گا جو مال لے کر سامان تجارت ہمارے ملک میں لائیں (۱)۔

(۶) وہ مال جو حربی صلح کی رو سے مسلمانوں کو ادا کریں۔

(۷) مرتد کا مال اگر قتل کر دیا جائے یا مر جائے، ورنہ قتل کا مال اگر قتل کر دیا جائے یا مر جائے، ان دونوں کا مال وراثت میں نہیں تقسیم ہوگا بلکہ وہ دینی ہوگا، حنفیہ کے نزدیک مرتد کے مال کے مسئلہ میں تفصیل ہے (۲)۔

(۸) دینی کا مال اگر مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو، اور اسی طرح دینی کا مال اس کے وارث کو دینے کے بعد جو بچ جائے وہ بھی دینی ہے (۳)۔

(۹) قتال کے ذریعہ غنیمت میں حاصل اراضی، یہ ذرائع اراضی ہیں، ان حضرات کی رائے کے مطابق جو ان کو مستحقین غنیمت میں تقسیم کئے جانے کے قابل ہیں ہیں (۴)۔

۱۔ بیت المال کی اراضی اور اس کی مالک کی پیروی و تہارت ۲۔ معاملہ کے منافع۔

۳۔ ہر بے تحاشہ ۴۔ وہ سپاہی جو جہاد یا غیر منافع عام کی خاطر بیت

(۱) الدر المختار مع حاشیہ ابن عابدین ۳۹۲ اور اس کے بعد کے صفحات۔

(۲) الدر المختار مع حاشیہ ابن عابدین ۳۹۲ شرح لمباج ۳۸۸، جوہر الاکلیل ۲۹۲، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹

بیت المال

لمال کو پیش کئے جائیں^(۱)۔

چوروں وغیرہ کے پاس سے ٹکس اور ان کا دغیرہ کوئی نہ ہو، یہ سے
اموال کو بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا^(۱)۔

ک۔ ایسے مسلمان کا ترک جو مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ
ہو یا اس کا وارث تو ہو لیکن دو چار برسے ماں کا وارث نہ بنتا ہو (ب
اہل علم کے ہر ایک جو "را" کے قائل نہیں ہیں) اسی طرح وہ مقتول
جس کا وارث نہ ہو اس کی اہل بیت المال میں داخل کی جائے گی،
اور اسے ٹی کے مصارف میں شریعاً کیا جائے گا۔

اس نوٹ میں بیت المال کا حق ثنائیہ اور مالکیہ کے ایک طور
میراث ہے، یعنی بیت المال عصبہ بنتا ہے، حنفیہ و حنبلیہ کہتے ہیں کہ
ایسے مال کو بیت المال میں طوراً داخل کیا جائے گا بطور میراث
نہیں^(۲)، (یعنی وارث)۔

ل۔ تمام مال و ممتلكات، مال، زکوٰۃ، عدا یہ، لے سے اس کے مال
کا ایک حصہ بطور مال یا جانا حدیث میں منقول ہے، سحاق بن ربیع
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے قائل ہیں، یہ منقول ہے کہ ایک شخص لنگایا ہو
پھل یا دھڑپاٹیا اس سے اس کی قیمت کا، نانہان یا سیاہ، پیرے
دھابہ، اسحاق بن راہوی کی ہے^(۳)، ظاہر ہوتا ہے کہ اس نوع کے
مال جب رسول کے جائیں گے تو ان میں مصالح عامہ پر شریعت
کیا جائے گا، اس طرح یہ اموال بیت المال کا حق قرار پائے گا۔

منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے بعض گورنروں کے کچھ مالوں پر دیکھ کر
ضبط کر لئے تھے کہ ان کی گورنری کے جب ان کے یہاں خوشحالی آگئی
تھی، اس طرح کے اموال بھی بیت المال میں داخل کرنے جائیں گے۔

ح۔ وہ ہر لیا جو ایسے قاصیوں کو پیش کئے گئے ہوں جنہیں منصب
تقاضا کرتے سے پیشہ مدینہ پیش کے جاتے ہوں، یا اس منصب سے
پیشہ پیش تو کئے جاتے ہوں لیکن مدینہ پیش کرنے والے کا کوئی مقدمہ
اس قاضی کے پاس رہی نہ صحت ہو، ایسے مدایا اگر مدینہ پیشے والے کو
واپس نہیں کئے گئے تو بیت المال میں واپس کے جائیں گے^(۴)، اس
سے کہ نبی کریم ﷺ نے، من المصلیہ کو، یا یا مدینہ پیش لے
لیا^(۵)۔

یہی طرح وہ ہر جو اہل حرب کی جانب سے امام کو پیش کئے
جائیں، نیز وہ مدینہ جو حکومت کے مال و گورنری کو پیش کئے جائیں،
یہ حکم اس صورت میں ہے جب اس نے بھی ہر یہ دینے والے کو اپنے
خاص مال سے ہر یہ نہ دیا ہو^(۶)۔

ط۔ وہ ٹیکس جو رعایا پر ان کے مفاد کی خاطر فرض کئے گئے ہوں
نہ وہ وہ جو د کے سے ہوں یا کسی اور مقصد کے لئے، لیکن ایسا ٹیکس
لوگوں پر ہی وقت لگایا جائے گا جب بیت المال سے مدینہ مدت
پوری نہ ہوتی ہو، اور وہ کام ضروری ہو، مدینہ صورت، مگر یہ آمدنی
غیر شری ہوگی^(۷)۔

ی۔ لا وارث اموال، یہ ہر وہ مال ہے جس کا مالک معلوم نہ ہو جیسے
گھر کے پرے سامان، امانت، رہن، ایسی قسم میں وہ اموال بھی ہیں جو

(۱) انبی ۸/۵۰۷۔

(۲) روح المعانی، محمودی، ۳/۳۳۰، شرح المسماج و معنیہ القطعی، ۳/۳۳۰، مسماجی
۸/۷۷۔

(۳) حدیث: "ان نسی احد من اس النبی" کی روایت بخاری (فتح
۲۲۰/۲ طبع انتقادی) اور مسلم (۳/۳۳۳ طبع المجلدی) کے ہے۔

(۴) الدر المنثور، ۳/۳۸۰، المصنف و المراق، ۳/۳۵۸، دیکھئے فتاویٰ امین
۱/۱۵۱، تاریخ کردہ مکتبہ القدی، ۱۳۵۶ھ۔

(۵) ابن ماجہ، ۱/۷۷، الاحکام السلطانیہ، ۱/۲۳۰۔

(۱) روح المعانی، ۵/۲۷۹، متن غلیل و ۶/۱۰۶، الاطیل، ۴/۵۹، ابن ماجہ
۲/۲۸۲۔

(۲) ابن ماجہ، ۵/۸۸، فتح القدیر، ۵/۲۷۷، شرح المسماج، ۳/۳۶۷، ۱۳۷۷ھ،
انبی ۵/۶۸۳، الاحکام السلطانیہ، ۱/۲۳۰، المصنف و المراق، ۳/۳۵۸۔

(۳) انبی ۲/۵۷۳، ۸/۲۵۸، تہذیب الامم، ۲/۵۶۔

بیت المال ۷-۹

اراضی کے شرعاً، عاثر کے پاس سے گزرنے والے مسم ناجروں سے وصول یا یا عثر، اموال بائعہ کی زکاۃ اگر عام نے اسے وصول کیا ہو۔ اس کے مصارف وہ آٹھ مصارف ہیں جن میں صرحت قرآن کریم نے کرائی ہے۔ اس مسئلہ میں اختلاف و تنصیب ہے جس کے لئے اصطلاح زکاۃ کیجی جائے۔

ماوردی نے اس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف نقل کیا ہے کہ اس اموال کی بابت کس نوع کا اختیار حاصل ہوگا، چنانچہ انہوں نے نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کی رائے میں یہ اموال بیت المال کا حق ہیں، یعنی بیت المال کے ایسے ملاک ہیں جن میں امام کو اپنے اجتہاد و مصلحت سے تصرف کا اختیار حاصل ہے جس طرح فی مال میں سے اختیار تصرف حاصل ہے، اس لئے امام ان اموال کو مال فی کی طرح مصالح عام میں شریعتاً رستہ ہے، اور عام شافعی کی رائے یہ نقل کی ہے کہ بیت المال میں زکاۃ کا مال مستحقین زکاۃ کے سے محض محفوظ رکھا جاتا ہے، جب مستحقین آجائیں گے تو انہیں زکاۃ کا مال دینا ضروری ہے، اگر مستحقین نہیں ہیں تو اموال زکاۃ کو بیت المال میں محفوظ رکھا جائے گا، نہ جب تقدیم کی رہے محفوظ رکھنا واجب ہے، جب کہ حدیث قول کے مطابق جائز ہے، انہوں مذہبوں میں فرق اس سے ہے کہ زکاۃ امام کو یا فرض ہے یا جائز، اس میں ان کی دو رائے ہیں۔ ابو یعلیٰ حنبلی نے نقل کیا ہے کہ اس مسئلہ میں امام احمد کا قول امام شافعی کے قول کی مانند ہے، انہوں نے اموال ظاہرہ کی زکاۃ میں یک رائے قول امام ابوحنیفہ کی مانند کر لیا ہے^(۱)۔

دوسرا شعبہ: خمس کا شعبہ:

۹- خمس سے مراد مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) الاحکام السلطانیہ للماوردی ص ۲۱۳ طبع ۱۳۲۷ھ الاحکام السلطانیہ ص ۲۲۳، ۲۲۴

بیت المال کے شعبے اور ہر شعبہ کے مصارف:

۷- بیت المال میں آنے والے اموال کے مصارف مشوع ہیں، اس میں سے بیشہ اصناف ایسے ہیں کہ ان کو دوسری قسم کے مصارف میں شریعت نہیں کیا جاسکتا، اس لئے ضرورت ہوئی کہ بیت المال کے اموال کو ان کے مصارف کے لحاظ سے مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تاکہ ان مصارف میں شریعت کی ہدایت ہو، امام ابو یوسف نے صرحت کی ہے کہ بیت المال میں شریعت کے اموال زکاۃ سے علاحدہ رکھے جائیں گے، چنانچہ وہ کہتے ہیں: صدقہ (زکاۃ) اور عثر کے اموال کو شریعت کے مال میں نہیں مایا جائے گا، اس لئے کہ بیت المال تمام مسلمانوں کے لئے لیا ہے اور زکاۃ صرف ان لوگوں کا حق ہے جن کی تعیین اللہ نے قرآن کریم میں فرمادی ہے^(۱)۔

حنفی نے صرحت کی ہے کہ امام کی ذمہ داری ہے کہ بیت المال کی مدد کو چارہ دوں میں تقسیم کرے، دوسرے مسالک کے فقہاء بھی فی الجملہ تقسیم اموال کے خلاف نہیں ہیں، حنفیہ نے کہا ہے کہ امام بیت المال کے چارہ دوں میں سے کسی ایک مد سے قرض لے کر دوسرے دوں کے مصارف پر خرچ کر سکتا ہے، لیکن جس مد سے قرض یا گیا ہے اسے واپس کرنا ضروری ہے بشرطیکہ جس مد سے قرض لے کر دوسرے مد میں خرچ کیا گیا ہے قرض ۱۰ پنے ۱۰ لے دے مال اس دوسرے مد میں شریعتاً کرنا جائز نہ ہو^(۲)۔

دو چاروں مد (شعبے) میں ہیں:

پہلا شعبہ: زکاۃ کا شعبہ:

۸- اس مد کے حقوق ہیں: چھ لے والے جانوروں کی زکاۃ، شری

(۱) البحر ص ۸۰

(۲) الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین ص ۵۷۲، ۵۷۳، ۲۸۲، ۲۸۳

بیت المال ۱۰-۱۱

لعنہ منقولہ اموال غنیمت کا جس، ایک قول یہ ہے کہ غنیمت میں
ملنے والی جامد اموال کا بھی خمس مراد ہے۔

ب۔ پائے جانے والے خزانہ جاہلیت کا جس، اور ایک قول میں
سے رفاۃ کہا گیا ہے۔

ج۔ اموال فی خمس، یہ امام شافعی کا ایک قول اور امام احمد کی
ایک روایت ہے، امام احمد کی دوسری روایت اور مسلک حنفیہ و مالکیہ
یہ ہے کہ فی میں سے خمس نہیں نکالا جائے گا۔

اس مد کے مصرف میں پانچ حصے ہوں گے، اللہ اور اس کے رسول
کا حصہ، قرابت داروں کا حصہ، یتیموں کا حصہ، مساکین کا حصہ،
بن ہشیل (مسافر) کا حصہ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَأَعْلِمُوا
أَنَّمَا عُشْمَتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي
الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَهِيَ الْغَنِيمَةُ" (۱) اور جائے
رہو کہ جو کچھ تمہیں حاصل ہو سو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول
کے لئے اور (رسول کے قرابت داروں کے لئے یتیموں کے لئے
اور مسکینوں کے لئے اور مسافروں کے لئے ہے) بلا حصہ نبی کریم
ﷺ اپنی حیات میں پیتے تھے، آپ ﷺ کے بعد یہ حصہ امام کی
رہے کے مطابق مسلمانوں کے مصالح میں خرچ کیا جائے گا، چنانچہ
اس حصہ کو زندہ دیکر ہوئے والے فی کے مد میں متعلق کر دیا جائے گا،
بقیہ چاروں حصے ان کے مستحقین کے لئے بیت المال میں محفوظ رکھے
جائیں گے تاکہ ان پر خرچ ہو جائیں، ان حصوں کو امام مصالح عامہ
میں خرچ نہیں کرتا ہے (۲)۔

تیسرے شعبہ: وارث موال کا شعبہ:

۱۰۔ یہ وہ وقف (کری پزی چیز) وغیرہ ولا وارث موال ہیں جس کے

(۱) سورۃ انفار، ۸۱۔

(۲) ابن ماجہ ص ۵۷۲، السنن ص ۴۰۶، الاحکام السلطانیہ لابی یحییٰ رحمہ اللہ ص ۱۲۱،

۴۳۶، ۴۳۷، لاوردی ص ۱۲۷۔

مالک کا علم نہ ہو، یا چوری کا مال جس کا مالک معلوم نہ ہو، اور اس جیسے
اور موال جن کا پیچھے کر ہو، یہ موال بیت المال کے اس مد
میں اس کے مالکان کے لئے محفوظ رکھے جائیں، اگر مالکان کے علم کی
امید قائم ہو جائے تو ان میں اس کے مصرف میں خرچ کر دیا جائے گا۔

اس مد کے موال کا مصرف، جیسا کہ ابن عابدین نے زیلعی سے
نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ حنفیہ کا مشہور مسلک یہی ہے، یہ ہے کہ یتیم
فقیر (لا وارث فقیر) اور ایسے فتنہ و جن کے ہوا نہ ہوں، اس مد سے
ان لوگوں کے نفقہ، اور اس میں، ان کے فتنے کے اثرات اور ان کی
جناہات کی دیت ادا کی جائے فی، لاوردی نے کہا: امام ابو حنیفہ کے نزدیک
ان لوگوں پر اصل مالکان کی جانب سے بطور صدقہ خرچ کیا جائے گا۔

غیر حنفیہ کے رو، ایک اس مد کے موال کو کسی مخصوص مصرف کے
ساتھ خاص کرنے کا ذکر ہمیں نہیں ملا، لہذا ظاہر ہے کہ ان کے
۱۰۔ ایک ان موال کو فی کی طرح مصالح عامہ میں خرچ کیا جائے گا،
ابو یعلیٰ اور لاوردی نے لا وارث مرنے والے کے مال کے بارے
میں بھی صراحت کی ہے (۱)، اس طرح ان حضرات کے نزدیک
بیت المال کے مدات تین رو جاتے ہیں، چار نہیں۔

چوتھا شعبہ: فی کا شعبہ:

۱۱۔ اس مد کے اہم وارث آمدنی مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ فی کی تقسام: ۱۔ لاوردی کے گھر۔

ب۔ خمس میں اللہ اور اس کے رسول کا حصہ۔

ج۔ وہ اراضی جو مسلمانوں کو غنیمت میں حاصل ہوئی ہوں، اس
قول کی رو سے کہ انہیں تقسیم نہیں کیا جائے گا، اور نہ وہ صلہ رحمی
مقتضی ہیں۔

(۱) الاحکام السلطانیہ لابی یحییٰ رحمہ اللہ ص ۲۱۵، لاوردی ص ۱۹۳۔

بیت المال ۱۲-۱۳

و۔ اس زمیں کا خرچ جو مسلمانوں کو غنیمت میں ملی ہو، خواہ اس سے ہفت شمار کیا جائے یا غیر ہفت۔

ج۔ سب خزانوں کا خمس جن کے مالک کا علم نہ ہو یا جن پر طویل زمانہ گزر گیا ہو۔

و۔ زمین سے نکلنے والے معدنی وسائل یا پٹرول، گیس، اور ایک قول یہ ہے کہ اس نوع سے وصول کی جانے والی فسی زکوٰۃ ہوتی۔ اس کی مقدار چالیس حصہ ہے اور اس سے زکوٰۃ کے مصارف میں صرف کیا جائے گا۔

ز۔ لا وارث مرنے والے مسلمان کا مال اور اس کی ویت۔
ح۔ رعایا پر رکائے گئے ٹیکس جو کسی متعین مقصد کے لئے نہیں کائے گئے ہوں۔

ط۔ تافسیوں، گورنروں اور امام کو پیش کئے گئے ہدایا۔
ی۔ غیر حنفی کی رائے کے مطابق سابقہ کے اموال (لا وارث اموال کا)۔

مال فی کے مصارف:

۱۲۔ اس کے اموال کا مصرف مسلمانوں کے عمومی مصالح ہیں، یہ اموال امام کے قبضہ میں رہیں گے اور وہ اپنی صواب و یہ اجتہاد کے مطابق اس میں سے عمومی مصالح میں خرچ کرے گا۔

فقہاء جب نلی الاطلاق بولتے ہیں کہ ملاں فقہ بیت المال سے دیا جائے گا، تو فقہاء کی مراد یہی ہے تمام ہوتی ہے، اس لئے کہ صرف یہی عمومی مصالح کے لئے مخصوص ہے، برخلاف دوسرے مصارف کے، کہ ان میں خرچ کے مصارف متعین ہیں، ان کے علاوہ مصارف میں انہیں خرچ نہیں کیا جائے گا، ذیل میں بعض وہ مصالح ذکر کئے جاتے ہیں جن میں اس کے اموال صرف کئے

جائیں گے جیسا کہ فقہاء کے کلام میں مذکور ہوا ہے، اس میں تمام مصالح کا احاطہ واسطہ نہیں کیا گیا ہے، اس لئے کہ مصالح کی جماعت لا تعدلو ہیں، جو ہر زمانہ میں اور ہر شہر و ملک میں بدلتی رہتی ہیں۔

۱۳۔ چند اہم مصالح جن میں اس کے اموال خرچ کئے جائیں گے مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ عطیہ، یہ بیت المال میں ایک حصہ ہے جو ہر مسلمان کو دیا جائے گا خواہ وہ فوجی خدمت کے قائل ہو یا نہ ہو، یہ نایابہ کا ایک قوت ہے جسے صاحب مغنی نے قوش کیا ہے، یہی شافعیہ کا ایک قوت ہے جو ان کے نزدیک خلاف اظہر ہے، امام احمد نے فرمایا کہ فی میں ہفتی فقیر مسلمان کا حق ہے۔

اس قول کی ایک دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "مَّا أَكَلَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَاللَّسْوَٰلِ" (۱) (جو کچھ اللہ اپنے رسول کو (دوسری) بستیوں والوں سے بطور نفع دلو" ہے، وہ اللہ ہی کا حق ہے اور رسول کا)، پھر فرمایا: "لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالُهُمْ يُنْفَقُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا، وَيُنْفِقُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضَادُّونَ" (۲) (ان حاجت مند مہاجرین کا (یہ خاص طور پر) حق ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے جدا کر دئے گئے ہیں، اللہ کے فضل اور رضامندی کے طلبکار ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ تو صادق ہیں)، پھر فرمایا: "وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يَحِبُّونَ مِنْ هَٰذَا حَقٌّ لَهُمْ" (۳) (اور (ان کا بھی حق ہے) جو درالایمان اور ایمان میں ان کے

(۱) سورہ ہشر ۷۱

(۲) سورہ ہشر ۷۲

(۳) سورہ ہشر ۷۳

بیت المال ۳۳

قبل سے تر اور پکڑے ہوئے ہیں محبت کرتے ہیں اس سے جو ان کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے) پھر فرمایا: ”وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ“ (۱) (اور ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو ان کے بعد آئے) بیت میں تمام مسلمانوں کو شامل کیا گیا ہے، اس لیے حضرت عمرؓ نے سورہ حشر کی آیت کو پڑھنے کے بعد کیا یہ یعنی حشر کی آیت نے تمام مسلمانوں کا خاطر کیا ہے۔ اور اگر میں زہد و ریا تو ”سہیمیر“ سے ایک چہرہ لایا کرتا تھا میں سے اپنا حصہ لے گا۔ جس کے سے سے پیسہ نہیں بہا پڑا (محنت نہیں کرتی پڑی)۔

حنا بد کا وہ قول جو شافعیہ کا اہل قول بھی ہے، یہ ہے کہ نبی کے مستحقین سرحدوں پر سورچہ بد تمامین، مسم، اوائج، اور ان کے مصالح پر رہے رہے، لے لے لے لے ہیں، یہ ان مصالح کے مال و دین جن کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

اگر ابی بنیہ و جور و حد میں جہاد کے لئے خود کو تیار نہیں رکھتے ہیں اس میں کوئی حق نہیں ہے جب تک کہ وہ عملاً جہاد میں شریک نہ ہوں۔ اس قول کی دلیل صحیح مسم، بنیہ و حد میں حضرت پر یہ دیکھنا ہے کہ ”اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَرَأَ امْرَأًا عَلَى حَيْثُ لَوْ مَرِيَّةً اَوْ حَصَا فِي حَاصَتِهِ يَتَقَوَّى اللّٰهُ...“ (نبی کریم ﷺ جب کسی لشکر پر سر یہ کا امیر کسی کو مقرر فرماتے تو اسے اپنی ذات کے بارے میں اللہ سے ڈرنے کی وصیت فرماتے...)، اس حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ”ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَحَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحُولِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِمُهَاجِرِينَ، وَعَنْهُمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مَعَهُ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابٍ

(سورہ حشر ۱۰)

المسلمين، يحجوي عليهم حكم الله الذي يحجوي عيسى المؤمنين، ولا يكون لهم في الغنمة والفيء شيء، إلا أن يجاهدوا مع المسلمين“ (۱) (پھر انہیں اسلام کی دعوت دو، اگر وہ قبول کر لیں تو تم اس سے قبول کر لو، ورنہ نہیں چھوڑ دو، پھر نہیں پے ملک سے مہاجرین کے ملک میں منتقل ہونے کی دعوت دو، ورنہ نہیں بتاؤ کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو نہیں وہ سارے حقوق میں گے جو مہاجرین کے حقوق ہیں، اور اس پر وہ وعدہ دے دیں ہوں گی جو مہاجرین پر ہیں، اگر وہ منتقل ہونے سے انکار کریں تو نہیں تو کہ تب وہ مسلمان اور اپنی کی مانند ہوں گے، اس پر اللہ کے وہ احکام جاری ہوں گے جو مہاجرین پر جاری ہوتے ہیں، ورنہ نہیں غنیمت اور فی میں کوئی حصہ نہیں ہوگا، والا یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں)۔

اور کہا گیا ہے کہ شافعیہ کے نزدیک نبی کا پورا مال ان تمام لوگوں کے مابین تقسیم نہ ہوتا۔ مری ہے جن کے وظائف اس سال بیت المال میں مقرر ہیں اور اس میں سے کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا جائے گا، اور نہ ہی مصالح کے لئے کچھ نہ دیا جائے گا۔ اس سے جس اس (یعنی اللہ اور اس کے رسول کا حصہ) کے، بین شافعیہ کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ بیت المال میں جن کے وظائف مقرر ہیں ان کی ضرورت کے بقدر دیا جائے گا، اور بچا ہوا مال فی مصالح میں خرچ کیا جائے گا (۲)۔

ب۔ اس کے، جنگی سار، سامان، حفاظتی شیا، جہاد، مسلمانوں کے دشمن سے، مال کے اخراجات۔

ج۔ ان مامورین کی تنخواہیں جن کی ضرورت مسلمانوں کو اپنے عمومی معاملات میں ہوتی ہے، جیسے تشق، محسوس، حدود و مانند

(۱) حدیث بریۃ مکان ہذا ائمہ امیراء... کی روایت مسلم (۳/۳۵۷ طبع النجفی) نے کی ہے۔

(۲) شرح المہاجر ص ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰،

بیت المال ۳۳

نہ جائے تو اسے اس سال کا حصہ دیا جائے گا، لیکن جو سال کے آخر میں یا سال مکمل ہونے کے بعد انتقال کر جائے تو اس کا خلیفہ اس کے وارث کو دیتا ہے (۱)۔

۱۔ بے س، لا وارث اور قیدی وغیرہ بے محتاج مسکینوں کی خدمت و ریات کی تکمیل، جن کے پاس نہ پناہ ہو جس سے ال پر شرف لایا جائے، نہ ان کے رشتہ دار ہوں جن پر ال کا نفقہ واجب ہو، تو بیت المال کی جانب سے ان کے نفقہ کی پوری اور اچھی خدمت جیسے وہ محتاج کے اہل بیت اور میت کی تنہا پوری کی جائے گی، اسی طرح ایسے شخص کی حمایت کی میت بیت المال سے "کی جائے گی جس کے مسلمانوں میں عاقلہ نہ ہوں یا اس کے عاقلہ تو ہوں مگر وہ مکمل یا بعض اہل کی عاقلہ نہ ہوں تو بیت المال فقیر میت " سرے گا، کانفر کی طرف سے عاقلہ کی دہری پوری نہیں کی جائے گی، بعض ثنائیہ نے وضاحت کی ہے کہ حمایت کرنے والے کا اثر بیت المال کے خلاف قبول نہیں لایا جائے گا، جس طرح عاقلہ کے خلاف قبول نہیں لایا جاتا ہے (۲)۔

۲۔ بیت المال سے اہل ذمہ پر خرچہ ذمی یا غیر ذمی کانفر کا مسلمانوں کے بیت المال میں حق نہیں ہے، لیکن اُردی پنی کمزوری کی وجہ سے محتاج ہو گیا ہو تو اسے اس قدر دیا جائے گا جس سے وہ پنی بھوک مٹائے (۳)۔ امام ابو یوسفؒ کی "کتاب الخراج" میں ہے کہ حضرت خالد بن ولید نے اہل حیرہ کو معاملہ دہامہ میں لکھ کر دیا تھا کہ جو بزرگ شخص کام کے قائل نہ رہے، یا وہ کسی آفت کا شکار ہو جائے، یا وہ

رنے والے لوگ، مفتیاں، مر، مودمین، مدرمین اور اس طرح کے و تمام لوگ جو اپنے آپ کو مسلمانوں کے مصالح کے لئے ہارخ کر لیتے ہیں، ان حضرات کی اور ان کے اہل و عیال کی کدلت بیت المال سے کی جائے گی، اور اس کی مقدار میں زمانہ اور مدت کے فرق سے فرق ہوتا رہے گا، اس لئے کہ حالات اور نرخ بدلتے رہتے ہیں (۱)۔

یہ شخص ہیں، زمین کی حفاظت سے اہل بیت نہیں ہوگی، بلکہ یہ اہل بیت کی طرح ہوگی اس سے کہ قتل و دہری جیسی جرائم پر اہل بیت لٹائی سرے سے جا نہیں ہے (۲)۔

چھر، زمین کے لئے مقدار متعین رہی مگر بیوت و مودہ ای مقدار کا مستحق ہوگا، ورنہ وہ اپنے جیسے مودمین کے برابر کا مستحق ہوگا بشرطیکہ اس جیسے لوگ صرف اہل بیت کے ساتھ کام کرتے ہوں (۳)۔

ن لوگوں کے موانع کے خلاف بیت المال میں مودہ نہ ہوں تو یہ خلاف بیت المال پر قرض ہوں گے، اور بیت المال کو مہبت دی جائے گی جس طرح تک، حتیٰ کی صورت میں قرض میں مہبت دی جاتی ہے، پس، مرے مصالح کا معاملہ اس سے ممانعت ہے وہ مصالح ای وقت پورے کئے جائیں گے جب ان کی قدرت ہو، و مقدار کی صورت میں مودہ بتی نہیں رہیں گے (۴)۔

حنفیہ کے نزدیک رنج یہ ہے کہ اہل و خلاف جیسے قاضی، مفتی، مدرین وغیرہ میں سے کوئی شخص سال ختم ہونے سے پہلے احتمال

(۱) ابن ماجہ ص ۲۸۰-۲۸۱، المغنی ص ۱۷۶-۱۷۷

(۲) ابن ماجہ ص ۲۸۲

(۳) الصحیح و صحیحہ القسیمی ص ۱۲۸، ۲۵۵، ۲۵۶

(۴) الاکرام اسلامیہ ص ۱۲۱، ص ۱۳۶، شرح الصحیح ص ۲۹۶، ۳۹۳، جوہر الاکلیل ص ۲۷۱، الخراج ص ۱۷۱، جوہر ص ۱۸۷، روح المعانی للحوذی

ص ۱۳۸، ۱۳۹

(۱) الدرر المختار ص ۲۸۲

(۲) ابن ماجہ ص ۱۳۳، جوہر الاکلیل ص ۲۷۱، القسیمی ص ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴

۲۹۶، ۲۹۷، ص ۱۱۱، ص ۱۱۲، الخراج ص ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲،

بيت المال ۴۳

ہوتے ہیں، ان سے اگر ان کے متوفیہ کاموں میں مدد ملے گی تو ان کے
جس کے نتیجے میں جان و عضو یا مال کا نقصان ہو جائے گا، مثلاً تعمیر میں
زیادتی کی وجہ سے مجرم کی موت ہو جائے تو اس کی دیت کا ضامن
بیت المال سے ادا کیا جائے گا۔

اگر مسنون نظام امام یا کسی اور سے وراثت کی نفوس ضرورت سے متعلق ہو تو ایسی صورت میں ضمان اس کے عاقلہ پر یا اس کے خاص مال میں جیسی صورت ہو واجب ہوگا، اس لئے کہ ان کی غلطیوں مساوات زیادہ ہوتی ہیں تو اثر و ثواب ان کے عاقلہ اس کا بوجھ انہیں تو یہ ان کے لئے مہلک ثابت ہوگا۔

یہ رائے حنفیہ اور مالکیہ کی ہے، یہی حنابلہ کی اصح رائے ہے، اور شافعیہ کا قول غیر ظہر ہے، ہشامیہ کا ظہر قول اور حنابلہ کے نزدیک صحیح کے بالمقابل قول یہ ہے کہ ضمان اس کے عاقلہ پر ہوگا، لیکن عہد نقصان یا پناہ والا اتفاق نقصان کرنے والے پر ضمان ہوگا (۳)۔

طرح حقوق کی ادائیگی جیسے شہر نے ان کے مستحقین کے لئے تسلیم یا ہمدردی حد شہر کی رہے ان کی ادائیگی سی متعین فراہم نہ آتی ہو۔

اس کی مثال یہ ہے کہ اُتر خوف کے راجح میں، یہ مسجد عام میں یا نہی شاہ ادھر کسی شخص کا قتل ہو جائے، وفاقہ کا پتہ نہ چلے تو ایسے مقتول کی میت میت اہمال پر، جب ہوں، اس سے کہ حضرت علیؑ نے کہا: ”مسلم میں کوئی خون رائگاں میں جانے گا“ (۴۸)۔

غنی رہا ہو پھر فقیر ہو جائے اور اس کے مذہب "اے اس پر صدقہ کرنے لگیں تو اس کا جزیہ معاف ہو جائے گا، اور اس کی نیہ اس کے گھر والوں کی کفالت بیت المال سے کی جائے گی سب تک وہ درالبحر و برہہ الاسلام میں مقیم رہے، اسی کے مشعل ابو سعید نے "کتاب الاموال" میں نقل کیا ہے (۱)۔

۱۔ بیت المال کے فنی کے لئے کے مصارف میں کافروں کے ہاتھوں میں قید مسلمانوں کی رہائی بھی ہے، امام ابو یوسفؒ نے ”کتاب الخراج“ میں حضرت عمر بن خطابؓ کا قول نقل کیا ہے کہ: ”مستم قیدی جو کافروں کے ہاتھوں میں قید ہو اس کی رہائی کے لئے بیت المال سے خرچ کیا جائے گا۔“ نافعہؓ کا یہ قول یہ ہے کہ اس کی رہائی خود اس کے اپنے مال سے کرنی جائے گی، دیکھئے: ”اسری“۔

اسی کے مشابہت میں شامیہ نے کہا ہے کہ اگر غیر ماکول اللحم جانوروں کا مالک جانوروں کو چارہ فراہم نہ کرے، اور اس کے فترتی وجہ سے اس کو مجبور بھی نہیں کیا جاسکتا ہو تو ان جانوروں پر ہیبت المال سے مفت خوریت یا جائے گا، اسی طرح مقتونہ جانور کا چارہ ہیبت المال سے دیا جائے گا اگر اس جانور کی آمدنی سے اس کا اثرت پر اس کا منہ

— (۲) —

۱۔ مسلم ممالک کے عمومی مصالح جیسے مساجد، راستے، پل، بنیادیں اور غیرہ کی تعمیر اور نقصانات کی مرمت و اصلاح (۳)۔

ح۔ حکومتی اور مرہ کے فرار کی غلطی سے ہونے والے نقصانات کا
صہان:

جیسے سربراہ، تناضی اور اسی طرح وہ تمام افراد جو عمومی کام انجام

(۱) ابن ماجہ ۳۹۰، ابوداؤد ۳۵۵۳، مسند ابی حنیفہ ۳۰۸، مسند

(۲) یہ اثر ملا یطیل فی الإسلام دم حضرت علی بن ابی طالب کا تو ہے صاحب انہی (۷۹۷ طبع لریاض) نے ہیر کسی کی جانب منسوب کئے ذکر کیا ہے اس میں مذکور ہے کہ مکہ میں از دھام میں ایک شخص کا قتل ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ سے جو حوا تو انہوں نے فرمایا: اسلام میں یوں خوب

() الخرج جرم ۱۳۲، واسول جرم ۵۳۵

(۴) انجمن لائى يوسف، ۱۹۶۱ء، المواقىء، ص ۳۸۷، جوامع الاكلیل، ۱، ۴۶۰، ۴۷۰،

۴۰۹/۴، تہذیبی ۸۶/۳، ۹۳/۴، ۱۵/۴، کتاب الفنا ۵۵/۵۔

(۳) بعضی رما ۲۷ شرح الصحاح ص ۹۵۔

بيت المال ١٣-١٥

فقراء اور زیادہ ضرورت مند ہوں تو یہی صورت میں امام کچھ مال تو
اس شہر والوں پر ڈیڑھ لکھ روپے لگا جہاں سے جمع کیا گیا ہے اور اکثر
ان کے ہمتیوں پر ڈیڑھ لکھ روپے لگا۔

حسابداری رائے ہے کہ اگر بیت المال پر حق کٹھا ہو جائے اور بیت المال کی استطاعت انہوں حق سے کم ہیں اس میں سے ایک حق سے زیادہ ہو تو انہوں حقوق میں سے یہ حق پر صرف کیا جائے گا جس پر اگر اس وقت صرف نہ کیا جائے تو وہ بیت المال پر قرض ہو جائے گا جیسے فوج کے اخلاف، جنگی سامان اور سلعے وغیرہ کی قیمت اس حق پر صرف نہیں کیا جائے گا جو سبوت اور مصدقہ کے بطور واجب بنانے جیسے راستہ وغیرہ (۲)۔

اور نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن مسہل انصاری کی دیت اور فرمائی
جب نہیں خیر میں قتل رویہ کیا، ورنہ اعلیٰ کا پتہ نہیں چلیں کا تھا، انصار
نے قسمت کا حلف دینے سے انکار رویہ کیا اور یہ، یوں کی قسم کو
انہوں نے قبول نہیں کیا تھا، تو نبی ﷺ نے اس کی دیت اپنے پاس
سے اور فرمائی اس لئے کہ اس کا خون رائگاں جانا آپ کو پسند نہیں
تھا (۱)۔

کی قسم میں غلطی کے مدد کی مدت ہے خاصی اس سامان کے مدد کی مدت بہت اہمال سے اس طور پر، اس کے لئے تاکہ وہ مدت صاحب سامان پر فرض ہوگی (۲)۔

ہیت مہل کے اخراجات میں ترجیحات:

۱۴- مالکچہ اور شافعیہ کی رائے ہے کہ آل نبی (سادات) پر سب سے پہلے خرچ کرنا مستحب ہے، جن پر صدقہ حرام ہے، اس میں حضرت عمرؓ کی قیادہ ہے، کہ انہوں نے بیت المال سے آل نبی ^{علیہ السلام} کو سب سے پہلے دیا۔ پھر اس کے بعد ان اہل بیت کے عادات پر خرچ کیا جائے گا جن سے مال جمع کیا گیا ہے، جیسے ان کی مساجد کی تعمیر، ان کی سرحدوں کی بربکاری، ان کے قساقہ و موہن کے خلاف، ان کے قرضوں کی اٹیلی، ان کی جمالیات کی دیت کی اٹیلی، اور ان میں سے ہر ایک کی ضروریات کے قدر دیا جائے گا۔

جس شہر سے مال جمع کیا ہے، اس کے ملاوہ دوسرے شہر کے
 = رائگاں نہیں ہے تو حضرت عمرؓ نے بیت المال سے اس کی دس روپے لے کر لائی، اس
 واقعہ کو عبدالرزاق نے "معصف" (۱۰/۵۵ طبع مجلس اعلیٰ المیزان) میں نقل کیا
 ہے لیکن یہ حضرت علیؓ کا عمل نہیں ہے۔

(۱) حدیث ”نَحْمِلُ دِمَةَ عَبْدِ اللَّهِ“ کی روایت بخاری (۱/۲۵۵) طبع دمشق (۱۳۹۲ھ) کی ہے دیکھئے: انہی

۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰

(۲) لکھنؤ جامعہ اشرفیہ، ۱۳۸۱ء۔

ہیت المال میں زائد اموال:

۱۵- بیت المال پر واجب حقوق کی ادائیگی کے بعد بچے ہوئے زند
موال کے بارے میں علماء کے تین رجحانات ہیں:

بول: شافعیہ کا مسلک ہے کہ زائد مہول کو ان لوگوں پر خرچ
تقسیم کر دیا جائے گا جن سے مسلمانوں کو عام فائدہ پہنچتا ہے، زائد
مہول کا خیر دہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ مسلمانوں کو کوئی ضرورت
پیش آجائے تو اس وقت مسلمانوں پر وہ لازم ہو جاتی ہے، فقہ شافعی کی
”الکسبان“ اور اس کی شرح میں ہے: ہر مہول ان بالغ مردوں پر
تقسیم کر دیا جائے گا جن کے مخالف بیت مہول میں مقرر ہیں، ان
کے حلالہ و حرمہ مہول برابری میں ہوں گے، ان میں خرچ کیا جائے گا۔

قلوبی کہتے ہیں: مقصد یہ ہے کہ بیتِ اماں میں کچھ باقی نہ رہے۔

(۱) جوہر الکحل ۱۶۰، اقلیولی ۳۰، اشرح الکبیر ۵۰ = ۹۰ = ۲۰

(۲) الاحکام السلطانیة فی التعلیل ص ۲۳۷۔

بیت المال ۱۶

فوری ۱۱ انگلی سرمای جانے کی، جیسے کہ خوش حال شخص پردی کی فوری ۱۱ انگلی ضروری ہوتی ہے، اور سرمایہ موجود نہیں ہے تو انگلی کا وجوب تو ہوگا لیکن ملت کی جانے کی جس طرح ٹک دست پر دیں کی ۱۱ انگلی میں ملت کی جاتی ہے۔

۱۱ ہری نوٹ کے مصرف و میں جو بدل کے طور پر نہیں بلکہ مصدق اور سہولت کے طور مستحق ہوتے ہیں یہ استحقاق اس وقت ہوگا جب مال موجود ہو، لہذا جب مال موجود ہو تو یہ مصرف وجوب ہوگا اور مال موجود نہ ہو تو بیت المال سے اس مصرف کا وجوب ساقط ہو جائے گا، پھر اگر اس کا ضرر عام ہو تو وہ مسلمانوں پر فرض کنیز کی قبیل سے ہوگا یہاں تک کہ کوئی شخص اسے انجام دے دے جس سے کفایت ہو جائے، جیسے حمار فرض کفایہ ہے، اور اگر اس کا ضرر عام نہ ہو جیسے قر میں راستہ شاہ ارگندہ ہو لیکن لوگوں کو دھرو اور کار راستہ چھل جانا ہو یا کوئی کھانا ختم ہوگئی ہو لیکن دھری گھاٹ موجود ہو، تو جب مال نہ ہونے کی وجہ سے بیت المال سے اس کا وجوب ساقط ہو جائے گا تو تمام لوگوں سے بھی اس کا وجوب ساقط ہو جائے گا، اس سے کہہ رہے ہیں کہ ۱۱۔

یہ بھی ملحوظ رہے کہ کبھی کسی حد ثانی بیت المال میں کسی تنگی کی صورت پیدا ہوتی ہے، یعنی امام کے تحت کسی صوبہ کے بیت المال میں، تو اگر حلیہ نے اس صوبہ پر کسی کو کورز مقرر کیا ہو اور وہاں کے مال شریعت سے فوج کے وظائف پورے نہ ہو سکیں تو کورز خیفہ سے درخواست کرے گا کہ وہ بیت المال سے اخراجات مکمل کرائے نہیں اور صدقات کے اموال سے اس کے حلقہ میں ان کے مصرف پورے نہ ہو سکیں تو ایسی صورت میں ان کی تکمیل کے لئے خیفہ سے

دوم: خیفہ کا مسلک ہے کہ زائد اموال کو بیت المال میں آئندہ مسلمانوں کو پیش آنے والے کسی حادثہ کے لئے محفوظ رکھا جائے گا۔ سوم: امام کی صواب دید پر ہوگا، شافعیہ میں سے قلیوبی نے کہا: محققین نے کہا ہے کہ امام کو اختیار ہوگا کہ زائد اموال محفوظ رکھے، جوہر الاظہار کے مصنف نے "لمد وند" سے نقل کیا ہے کہ لئی میں مسلمان فقرہ سے غازیہ جائے گا پھر جو کچھ باقی بچے اسے لوگوں میں بٹا دے اور تقسیم کر دیا جائے گا والا یہ کہ امام سے مسلمانوں کی "ند ویش" کے خلاف ریاست کے لئے محفوظ رکھنا چاہئے (۱)۔

بیت المال سے حقوق کی دیکھی نہ ہو سکے:

۱۶۔ ہری اور ابو یعلیٰ۔ اس صورت حال کی مناسبت کی ہے جس میں بیت المال سے حقوق کی دیکھی نہ ہو سکتے، ان دونوں کی شکوہ حاصل یہ ہے کہ بیت المال پر وہ قسم کے استحقاقات ہیں: اول: جس میں بیت المال کا رول صرف حفاظت ہے، جیسے خمس اور زکاۃ، اس مال پر استحقاق اس وقت ہوگا جب مال موجود ہو، لہذا اگر مال موجود ہے تو اس کے مصرف کو استحقاق ہوگا، اگر موجود نہیں ہے تو اس کا استحقاق نہیں ہوگا۔

دوم: جس میں خود بیت المال مستحق ہوتا ہے، یعنی وغیرہ مال ہے، اس کے مصرف و نوٹ کے ہیں:

یک: وہ مصرف جو بدل کے طور پر مستحق ہوتا ہے، جیسے فوجیوں کی تنخواہیں، ورنہ پرے گئے سبھی تنگی سامان کی قیمت، اس مصرف کے استحقاق میں مال کی موجودگی کا متنازعہ نہیں ہے، بلکہ یہ بیت المال پر لازمی حق ہے خواہ مال موجود ہو یا نہ ہو، لہذا اگر مال موجود ہوگا تو

(۱) الاحکام السلطانیہ للصادر فی رمضان ۱۲۱۵ھ لابی یعلیٰ ص ۷۳، دیکھئے شرح الصہاح و حلیہ اقلیوبی ۱۹۱۳، ۲۱۵ ص ۲۱۵۔

(۲) ہری رمضان ۱۲۱۵ھ مطبع معطلی لکھنؤ، ابو یعلیٰ ص ۷۳، شرح الصہاح مع حاشیہ قلیوبی ۱۹۱۳، جوہر الاظہار ۲۶۰۔

بیت المال ۱۷-۱۸

(اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک من قرض لی پھر صدقات کے اہل سے (جیسا کہ فرمایا) یہ بیت المال کے صدقات کی آمدنی پر قرض ہوتا ہے^(۱)۔

مطابق نہیں رہے گا، اس لئے کہ افواج کی تنخواہوں میں ان کی قدر کن بیت ضرورت ملحوظ ہوتی ہے، اور مال صدقات کے حقوق کا تعلق و اعتبار اموال صدقات کی موجودگی سے ہے^(۱)۔

بیت المال کے اموال کا فروغ اور ان میں تصرف:
۱۸- بیت المال میں اخراجات کے مذکورہ بالا اختیار کے علاوہ امام کو بیت المال کے اموال میں تصرف کا اختیار ہے، اس مسئلہ میں فقہی فہم یہ ہے کہ بیت المال کے اموال میں امام کی حیثیت یتیم کے مال میں ولی کی ہے، جیسا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا: میں نے اس مال میں اپنی ذات کو ولی یتیم کے مرتبہ میں رکھا ہے^(۲)، لہذا بیت المال میں امام کو وہ تصرفات حاصل ہوں گے جو یتیم کے مال میں اس کے ولی کو حاصل ہیں۔

لیکن یہ قاعدہ بالکل مطلق نہیں ہے، لہذا دونوں میں ہر رخ سے مشابہت ضروری نہیں ہے^(۳)، اس کی دلیل یہ ہے کہ امام کو یہ بھی اختیار ہے کہ بیت المال سے ملیت عطا کرے یا اس سے جاگیر

بیت المال پر دیون کے سلسلہ میں امام کے تصرفات:
۱۷- اگر بیت المال پر دیون آجائیں اور بیت المال میں ادائیگی کے سے اموال نہ ہو تو امام کو اختیار ہوگا کہ بیت المال کے ایک حصہ سے دہرے دہرے قرض لے جس سے اس کی ضرورت کی ہے، کہتے ہیں: اگر اس میں جس کے لئے قرض یا ہے آمدنی آجائے قرض بند ہو مد کو واپس کر دیا جائے گا، لایہ نہ صدقات یا اس غنائم سے اہل بیت ان پر صرف کیا گیا ہو اور غریب ہوں تو اس صورت میں قرض واپس نہیں کیا جائے گا، اس سے کہ اہل بیت (نہ پتہ نہ قرض یا یا ہے) قرض کی وجہ سے خود بھی صدقات کے مستحق ہیں، اسی طرح اہل بیت کے علاوہ دہرے لوگ اگر مستحق مصرف ہوں تو ان پر ترقی کی صورت میں بھی قرض، بند ہو مد قرض واپس نہیں کیا جائے گا^(۴)۔

امام کو یہ بھی اختیار ہے کہ رعایا سے بیت المال کے لئے قرض یا عاریت حاصل کرے: "وفد استعار النبی ﷺ دروغا لسنجھاد من صفوان بن امیہ"^(۵) (نبی کریم ﷺ نے صفوان کے لئے صفوان بن امیہ سے زرین عاریت لی تھیں)، "وامتسلف عبدہ انصلاۃ والاسلام بعیر" ورد مثله من اہل الصلفہ"^(۶)

(۱) الاحکام السلطانیہ لابی بکر ص ۷۷، لہذا دردی ص ۱۳۰

(۲) ابن ماجہ ص ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱

ہیت المال ۱۹

۱۸۔ قرض دینا: ابن اثیر نے فرمایا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے بندہ بنت سب کو چارہ اور قرض دیا تاکہ وہ اس سے تجارت کرے اور اس کی ضمانت ہو^(۱)۔

قرض دینے کے قائم مقام ہی واپس لینے کی نیت سے شرف کرنا بھی ہے۔ ان میں سے لا وارث یا نور وغیرہ پر شرف کرنا بھی ہے تاکہ اسے ضائع ہونے سے محفوظ رکھا جائے، پھر جانور کے مالک سے اجازت ہیت المال کو واپس دلایا جائے گا، اور اگر مالک معلوم نہ ہو تو جانور کفر و خست کر دیا جائے گا اور اس کی قیمت سے ہیت المال کا حق لے لیا جائے گا^(۲)۔

چاہیہ: دے کر مالک بنا دینا:

۱۹۔ خفیہ کی رائے ہے کہ امام ایسی راضی ہو سکی کی حدیث نہ ہو ورنہ کسی وارث کے قبضہ میں ہو ظلم، خو، غرضی کے بغیر منہایت کے پیش نظر ایسے شخص کو جس سے مسلمانوں کو فتنہ، فائدہ ہو بطور جاگیر دے سکتا ہے جس طرح امام کو اختیار ہے کہ ہیت المال کے دوسرے موال سے عطا کرے، اس لئے کہ زمین اور مال ایک ہی ہے، قاضی ابو یوسف نے ایسا ہی کہا ہے، اور دلیل یہ دی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے کسریٰ اور اہل کسریٰ کے موال کو ہیت المال کے لئے خاص کر دیا، اور جب اس شخص کا مال جو جنگ میں قتل کیا گیا ہو یا دار الحرب سے جلا ہو یا غلاب یا جھاڑی میں مر گیا ہو اس کو خاص کر دیا، اس کا شراج ستر لاکھ تھا تو اس میں سے جاگیر کچھ لوگوں کو عطا کی جاتی تھی، ابو یوسف کہتے ہیں: اس کی حیثیت ایسے مال کی ہے جو نہ کسی کا ہو اور نہ کسی وارث کے قبضہ میں ہو، تو امام عادل کو اختیار ہے کہ اس

ہیت المال میں مذکور عمل صرف ضرورت کی بنا پر جائز ہے، بخلاف اہل حق میں یہ صاف ہے کہ متاخرین کے معنی بقول کے مطابق اس صورت میں ضرورت کرنا جائز ہے جب جاگیر کو اس کی واقعی قیمت پر خریدنے کی پیشکش نہ کی ہو^(۳)۔

ب۔ جارود: ہیت المال کی زمین پر، انگی ہفت کے اتمام جاری ہوں گے لہذا نہیں مدت پر دیا جائے گا جس طرح ہفت کو اتھرت پر دیا جاتا ہے^(۴)۔

ج۔ مسقات: امام کی طرف سے ہیت المال کے باغات پر مسقات (نیل پر درست دینا) درست ہے، جس طرح اپنے زیرِ ولایت بچہ کے سے تصرف کا اختیار رکھے، لے کی طرف سے درست ہے^(۵)۔

د۔ جارود: اس مسئلہ میں ثانیہ کا قول مختلف ہے کہ امام ہیت المال کے موال میں سے کوئی چیز عاریت پر دے سکتا ہے یا نہیں، اسنوی نے اس بنیاد پر اس کے جواز کی رائے دی ہے کہ جب امام ہیت المال سے کسی کو حدیث دے سکتا ہے تو عاریت پر دینا بدرجہ اولیٰ درست ہوگا، اور مٹی سے بہا: امام کے لئے مطلقاً جائز نہیں ہے کہ ہیت المال کے موال کو عاریت پر دے جیسے کہ مٹی کو اپنے زیرِ ولایت بچہ کے مال میں یہ اختیار نہیں ہے^(۶)، بقیہ بی بے بہا: بچہ اگر کسی سے ہیت المال سے کوئی چیز عاریت پر لی اور وہ اس کے ہاتھ میں ملاک ہوئی تو اس پر عہد نہیں ہوگا، اگر ہیت المال میں اس کا حق ہو، اور اس کو عاریت کا نام دینا صحیح ہے^(۷)۔

(۱) ابن ماجہ بن والدر اخبار ۲۵۵/۳، ۲۵۸۔

(۲) ابن ماجہ بن ۳۷۷۔

(۳) حاشیہ التہذیب علی شرح المسماح طبعووی ۱۱۳۔

(۴) مہدۃ المحتاج ۱۸/۵۔

(۵) حاشیہ شرح المسماح ۲۰/۳۔

(۱) اکال ۲۹/۳۔

(۲) جوہر الاکلیل ۲۲۰/۲۔

بیت المال ۲۰

ج۔ وہ اراضی جن کے مالکان فوت ہو گئے ہوں اور کوئی ایسا وارث نہ ہو جو صاحب فرض یا عصبہ ہونے کی حیثیت میں اس اراضی کا مستحق ہوتا ہو، امام شافعی کے اصحاب کی اس مسئلہ میں دو رائے ہیں:

پہلی رائے یہ ہے کہ ایسی اراضی وقف ہوں گی، اس رائے کی رو سے اس اراضی کو بیچنا اور جائیداد بنا کر نہیں ہے، دوسری رائے یہ ہے کہ اس وقت تک وقف نہیں ہوں گی جب تک امام انہیں وقف نہ کرے، اس رائے کے مطابق امام کے لئے جائز ہے کہ انہیں مالکانہ جائیداد سے جس طرح ان کو فروخت کرنا جائز ہے۔

ایک تیسرا قول یہ ہے کہ اس کو بطور جائیداد بنا کر نہیں ہے، اگرچہ اس کو فروخت کرنا جائز ہے، اس لئے کہ فقہ ایک معاوضہ ہے اور جائیداد بنا کر ایک صلہ و انعام ہے، اور قیمتیں جب نقد ہو جائیں تو ان کا حکم عطا یا کے سلسلہ میں اصول ثابتہ (غیر منظور اشیاء) کے حکم سے علاحدہ ہوتا ہے، اس طرح دونوں میں فرق ہو گیا، اگرچہ ان دونوں میں فرق بہت معمولی ہے (۱)۔

مالیہ کے ایک یہی حکم اس کو زمین کا ہے جو جبر حاصل کی گئی ہو، ایسی زمین کو مالکانہ جائیداد بنا کر امام کے لئے جائز نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمین میں محض قبضہ و غلبہ سے ہی وقف ہوئی (۲)۔

مالیہ کے ایک یہی مسئلہ میں مالکانہ جو اراضی مالکان کے فوت ہو جانے کی وجہ سے بیت المال میں آتی ہوں یا ان میں مالکانہ جائیداد بنا کر جائز ہے یا نہیں؟

انتفاعی استفادہ کے لئے جائیداد بنا:

۲۰۔ امام کے لئے جائز ہے، اگر وہ مصلحت سمجھتا ہو کہ بیت المال کی

میں سے نعمات و رخصت یہ لوگوں کو دے جن سے امام کو نادمہ ہو (۱)۔ اس عادیین سے یہ بات غل کی ہے اور کہا ہے: یہ اس بات کی صراحت ہے کہ جائیدادیں بھی تو غیر آباد اراضی سے ہوں گی اور کبھی بیت المال سے، اسے لوگوں کے لئے جو بیت المال کے مصارف میں سے ہوں، جیسا کہ امام جہاں مصلحت محسوس کرے مال دے سکتا ہے اور جسے جائیداد یعنی ہے وہ زمین کا مالک ہو گا۔ ان لئے اس زمین سے خریدا جائے گا، اس لئے کہ وہ صدقہ کے درجہ میں ہے (۲)۔

شافعیہ و حنابلہ کی رائے جیسا کہ ماوردی اور ابو یعلیٰ نے اس کی تفصیل کی ہے یہ ہے کہ اراضی بیت المال کی تین قسمیں ہیں:

الف۔ ایک وہ اراضی جو امام نے خمس کے طور پر یا اہل خیمت کی رضا مندی سے بیت المال کے لئے اپنایا ہو، جیسا کہ حضرت عمرؓ سے کسریٰ اور اس کے اہل کی اراضی خاص کر لیا تھا، اور اس میں کسی کو جائیداد نہیں دی، پھر جب حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے اس میں سے جائیدادیں اور اس میں سے فنی کا حق وصول کیا، ماوردی نے کہا: اس کی حیثیت قطاع جارہ (بطور کرایہ جائیداد دینے) کی تھی نہ کہ قطاع تصدیک (بطور عینیت جائیداد دینے) کی، اور اس کو بطور عینیت جائیداد میں دینا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ اسے بیت المال کے لئے حاصل کے لئے کے بعد وہ تمام مسلمانوں کی ملکیت ہوئی، لہذا اس پر غنی وقف کا حکم جاری ہو گا۔

ب۔ اراضی خرچ، سی کو اس کا مالک بنانا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ اراضی خرچ کا کچھ حصہ وقف ہے، جس کا خرچ اتنا ہے، اور کچھ حصہ ان کے مالکان کی ملکیت ہے جس کا خرچ بڑا ہے۔

(۱) الاحکام السلطانیہ للماوردی ص ۱۹۳، ۱۹۵، والی علی ص ۶۱۳۔

(۲) المشرح الکبیر ص ۶۸، ۶۹۔

(۱) المخرج للابی یوسف ص ۵۷، ۵۸۔

(۲) رد المحتار ص ۲۶۵۔

بیت المال ۲۱-۲۴

بیت المال کے حقوق بیت المال میں لائے سے قبل
ملیت میں دے دینا:

۲۲- خلیفہ کا مذہب یہ ہے کہ امام کو اختیار ہے شریعت کو مالک کے
لئے چھوڑا۔ بشرط کو نہیں پھر امام ابو یوسفؒ کے نزدیک وہ شریعت
مالک کے لئے حال ہوگا بشرطیکہ مالک اپنے لوگوں میں شامل ہو جو
بیت المال سے کچھ بھی احتیاج رکھتے ہیں اور نہ مالک اس کو صدقہ
کرے گا۔

۲۳- اگر امام نے غنم وغیرہ اسواہ زکاۃ چھوڑ دیا ہو اور وصول نہ کیا
ہو تو اس کے لئے بلا جہات جاز نہیں ہوگا، اور مالک خود سے انہیں
فقرۃ، غیرہ مصارف زکاۃ پر خرچ کرے گا (۱)۔

بیت المال کے دیون:

۲۴- بیت المال کے دیون افراد کے ذمہ میں ثابت ہوتے ہیں،
جس اثر امام نے عام رعایا پر یا کسی خاص طبقہ یا کسی شہر والوں پر ان کی
معاہدہ کی خاطر کچھ وصول لازم یا ہو، جیسے اذان کی تیاری یا قیدیوں کی
رہائی اور جیسے نوکیر اری، نہ رہاں کی کھدائی کی امداد، تو امام کی
طرف سے لازم ہے کہ مال کو جس نے "ذیہ ہو اس کے ذمہ میں
وہ مال بیت المال کے واجب دین کے بطور باقی رہے گا، اور اس مال
کی ادائیگی سے سبب ان کے لئے جاز نہیں ہوگا (۲)۔

بیت المال کا انتظام اور اس کا بگاڑ:

۲۵- بیت المال کا انتظام درست تسلیم کیا جائے گا جب امام عادل
ہو، مال کو حق کے ساتھ وصول کرنا ہو، مستحق جگہ پر خرچ کرنا ہو، اور

راضی یا اس کی جامدات میں سے کچھ لوگوں کو تعاون کے طور پر یا نفع
حاصل کرنے کے لئے جائیداد، مالک نے کہا: پھر امام نے جبراً
حاصل کردہ زمین جو جائیداد میں دی ہو، ان میں سے کچھ شخص کو دیا ہو تو اس
کی موت سے جائیداد ختم ہو جائے گی، اور ان میں سے کچھ شخص کو دیا ہو تو اس کی موت
اور اس کی نسل کے لئے دیا ہو تو اس کے مرنے کے بعد اس کی اولاد
اس جائیداد میں مستحق ہوگی، عورت کو مرد کے ہمہ ملے گا۔

وہ کہتے ہیں: "رفاق، رصاء، رض حوزہ" اور بعض مالک نے اس
جیسی راضی کو وقف بتایا ہے (۱)۔

بیت المال کی جائیداد کا وقف:

۲۶- حنفیہ نے ذکر کیا ہے کہ امام کے لئے بیت المال سے وقف کرنا
جاز ہے، پھر انہوں نے کہا: اگر سلطان نے بیت المال کے وکیل سے
راضی اور کھیت خرید لیا ہو تو اس کی شرائط کی رعایت ضروری ہے، اور اگر
بیت المال ان کو وقف کر دیا ہو تو شرائط کی رعایت واجب نہیں ہے (۲)۔
شافعیہ نے جیسا کہ عمیرہ بنی نے نقل کیا ہے، بیت المال سے
امام کے وقف کرنے کی رائے دی ہے، وہ کہتے ہیں: اس لئے کہ امام
کو بیت المال سے کسی کو ملیت، بے کالہ ہے، اور جیسا کہ حضرت
عمرؓ نے عراق کی راضی میں یا تھا کہ انہیں مسلمانوں پر وقف کر دیا
تھا (۳)۔

وہ کہتے ہیں: "رصاء"۔

(۱) ابن ماجہ ص ۳۶۱، ۳۵۹، الفتاویٰ المہدیہ ۲/۵۱۳، ۱۵۰، رسالہ
اختیار، اقبال فی حکم ما وجب فأرصد من بیت المال للحموی، المشرح الکبیر وجامعہ
المدنیہ ص ۱۸، جامعہ التعلیم علی شرح المنہاج ص ۹۲، الفی ص ۵۲۶،
جامعہ المنہاج ص ۵۶۳، ۵۶۴، حکام السلطانہ للماوریدی ص ۹۶، ۱۱۸،
بغی ص ۴۱۹۔

(۲) ابن ماجہ ص ۳۶۱۔

(۳) حاشیہ عمیرہ بنی علی شرح المنہاج ص ۱۸، ۹۷، ۱۰۹، ۱۱۸، ۱۱۹۔

(۱) ابن ماجہ ص ۵۷۳۔

(۲) ابن ماجہ ص ۵۷۳۔

بیت المال ۲۵

یہ انتظام ٹاسدقرار پائے گا جب امام غیر عادل ہو ماحق لوگوں سے مال وصول کرتا ہو یا وصول تو حق کے مطابق کرتا ہو لیکن اس کو مسلمانوں کے منہ و کے مذہب میں اور غیر شرعی طریقہ پر خرچ کرتا ہو جیسے کہ بے مخصوص منہ و میں خرچ کرتا ہو یا صرف اپنے اقارب و رشتہ داروں کو دیتا ہو یا اپنی خواہش کے مطابق اپنے لوگوں کو دینا دیتا ہو جو اس کے مستحق نہ ہوں۔ اور مستحق لوگوں کو نہ دیتا ہو بیت المال کا منہ و یہ بھی ہے کہ امام بیت المال کی منہ و داری ہی غیر عادل کے پر و کردے اور بیت المال کے موال میں اس کے تصرفات پر نظر نہ رکھے جس کی وجہ سے غلط تصرف اور نقصانات واقع ہوں۔

بیت المال کے نسا کی صورت وہ بھی ہے جس کی طرف ابن عابدین نے اشارہ کیا ہے کہ امام بیت المال کے چاروں مد کے موال غلط ملاحظہ کرے، وہ ٹک ٹک نہ ہو (۱)۔

۲۵- اور جب بیت المال میں نسا آجائے تو اس پر چند انتظام مرتب ہوں گے جن میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ جس شخص پر بیت المال کا حق ہو۔ اور اس کی اطلاع نہ ہو۔ اس کے لئے درست ہے کہ اگر بیت المال میں خود اس کا اپنا حق ہو جو اسے نہ ملتا ہو تو وہ اپنے حق کے بقدر اپنے پر واجب حق میں سے روک لے، اور اگر بیت المال میں اس کا حق نہ ہو تو اسے اختیار ہوگا کہ اپنے پر واجب حق کو برہ اور است بیت المال کے مصارف میں خرچ کرے جیسے مسجد یا رباط کی تعمیر میں خرچ کرے، بعض شافعیہ نے اس کا تذکرہ باخصوص ایسے لفظ کے بارے میں کیا ہے جس کا مالک معلوم ہونے کی امید ختم ہوگئی ہو یا ایسے کپڑے وغیرہ کا ذکر کیا ہو جسے ہوائے اڑا کر اس کے گھر میں لا ڈالا ہو، اور اس کا مالک معلوم نہ ہو، معلوم ہونے کی امید بھی نہ رہے، انہوں نے یہ بھی کہا کہ مدی

کا پانی اتر جانے سے جوز میں کھل جائے اس میں اگر کوئی بھتی کرے تو اس پر اس کی احمیت مسلمانوں کے مصالح کے لئے لازم ہوگی، اور اگر مصالح کے موال میں اس کا حصہ ہو تو اس کے حصہ کے بقدر اس سے ساقط ہو جائے گا (۱)، انہوں نے اس پر استدلال حضرت عائشہ سے مروی اس روایت سے کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ سے کہا: مجھے ایک ثرا نہ ملتا تو میں نے سے سٹاپ کو پیش کیا حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا: تمہارے منہ میں خاک (۲)۔

ب۔ اگر سلطان مستحق لوگوں کا حق نہ ادا کرے، اور اس سے کسی کو بیت المال کا کوئی مال ہاتھ نہ لگ جائے تو بعض فقہاء نے اجازت دی ہے کہ مستحق شخص اپنی مقدار لے لے جو امام اسے دینا کرتا تھا، یہ ان چار اقوال میں سے ایک قول ہے جنہیں امام غزالی نے ذکر کیا ہے۔

ان میں سے دوسرا قول یہ ہے کہ ایسے مستحق کو اختیار ہے کہ ہر دن اپنی غذائی ضرورت کے بقدر لے لے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ ایک سال کی ضرورت کے بقدر لے لے۔

چوتھا قول یہ ہے کہ اس کے لئے کوئی بھی ایسی چیز لینے کا جواز نہیں ہے جس کی اجازت اسے نہ دی گئی ہو۔

مالکیہ نے سہاحت کی ہے کہ بیت المال سے چوری جائز نہیں ہے خود بیت المال کا انتظام درست ہو یا نہ ہو، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مالکیہ امام غزالی کے نقل روا قول میں سے چوتھے قول سے اتفاق کرتے ہیں۔

حنفی نے جو کچھ کہا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ ایسا شخص اس صورت حال میں اپنے حق کے بقدر پائے لے سکتا ہے مگر سے یہ حق

(۱) کلیلی ۸۹/۳۔

(۲) ابن ماجہ ۵۶/۳۔

(۱) ابن ماجہ ۵۶/۳۔

بیت المال ۲۶

اس پر اسباب ہو گیا اس کا شل، ایسے گھر و بیڑ مشی ہو، اس کی قیمت و ایسے گھر و بیڑ قیمت والی ہو۔
بیت المال سے چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹنے کے مسئلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، اس میں اس کے دو رہنمائی تین:

ایک رہنمائی دو ہے جو حنفیہ، شافعیہ، و حنبلیہ کا مذہب ہے کہ بیت المال سے چوری کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، ان حضرات نے اپنی اس رائے پر حضرت ابن عباسؓ سے مروی ایک روایت سے استدلال کیا ہے کہ "خمس کے عاصوں میں سے ایک غلام نے خمس میں سے چوری کر لی، اسے حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا، اور فرمایا: "مال اللہ سرق بعضہ بعضاً" (۱) (وہ اللہ کا مال ہے، اللہ کے مال میں سے بعض نے بعض کی چوری کی)۔

تین: اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے حضرت عمر بن خطابؓ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس نے بیت المال سے چوری کی تھی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، اس مال میں شمس کا حق ہے (۲)۔

۱۔ ہر ارتحان جسے مالک نے اختیار کیا ہے یہ ہے کہ بیت المال سے چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اس رائے پر استدلال آیت قرآنیہ: "وَالشَّارِقُ وَالشَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا" (۳)

(۱) حدیث "مال اللہ سرق بعضہ بعضاً" کی روایت ابن ماجہ (۲/۸۶۳ طبع الطبعی) کے کی ہے بھیری نے کہا اس کی سند میں ایک راوی حارث ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(۲) قول حضرت عمرؓ "لَوْ سَلَطْتُ لَمَّا مَنَ أَحَدٌ" کو عبد الرزاق نے پی معنف (۲۱۲/۱۰ طبع مجلس الطبعی) میں روایت کیا ہے۔

(۳) سورہ مائدہ ۳۸۔

نہیں ہے کہ جس میں اس کا تحقق ہے اس کے علاوہ ہر سے وہ لے، والا یہ کہ ضرورت ہو جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ہے، کہ اس وقت گھر پنہ کے علاوہ سے سوا جائز نہ ہو تو اس کا قیض ہوگا کہ ہمارے زمانہ میں کسی کا حق باقی نہ رہے گا، اس لئے کہ ہر کے اموال کا حد نہیں رہتے، بلکہ وہ لوگ تمام اموال کو غلط ملط کر دیتے ہیں، گروہ اس مال میں سے نہ لے جو اس کے ہاتھ لگ گیا ہے تو وہ کچھ بھی حاصل نہ کرتے گا جیسا کہ ابن عابدین نے اس کا فتویٰ دیا ہے (۱)۔

۲۔ ایک حکم یہ ہے جس کا فتویٰ متاخرین شافعیہ (جون ۴۰۰ھ کے بعد کے ہیں) نے بعض متقدمین سے اتفاق کرتے ہوئے دیا ہے، و متاخرین مالکیہ بھی اسی کے قائل ہیں، کہ اگر بیت المال کا انتظام درست نہ ہو تو تقسیم میراث کے بعد جو بچ جائے اسے زمین کے علاوہ بل لڑنے پر (جن کے حصے قرآن میں متعین ہیں) ۱۰۰ بار تقسیم کر دیا جائے گا، اور اگر ذوی القروض نہ ہوں تو ذوی الارحام پر تقسیم کیا جائے گا۔

بیت المال کا انتظام درست ہونے کی صورت میں شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اصل حکم یہ ہے کہ بچے اموال میراث میں رہے (۱۰۰ بار تقسیم میراث) و ذوی الارحام پر تقسیم جاری نہیں ہوگی، بلکہ تمام ترک یا ذوی القروض سے بچنے کے بعد ترک اگر عصبہ نہ ہوں تو بیت المال کا ہوگا (۲)۔

بیت المال کے اموال پر زیادتی:

۲۶۔ اس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف نہیں ہے کہ اگر کسی نے بیت المال کی کوئی چیز ناحق ضائع کر دی تو وہ اپنے کے ہوئے نقصان کا ضمان ہوگا، اگر کسی نے بیت المال سے کوئی چیز ناحق لے لی تو اس کا لوٹانا (۱) اور (۲) نقصان دہ ہے۔

بیت المال ۲۷-۲۸

بیت المال سے طائف لے گا، اور عامل سے ماواں یا جائے گا۔^(۱)

ولایۃ کی نگرانی اور محصلین کا محاسبہ:

۲۸- امام اور اس کے ولایۃ کی ذمہ داری ہے کہ وہ زکوٰۃ وغیرہ بیت المال کے حقوق کی وصولی پر مقرر کئے گئے ہزاروں کی نگرانی کریں، بیت المال کے مال میں اس کے تصرفات پر گہری نظر رکھیں اور اس کا پورا پورا حساب لیں۔

چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابو حمید ساعدی کی حدیث ہے کہ "استعمل النبی ﷺ رجلاً من الأزد علی صدقات بنی سلیم یدعی ابن اللہبیۃ، فلما جاء حاسبہ"^(۲) (نبی ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جس کا نام ابن اللہبیۃ تھا، بنو سلیم کے صدقات کی وصولی پر مقرر فرمایا تھا، جب وہ توپ ٹاپ ﷺ نے اس سے حساب لیا)۔

قاضی ابو یعلیٰ فرماتے ہیں: صدقات کی وصولی کے سلسلہ میں امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ کاتب دیوان کے سامنے اس کا پورا حساب پیش کرنا واجب ہے، اور کاتب دیوان پر واجب ہے کہ پیش کئے گئے حساب و کتاب کی صحت کی جانچ پڑتال کرے، یہ اس نے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک مقرر و شرع دونوں کے مصارف یک ہیں۔

امام ثنائی کے مسلک کے مطابق اس پر مقرر حساب پیش کرنے کی ذمہ داری نہیں ہے، اس لئے کہ مشران کے نزدیک صدقہ ہے، اس کا صرف ولایۃ کے اجتہاد پر موقوف نہیں ہے۔

شرائع کے قتال پر بنوں مسامکہ کی رو سے حساب پیش کرنا
(۱) الاحکام السلطانیۃ لابن یعلیٰ ص ۲۲۹۔
(۲) نہایۃ الواجب للہوری ۱۹۲۸ طبع، دارالکتب المصریہ، و حدیث ابو حمید ساعدی کی تخریج (خبر نمبر ۶ میں) گذر چکی ہے۔

(ورچوری کرے والا مرد و چوری کرنے والی عورت، دونوں کے ہاتھ کاٹ دلو) کے عموم سے یہ کیا ہے کہ یہ حکم عام ہے جس میں بیت المال وغیرہ بیت المال دونوں سے چوری کرنے والے شامل ہیں، ورنہ یہ کہ اس چور نے بھی ایک محفوظ مال کو یا ہے، اس میں کوئی قوی شبہ نہیں ہے لہذا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا جس طرح کہ کوئی دہر، اگر ایسا مال چوری کرتا جس میں قوی شبہ نہیں ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا^(۱)۔

بیت المال کے اموال کے سلسلہ میں مقدمہ:

۲۷- اگر بیت المال پر کسی حق کا دعویٰ کیا جائے یا بیت المال کا کوئی حق کسی دہر سے ہو، اور رانتقاء میں مقدمہ پیش کیا جائے تو قاضی جس کے روئے مقدمہ پیش کیا گیا ہے، اس مقدمہ میں فیصلہ کا حق زیوگاٹو وہ بھی مستحقین میں سے ایک ہو۔

میں سرور قاضی کو ہی مدنیایہ عادیہ ہو تو اس سے اس پر یا اس کے صاحب پر دعویٰ قائم ہی نہیں ہوگا بلکہ ضروری ہوگا کہ اس کی طرف سے کسی کو کیل مقرر کیا جائے جو اس قاضی یا دہر سے قاضی کے پاس مدنیایہ عادیہ ہے^(۲)۔

نہ مسئل میں دعویٰ کیا جائے کہ من ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ بیت المال کی مدنی پر عامل سے قبضہ فرمایا ہو، لیکن صاحب بیت المال عامل سے وصول پائے کا انکار کرتا ہو تو ایسی صورت میں عامل سے مطالبہ کیا جائے گا کہ صاحب بیت المال کے قبضہ کرنے پر ثبوت پیش کرے، اگر اس کے پاس ثبوت نہ ہو تو وہ صاحب

(۱) مع القدر لابن ہمام ۳۸۵، شرح الکبیر عہدہ المدنی ۱۳۸۳، شرح الصالح المکمل عہدہ ۱۸۹۳، الفی لابن قدامہ ۲۷۷/۸۔
(۲) شرح الصالح المکمل ص ۴۳، نہایۃ المحتاج ۳۲۳۔

بیت المال ۲۹

و جب ہے، و کاتب دیون کے لئے پیش کردہ حساب کی صحت کو جانچی بیاضہ وری ہے۔

پھر جن عمال کا محاسبہ واسب ہے وہ وہ حال سے خالی نہیں ہوں گے:

ہل: اگر اس کے ہر کاتب دیوان کے درمیان حساب میں اختلاف نہ ہو تو کاتب دیوان کا حساب درست تسلیم کیا جائے گا، اور اگر وہی الامر (سربراہ) کو اس میں شبہ محسوس ہو تو وہ اسے وادمان پیش کرنے کا حکم دے گا، اگر اس طرح شبہ ختم ہو جائے تو حلف نہیں لیا جائے گا، اور اگر شبہ باقی رہے اور وہی الامر اس پر حلف لیا چاہے تو عامل سے حلف لیا جائے گا، کاتب دیوان سے نہیں، اس لئے کہ مطالبہ عامل سے نہ کاتب دیوان سے نہیں۔

دوم: اگر عامل و کاتب دیوان میں حساب میں اختلاف ہو جائے:

تو اگر ان دونوں کا اختلاف آمدنی میں ہو تو عامل کا قول معتبر ہوگا، اس لئے کہ وہ منکر ہے۔

ور اگر ان دونوں کا اختلاف خرچ میں ہو تو کاتب کا قول معتبر ہوگا، اس لئے کہ وہ منکر ہے۔

و اگر اس دونوں کا اختلاف خرچ لی مقدار میں ہو، جیسے کوئی پیمائش کے اندر دونوں کا اختلاف ہو جائے جس کی بار دہ پیمائش ممکن ہو تو بارہ پیمائش کی جائے گی اور جو نتیجہ نکلے اس کے مطابق عمل کیا جائے گا، و اگر بارہ پیمائش ممکن نہ ہو تو رب المال سے حلف لیا جائے گا، پیمائش کرے و لے سے نہیں^(۱)۔

۲۹-۱۰-۱۱: وری وریو یعنی اس سلسلہ میں محاسبہ کا طریقہ تفصیل سے

بتایا ہے، اور ان امور کا جائزہ لیا ہے جو مصلحتیں سے ولایہ کے قبضہ کر لینے میں حجت قرار پائیں گے، اور یہ کہ اس میں قبضہ کے اقرار پر عمل کیا جائے گا، و وہ خط و تحریر کا انکار کر دے یا اس کا اعتراف نہ کرے تو وہ اس کا عرف یہ ہے کہ اس پر اکتفا کیا جائے گا، اور وہ حجت ہوگا، لیکن فقہاء کی رائے یہ ہے کہ اگر وہ اہل اعتراف نہ کرے کہ یہ اس کا خط ہے یا اس کا انکار کرے تو وہ خط اس پر لازم نہیں ہوگا، و نہ قبضہ میں حجت قرار پائے گا، و رجحان اس پر لازم قرار دینے کے سے اس کی تحریر سے موازنہ کرنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ محض اصرار دینے کے لئے اس کے خط سے مقابلہ کیا جائے گا تا کہ وہ اپنی خوش و رضا مندی سے اعتراف کر لے۔

بسا اوقات دلی خط کا اعتراف تو کرنا ہے لیکن قبضہ سے انکار کرنا ہے، ایسی صورت میں عرف کا اعتبار کرتے ہوئے مخصوص حقوق سلطانیہ کے اندر اس کو عالمین کے حق میں ادائیگی کی حجت و ولایہ کے خلاف قبضہ کی حجت قرار دی جائے گی، و وری نے اس کا ذکر یہاں ہے چہ کہا ہے: امام شافعی کے مسلک میں یہی ظاہر رائے ہے، امام ابوحنیفہ کے ظاہر مذہب میں یہ نہ تو دلی کے خلاف حجت ہے اور نہ عامل کے حق میں حجت ہے، یہاں تک کہ وہ الفاظ میں اس کا اقرار کرے، جیسے کہ: اتی قرضوں میں ہوتا ہے، و وری کہتے ہیں: ان دونوں کے درمیان جو فرق ہم نے ذکر کیا وہ طینت بخش ہے (ک)۔

مسلمانوں کے مال کے پاس مال عام میں سے جو کچھ ملتا ہے یا جو کچھ خرچ ہوتا ہے اس آمد صرف پر بیت المال کے احکام جاری ہوں گے، اس لئے اس پر محاسبہ جاری ہوگا^(۲)۔

(۱) نہایہ لا لب ۲/۸۸ اور المکتب مصریہ الاحکام السلطانیہ لابی بعلی ص ۲۳۸۔

(۲) الاحکام السلطانیہ لابی بعلی ص ۲۳۵۔

(۱) الاحکام السلطانیہ لابی بعلی ص ۲۳۰ دیکھئے نہایہ لا لب فی آداب الحرب ص ۱۹۱، ۱۹۲۔

بیت المقدس ۱-۲، بیت النار، بیتوتہ

اس کے ساتھ ساتھ "بیت المقدس" کی مسجد اقصیٰ کے کچھ
خصوص احکام ہیں جو دوسری مساجد کے لئے نہیں ہیں (دیکھئے:
المسجد الاقصیٰ) (۱)۔

بیت المقدس

تعریف:

۱- بیت مقدس: سر زمین فلسطین میں عمارت کے ایک معروف مقام
کا نام ہے تقدس کا اصل معنی تطہیر و پاک کرنا ہے۔ ارض مقدسہ
پاک زمین کو کہتے ہیں۔

بن منظور نے کہا: بیت مقدس کی طرف نسبت کر کے عقد ہی اور
مقدس ہی کہا جاتا ہے، صاحب معجم البلدان نے اس کے بارے میں منگو
کرتے ہوئے بعض مقامات پر اس کا نام "البیت المقدس" رکھا ہے۔

بیت النار

دیکھئے "معاجہ"۔

بیتوتہ

دیکھئے "تیسرے"۔

جہاں حکم:

۲- "بیت المقدس" کا نام اب اس شہر کے لئے استعمال ہوتا ہے
جس میں مسجد اقصیٰ ہے، مخصوص مقام عبادت کے لئے اس کا استعمال
نہیں ہوتا ہے، فقہاء اور مؤرخین کے کلام میں یہاں دونوں معانی میں
مستعمل رہا ہے، جیسا کہ صاحب معجم البلدان وغیرہ نے استعمال کیا
ہے، اب اس شہر کو "القدس" بھی کہتے ہیں، یہ نام بھی عربوں کے
کلام میں آیا ہے، چنانچہ سب العرب میں ہے: شاعر نے کہا:

لا نوم حتیٰ نهبطي ارض القدس

ونشربي من خير ماء بقلمس

(اس وقت تک نید نہیں آئے گی جب تک تم عرس کی سرزمین

میں نہ آؤ اور قدس کا بہترین پانی نہ پی لو)۔



(۱) لسان العرب: مادة "قدس"، معجم البلدان۔

بیض

تعریف:

۱- بیض (بڑے) معروف چیز ہے، کہا جاتا ہے: "باض الطائر بیض بیضا" (پرندہ نے انڈا دیا)، واحد لفظ "بیضة" ہے، "بیضة" کا لفظ "خصیہ" کے لئے بھی بولتے ہیں (۱)، "خصیہ" کے احکام مطاع "خصیہ" میں دیکھ جائیں۔

بڑے سے متعلق احکام:

۱- ما کول اللحم، اور غیر ما کول اللحم جانوروں کے انڈے:
۲- انڈا کھانے کی علت حرمت سے متعلق تفصیل اصطلاح "سطحہ" میں گزر چکی ہے، یعنی فی الجملہ ما کول اللحم جانور کا انڈا کھانا حلال ہے، اور جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے ان کا انڈا کھانا بھی حرام ہے (۲)۔

جلالہ (نجاست کھانے والا جانور) کے انڈے:

۳- جلالہ کے انڈے کھانے کے حکم میں فقہاء کا اختلاف ہے (جلالہ وہ (مرثی) ہے جو نجاست تلاش کرتی اور کھاتی ہے اگر نکلی ہوئی ہو تو گندگیوں میں کھوتی ہے)۔

(۱) المصباح المیر: ۱۸، "بیض"، حاشیہ الدوسقی ۱/ ۶۰، دوسرے الفاظ میں ۳۷۹، اسی لابن قدامہ ۱/ ۵۷۔
(۲) دیکھئے مرسود جلد ۵، اصطلاح "سطحہ"، فقرہ مکرر۔

خصیہ اور ثانیہ نے اپنے صحیح قول میں حکم کی بنیاد اس کے گوشت میں تغیر اور بدبو پر رکھی ہے، لہذا اگر گوشت میں تغیر پیدا ہو جائے اور اس سے بدبو آنے لگے تو اس کے انڈے کھانا حنفیہ کے نزدیک حرام ہے، اور ثانیہ کے صحیح قول میں حرام ہے اس سے کہ وہ نہ مت میں سے ہو یا۔ اور اس لئے بھی کہ بنی کریم علیہ السلام نے جلالہ کا گوشت کھانے اور اس کا دھو پینے سے منع فرمایا ہے (۱)۔

مثالہ: بعض ثانیہ نے جلالہ کے انڈے کھانے کی حرمت کے لئے قید لگائی ہے کہ اس کی غذا کا ذائقہ نہ بچا ست ہو تاکہ اس کے بارے میں حدیث وارد ہے۔

بعض ثانیہ نے کہا: جلالہ کے انڈے کھانا مکروہ و تہریبی ہے، اس لئے کہ منافعت صرف گوشت میں تغیر کی وجہ سے ہے جو جب حرمت نہیں ہے، فقہاء ثانیہ نے کہا: اگر یہی صحیح تو ہے "اگر یہی منافیہ کے ایک ایک روایت ہے، اور مالکیہ کے نزدیک قول مختار یہ ہے کہ جلالہ کے انڈے کھانا حلال ہے، اس لئے کہ وہ ایک زندہ سے پیدا ہو ہے، اور مردہ پاک ہے، اور اگر جلالہ کے گوشت میں تغیر نہ ہو اور نہ بدبو ہو بایں خورد و گندنی بھی کھاتی ہو بین اس کی غذا کا ذائقہ بچا ست نہ ہو تو اس کے انڈے کھانا بالاتفاق حلال ہے (۲)۔

نجس پانی میں انڈے ابالنا:

۴- اگر نجس پانی میں انڈے ابالے جائیں تو جمہور (حنفیہ،

(۱) حدیث: "لم یحییٰ من أكل لحم الحلاله و شرب لبها" کی روایت ابو داؤد (۳۸۸۳) طبع عزت عبید دعاس نے کی ہے ابن حجر نے فتح (۳۸۸۹) طبع انتقیر میں اسے مسترد کر دیا ہے۔

(۲) البدائع ۵/ ۵۰، ابن ماجہ ۵/ ۱۹۵، ۲۱۶، عراقی ۱/ ۱۸، اصطلاح البدائع ۱/ ۹۲، الدوسقی ۱/ ۵۰، نہایہ المحتاج ۱۸/ ۱۲، معنی المحتاج ۲/ ۳۰۳، المروضہ ۳/ ۲۸، شرح تفسیر دولت ۳/ ۹۹، اسی ۱۸/ ۵۹۳، ۵۹۴۔

بخش ۵-۷

بھی زیادہ صحیح قول ہے، اس لئے کہ اب وہ ائمہ ایک جگہ گانہ دہری
چین ہو یا ہے، لہذا اس کا کھانا حلال ہوگا۔
حنفیہ کے نزدیک اس کا کھانا حلال ہے خواہ اس کا چھلکا سخت نہ
ہو ہو۔ یہ مٹافعیہ کا ایک قول ہے اس لئے کہ وہی سہ یک پاک فنی
ہے۔

مالکیہ کے نزدیک فنی کا ایسا جانور جس میں بہت خوب ہو اگر اس
کو ذبح نہ کیا یا ہو تو اس کا ائمہ کھانا حلال نہیں ہے، الا یہ کہ وہ ایسا
جانور ہو جو مردہ بھی بغیر ذبح کے پاک ہوتا ہے جیسے مڑی و گھڑیل،
اس کا ائمہ کھانا حلال ہے^(۱)۔

اندلس کی فنی:

۷۔ ائمہ کی فنی بنگلی میں میٹھ میں جو دہری چرواہوں کے
مرمت کرنے میں ہیں، یعنی یہ کہ دوسرا ہو، قیمت والا ہو، پاک
ہو، قابل انتفاع ہو اور اس کی حوٹھی پر قدرت ہو، دیکھئے:
”فنی“۔

اور اسی لئے گندے ائمہ کی بیع جائز نہیں ہے، اس لئے کہ وہ
انتفاع کے قابل نہیں ہے، اور مرغان کے پیٹ میں موجود ائمہ کی بیع
جائز نہیں ہے، اس لئے کہ وہ معدوم کے حکم میں ہے۔^(۲)

اس کے ساتھ ساتھ ائمہ کے ریلوی اشیاء میں شمار کرنے اور نہ
کرنے کے مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

حنفیہ، حنبلیہ نیز مالکیہ میں سے ابن شعبان کا مذہب ہے، اور
بھی مٹافعیہ کے نزدیک قول قدیم ہے کہ ائمہ کے کوہوال ریلوے میں
شمار نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ ان حضرات کے نزدیک ریلوے کی

مٹافعیہ، حنبلیہ، و مرجوح قول میں مالکیہ کے نزدیک اس کا
کھانا حلال ہے، مالکیہ کے نزدیک قول میں اس کا کھانا حلال نہیں
ہے، اس لئے کہ اس کے مسامات میں نجس پانی سرایت کر جانے کی
وجہ سے وہ نجس ہو جائے گا، اور اس کو پاک رہا ہوگا^(۱)۔

خراب ٹڈے (جو عام صورت میں خراب ہو جائے):

۵۔ اگر ائمہ خون میں تبدیل ہو جائے تو حنیہ، مالکیہ، حنبلیہ کے
صحیح مذہب میں وہ مٹافعیہ کے صحیح مذہب میں نجس ہو جائے گا۔
مٹافعیہ کا وہ قول ہے کہ ”پاک ہے“ اور ائمہ میں صرف
بدبو پیدا ہوئی ہو تو وہ مٹافعیہ، مٹافعیہ اور حنبلیہ کے نزدیک پاک ہے
جیسے کہ بدبو اور گوشت، لیکن مالکیہ کے نزدیک وہ نجس ہے۔

گندے کی زروی اس کی سفیدی میں مل جائے لیکن بدبو نہ پیدا
ہو تو وہ پاک ہے^(۲)۔

موت کے بعد نکلنے والے ائمہ:

۶۔ ایسے ماکول اللحم جانور کی موت کے بعد اس سے نکلنے والا ائمہ
کھانا بلا انتفاع حلال ہے، جس جانور کو ذبح کرنے کی ضرورت نہ ہو،
الا یہ کہ وہ ائمہ گندہ ہو گیا ہو۔

گرجا نور کو ذبح کرنا ضروری ہو اور اس کو ذبح نہ کیا ہو تو اس
کی موت کے بعد نکلنے والا ائمہ کھانا اس وقت حلال ہوگا جب ائمہ
کا چھلکا ٹھوس ہو گیا ہو، یہ رائے حنبلیہ کی ہے، مٹافعیہ کے نزدیک

(۱) فتح القدیر ۱/۱۸۶، فتح کردہ دار احیاء التراث، الدسوقی ۱/۶۰، مفتی المساج
۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷

(۲) ابن ماجہ ۳۵۵، الدسوقی ۱/۵۰، فتح البکلی ۱/۲۷، مفتی المساج
۱/۸۰، ۳۵۵، المجموع ۲/۵۱۰، نہایت المساج ۸/۱۲، کتاب انتفاع
۱۹۱-۱۹۲، الفروع ۱/۲۵۲، ۲۵۱

(۱) البدائع ۵/۳۳، مختصر الحاوی ۳۰، الدسوقی ۱/۵۰، اس کتاب ۱/۱۳،
المجموع ۲/۲۸۳، اقلیہ ۲/۲۷، کتاب انتفاع ۱/۵۵، مفتی ۱/۵۵
(۲) المجموع ۲/۲۸۳، شرح فنی ۲/۲۲، ۲۲۲

نیش ۷

و در روایت ہے جسے مسلم نے حضرت عبادہؓ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: ”سمعت رسول اللہ ﷺ بھی عن بيع الذهب بالذهب، والفضة بالفضة، والبر بالبر، والشعير بالشعير، والتمر بالتمر، والملح بالملح، إلا سواء بسواء، عينا بعينه، فمن زاد أو ازداد فقد أربى“ (۱) (میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے سونے کو سونے کے عوض، چاندی کو چاندی سے، گیسوں کو گیسوں سے، جو کو جو سے، کھجور کو کھجور سے اور تک کو تک سے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، بلا یہ کہ دو برابر یا دو گنا ہو، اور نقد ہو، جس نے ربا (دو یا زیادہ) یا اس نے سوا کی معاملہ کیا۔)

اگر جنس مختلف ہو جائے مین ملٹ مختلف نہ ہو تو تفاضل (کسی ایک جانب سے اضافہ) جائز ہوگا، اس لئے کہ جنس مختلف ہونے کی صورت میں تفاضل حرام نہیں ہوتا لیکن ملٹ طعم (کھانے والی مٹی) کی وجہ سے ادھار حرام ہوگا، نبی کریم ﷺ نے مذکورہ حدیث میں ہی فرمایا: ”لماذا اختلفت هذه الأصناف، فبيعوا كيف شئتم، إذا كان بدأ ببدل“ (جب یہ شے مختلف ہوں تو جس طرح چاہو بیچو بشرطیکہ بدست بدست ہو)۔

اٹھارے کی اٹھارے سے بیچنا نافیہ کے برابر ایک صرف وزن سے جائز ہے، نہ مالکیہ کے برابر نہ رے سے جائز ہے، اس لئے کہ دو ایک درم سے کے مثل نہیں (۲)۔

(۱) حدیث: ”کان بھی عن بيع الذهب...“ کی روایت مسلم (۳/۲۰۳) طبع النسخی کے کی ہے۔

(۲) البدائع ۵/۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۷، کن طبعین ۴/۷۷، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱

بیض ۸-۹

بڑے میں بیض مسلم:

۸- جمہور فقہاء حنفیہ مالکیہ شافعیہ اور ایک روایت میں حنابلہ کے نزدیک بڑے سے بڑے کی بیض مسلم جائز نہیں ہے، اس لئے کہ یہ حنفیہ کے نزدیک طہت جنس کی وجہ سے ربا ہو جائے گا۔ مالکیہ شافعیہ اور ایک روایت میں حنابلہ کے نزدیک طہت علم کی وجہ سے ربا ہوگا۔

حنابلہ کے نزدیک صحیح روایت میں بڑے کی بڑے سے بیض مسلم جائز ہے اس سے کہ یہ اسوئل رہ یہ میں سے نہیں ہے۔ اسوں نے اس پر حضرت ابن عمر کی حدیث سے استدلال کیا ہے، وہ یہ کہ نبی کریم ﷺ نے نہیں صدقہ کے سب وصول کرے ماعلم یا چنانچہ دو صدقہ کے سب میں یک سب کے بدلے، اس لیے تھے (۱)۔

جمہور فقہاء کے نزدیک بڑے کو مسلم فیہ (بیض مسلم میں سامان) بنانا جائز ہے، اور ایسی صورت میں بڑے میں وہ شرائط ہوں گی جو ہر مسلم فیہ میں ہوتی ہیں یعنی اس کی جنس اور صفت معلوم ہو اور ایسا ہوس کی مقدار اور صفت متعین کرنا ممکن ہو۔ وغیرہ۔

بڑے میں مقدار اور صفت متعین کرنا ممکن ہے، اس لئے کہ اس میں جہالت معمولی ہوتی ہے، جو باعث نزاع نہیں ہوتی ہے، اور چھوٹے در بڑے بڑے برابر ہوتے ہیں (۲)۔ اس لئے کہ اتنے

= المطالب ۲۶/۲، کتاب الفحاح ۲۵۲/۳، شرح مختصر الارواح ۲۲/۲، ۱۹۳، ۲۰۰، الفی ۱۳۔

(۱) حوالہ: ۲۱۰، الفی ۱۳، ۲۰۰، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵

ہوتی ہے، لہذا احتیاطاً اسے بھی شکار کا حکم دیا جائے گا، صحابہ کرام سے مروی ہے کہ انہوں نے شتر مرغ کے انڈوں کے بارے میں قیمت او کرنے کا فیصلہ کیا، یہ حنفیہ، حنبلیہ اور مزنی کے علاوہ شافعیہ کے نزدیک ہے، مزنی نے نہ یہ حلال ہے اس پر کوئی جزا و تاوان نہیں ہے۔

مالکیہ کے نزدیک ہر ایک انڈے پر اس کی ماں کی قیمت کے دسوا حصہ کے قدر گندم واجب ہوگا یا اس گندم کے بدلہ روزے لازم ہوں گے ہر ایک انڈے کے بدلہ ایک روزہ ہوگا۔ ابن عرفہ نے ظاہر سے سمجھا ہے کہ اس میں ایک بکری واجب ہوئی، مالکیہ نے حرم مکہ کے کبوتر کے انڈوں کو مستثنیٰ کیا ہے، اس میں ایک بکری کی قیمت کے دسوا حصہ کے قدر گیسوں واجب ہوگا، اس لئے کہ حضرت عثمان نے اس سلسلہ میں ایسی فیصلہ فرمایا تھا۔

خراب انڈوں میں بالاتفاق کوئی ضمان نہیں ہوگا، بشرطیکہ وہ شتر مرغ کا نہ ہو، اس لئے کہ ضمان اس وجہ سے ہوتا ہے کہ انڈے شکار بن سکتے تھے جب کہ خراب انڈوں میں یہ امکان مفقود ہے۔

خراب انڈے اگر شتر مرغ کے ہوں تو حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ میں سے امام الحرمین اور حنابلہ میں سے ابن قدامہ کے نزدیک اس میں بھی کچھ واجب نہیں ہوگا، اس لئے کہ جب وہ جاندار نہیں ہے اور نہ آئندہ اس کے جاندار ہونے کی کوئی توقع ہے تو وہ پتھر اور لکڑی کی طرح ہو گیا۔

امام الحرمین کے علاوہ شافعیہ نے اور ابن قدامہ کے علاوہ حنابلہ نے یہ کہا کہ وہ شتر مرغ کے انڈے کے چھلکے کی قیمت کا ضمان ادا کرے گا، اس لئے کہ اس کے چھلکے کی قیمت ہوتی ہے، لیکن ابن قدامہ نے کہا: صحیح یہ ہے کہ اس میں کچھ بھی واجب نہیں ہے، اور اگر انڈا توڑ دیا اور اس سے مردہ چورہ نکلا تو اگر توڑے کی وجہ سے چورہ کی

موت ہوئی ہے تو جمہور کے نزدیک زندہ چورہ کی قیمت لازم ہوگی، اور مالکیہ کے نزدیک اس کی ماں کی قیمت کا دسوا حصہ واجب ہوگا، اور اگر توڑنے سے پہلے چورہ کی موت کا علم ہو جائے تو کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔

اگر حالت اہرام میں کسی شخص نے کوئی غذا توڑ دیا یا سے بھون دیا اور اس کا تاوان «اُتر یا یا» کسی غیر محرم شخص نے اس کی وجہ سے ہی حاصل کیا تو یہ انڈا کھانا اس پر حرام ہوگا، اس سے کہ وہ صیغہ کی طرح ہو یا۔ یہ سلسلہ مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کا ہے، حنفیہ کے نزدیک ایسے انڈے کو کھانا حلال ہے۔

حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک غیر محرم کے لئے اس کا کھانا حلال ہے، جیسا کہ المجموع میں اس قول کو صحیح بتایا ہے، اور ابن المقری نے اس پر یقین کا اظہار کیا ہے، اسی طرح قاضی کے علاوہ حنابلہ کے نزدیک اور مالکیہ میں سے سند کے نزدیک کھانا حلال ہے۔

سند کے علاوہ مالکیہ کے نزدیک شافعیہ کے ایک قول میں، اور حنابلہ میں سے قاضی کے نزدیک غیر محرم (حائل شخص) کے لئے اس کا کھانا اسی طرح حرام ہے جس طرح محرم کے لئے حرام ہے۔

جو تفصیل مذکور ہوئی وہ حرم مکہ کے انڈے سے متعلق ہے، جہاں تک حرم مدینہ کے انڈے کا تعلق ہے تو اس پر کوئی جزا نہیں ہے، اگرچہ وہ حرام ہے اور اس پر گناہ ہوگا (۱)۔

یہ تفسیلات شکار یعنی غیر پالتو پرندوں کے انڈوں کے سلسلہ میں ہیں، پالتو پرندہ (جس کی گھر میں پرورش کی جاتی ہے جیسے مرغی) کے انڈوں پر کچھ واجب نہیں ہے۔

(۱) البدائع ۲/۲۰۳، ابن ماجہ ۲/۲۱۶، الدرر ۲/۲۰۲، ۸۳، شرح المیزان ۲/۲۰۲، طبع المصنف، مع البیہ ۱/۵۳۳، معنی المحتاج ۵۲۵، اسى الطالب ۱/۵۳، شرح تفسیر دارالافتاء ۲/۲۱۶، ۸۳، کشف القناع ۳۶۱، ۵۱۶۔

کوئی کوٹائی نہ ہو تو اس پر کوئی ضمان نہیں ہے۔ بین اہل کوٹائی کی جازت نہ دی گئی ہو یہ جس قدر جازت دی گئی ہو اس سے جاہز تر یا ہو یہ یہ آلات سے کاٹا ہو جو کند ہوں جس سے جانور کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ یہ یہ ہفت میں کاٹا (آپیشن یا) ہو جو کانٹے کے لئے مناسب نہ ہو یہ ان قسم کی کوئی "کوٹائی پائی جائے تو ان تمام صورتوں میں وہ ضامن ہوگا، اس لئے کہ یہ ایسا استفادہ ہے جس میں قصد اور مصلحت سے ضمان میں فرق نہیں آتا لہذا یہ استفادہ مال کے مشابہ ہو۔ اور اس سے نہ یہ حرم فعل ہے تو اس سے پیدا ہونے والے نقصان کا وہ ضامن ہوگا جس طرح تہہ کانٹے میں ضمان ہے، حدیث میں ہے: "من نضب ولم يعلم منه طب فهو ضامن" (۱) (جس نے مالت کیا حالانکہ وہ طب سے واقف نہیں تو وہ ضامن ہوگا) یعنی جس نے مالت کیا حالانکہ اسے اس کا تجزیہ نہیں ہے تو وہ ضامن قرار دیا جائے گا (۲) حدیث کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ جس نے طبابت کی اور انہماک سے طب کا تجزیہ نہیں ہے تو وہ ضامن ہے، اسی طرح ایسا شخص بھی ضامن ہوگا جس کو طب کا تجزیہ نہ ہے بین کوٹائی نہ تھی یا زیادتی سے کام لیا۔

اس کی تفصیل متعلقہ مقامات (اجارہ، جنازات، حیوان، ضمان) میں دیکھی جائے۔



(۱) حدیث: "من نضب ولم يعلم منه طب"۔ اس کی روایت ابو داؤد (۱۰/۳۳) طبع عزت مجدد (ملاس) اور حاکم (۲/۳۳) طبع دار الفکر (ملاس) نے کی ہے حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے اور وہی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔
(۲) رد المحتار علی الدر المختار وحاشیہ حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/۳۳، جوہر الاکلیل ۱۹۱۲ء، مجمع الجلیل ۵۵۷/۳، انصاری ۵۳۸/۵ طبع مکتبۃ الریاض عدد ۵، بہارۃ النکاح، الی شرح المنہاج ۳۲۵/۸، فیض القدر ۶۶۶، طبع معطفی محمد۔

تراجم فقہاء

جلد ۸ میں آنے والے فقہاء کا مختصر تعارف

بن ابی حاتم

تراجم فقہاء

بن خویزہ منداد

ابن حجر مکی: یہ احمد بن حجر دمشقی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۰ میں گذر چکے۔

ابن حزم:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۰ میں گذر چکے۔

الف

بن ابی حاتم: یہ عبدالرحمن بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۱ میں گذر چکے۔

بن ابی لیلیٰ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۸ میں گذر چکے۔

بن تیمیہ: یہ عبدالسلام بن عبداللہ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۳ میں گذر چکے۔

بن الجوزی: یہ عبدالرحمن بن علی ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

بن حامد: یہ حسن بن حامد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

بن حبیب: یہ محمد بن حبیب ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

بن حجر العسقلانی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

ابن خزیمہ (۲۲۳-۳۱۱ھ)

یہ محمد بن اسحاق بن شریہ بن مغیرہ بن صالح ہیں، ابو بکر کنیت ہے سلمیٰ، نیشاپوری، ثمانی فہست ہے، یہ فقیہ مجتہد تھے، حدیث کے عام تھے، بعض علم میں ان کی خدمات ہیں، انہوں نے اسحاق بن راہویہ، محمود بن غیاث، حنیف بن عبد اللہ، محمد بن مروزی، اسحاق بن موسیٰ لطیفی وغیرہ سے احادیث روایت کیں، اور ان سے روایت کرنے والوں میں بخاری، مسلم، محمد بن عبد اللہ بن عبد الجبار اور احمد بن مبارک مستملی وغیرہ ہیں، انہوں نے مزنی وغیرہ سے فقہ حاصل کیا۔ ابو علی حافض نے کہا: ان شریہ اپنی احادیث کے مجموعہ میں سے فقہی روایات کے اسی طرح حافض تھے جس طرح تباری کو سورۃ یادہوتی ہے۔ بن ابان نے کہا: سندہ مرتن کے حفظ میں بن شریہ بے مثال تھے۔

بعض تصانیف: ان حدیث میں "المختصر الصحیح" و "التوحید و اثبات صفۃ الرب" ہیں۔

[تذکرۃ الحفاظ ۵۹۲: شذرات الذہب ۲/۲۶۲: معجم المؤلفین

۹۹۹: ۶/۲۵۳]

ابن خویزہ منداد (؟ - ۳۹۰ھ)

یہ محمد بن احمد بن عبد اللہ بن خویزہ منداد مالکی، عراقی ہیں، فقیہ اور اصولی تھے، ابو بکر ابہری کے شاگرد ہیں، قاضی عیاض نے کہا:

ابن رجب

تراجم فقہاء

ابن القصار

یہ لوید باجی نے س کے بارے کھام کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے ساء عرق سے س کا ذر نہیں س۔

[الذیاج المذیب ص ۲۴۸: الباب ۳۷۶: معجم المؤلفین

۱۴۰۰ھ]

بعض تصانیف: "خلائیات میں ایک بڑی کتاب"، "کتاب فی اصول الفقہ" اور "احتیارات فی الفقہ" ہیں۔

ابن حابدین:

[الوائی: لونیات ۵۲/۲: معجم المؤلفین ۸/۲۸۰]

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۲ میں گذر چکے۔

ابن رجب: یہ عبدالرحمن بن احمد ہیں:

ابن عبد البر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۱ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۶ میں گذر چکے۔

ابن رشد:

ابن عرفہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۲ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۶ میں گذر چکے۔

ابن سحون: یہ محمد بن عبدالسام ہیں:

ابن عمرہ: یہ عبداللہ بن عمرہ ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۲۵۶ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۷۶ میں گذر چکے۔

ابن سیرین:

ابن قدامہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۳ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۸ میں گذر چکے۔

ابن شعبان (؟ - ۳۵۵ھ)

ابن القصار (؟ - ۳۹۸ھ)

یہ محمد بن قاسم بن شعبان بن محمد بن ریحہ ہیں، ابو اسحاق کنیت اور قرطبی بہت ہے، یہ نسبت "قرطی" (کان کی بانی) کی جانب ہے، مصر کے فقہاء مالکیہ میں سے ہیں، تاریخ، ادب اور فتنہ طلم میں ان کی خدمات ہیں، مصر میں علماء مالکیہ کی ریاست ان پر ختم تھی۔

ان کا نام علی بن احمد ہے، کنیت ابو حسن، بہت بغدادی، بہری، شیرازی ہے، ابن القصار سے معروف ہیں، فقیہ، مالکی، اصولی، حافظ ہیں، بغداد میں منصب تشاء پر فائز ہوئے، ابو بکر بہری وغیرہ سے فقہ حاصل کیا، اور ان سے ابو ذریعہ، تافسی عبد الوہاب، ابو محمد بن عمر بن وغیرہ نے فقہ حاصل کیا، ابو ذریعہ نے کہا: یہ س تمام علماء مالکیہ میں سب سے بڑے فقیہ ہیں جنہیں میں نے دیکھا، شیرازی نے کہا:

بعض تصانیف: "الراہی الشعبانی" فقہ میں، "کتاب فی احکام القرآن"، "کتاب الرواقہ علی مالک"، "کتاب الماسک" اور "کتاب السر قبل الوصوء" ہیں۔

بن کثیر

تراجم فقہاء

ابو بردہ بن نیار

میرے علم میں اختلافی مسائل پر مالکیہ کی کوئی کتاب ان کی کتاب سے بڑی نہیں ہے، شاید اس سے مراد ان کی کتاب ”عیون لائے وایضاح الملتہ فی الخلافات“ ہے۔

[شجرۃ النور التزکیہ ص ۹۲؛ الحدیث ص ۱۹۹؛ معجم المؤمنین ۲/۴]

ابن الہمام:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۱ میں گذر چکے۔

ابو امامہ: یہ صدیق بن عجلان الباہلی ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۲ میں گذر چکے۔

بن کثیر: یہ محمد بن اسماعیل ہیں:

ن کے حالات ج ۴ ص ۴۴۱ میں گذر چکے۔

بن ماجہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۳۹ میں گذر چکے۔

بن المبارک: یہ عبدالقدیر بن المبارک ہیں:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۶۸ میں گذر چکے۔

بن مسعود:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گذر چکے۔

بن المقرئ: یہ اسماعیل بن ابی بکر ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۰ میں گذر چکے۔

بن المنذر:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۰ میں گذر چکے۔

بن نجیم: یہ زین الدین بن امیر انجم ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۱ میں گذر چکے۔

ابو البختری (؟ - ۸۲ھ)

اس کا نام عید بن فیروز ہے، کنیت ابو البختری، نسبت ولادہ طائی ہے، فتلاء اہل کوفہ میں ہیں، آپ ولد ابو بن عباس، ابن عمر اور عبدالرحمن سلمی وغیرہ سے روایت کی ہے، ان سے عمرو بن مرہ، عبداللہ بن علی بن عامر اور عطاء بن سائب وغیرہ نے روایت کی، ابن دبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے، مجلی نے کہا: یہ تابعی تھے ہیں، ابو رزہ نے کہا: یہ عمر سے روایت مرسل کرتے ہیں، صاحب حلیۃ اللہ یاء نے ان کی یہ ت میں کہا: شک کرنے والے پر حمد اور افتاء ابوہار کے مخالف عید بن فیروز ابو البختری ہیں، ان کے ساتھ تباہ کے خلاف شرمین کیا اور ہر جماعہ میں قتل کرے گئے۔

[حلیۃ لایا، ۴/۹۷۳؛ شذرات الذہب ۱/۹۲؛ تہذیب

تہذیب ۲/۲۲۷؛ اعلام ۳/۱۵۲]

ابو بردہ بن نیار (؟ - ۴۵ھ) کے مدوہ بھی قول ہے)

یہ مانی بن نیار بن عمر بن عید بن کلاب ہیں، کنیت ابو بردہ ہے، وہ حارثہ کے حلفاء میں سے اور صحابی ہیں، بیعت عقبہ بدر اور تمام غزوات میں شریک رہے، بنابریم علیہ السلام سے روایت کی، ان سے ابوہریرہ، عارب، جابر، عبدالرحمن بن جابر وغیرہم نے روایت کی ہے۔

[لاصابہ ۳/۵۹۶، ۳/۱۸؛ استیعاب ۲/۱۵۳؛ تہذیب

تہذیب ۱۴/۱۸؛ الطبقات البیہ ۳/۴۵۱]

ابوبکر صدیق

تراجم فقہاء

ابوموسیٰ الاشعری

ابوبکر صدیق:

ابوسعید الخدری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۲ میں گذر چکے۔

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۵ میں گذر چکے۔

ابوبکر الطرطوشی: یہ محمد بن ولید ہیں:

ابوشامہ: یہ عبدالرحمن بن یمانیل ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۷۵ میں گذر چکے۔

ن کے حالات ج ۲ ص ۴۴۵ میں گذر چکے۔

بو ثور:

ابوظلمہ: یہ زید بن سہل ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۳ میں گذر چکے۔

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۶۵ میں گذر چکے۔

بو حنیفہ:

ابوجبید:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گذر چکے۔

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۶ میں گذر چکے۔

بو خطاب:

ابو عثمان الخیر (۲۳۰-۲۹۸ھ)

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گذر چکے۔

یہ سعید بن یمانیل بن سعید بن مسور ہیں، کنیت ابو عثمان بہت حیرتی اور نمسا پوری ہے، صداقت گفتار و شیریں بیانی میں مشہور۔ شام میں سے ایک ہیں، ری میں محمد بن عقیل اور موسیٰ بن نصر سے عراق میں محمد بن اسماعیل احمسی وغیرہ سے حدیث کی، ن کے اصحاب میں ابو عمر اور اسماعیل بن نجید سلمیٰ جیسے اشخاص ہیں۔

[الہدایہ: ۱۰۱، البیہ: ۱۱۵، المجموع الزہرہ: ۳۷۷، سیر اعلام النبلاء: ۱۳، ۶۲، کتاب: ۳۷۷]

بودود:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گذر چکے۔

بودوداء: یہ عویمر بن مالک ہیں:

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۶۴ میں گذر چکے۔

بودر: یہ جنید بن جنادہ ہیں:

ابوقلاچہ:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۷۱ میں گذر چکے۔

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۶ میں گذر چکے۔

بوسعود: یہ محمد بن محمد ہیں:

ابوموسیٰ الاشعری:

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۶۴ میں گذر چکے۔

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۷ میں گذر چکے۔

ابو ہریرہ

تراجم فقہاء

انس بن مالک

ابو ہریرہ:

اسحاق بن راہویہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۷ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۹ میں گذر چکے۔

ابو یوسف:

اسید بن الخضر (؟ - ۲۰ھ)

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۷ میں گذر چکے۔

یہ اسید بن خضر بن مالک بن عتیک ہیں، کنیت ابو یحییٰ، ورنہ بہت

اوی ہے، صحابی ہیں، جاہلیت اور اسلام دونوں میں معزز رہے، اہل

مدینہ میں سے ہیں، عقائد عرب میں شمار ہوتا تھا نیز وہی رہے تھے

جاتے تھے، نبی ﷺ سے روایت کیا، ان سے ابو حیدر ماری، اہل

ابو یحییٰ انساری، اور کعب بن مالک، نیز ہم رضی اللہ عنہم نے روایت کیا

ہے، عقیدہ ثانیہ میں ستر انصار کے ساتھ شریک ہوئے، اور بارہ نقمہ میں

سے ایک تھے، غزوہ احد میں شریک ہوئے جس میں ان کے جسم پر

سات رخم آئے، اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس وقت ثابت قدم

رہے جبکہ لوگ ساتھ چھوڑ گئے تھے، غزوہ خندق اور دوسرے تمام

غزوات میں شریک رہے، حدیث میں ہے: "نعم الرجل اسید

بن الحصیر" (اسید بن خضر کیا ہی اچھے شخص ہیں)، ان سے (۱۸)

احادیث مروی ہیں۔

[أسد الغابہ ۱/ ۱۱۳: تہذیب المعجم ۱/ ۳۴۷: لأعلام

۳۳۰]

الاسطخری: یہ یحسین بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۰ میں گذر چکے۔

انس بن مالک:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۷۶ میں گذر چکے۔

حماد بن حنبل:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۸ میں گذر چکے۔

لابی لنگی (؟ - ۸۲ھ)

یہ محمد بن حنفیہ بن عمر ہیں کنیت ابو عبد اللہ، نسبت قوسی، مشرقی

ہے، لابی سے مشہور ہیں، محدث فقیہ، حافظ فہرہ و تہذیب ۸۰ھ

میں جزیرہ میں قضا کے منصب پر فائز رہے، ابن عرفہ سے علم حاصل کیا

ور ان کے ساتھ رہے، ان کی حیات میں قونین میں مبارک ترقی

کے لئے مشہور ہوئے، ان کے مشہور محققین شاگردوں میں تھے، ان

سے امر کی ایک جماعت جیسے قاضی عمر قلشانی، ابو القاسم بن

ماجنی، شعیبی اور عبد الرحمن مجدولی وغیرہم نے استفادہ کیا۔

بعض تصانیف: "شرح المدونة" فقہ مالکی کی فروع میں،

"کمال الإكمال" تصحیح مسلم کی شرح میں ہے جس میں مازری،

عمر بن قیس، رنووی کا حافظ کیا ہے، اور "تفسیر القرآن" ہے۔

[نیل الاہتاج ص ۲۸۷: البدر الطالع ۲/ ۱۶۹: معجم المؤرخین

۲/ ۲۸۷: لأعلام ۶/ ۳۴۹]

م سلمہ

تراجم فقہاء

جامعہ بن عبد اللہ

م سلمہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۰ میں گذر چکے۔

ابوزہبی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۱ میں گذر چکے۔

ساجی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۱ میں گذر چکے۔

الترمذی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۵ میں گذر چکے۔

ت

ب

بریدہ:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۷۷ میں گذر چکے۔

اثوری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۵ میں گذر چکے۔

ث

البراء بن عازب:

ن کے حالات ج ۶ ص ۲۸۳ میں گذر چکے۔

لیثی:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۷۸ میں گذر چکے۔

ج

جامعہ بن عبد اللہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۶ میں گذر چکے۔

ح

حسن البصری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۵۸ میں گذر چکے۔

الرافعی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۴ میں گذر چکے۔

الحکم بن عتیبہ:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۸۲ میں گذر چکے۔

الرمیانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۵ میں گذر چکے۔

و

سددیر:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۳ میں گذر چکے۔

الزرقانی: یہ عبدالباقی بن یوسف ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۶ میں گذر چکے۔

الزرقشی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۵ میں گذر چکے۔

زفر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۶ میں گذر چکے۔

زخشری

زخشری:

ن کے حالات ج ۶ ص ۳۸۷ میں گذر چکے۔

زہری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۷ میں گذر چکے۔

زید بن ثابت:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۷ میں گذر چکے۔

زید بن ثابت:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۷ میں گذر چکے۔

تراجم فقہاء

سہل بن سعد (؟ - ۹۱ھ)

یہ سہل بن سعد بن مالک بن خالد ہیں، کنیت ابو العباس، نسبت
شررچی، ساندی انصاری ہے، مشاہیر صحابہ میں سے ہیں، نبی ﷺ
سے روایت کیا۔ نیز ابی۔ عاصم بن عدی، عمر بن مسعود سے روایت
کیا، اور ان سے ان کے ساتھ "سے عاصم، ابو حازم و زہری
وغیرہم نے روایت کیا ہے کہا یا ہے: حدیث میں باقی رو جانے
والے و آخری سخانی میں ابن عیینہ نے ابو حازم سے نقل کیا ہے،
کہتے ہیں کہ میں نے سہل بن سعد کو کہتے ہوئے سنا کہ میں مرجاؤں
تو تمہیں کوئی دیا تمہیں نہیں ملے گا جو یوں کہے میں نے رسول اللہ ﷺ
سے سنا ہے، کتب حدیث میں ان سے ۱۸۸ احادیث مروی ہیں۔

[لوا ص ۲۸۸: تہذیب المعجم ص ۲۵۲/۲: الاستیعاب
۲۶۳: ۲۶۴: ۲۶۵: ۲۶۶: ۲۶۷: ۲۶۸: ۲۶۹: ۲۷۰]

ایوبی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۶۹ میں گذر چکے۔

س

ش

سعید بن المسیب:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۹ میں گذر چکے۔

سفیان بن عیینہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۹ میں گذر چکے۔

اشاطی: یہ ابوہریرہ بن موی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۵۹۸ میں گذر چکے۔

اشافعی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۷۰ میں گذر چکے۔

سعد بن لاکو:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۸۸ میں گذر چکے۔

شرنبلائی

تراجم فقہاء

صاحبین

شرنبلائی: یہ حسن بن عمار ہیں:

شب بن حوشب (۲۰-۱۰۰ھ)

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۱ میں گزر چکے۔

شریک: یہ شریک بن عبد اللہ لشعنی ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۸۱ میں گزر چکے۔

لشعنی: یہ عامر بن شراحیل ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۲ میں گزر چکے۔

لشمنی (۸۰۱-۸۷۲ھ)

یہ احمد بن محمد بن محمد بن حسن ہیں کنیت ابوالباس نسبت شمنی۔
سکندر کی جنگی ہے محدث، مفسر، فقیہ حوی، اصولی ہیں شیخی یہ انی
سے علم حاصل کیا، رفقہ میں مہارت حاصل کی، اور ماہر بحاری، شمس
شلمنی، ورتاضی شمس الدین بسامی وغیرہم سے علم حاصل کیا، ان
سے یک بڑی تلمذ سے استفادہ کیا، ان کے ساتھ راویوں کے گمذ
تہہ کیا، اور ان سے استفادہ باعث فخر تصور کیا، ساتھ ہی ان میں
پاکہ مٹی، خیر، تواضع اور وقار، بہادری تھی۔ پھر کتابانی پتہ سی کی
ترتبت (مقبورہ) کی معیت و خدایت سہنی، تہہ و میں ۱۸۱۸
میں جنگی تہذیب کا منصب پیش کیا گیا میں آپ کے قابل نہیں یا۔

بعض تصانیف: "کمال الخواہ فی شرح النقایۃ" فقہ میں،
"مہج المسالک الی القیۃ ابن مالک"، أوفق
المسالک لتأدیۃ المسالک" اور "شرح نظم بحیۃ
انفکرو" سوم حدیث میں ہیں۔

[شذرات الذہب ۷/۳۳۳: الضوء الملاح ۲/۴۷۳: لا علام

۱/۲۱۹: معجم المؤلفین ۲/۱۳۹]

صاحبین:

صاحب روح المعانی: یہ محمود بن عبد اللہ الاوسی ہیں:

ان کے حالات ج ۵ ص ۴۷۹ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۳ میں گزر چکے۔

ص

ابو حاتم ہے، ثقفی، بصری بہت ہے تابعی اور ہارناہین میں سے ہیں، اپنے والد نیر علی، عبد اللہ بن عمر بن سود بن مرث سے روایت کیا۔ ان سے ان کے چچے ثابت بن عبد اللہ بن ابی بکر و مرث کے پوتے بکر بن مرار بن عبد الرحمن اور قتادہ وغیرہم نے روایت کیا، ان زبان نے ثقات میں ان کا رتبہ ہے، عجی نے کہا: بصری تابعی ثقہ ہیں۔ ان خبر نے لاساب میں جاری سے جو نقل کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں شرفِ صحبت بڑی حاصل تھی بہن یہ غلط ہے، بصرہ میں پیدا ہونے والے وہ سب سے پہلے بچے تھے۔

[تہذیب المعجم ص ۸۶/۱۴؛ لاساب ص ۳۷/۱۴؛ لا علام ص ۳۷/۱۴]

عبدالرحمن بن سابط (؟ - ۱۱۴ھ)

نام عبدالرحمن بن سابط ہے، اور کہا گیا ہے کہ عبدالرحمن بن عبد اللہ بن سابط بن ابی حمضہ بن عمر ہے، تابعی مکی ہیں، نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا، نیز عمر، سعد بن ابی وقاص، عباس بن عبد المطلب، عباس بن ابی ربیعہ، معاویہ بن جبل وغیرہم رضی اللہ عنہم سے روایت کیا، ان سے ابن تہقان، لیث بن ابی سلیم، یزید بن ابی زیاد وغیرہ نے روایت کیا، ثام نے عبد اللہ بن عیاش کے واسطہ سے کہیں بن عباس کے ثائر، فقہاء میں شمار کیا ہے، ان کی احادیث بہت زیادہ ہیں، صحیح مسلم میں ان کی ایک حدیث ”الفتن“ میں ہے، ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

[تہذیب المعجم ص ۸۶/۱۸۰]

عبدالرزاق: یہ عبدالرزاق بن ہمام ہیں:

ان کے حالات ج ۷ ص ۳۳۰ میں گذر چکے۔

ط

ط ۱۵:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۷۳ میں گذر چکے۔

الطبری: دیکھتے: محمد بن جریر الطبری:

ن کے حالات ج ۲ ص ۶۰۱ میں گذر چکے۔

ع

ع ۱۵:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۷۵ میں گذر چکے۔

عمر بن ربیعہ:

ن کے حالات ج ۲ ص ۳۵۵ میں گذر چکے۔

عبدالرحمن بن ابی بکرہ (۱۳ - ۹۶ھ)

نام عبدالرحمن بن ابی بکرہ صحیح بن حارث ہے، کنیت ابو بکر یا

عبداللہ بن الزبیر

تراجم فقہاء

عمر بن عبدالرحمن

عبداللہ بن الزبیر:

عطاء:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۸ میں گزر چکے۔

عبداللہ بن سلمہ (؟ - ؟)

عکرمہ بن خالد (؟ - ؟)

نام عبداللہ بن سلمہ، نسبت مرادی، کوئی ہے، تابعی ہیں، انہوں نے عمر، معاذ، علی، ابن مسعود اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وغیرہم سے روایت کیا ہے، ان سے ابو اسحاق سبیعی اور عمرو بن مرة نے روایت کیا ہے، عجل نے کہا: کوئی، ثقہ ہیں، یقوتوب بن شیبہ نے کہا: ثقہ ہیں، صحابہ کے بعد فقہاء، کوفہ میں طبقہ ہونی میں شمار ہوتا ہے، ابو حاتم نے کہا: معروف و منکر، ابن عدی نے کہا: مجھے امید ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ عکرمہ بن خالد بن عاص بن ہشام بن مغیرہ قرشی ہیں، تابعی ہیں، اپنے والد سے نیز ابو ہریرہ، ابن عباس، ابن عمر اور سعید بن جبیر وغیرہم سے روایت کیا ہے، ان سے ایوب، ابن جریج، عبداللہ بن طاؤس اور حنظلہ بن ہوشیان وغیرہم نے روایت کیا ہے، ابن مہین، ابو زرہ اور نسائی نے کہا: وہ ثقہ ہیں، ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [طبقات ابن سعد ۵/۴۷۵: تہذیب المعجم ۷/۲۵۸]

[تہذیب المعجم ۵/۲۴۱]

علی بن ابی طالب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۹ میں گزر چکے۔

عبداللہ بن عمر: دیکھئے: ابن عمر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۶ میں گزر چکے۔

عمر بن الخطاب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۹ میں گزر چکے۔

عبداللہ بن عمرو:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گزر چکے۔

عمر بن عبدالرحمن (۲۳ - ۷۰ھ)

عثمان بن عفان:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۷ میں گزر چکے۔

یہ عمر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ، مخزومی، مدنی ہیں، ابو ہریرہ، عائشہ، ابو بصرہ غفاری اور صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کیا ہے، ان سے عبدالملک بن عمیر، عامر شعبی اور حمزہ بن عمرو عاصی نے روایت کیا ہے، ابن حبان نے ان کا ثقات میں ذکر کیا ہے، ابن زبیر نے کوفہ کا گورنر نہیں بنایا تھا، پھر وہ تباہ کے ساتھ ہو گئے۔

عروہ بن الزبیر:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۴ میں گزر چکے۔

[تہذیب المعجم ۷/۴۷۲]

عز بن عبدالمطلب: یہ عبدالعزیز بن عبدالمطلب ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۴ میں گزر چکے۔

غ

ق

عمر بن عتبہ (؟) - حضرت عثمان بن عفان کی خلافت میں شہید ہوئے

یہ عمرو بن عتبہ بن فرقہ سلمیٰ کوئی ہیں، ان کے والد عتبہ صحابی ہیں، عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی، اور ان سے عبد اللہ بن ربیعہ سلمیٰ، حوط بن رافع عبدی اور شعبی نے روایت کیا ہے، زہد و عبادت میں معروف لوگوں میں سے تھے، ابن المبارک نے فضیل بن عیاض سے، انہوں نے اعمش سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں: عمرو بن عتبہ بن فرقہ نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگیں، اللہ نے وہ پوری کر دی، تیسری دعا کا میں انتظار کر رہا ہوں، میں نے دعا کی کہ مجھے دنیا سے بے رغبت کر دے کہ مجھے پروا نہ رہے میں نے کیا پایا اور کیا کھویا، اور میں نے دعا کی کہ مجھے نماز کی قوت عطا فرمائے تو خدا نے مجھے نماز سے حصہ عطا فرمایا، اور میں نے شہادت کی دعا مانگی، اس کی میں امید کر رہا ہوں، چنانچہ وہ شہید کئے گئے، اور عاتقہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، وہ ثقہ اور کم احادیث روایت کرنے والے تھے، ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

[تہذیب المعجم ج ۸ / ۷۴: الطبقات الکبریٰ ۶ / ۲۰۶]

محمد بن ابی القاسم (۶۳۹ - ۷۱۵ھ)

یہ محمد بن ابی القاسم بن عبد السلام بن جمیل ہیں، کنیت ابو عبد اللہ، نسبت تونس، مالکی ہے، فقہ، مفسر، اصولی، حافظ ہیں، تیونس اور قاہرہ میں ایک جماعت سے حدیث سنی جیسے ابو الحسن یوسف بن احمد بن محمود دمشقی اور قاضی القضاۃ شمس الدین محمد بن ابی انیم بن عبد الواحد المقدسی حنبلی سے سنا، حسینہ قاہرہ میں ایک مدت تک حکومت کی باگ سنبھالی، اسکندریہ میں ۶۰۹ھ میں قضاء کے منصب پر فائز ہوئے، پھر قاہرہ میں قیام پذیر ہو کر علوم میں مشغول رہے۔

آپ کی تصانیف میں "کتاب مختصر التفریع" ہے۔
[الذیاج المذہب ص ۳۲۳]

محمد بن الحسن:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۹۱ میں گذر چکے۔

المرغینانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

المرزنی: یہ اسماعیل بن یحییٰ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

مسروق:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۹۳ میں گذر چکے۔

معاذ بن جبل:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۳ میں گذر چکے۔

ک

الکاسانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۶ میں گذر چکے۔

کعب بن مالک:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۶ میں گذر چکے۔

م

مالک:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۹ میں گذر چکے۔

الماوروی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۰ میں گذر چکے۔

مجاہد:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۰ میں گذر چکے۔

المعلیٰ

تراجم فقہاء

یحییٰ بن یحییٰ

المعلیٰ (؟ - ۲۱۱ھ)

معلیٰ بن منصور نام ہے، کنیت ابو یعلیٰ، فہست رازی ہے، حدیث کے رواۃ اور اس کے مصنفین میں سے ہیں، ثقہ اور شریف ہیں، ابو حنیفہؒ کے صاحبین ابو یوسفؒ و محمدؒ کے شاگردوں میں ہیں، انہوں نے مالک، سلیمان بن بلال، محمد بن میمون و عفرانی، یثیم بن حمید نسانی، ابو یوسف اور محمد بن حسن وغیرہم سے حدیث سنی، ان سے ان کے صاحبزادہ یحییٰ، ابو یوسف، ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو ثور وغیرہم نے روایت کیا ہے، بار بار منصب قضاہ پیش کیا گیا لیکن انکار کیا۔ بعض تصانیف: "النوادر" اور "الأعمالی" دونوں فقہ میں ہیں۔

[تہذیب المعجم ص ۱۰/۲۳۸: الجوہر المصنوع ص ۲/۱۷۷]

النوادر ص ۲۱۵: لا اعلام ص ۸/۱۸۹

ی

یحییٰ بن یحییٰ (۱۳۲ - ۲۲۶ھ)

یہ یحییٰ بن یحییٰ بن بکیر بن عبد الرحمن ہیں، کنیت ابو زکریا، فہست حبشی، حنظلی، نيساپوری ہے، امام مالک سے سوطا پر بھی اور ایک مدت تک ان کے ساتھ رہ کر ان کی پیروی کی، ان کا شمار امام مالک کے اصحاب میں سے فقہاء میں ہوتا ہے، اپنے دور کے علم و دین، عبادت اور کردار کے اعلیٰ حاکمین میں تھے، مالک، سلیمان بن بلال، دونوں جماد، ابو لہٰث و ابو یوسف وغیرہ سے روایت کیا، ان سے بخاری اور مسلم نے روایت کیا، ترمذی نے مسلم کے واسطے سے ان سے روایت کیا ہے، اور دیگر حضرات نے ان سے روایت کیا ہے، عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ ثقہ سے بھی آگے تھے، اور انہوں نے ان کی اچھی تعریف کی ہے نسانی نے کہا: وہ ثقہ ہیں۔

[تہذیب المعجم ص ۱۱/۲۹۶: شجرة النور الزكية ص ۵۸]

الديبان المعجم ص ۳۹: لا اعلام ص ۹/۲۲۳

ن

النسانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۹۵ میں گزر چکے۔

نعیم الحمر (؟ - ؟)

نام نعیم بن عبد اللہ حمر، کنیت ابو عبد اللہ، فہست مدنی ہے، عمر بن خطابؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں، تابعی ہیں، ابو ہریرہ، ابن عمر، انس اور جابر وغیرہم رضی اللہ عنہم سے روایت کیا، ان سے ان کے صاحبزادہ محمد، محمد بن جحلان، علاء بن عبد الرحمن اور داؤد بن قیس فراء نے روایت